آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد

متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هریک لفظ ترجمه بامحاوره

زبان اردو مع اسناد کلام زباندانان هند

جلد چهاردهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب حسن خدمت

سرکار آصفیه

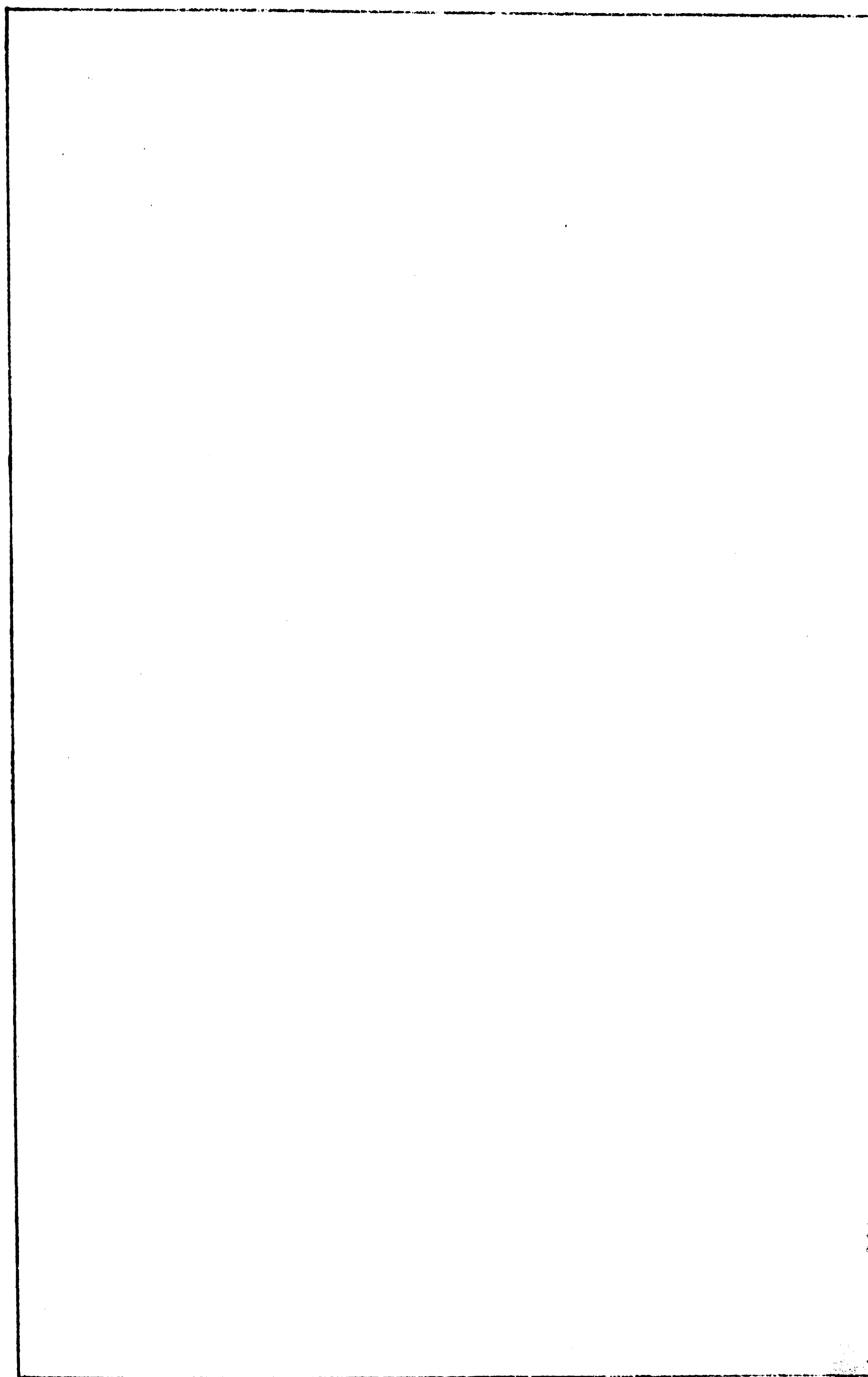
سنه ۱۳۳[illegible] هجری مطابق سنه ۱۳۲۹ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

للہ الحمد کہ نوبت بہ چہاردہمین جلد این کتاب رسید۔ خداوند کریم فرمانروائے سلطنت آصفیہ را سلامت دارد کہ بحسن اعانتش کم یابی کاغذ الی الآن مانع طبع این کتاب نشد والا ممکن نبود کہ ما در اشاعت این کامیاب شویم حالا ذخیرۂ کاغذ ختم شد۔ می بینیم کہ فردا شب چہ می زاید۔

عزیز جنگ مولّف



اعزاز و شکرانۂ اعزاز

اعزاز (۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہہ بات میرے لئے باعث افتخار رہے کہ اسکا نام نامی میرے آقائے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اسکا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈی کیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد ذریعۂ مراسلہ نشان (۴۲۵۸) مورخۂ ۴ ۲ - جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف مین اُنکی یاد قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہز اکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہہ حکم فرمایا کہ مولف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جسطرح وہ شائع ہوتی جاے پان پانسو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیحضرت والی سلطنت دکن حضور پُرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہٗ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی **مولف** کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جسطرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا۔

شکریہ عملی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ الـ[illegible] سکّہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز۔ مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف کر دیا ہے۔ معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور [illegible] کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھہ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون۔ وہو علی کل شی قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی (خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بجای دیگر رفتن بود بہ ارادۂ سفر (ولی اللہ اشتیاق
ـہ) گرد خط نیست برخسار تو ای جان دریاب میکند
حسن تو برعزم سفر پای تراب ؛؛ صاحبان انندد
بحر نقل کار بہار **مولّف** عرض کند کہ ما از زبان
معاصرین عجم (پاتراب) شنیدہ ایم معنی لفظی این
پای زمین و کنایہ از پای بر زمین نہادن بارادۂ سفر
معاصرین عجم گویند آئین عجم است کہ چون ارادۂ سفر
کنند و وقت معیّنہ روانگی قافلہ را نامسعود دانند
بعض مسافرین کہ ساعت نیکو در ہر کار ملحوظ دارند
پیش از وقت مقرّرہ بساعت مسعود از خانۂ خود
برآمدہ بجائی دیگر قیام عارضی کنند و از انجا بوقت
معیّنہ با قافلہ روانہ می شوند و ہمین عمل را پاتراب
گویند پس وجہی نیست کہ این اصطلاح موافق قیاس
را کہ مرکّب از دو لغت فارسی و عربی است اختراع
ہند دانیم چنانکہ خیال بہار است۔ صاحب بحر
بر مجرّد معنی اکتفا کردہ و مثل بہار برہندی بودن
این اصرار نکردہ (اُردو) پاتراب و پای تراب
بقول آصفیہ۔ نقل مکان۔ چلنے کا شگون آپ نے
صراحت کی ہے کہ جب کہین سفر کو جانا منظور
ہوتا ہے تو اچھّا دن اور اچھی گھڑی دیکھ لیتے
ہین اگر اس روز یا اس گھڑی مین جانا ممکن نہ ہو
تو کچھ اسباب اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دیتے ہین
تا کہ شگون سفر ہو جاے۔ بول چال مین تاے
موقوف کے ساتھ آتا ہے (ناسخ ـہ) سفر کے
چلنے کا جب دل نے اضطراب کیا ؛؛ نکل کے
آنکھون سے آنسو نے پاتراب کیا ؛؛

پای تراب کردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف**
عرض کند کہ بمعنی برآمدن از خانہ و نقل مقام کردن
در ساعت مسعود بارادۂ سفر پیش از وقت مقرّرہ
سند استعمال این بر (پاتراب) گذشت (اُردو)
پاتراب کرنا۔ دیکھو پاتراب جس پر اسکی مثال ہے۔

پای ترسا اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از
صراحی (بیدر چاچی ـہ) بکلاست خم مریم صفت

مهد مسیحش جام رز ؛ خون دل مریم مگر در پای ترسا ریخته ؛ صاحب بحر گوید که صراحی و پیالهٔ شراب را گویند - صاحب رشیدی در ماخذ این گوید که صراحی کوچک را نام است که بصورت پای راهبان سازند و دران شراب خورند - خان آرزو در سراج گوید که خطای رشیدی است که این را مخصوص بپای ترسایان کند چرا که پای ترسا را صورت علیحده نیست بلکه عام است برای صراحی کوچک که بصورت پای آدمی سازند **مولف** عرض کند که ترکیب لغت خود اشارهٔ تخصیص کند که لفظ ترسا دران داخل است اگرچه مطلق صراحی نازک را نظر بشباهت پا بدین اسم موسوم کردند ولیکن مقصود و اضعین بخصوصیت پای راهبان است نظر به بزرگی شان و وجهی دیگر هم برای این تخصیص بنظر می آید که راهبان بوجهه ریاضت از عامهٔ مردم نازک تر می باشند در جسم **(اردو)** نازک پیاله - مذکر - نازک صراحی - مونث -

پای توغ اصطلاح - بقول انند و غیاث بضم تای فوقانی و واو مجهول منصب علم برداری توغ در ترکی علم فوج را گویند - معاصرین عجم صراحت مزید کنند که علم بردار را نام است که پای علم در دست او می باشد و خود او هم پای علم را ماند **مولف** عرض کند که موافق قیاس است **(اردو)** علم بردار - مذکر -

پای تیغ اصطلاح - قبضهٔ تیغ را گویند عکس سر تیغ که نوک تیغ را نام است **مولف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎)

به پای تیغ تو بر سر غنیوان بردن ؛ شهید این هوسم خون من بهائی نیست ؛ **(اردو)** قبضه بقول آصفیه - مذکر - تلوار کی موٹھہ - دستہ - شمشیر کا قبضہ -

پای جامه اصطلاح - صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ ذکر این کرده **مولف** عرض کند که مزید علیه همان پاجامه که بجایش گذشت که شلوار باشد **(اردو)** دیکھو پاجامہ مذکر

پاچال اصطلاح - بقول برہان ہمان پاچال باشد بمعنی اوّلش صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہمہ را انجا مذکور داین مزید علیہ آنست و ہیچ نکشود کہ وجہ تخصیص این با معنی اوّل چہ باشد و چرا معنی دوم آن درین نباشد یکی از معاصرین عجم گوید این متعلق است بمحاورۂ زبان ولازم نمی آید کہ مزید علیہ یا مخفّف ہر دو بیک معنی باشد (اُردو) دیکھو پاچال کے پہلے معنے -

پای چراغ اصطلاح - بقول بہار و آنند (۱) کنایہ از تہ چراغ (صائب ؎) ہمیشہ داغ سیاہست زیر روزن من ٭ دران حریم کہ تاریک نیست پای چراغ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ تعریفی خوشنما نکردہ اند مقصود شاعر و مقصد اصطلاح از تہ چراغ نیست بلکہ مقامی است کہ در پای چراغ باشد فتأمّل (اُردو) وہ مقام جو چراغ کے نیچے ہو - مذکر -

(۲) پای چراغ - بقول بہار چبوترہ کوتوالی (صائب ؎) گریزی بکف باہوی داشتہ ٭ بپای چراغی درافراشتہ ٭ و فرماید کہ گریزا مالہ کہ از بمعنی سرہنگ و ہوآن و باہو بمعنی چوب دستی است **مؤلف** عرض کند کہ ازین شعر معنی چبوترہ کوتوالی پیدا نیست بلکہ معنی زیر پیدا ست یعنی بزیر چراغی دری افراشتہ بود - ای جائیکہ در افراشتہ بود بالای آن چراغی بود - ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم از معنی بیان کردۂ بہار ساکت اند حق آنست کہ بر معنی شعر غور نکردہ معنی تازہ پیدا کرد کہ اینجا دہندہ را ماند اگرچہ گندہ باشد بالجملہ اینمعنی را بدون سند دیگر تسلیم نکنیم (اُردو) کوتوالی کا چبوترہ - مذکر -

(۳) پای چراغ - بقول بہار و بحر بحوالۂ نسخۂ مخلصی مرادف داغگاہ و ہر دو نام جائی کہ پہلوانان از انجا منشور پہلوانی بدست آرند خان آرزو در چراغ ہدایت بحوالۂ اہل زبان

ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی اینا با این تعلقی ندارد و بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان از این ساکت اند (اُردو) وہ مقام جہان سے پہلوان پہلوانی کی سند حاصل کرین ۔ مذکر۔

(۴) پای چراغ ۔ بقول بہار آنست کہ بعض فقرا چراغی می افروزند و مردم چیزی گذرانند حاجتی میخواہند چنانچہ در چہری شاہ مدار و سلطان سرور معاینہ میشود (میرزا رضی دانش ۵) از خاک فیض بخش چمن حاجتی بخواہ ٭ فصل بہار و پای چراغ است پای گل ٭ **مؤلف** عرض کند کہ تعریف خوشی نکردہ فقرای نقشبند چراغی در لگن روشن کردہ بدست دارند و خانہ بخانہ می روند و اشعار خوانند و اہل خانہ نذرانہ شان کہ آنرا چراغی گویند پیش کنند و بپای چراغ در لگن می نہند و حاجت خود میخواہند تا اگر حاجت بر آید باز نذرانہ بپای چراغ میگذارند وہمین پای چراغ است کہ در ینجا قائم است (اُردو) نقشبندی فقرا کے چراغ کا لگن جس مین چراغ روشن ہوتا ہے ۔ مذکر۔

(الف) پای چراغ تاریک است

(ب) پای چراغ تاریک می باشد

مثل ۔ (الف) بقول بہار و انند کنایہ از انکہ ہر کہ قریب و نزدیکست قدر و رتبت او خوب در نمی یابند و ہر کہ بعید و دور است منزلت و رتبت او بیشتر بود در چشم ناتوان بینان ۔ صاحبان غزینہ و امثال فارسی ذکر (ب) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل بحق عالم بی عمل و واعظ بی عمل زنند و نیز چون کسی ہمیشہ باحتیاط حکم فرماید و خود مرتکب بی احتیاطی بود بحق او ہم زنند (اُردو) چراغ کے نیچے اندھیرا ۔ صاحب آصفیہ نے اس کے مصدر کا ذکر کیا ہے یعنی (چراغ کے نیچے اندھیرا ہونا) منصف حاکم کے قریب مین

ظلم ہونا۔ روشن دلون سے بے نہری کا وقوع مین آنا۔ اورون کو فائدہ پہنچانا اور اپنون کو محروم کرنا دکن مین اس کا استعمال عالم بےعمل کی نسبت ہوتا ہے۔

پای چراغ داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر توقع نفع داشتن و فرماید کہ این زبان اہل بازار است (شاعرے) من و پروانہ جگرسوز تر از ہمدگریم کہ این قدر ہست کہ او پای چراغی دارد ؎ خان آرزو در چراغ ذکر این کردہ و بہار بذیل (پای چراغ) بذکر معنی بالا گوید کہ اہل زبان گویند کہ ہر دوکانداری وقت روشن کردن چراغ متاع خوب را بر میدارد **مولف** عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم (پای چراغ) است و معنی لغلی این پولی داشتن چنانکہ پای چراغ نقشبندان پولی دارد و ذکرش ہمدرانجا گذشت پروانہ چون بچراغ سوزد بپای چراغ می افتد شاعر ہمین را پول پای چراغ قرار دادہ (اُردو) نفع کی توقع رکھنا۔

پای چم اصطلاح۔ صاحب سفرنگ بشرح (سومی فقرہ نامۂ شت ساسان نخست) گوید کہ بجیم فارسی مفتوح بمعنی ترجمہ **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است مرکب از پای بمعنی بنیاد و چم بمعنی معنی (اُردو) ترجمہ۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ ایک زبان سے دوسری زبان مین بیان کیا ہوا۔

پای چنار اصطلاح۔ بقول بحر ہمان پاچناری کہ گذشت (قدسی ے) نسیم پای چنار قدیمی چمن است ؎ کہ گہ مطیع خزانست و گہ مرید بہار ؎ صاحبان بحر و وارستہ ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ (پاچناری) کہ گذشت اصل است و (پای چناری) کہ می آید مزید علیہ آن و این بحذف یای آخرہ مخففش و جا دارد کہ این را مزید علیہ (پاچنار) بمعنی اولش دانیم کہ گذشت (اُردو) دیکھو پاچنار کے پہلے معنے۔

پای چنار بست مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال

ساکت **مولّف** عرض کند کہ فارسیان چون
غلامی را حاضر باش بینند گویند کہ پای چنار ہست
وارد و مجرّد (پای چنار ہست) مستعمل نیست و چنار
بمعنی حلقہ ہم می آید و رسم است کہ غلامان حاضر را
را حلقہ طلا یا نقرہ در پای می اندازند کہ امتیاز
خدمت گذاری است (**اُردو**) بڑا حاضر باش ہے

پای چناری | اصطلاح - بہار ذکر این کردہ
گوید کہ ہمان پا چناری کہ گذشت و صاحب انند
نقل نگارش **مولّف** عرض کند کہ مزید علیہ آن
باشد (میر صیدی طہرانی ؎) سروی تو و این
بوالہوسان پای چناری ٭ زنہار پریشان مگن
سایۂ یاری ٭ (**اُردو**) دیکھو پا چناری -

پای چوبین | اصطلاح - بقول انند (۱) آنکہ
بازیگران چوب راست کردہ می بندند تا بلند نماید
مولّف عرض کند کہ (۲) معاصرین عجم پای
مصنوعی را ہم گویند کہ فی زماننا برای معذور
از پا کہ پایش بریدہ شود از چوب درست کنند
و (۳) کنایہ از بی تمکین و کم قوّت کہ پای چوبین
ہمچون پای حقیقی کار نمی دہد (**اُردو**) (۱) وہ
لکڑی جو بازیگر پاؤن پر باندھکر اپنا قد اونچا بتاتے
ہین اور اسی سے چلتے ہین (۲) وہ لکڑی کا پاؤن
جو معذورون کے لئے بنایا جاتا ہے (۳) کم قوّت

(الف) **پاچہ** | اصطلاح - بقول برہان بروزن
پارچہ تنبان و شلوار باشد و آنرا بعربی رجلان
خوانند - صاحب سروری می فرماید کہ مرادف
پاچہ زیر جامہ و شلوار کہ بعربی جلبان گویندش (امیر
خسرو ؎) ساختہ طاؤس لالۂ نگار ٭ پاچہ بالا
زدہ طاؤس وار ٭ بہار ہمزبان برہان و فرماید
کہ با لفظ بالا زدن و بالا کردن مستعمل (امیر خسرو ؎)
ہر گل و لالۂ تری دو و اینک قمری ٭ پای آلودہ
ہمچون پاچہ بالا کردہ ٭ **مولّف** عرض کند کہ برہان
و بہار ہر دو در تعریف این سکندری خوردہ اند و
ما تعریف صحیح بر (پاچہ) کردہ ایم این مزید علیہ آنست
و از اسناد بالا -----------

(ب) **پائچہ بالا زدن** بمعنی بلند کردن پائچہ
(ج) **پائچہ بالا کردن** پیدا است کہ موافق قیاس است (**اُردو**) (الف) دیکھو پاچہ (ب و ج) پائچہ چڑھانا۔

پای حساب اصطلاح۔ بقول بہار وانند بمعنی محاسبہ (صائب ہ) در زمان خطّ مدار چشم او بر مومیست پرگردن عامل شود بار یک در پای حساب ہ **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این بقا پای حساب وسلک آخر حساب ومجازاً بمعنی محاصل مستعمل شد ونتیجہ محاسبہ ہم ہمین بقا پای حساب است کہ از عامل لائق وصول قرار می یابد (**اُردو**) محاسبہ۔ مذکر۔ بقول آصفیہ۔ کسی سے حساب لینا۔

پای حوض اصطلاح۔ بقول برہان کنایہ از رسوائی و بدنامی صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ پای حوض ہم بہمین معنی می آید مولوی کہ معنوی ہ) پیش ازین گرد پای حوض مگرد ہ کہ مست امر و تر ر مدی خوار رسم ہ صاحبان بہار عجم وموید وجامع گویند کہ کنایہ از جای رسوائی و بدنامی است۔ خان آرزو بذکر معنی بیان کردہ برہان گوید کہ معلوم نمیشود کہ بانہمعنی بچہ مناسبت مستعمل شد۔ **مولف** عرض کند کہ در پای حوض یعنی درتہ حوض گل ولای جمع می باشد پس جای رسوائی و بدنامی را پای حوض گفتن کنایہ ایست کہ دانا در انجا پای می لغزد (**اُردو**) رسوائی اور بدنامی کی جگہ۔

پای خاستہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف پای خست کہ می آید وچیزی را گویند کہ در زیر پا مالیدہ وکوفتہ شدہ باشد **مولف** عرض کند کہ (پاخواست) بہمین معنی گذشت و (پاخوست) ہم۔ اصل این (پاخستہ) پا بمعنی خود ش وخستہ از مصدر خستن کہ بمعنی مجروح کردن آزردہ ساختن [illegible] است وکنایہ از مالیدہ و کوفتہ پای و [illegible] علیہ آن بزیادت تحتانی بر پا والف بوہ خاو (پای خست) کہ می آید مخفف (پای خستہ) و (پاخواست و پاخوست) کہ گذشتہ

آنہم مزید علیہ و مخفف (پاخستہ) کہ واو بعد خاے معجمہ زیادہ کردند و ہای ہوز آخرہ را حذف کردند و این تصرف محاورۂ زبان ولب و لہجہ مقامی است دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پاخواست۔

پای خاطر بسنگ در آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر دل در جائی میلی بہم رسانیدن **مؤلف** عرض کند کہ پابسنگ در آمدن بجایش گذشت و اضافت پابسوی خاطر اینقدر تبدیل در معنی کرد کہ سکندری خوردن خاطر میل آنست بسوی چیزی۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم بر زبان ندارند و لیکن موافق قیاس است (اُردو) دل کا کسی کی جانب مائل ہونا۔

(الف) **پای خاک کردن** مصادر اصطلاحی

(ب) **پای خاکی کردن** صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ (۱) کنایہ از سفر کردن و (۲) کنایہ از قدم رنجہ کردن (نظامی ۵) فرستادہ چو دید آن خشم ناکی ٭ برجعت کرد پای خویش خاکی ٭ (دولہ ۵) اگر پای خاکی کنی بر درم ٭ چو خورشید بر خاک چین بگذرم ٭ صاحب برہان بر (ب) بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) بمعنی طلبگاری نمودن ہم۔ صاحب رشیدی بذکر (ب) بر معنی اوّل قانع صاحب مؤید ذکر ہر سہ معنی کردہ بہار بنسبت معنی اوّل گوید کہ تہیۂ سفر کردن باشد و بنسبت معنی دوم فرماید کہ رجوع آوردن بچیزی۔ صاحب بحر بر (ب) بذکر ہر سہ معنی بالا گوید کہ (۴) پیادہ آمدن و (۵) تواضع نمودن ہم خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع **مؤلف** عرض کند (ب) اصل است و (الف) مخفف آن و گرد آلودہ شدن پا کنایہ از رفتار باشد و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و (ب) مزید علیہ (پا خاکی کردن) است کہ بجایش گذشت (اُردو) (۱) سفر کرنا۔ جانا (۲) قدم رنجہ کرنا (۳) طلب کرنا (۴) پیادہ پا آنا۔ پیدل آنا (۵) تواضع کرنا۔

پای خانہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بمعنی بیت الخلا **مولف** عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین اہل زبان ہم ذکر این نکردہ اند و در مرکبات پا ہم نیامدہ فارسی دانان ہند (پاخانہ) بحذف تحتانی زائدہ برزبان دارند موافق قیاس است مرکب از پا و خانہ ہر دو بمعنی حقیقی و از پا قدم چہ یا مراد است کہ دران می نشنید و معنی لفظی این خانہ کہ پای یعنی قدمچہ یا دارد و کنایہ از بیت الخلا **(اُردو)** پاخانہ۔ مذکر۔ دیکھو آب خانہ

(الف) **پای خست** اصطلاح۔ بقول برہان (ب) **پای خستہ** ہر دو با خای نقطہ دار بروزن پای بست و پای بستہ۔ ہر چیز را گویند کہ در زیر پا کوفتہ و مالیدہ شدہ باشد اعم از زمین و چیزی دیگر۔ صاحب جہانگیری ذکر (الف) کردہ و مرادف (پای خاستہ) گفتہ (شمس فخری ۔) براستحقاق آن شاہ غازی کہ شد ؎ بپای علوش زحل پای خست ؎ صاحب سروری ہم (الف) را مرادف (پای خوست) گوید کہ بجایش می آید (حکیم اسدی ۔) فراوان کس از پیل مشد پای خست ؎ بسی کس نگون ماند بی پا و دست ؎ صاحب ناصری متفق با برہان در الف۔ صاحبان جامع و سراج ذکر ہر دو کردہ اند **مولف** عرض کند کہ ما بر (پای خاستہ) صراحت کامل کردہ ایم (الف) مخفف (ب) باشد **(اُردو)** دیکھو پای خاستہ۔

پای خفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار بر معروف قانع۔ صاحب آصفی ہم ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ خفتن پا بیکار شدنش از مرض باشد (غنی کشمیری ۔) رفیق اہل غفلت ہر کہ شد از کار می ماند ؎ چو پای خفتہ پای دیگر از رفتار می ماند ؎ **(اُردو)** پاؤن کا بے کار ہونا۔

پای خوان اصطلاح۔ بقول برہان با واو معدولہ بروزن آسمان بمعنی ترجمہ باشد و آن معنی لغتیست از زبانی بزبانی دیگر۔ صاحبان

ناصری و بحر ہمزبانش ۔ صاحب سفرنگ بشرح
چہل و ہشتمی فقرۂ (نامۂ شت وخشور سیامک) ذکر
این بہمین معنی کردہ **مولف** عرض کند کہ در زمانہ
حال و سلف مترجمین پیش شاہ یا افسر بپای باشند
و با مخاطبش ترجمہ کنند پس معنی لفظی این کسی کہ استادہ
باشد و گفتگو کند ۔ اسم فاعل ترکیبی است ۔ جادارد
کہ فارسیان قدیم مجازاً این را بمعنی ترجمہ استعمال
کردہ باشند و میتوان کہ این را مخفف (پاخوانی)
گیریم بحذف تحتانی **(اُردو)** ترجمہ ۔ مذکر ۔ دیکھو پای جم

پای خود آمدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بہار بمعنی بپای خود آمدن کہ کنایہ است بکمال
بطوع و رغبت آمدن و فرماید کہ حذف با در کلام
فصحا شائع (محسن تاثیر ؎) پای خود زہ طلبگاری
آدمی آید ؛ ہر کہ چون سکۂ زر از سر زر برخیزد ؛
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است **(اُردو)**
اپنے پاؤن سے آپ آنا ۔ نہایت رغبت کے ساتھ آنا

پای خود رہا کردن مصدر اصطلاحی ۔
بقول بہار بمعنی پا از حد بیرون بردن و فرماید این
ظاہر از ترجمۂ ہندی است (امیر خسرو ؎) رہا
کنی کہ نہد پای بر دلم زلفت ؛ ترا چہ شد کہ چنین
پای خود رہا کردی ؛ صاحب انند نقل نگارش
صاحب بحر گوید کہ مرادف (پا از حد بیرون بردن)
است **مولف** عرض کند کہ معاصرین عجم ہم
این را خلاف زبان خود نمیدانند پس چرا گوئیم
ترجمۂ ہندی است امیر خسرو را کم از اہل زبان
ندانیم صاحب بہار از غور کار نگرفت **(اُردو)**
دیکھو پا از حد بیرون بردن ۔

پای خوردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی گوید کہ بمعنی فریب خوردن است **مولف**
عرض کند کہ ما صراحت کامل این بر (پاخوردن)
کردہ ایم جز این نیست کہ این مزید علیہ ہمانست
بزیادت تحتانی بر پا **(اُردو)** دیکھو پاخوردن ۔

(الف) **پای خوست** اصطلاح صاحب

(ب) **پای خوستہ** برہان ذکر (الف) کردہ

گوید که مرادف پای خست است که گذشت۔ صاحبان سروری و رشیدی و مؤید و انند و جامع هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج (ب) را مرادف پای خست و پای خسته گفته **مؤلف** عرض کند که ما صراحت کامل بر پای خاسته کرده ایم (اُردو) دیکھو پای خاسته۔

(الف) **پای خوش** اصطلاح۔ صاحب

(ب) **پای خوشه** رشیدی ذکر هر دو کرده گوید که بضم خاست بمعنی زمین کلنگ که لگدکوب شده از کثرت مالش خشک شود مرکب از پا و خوش که اسم مفعول است از خوشیدن بمعنی خشک شدن۔ صاحب برهان بر (ب) ذکر همین معنی کرده۔ صاحب جهانگیری هم این را آورده (استاد فرخی ؎) بهار بر بر گشتست پای خوشه زمین چو بهشت خرم گشتست خشک شورستان و صاحب سروری بحواله او ذکر این کرده۔ صاحب ناصری بذکر این می فرماید که خوش درین مخفف خشک است نه بمعنی خوشه۔ صاحب بحر هم این را آورده۔ خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کرده **مؤلف** عرض کند که خوشیدن بمعنی خشک شدن می آید پس (پای خوش) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی چیزی که از پای خشک شده است و کنایه از زمین مذکور و (ب) مزید علیه آن (اُردو) وه زمین جو آمد و رفت کی کثرت سے خشک اور سخت ہو گئی ہو۔ مؤنث

پاید اصطلاح۔ بقول سروری بروزن آید بمعنی بماند و پابستد صاحب انند می فرماید که بفتح تحتانی بمعنی قائم ماند۔ صاحب غیاث هم این را به همین معنی آورده صاحب سفرنگ بشرح فقره (دساتیر آسمانی بفرزآباد و خشوران خشور) می فرماید که مشتق از پائیدن است که بمعنی پایدار و استوار ماندن باشد **مؤلف** عرض کند که ظاهر است که مضارع مصدر پائیدن است الّا نمی دانیم که محققین با لاچار این را اسم جامد دانسته اند

(اُردو) دیکھو پائیدن ۔ یہ اسکا مضارع ہے ۔

(الف) **پاپداد** اصطلاح ۔ صاحب مؤیّد

(ب) **پاپدادن** نسبت (الف) گوید کہ معنی

(ج) **پای دادند** قوّت داد و روان کرد ۔

صاحبان بہار عجم و انند نسبت (ب) گویند کہ کنایہ از سر دادن کشتی و جز آن (نظامی ؎) دگر راہ بر روی دریاش بود ؛ طریق مساحت مہیاش بود ؛ دو کشتی بہم باز پیوستہ بود ؛ میان دو کشتی رسن بستہ بود ؛ یکی را بہ لنگر گہ خویش خواند ؛ یکی ابقدر رسن پیش راند ؛ دگر بارہ آن بستہ را پای داد ؛ شتابندہ را در سکون پای داد ؛ گہ آن گہ این را رسن ساختی ؛ خطر بین کز نیسان رسن ساختی ؛ صاحب مؤیّد بر (ج) گوید کہ یعنی روان کردند **مولف** عرض کند کہ (ب) (۱) بمعنی عطا کردن پای و کنایہ از یارای رفتار دادن است و (۲) مجازاً بمعنی قوّت دادن و (الف) ماضی مطلقش و (ج) جمع ہمان ماضی دیگر ہیچ مخفی مبادا کہ این مزید علیہ (پادادن) است کہ بجایش گذشت (اُردو) (ب) (۱) پاؤن عطا کرنا ۔ رفتار کی طاقت دینا (۲) قوّت دینا (الف) اسی کا ماضی مطلق اور (ج) اسی کا صیغۂ جمع ۔

پائدار اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن نامدار (۱) نام خدای تعالی شانہ و (۲) بمعنی ہمیشہ و برقرار و جاویدان و (۳) اسب جلد پا و (۴) کعبتین قلب ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی گویند کہ مرادف (پادار) است کہ گذشت ۔ صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع ۔ بہار گوید کہ (۵) کنایہ از ثابت و محکم و فرماید کہ بہ معنی دوم مجاز است (صائب ؎) ز خون فاختہ دیوار بوستان غلطید ؛ ز جای خویشتن آن سرو پائدار نرفت ؛ صاحب بحر ذکر معنی ۱ و ۲ و ۳ و ۵ کردہ معنی چہارم را ترک کرد ۔ خان آرزو در سراج نقل ہمہ معانی کردہ کہ بر (پادار) گذشت و این را مرادفش قرار دادہ **مولف** عرض کند کہ این مزید علیہ آنست و معنی حقیقی این (۶) پا دارندہ و صاحب پا

ومعنی پنجم کنایه ازین - اسم فاعل ترکیبی است ودیگر
همه معانی مجاز آن (اُردو) (۱) خداے تعالیٰ -
مذکر - (۲) ہمیشه - برقرار (۳) تیز گھوڑا - مذکر (۴)
دیکھو کجل (۵) پائدار - بقول آصفیه - محکم (۶) پاؤں
رکھنے والا -

پائداره اصطلاح - بقول برہان وجہانگیری
وجامع ورشیدی وسروری وبحر وسراج بفتح رای
قرشت بمعنی پای مرد است که مددگار و یاری دہنده
باشد (رضی الدین نیشاپوری ؎) زہی مودّت
تو پائدارۂ اقبال * زہی عداوت تو دست موزۂ
درمان * مولّف عرض کند که ہای ہوّز بر پائدار
زیاده کرده اند ومعنی بالا مجاز آن وموافق قیاس
(اُردو) مددگار - مدد دینے والا - معین -

پائداری اصطلاح - بمعنی استحکام است
وبس یای مصدری بر لفظ پائدار زیاده کرده اند
(کمال اسمٰعیل ؎) سہل است پائداری تو در مقام
وصل * چون دست برد ہجر ببینی بدار پای *
(اُردو) پائداری - بقول آصفیه - فارسی - مؤنث -
مضبوطی -

(۴۶۴۹) **پائداری آمدن** مصدر اصطلاحی - استحکام
وپامردی واستقلال بوقوع آمدن - مولّف
عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ؎)
پائداری نیاید از ہمه کس * مرد بالای دار
می باید * (اُردو) استقلال اور استحکام ظاہر ہونا

(۴۶۵۰) **پائداری آوردن** مصدر اصطلاحی -
استقلال بعمل آوردن وظاہر کردن استقلال
ومستحکم بودن - مولّف عرض کند که موافق قیاس
است (ظہوری ؎) چو منصور آورم صد پائداری
بسر داریم اگر این اہتمام است (اُردو) استقلال
اور استحکام ظاہر کرنا اور مستقل ہونا -

پای داشتن مصدر اصطلاحی - بقول بہار
وانند قیام واستقامت گرفتن - صاحب بحر
گوید که مرادف (پای آوردن) است * بہار
سندی که از کمال اسمٰعیل پیش کرده ہمان که بر (پائداری)

گذشت **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اُردو) پائداری رکھنا۔ استحکام رکھنا۔

پائدام اصطلاح۔ صاحب برہان بذکر ہر دو معنی پادام گوید کہ (۳) حلقۂ ہم کہ از چرم سازند و صیاد پای در ان کنند و بر بالای درخت ہای بلند ہمچون درخت خرما و مانند آن می روند۔ صاحبان سروری و رشیدی و مؤید بر ہر دو معنی پادام قانع خاقانی لہ) گفتم ببارگاہ ملائک توان رسید ؎ گفتا توان اگر نشود حرص پائدام ؎ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل پادام قانع (حکیم سوزنی لہ) اجل پائدامی نہاد است صعب ؎ بنا کام باید ہمی در فتاد ؎ (مختاری لہ) از بخل چون نیاز ہمی دست موزہ ساخت ؎ طبع تو ہر دو را بسخا پائدام کرد ؎ صاحب ناصری گوید کہ نوعی از تلہ و دام است کہ مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بذکر قول دیگر محققین می فرماید کہ در اصل دامی و حلقہ ایست کہ در پا انند و تفرقۂ صاحب برہان خطاست و پادام مخفف پائدام۔ زلّہ بر دارش بہار گوید کہ (۴) چوبی کہ جولاہگان در وقت بافندگی پای بران گذارند و بردارند۔ صاحب بحر ہم زبان برہان با اختصار معنی **مولف** عرض کند کہ این مزید علیہ پادام است بزیادت تحتانی بر لفظ پای نہ پادام مخفف این چنانکہ خان آرزو خیال کردہ و قلب اضافت دام پاست عموماً و مراد از ہر دو قسم دام کہ ذکرش بر معنی اوّل پادام گذشت و بمعنی دوم پادام ہم کہ مجاز است و معانی سوم و چہارم ہم بر سبیل مجاز۔ خان آرزو فضولی کرد کہ بر برہان حرف نہاد (اُردو) ۱ و ۲ دیکھو پادام (۳) وہ چرمی یا رسی حلقہ جس کے سرون کو دونون پاؤن مین باندہکر بلند درخت پر چڑہتے ہین۔ مذکر (۴) دیکھو پا افشار کے پہلے معنے۔

پای دامان اصطلاح۔ صاحب بحر بذکر این گوید کہ مرادف (پادامان) کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ ہمان (پادامان) کہ گذشت و این

مزید علیہ آن و (پای دامن) ہم ہمچنین کہ صاحبان انند و مؤید ہم ذکرش کردہ اند (اُردو) دیکھو پادامان

(الف) پائدام شدن مصادر اصطلاحی
(ب) پائدام کردن (الف) بمعنی ذریعۂ قید شدن و دام در پا افتادن و مقید شدن سند این از خاقانی بر (پائدام) گذشت و (ب) بمعنی مقید کردن و پائدام در پا کردن سند این از مختاری بر (پائدام) مذکور شد و ہر دو موافق قیاس است (اُردو) (الف) پائدام ہونا۔ مقید ہونا۔ گرفتار ہونا (ب) گرفتار کرنا۔ قید کرنا۔

پای دامن خود کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از باز آمدن از افعال ذمیمہ و گرائیدن باعمال حسنہ **مولف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (دامن کشیدن) مصدریست کہ بجایش می آید و (از چیزی پای کشیدن) ہم بجایش گذشت و معنی ترک افعال ذمیمہ بدون اضافت بسوی آن پیدا نشود و (پای دامن کشیدن) بیش ازین نیست کہ بمعنی دامن کشیدن گیریم و آنرا ہم سند استعمال باید و ذوق محاورہ اجازت این نمیدہد کہ بدون سند استعمال این مصدر را بمعنی بیان کردہ صاحب انند کہ ہند نژاد است تسلیم کنیم مشتاق سندی باشیم (اُردو) افعال ذمیمہ سے باز آنا۔

پائدام نہادن مصدر اصطلاحی۔ مرادف پائدام کردن و سند این از کلیم ہمدانی بر (پایدام) گذشت (اُردو) دیکھو پایدام کشیدن۔

پای دان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی کفش و پا افزار و (۲) بمعنی مہد **مولف** عرض کند کہ ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچہ موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اُردو) (۱) دیکھو پا افزار کے پہلے معنے (۲) مہد۔ بقول آصفیہ عربی۔ مذکر۔ گہوارہ۔ ہنڈولہ۔

پای در | اصطلاح - بقول بہار چیزی است کہ تختۂ دربران بگردد و آن در ہندوستان چول نام دارد (ملاطغرا ۵) درنہ تاکی باستی شاہ را بر آستان * آخر از استادہ بودن پای در ہم ابتر است * صاحبان بحر وانند و وارستہ ہم ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ حقیقت معنی بر (پاشنۂ در) گذشت (اُردو) دیکھو پاشنۂ در۔

پای در آوردن بر پشت | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی این را (پای بر پشت اسپ در آوردن) نوشتہ گوید کہ بمعنی سوار شدن بر اسپ است **مولف** عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ اسپ را در مصدر داخل کردہ این را باسپ خاص کنیم و معنی این مصدر مطلق سوار شدن است (ہاتفی جامی ۵) بہ پشت تنگاور در آورد پای * بر آورد آواز رویینہ نای * مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال پای بہ پشت است عیبی ندارد کہ موحدہ ہم افادۂ معنی بر کند (اُردو) سوار ہونا۔

پای دراز کشیدن (مصدر اصطلاحی) صاحبان بہار وانند ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ بہر دو معنی ہمان (پا دراز کشیدن) است کہ گذشت و سند معنی اول از سلمان ہم در انجا مذکور (اُردو) دیکھو پا دراز کشیدن۔

پای در حنا داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر وانند کنایہ از مجروح گردانیدن (صائب ۵) مغیلان پای نازک طینتان را در حنا دارد * چہ غم دارد ز خار آنکس کہ آتش زیر پا دارد * **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ بوجہ خار خون از پای بر آمدن گلگونی حنا را ماند (اُردو) زخمی کرنا۔ مجروح کرنا۔

پای در خواب رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند معروف و سندی پیش نشد۔ **مولف** عرض کند کہ بمعنی خفتن باشد ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) سونا۔

پای در دامان شکستن | مصدر اصطلاحی۔

بقول صاحب آصفی بمعنی ترک آمد و شد کردن (صائب
ﮯ) ہر کہ خار آرزو در دیدۂ دل بشکند ٭ بی تردد
پای در دامان منزل بشکند ٭ **مولف** عرض کند
کہ قناعت کردن و باز آمدن از دوادوی (اُردو)
قناعت کرنا۔ دوا دوی سے باز آنا۔ آمد و رفت ترک کرنا۔

پای در دامن آوردن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار مرادف (پای در دامان شکستن) صاحبان
انند و بحر ہم ذکر این کردہ با صراحت مزید ما متفق
کہ ذکرش ہمدر انجا گذشت **مولف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (سعدی ﮯ) اگر پای در
دامن آری چو کوہ ٭ سرت ز آسمان بگذرد در
شکوہ ٭ (اُردو) دیکھو پای در دامان شکستن۔

پای در دامن پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر مرادف (پای در دامن آوردن) **مولف**
عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم
بر زبان دارند (اُردو) دیکھو پای در دامن آوردن

پای در دامن جمع کردن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار مرادف (پای در دامن آوردن)
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است
(صائب ﮯ) سر بجیب خویش وز دیدم کلاہی
شد مرا ٭ جمع کردم پای در دامن پناہی شد مرا ٭
(اُردو) دیکھو پای در دامن آوردن۔

پای در دامن شکستن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بہار و بحر و انند مرادف (پای در دامن
آوردن) **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس
است و ہمان کہ بر (پای در دامان شکستن) گذشت
دامن و دامان ہر دو یکی است (اُردو) دیکھو
پای در دامان شکستن۔

پای در دامن کشیدن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر و بہار و انند مرادف ہمان (پای در
دامن آوردن) کہ گذشت **مولف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (اُردو) دیکھو (پای
در دامن آوردن)

پای در دامن گرہ کردن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر مرادف (پای در دامن آوردن) مؤلف عرض کند که مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) دیکھو پای در دامن آوردن ۔

پای در راه نهادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی روان شدن و کوچ نمودن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اُردو) جانا ۔ کوچ کرنا ۔

پای در رکاب اصطلاح ۔ بقول صاحب آصفی مرادف پای بر رکاب که بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل همدر انجا کرده ایم (اُردو) دیکھو پا بر رکاب ۔

پای در رکاب است مقوله ۔ بقول مؤید پای در سفر است و در سواریست مؤلف عرض کند که فارسیان این مقوله را بعلامه موحده عوض کلمهٔ در و بدون تحتانی پا هم استعمال میکنند یعنی چون کسی بملاقات کسی آید ملازم یا مصاحب مالک مکان گوید که (پا بر کابست) یعنی حالا موقع ملاقات نیست از نیکه اراده میر یا سفر دارد یا از خانه بیرون رفته است (اُردو) ملاقات کا موقع نہیں ہے گھر میں نہیں ۔ باہر گئے ہیں ۔ سواری جانے والی ہے ۔

(الف) **پای در رکاب باشیدن** مصادر
(ب) **پای در رکاب بودن** اصطلاحی ۔
صاحب آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت و سندش برای (پای در رکاب باشیدن) است (صائب ؎) با قامت خم از عمر استادگی مجوئید ؛ پا در رکاب باشد تیری که در کمان است ؛ **مؤلف** عرض کند که پا و پای هر دو یکی است و درین سند استعمال پاست نه پای عیبی ندارد (پا بر کاب باشیدن) بجایش گذشت و (الف) مرادف و مزید علیه آنست و (ب) مرادف (الف) (اُردو) دیکھو پا بر کاب باشیدن ۔

پای در رکاب داشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ مرادف ہمان (پا بر رکاب ماندن)
است کہ بجایش گذشت (اُردو) دیکھو پا بر رکاب ماندن۔

پای در رکاب آوردن — مصدر اصطلاحی
صاحبان بہار عجم و آنند ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ کنایہ از سوار شدن است
(رباعی معزی ؎) خدمت کند عنان و رکاب ترا قدر ٭
چون دست در عنان زنی و پای در رکاب ٭ (اُردو)
سوار ہونا۔

پای در رکاب شدن — مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف (پای در رکاب زدن) است
کہ گذشت مخفی مباد کہ این مزید علیہ (پا در رکاب
شدن) است کہ بجایش گذشت (اُردو) دیکھو
پا در رکاب شدن۔

پای در رکاب کردن — مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ (۱) مزید علیہ ہمان (پا در رکاب کردن)
است کہ بجایش گذشت و لیکن از سند فغانی شیرازی
پیدا است کہ (۲) بمعنی آمادہ کردن ہم ازین
مصدر پیدا است و ہیچ تعلق با سفر ندارد (؎)
ساقی بیا کہ روزہ بر عزم شتاب کرد ٭ می دہ کہ عید
پای طرب در رکاب کرد ٭ (اُردو) (۱) دیکھو پا در
رکاب کردن (۲) آمادہ کرنا۔

پای در رکاب گردیدن — مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند
کہ مزید علیہ و مرادف ہمان (پا در رکاب گردیدن)
است کہ گذشت (اُردو) دیکھو پا در رکاب گردیدن۔

پای در رکاب نہادن — مصدر اصطلاحی
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ مرادف (پا در رکاب کردن) است کہ
بجایش گذشت (اُردو) دیکھو پا در رکاب کردن۔

پای در زنجیر پیش دوستان ٭ بہ کہ با بیگانگان در بوستان — مثل صاحبان خزینۃ الامثال
وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**

عرض کند کہ فارسیان تعریف صحبت دوستان و مقابلہ آن با صحبت دشمنان این مثل را زنند مقصود آنست کہ با دشمنان آزادی و سیر باغ فائق نیست بر صحبت دوستان اگرچہ با دوستان پای در زنجیر و قید باشد (اُردو) وکن کہتے ہیں "دوستوں میں فقیری بہتر دشمنوں میں امیری سے"

(الف) **پای درسن** اصطلاح۔ بہار بذکر الف (ب) **پای درشن** گوید کہ زمینی کہ در زیر غرفہ واقع شود این اصطلاح۔ بادشاہان دہلی است (ملا طغرا در مرتفعات گوید) سقای شبنم و جاروب کش نسیم سحر بخبر آمادۂ خدمت شدہ آب پاشی و رفت و روب پای درشن اشتغال نمودند" صاحب اننذ بہ تعریف (ب) نقل عبارت بہار کند **مولف** عرض کند کہ درسن بہ سین مہملہ و درشن بہ معجمہ چیزی نیست بخیال ما (پای درش) باشد بہ شین معجمہ آخر کہ بمعنی زمین زیر غرفہ استعمال کردہ و شین معجمہ در آخر این برای ضمیر غائب است و اشارہ بہ بادشاہ ہر دو محققین ہند نژاد و سکندر ری خوردہ اند کہ نون در آخرش نقل کردند و یکی بسین مہملہ بعوض شین معجمہ نقل کرد در سند ملا طغرا ہم نقطہ در دائرہ شین معجمہ افزود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال معاصرین عجم باخیال ما اتفاق دارند و دیگر محققین زباندان و اہل زبان ازین لغت ساکت مخفی مباد کہ این را با دریچہ ہیچ تعلق نیست بلکہ از در بادشاہان و آستان شان مراد است (اُردو) بادشاہوں کے دریچے کی زمین۔ آستان کی زمین۔ مونث۔

پای در گشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان کنایہ از عاجز و ناتوان شدن۔ صاحبان بحر و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کردہ اند **مولف** عرض کند کہ معنی لغظی این گردیدن پای یعنی بے کار شدنش و کلمہ در زائد است و (درگشتن) ہم بمعنی ویران و خراب شدن بجایش می آید پس این کنایہ باشد از معنی عاجز شدن (اُردو) عاجز ہونا۔ ناتوان ہونا۔

پای در گل اصطلاح - بہار گوید کہ کنایہ از مقید و گرفتار (شفیع اثرؒ) از سرشک خود بغربت پای در گل ماندہ ام ٭ ہمچنان کز آب گیرد سبزۂ بیگانہ پا ٭ **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ (پادرگل) بمعنی اول اوست کہ گذشت (**اُردو**) دیکھو پادرگل کے پہلے معنے۔

پای در گل ماندن مصدر اصطلاحی۔ حنا آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مقید و گرفتار بودن است **مولف** عرض کند کہ یارای رفتار نداشتن کہ کسی کہ پایش در گل و لای فرو رود طاقت رفتار ندارد و کنایہ از مقید و گرفتار بودن سند این بر (پای در گل) گذشت (**اُردو**) گرفتار ہونا۔ مقید ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (کیچڑ میں پہنسنا) پر فرمایا ہے کہ کسی وقت یا مصیبت میں گرفتار ہونا۔ و دیکھو بگل رفتن پا)

(الف) **پای در میان آمدن** مصادر
(ب) **پای در میان باشیدن** اصطلاحی

بواسطہ قرار یافتن کسی در کاری (ظہوری الف) نہ زان وست است آشوب غم او ٭ کہ آمد در میان پای قیامت ٭ (سلمان ب) کی رکابت ظفر گران گردد ٭ گر نہ پای تو در میان باشد ٭ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است و مرادف (پادرمیان نہادن) کہ گذشت (**اُردو**) قدم درمیان ہونا۔ دیکھو پا بمیان نہادن۔

(الف) **پای دکان** اصطلاح - بقول وارستہ
(ب) **پای دکانی** و بحر ہر دو مرادف (پادکان) و (پادکانی) کہ گذشت بہار ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ ما صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم و این مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی بر آپا (حکیم شرف الدین شفائی الف) بچار سوی تکدی چو مشتری گیران ٭ نہادہ است شب و روز پای دکانش ٭ سند (ب) بر (پادکانی) مذکور شد (**اُردو**) دیکھو پادکان و پادکانی۔

پای دو ختن مصدر اصطلاحی - بقول بحر

مرادف پای آوردن ۔ صاحبان آصفی و بہار عجم بذکر این گویند کہ (پای دوختن بر چیزی) تمام را استقامت گرفتن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (حافظ شیرازے) کہ بار غم برزمین دوخت پای بضرب اصولم بر آور زجای ہو (**اُردو**) دیکھو پای آوردن۔

پایر اصطلاح ۔ بقول اننذ بروزن دائر نام تیر ماہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحب جامع این را بکسر تحتانی وزای ہوز بمعنی فصل خریف آوردہ باعتبارش گوئیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است و از ملحقات لفظ پای نباشد و انچہ صاحب انند این را بہ رای مہملہ آخر قائم کرد غلطی کتابت می نماید بای حال بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (**اُردو**) (ماہ تیر) مذکر۔ ماہ ہای شمسی کا چوتھا مہینہ (خریف) بقول آصفیہ عربی ۔ اسم مونث ۔ ساونی ۔ وہ فصل جس میں جوار مکئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔

پای رنج اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و بہار و ناصری و موئید و سراج مزید علیہ ہمان پارنج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صراحت ماخذ ہمدر انجا کردہ ایم و سند ا ہم (**اُردو**) دیکھو پارنج ۔

پای رنج دادن مصدر اصطلاحی ۔ مزید علیہ

پای رنج کشیدن ہمان پارنج دادن و پارنج کشیدن است کہ بجایش گذشت و سند این ہمدر انجا مذکور (**اُردو**) دیکھو پارنج دادن و کشیدن ۔

پای رنجن اصطلاح ۔ بقول رشیدی ہمان پارنجن و پا برنجن **مؤلف** عرض کند کہ این مزید علیہ پارنجن کہ گذشت و صراحت ماخذ بر (ابرنجن) کردہ ایم (**اُردو**) دیکھو پا برنجن ۔

پای روب اصطلاح ۔ بقول رشیدی ہمان پاروب **مؤلف** عرض کند کہ این مزید علیہ آن بزیادت تحتانی بر لفظ پا وحقیقت ماخذ ہمدر انجا مذکور (**اُردو**) دیکھو پاروب ۔

پایز اصطلاح ۔ بقول برہان بروزن جائز مخفف پائیز کہ فصل خزان و برگ ریزان باشد و فرماید کہ بزای فارسی ہم آمدہ ۔ صاحب جامع

این را فصل خریف گوید و صاحب جهانگیری مخفف
پائیز قانع - صاحبان سروری و رشیدی با جامع متفق
مولف عرض کند که صراحت ماخذ بر پائیز کنیم که
اصل این است و درینجا همین قدر کافی است که
این مخفف آنست بحذف یک تحتانی (اُردو) خزان -
دیکھو باریز - خریف دیکھو پاییز -

پایزار اصطلاح - بقول برهان بروزن پایدار
کفش و پا افزار باشد - صاحبان بهار عجم و بحر و
سروری هم ذکر این کرده اند - خان آرزو در سراج
می فرماید که این مخفف پا اوزار است و پیزار اماله
این چرا که پی اماله پاست که یک یای آن حذف
شد اندرین صورت بکسر اول باشد و میتوان گفت
که پی مخفف پای بود و برین تقدیر بفتح اول خواهد بود
و همین شهرت دارد **مولف** عرض کند که بخیال
ما اصل این (پای ازار) است و کنایه از کفش
و پا افزار که کفش هم ساتر پنجه پاست الف چهارم
حذف شده پایزار باقی ماند و صراحت پیزار بجایش
کنیم (اُردو) دیکھو پا افزار -

پای زدن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند
که مزید علیه همان پا زدن است که بجای خود گذشت
و صراحت معنی و ماخذ هم درانجا کرده ایم (ظهوری
ـه) الحق که کارهای بد از بخت دیده ام ٭ بر بخت
خویش پای زدن التزام ماست ٭ (اُردو)
دیکھو پا زدن -

پای زدن در رکاب مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی گوید که بمعنی سوار شدن است -
مولف عرض کند که موافق قیاس است
(معزی نیشاپوری ـه) خدمت کند عنان و
رکاب ترا قدر ٭ چون دست در عنان زنی و
پای در رکاب ٭ مخفی مباد که اصل این (پا در
رکاب زدن) است و این مزید علیه آن بزیادت
تحتانی بر پا (اُردو) سوار ہونا - پاون رکاب میں رکھنا

پای زن اصطلاح - بقول انند بحواله

فرہنگ فرنگ بمعنی رہزن و حرامزادہ **مؤلف**
عرض کند کہ (پازن) بدو معنی گذشت و این مزید علیہ
آنست بزیادت تحتانی بر لفظ پا و ذکر این معنی
در انجا نیست پس بدون سند استعمال اینمعنی را
تسلیم نہ کنیم کہ دیگر ہمہ محققین و معاصرین عجم ازین ساکت
اند (اُردو) چور۔ حرامزادہ۔ مذکر۔

پایزہ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن جائزہ
(۱) حکمی باشد کہ ملوک بکسی دہند تا مردم اطاعت
آنکس کنند۔ صاحب سروری این را آوردہ فرماید
کہ در فرہنگ (۲) بمعنی علم آوردہ امّا در ہیچ نسخہ
بمعنی عَلَم نیامدہ (نزاری قہستانی ؎) ایلچی آمدہ و
خلعت خان آوردہ ٭ یرلغ و پایزہ از حکم غزان آوردہ ٭
صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ ہمانا این لغت
ترکی است۔ صاحب مؤید این را (۳) مرادف
پایژہ گوید کہ بہ زای فارسی می آید۔ صاحب جامع
ہمزبان برہان **مؤلف** عرض کند کہ پای بمعنی
اوست و زہ بالفتح بمعنی میلاد پس معنی لفظی این
پیدایش قدم و کنایہ از وثیقہ کہ برای حاکم نو میدہند
کہ در مقام مقررہ پیدا می شود و نسبت معنی
دوم عرض می شود کہ بدون سند استعمال تسلیم
نہ کنیم و صراحت کامل این بمعنی اوّل بر (پایژہ
بہ زای فارسی) می آید۔ صاحبان کنز و لغات ترکی
ازین لغت ساکت پس نمیشود کہ این را لغت
ترکی دانیم مخفی مبادکہ تکمیل تعریف این بر پایژہ
می آید (اُردو) (۱) پروانۂ تقرر و ماموری جو
بادشاہون سے کسی حاکم کو عطا ہو۔ مذکر۔ دیکھو
پایژہ (۲) علَم۔ مذکر (۳) دیکھو پایژہ۔

پای زہر اصطلاح۔ بقول سروری (۱)
چیزیست معروف کہ در شیروان بزکوہی یابند
و آن را حجر التیس گویند و (۲) کانی نیز کہ از معدن
حاصل شود و فرماید کہ (۳) در فرہنگ بمعنی تریاق
آوردہ (شاعر ؎) بسان و حقیقت گردندہ دہر ٭
گہی زیر مارش گہی پای زہرش ٭ صاحب محیط بر
حجر التیس گوید کہ پادزہر حیوانی است۔ صاحب

انندمی فرماید که همان پازهر که گذشت **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل به دوم و سوم یکی است و به تحقیق ما جزین نیست که این مزید علیه (پازهر) است که بجایش گذشت (**اُردو**) دیکھو پازهر۔

پای زیب | اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرهنگ نوعی از زیور است که زنان در پا کنند **مؤلف** عرض کند که مزید علیه همان پازیب است بدون تحتانی سوم بجایش گذشت (**اُردو**) دیکھو پازیب اور پاورنجن۔

پایژه | اصطلاح۔ بقول برهان و ناصری با زای فارسی مفتوح (۱) ریسمانی که بر دامن خیمه و سراپرده نصب نمایند و آنرا بمیخ بسته بر زمین استوار کنند و (۲) چیزی که عنان را بدان بندند۔ صاحب سروری می فرماید که ریسمان دامن خیمه و چیزی که عنان بدان استوار کنند۔ صاحب رشیدی بذکر هر دو معنی بالا گوید که (۳) بزبان مغول سکّه [illegible] بحکّام می دادند و آن سکّه بود که برای امرای کلان بصورت شیر و برای وسط صورت دیگر و برای فروتر ازان۔ صورت دیگر می ساختند و چون کسی را می خواستند در حضور خود سکّه را فراخور مرتبهٔ آن می زدند و بدو می سپردند و بعد از عزل باز پس می گرفتند تا به تلبیس بار دیگر بر کس حکم نکند (چنانکه در حبیب السیر مسطور) خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم بحوالهٔ رشیدی کرده و پایزه را که به زای عربی گذشت بحوالهٔ برهان با این مخلوط فرموده می گوید که تحقیق آنست که این لفظ مرکب است از پا و یزه که کلمهٔ نسبت است چنانکه در آتشیزه و پاکیزه پس به زای تازی باشد نه فارسی و تحتانی را بنا بر تخفیف حذف کرده اند **مؤلف** عرض کند سبحان الله چه خوش تحقیق است بخیال ما این مبدّل پایزه باشد لفظاً چنانکه باز و باژ که زای هوّز بدل شد به زای فارسی و معنی لفظی این همان بنیاد و میلاد و عبارت از معنی بنیاد و پیدایش چیزی و ازینکه بنیاد خیمه از رسنی است که بر میخ بسته می شود آن رسن را

بدین نام موسوم کردند و مجازاً بمعنی دوم مستعمل شده و معاصرین عجم گویند که حقیقت معنی سوم همین قدر است که در اصفهان حاکم نو مقرر شده را وثیقهٔ می دادند از پروانه و در بعضی جاها بوسیلهٔ تمغه که برای هر یک عهده بصورتی خاص معین است و از نیکه این پروانه یا تمغه بنیاد حکومت مفوّضه می باشد آن را هم بسبیل مجاز بدین اسم می خواندند و استعمال این لغت بمعنی سوم بازای فارسی و عربی هر دو میشود این است حقیقت این لغت که طرز بیان محققین با نام و نشان آن را پریشان کرده (اُردو) (۱) خیمے کی وہ رسی جو میخون پر باندھی جاتی ہے جس سے خیمہ کھڑا رہتا ہے مونث (۲) وہ رسی جو گھوڑے کی لگام پر باندھتے ہین (۳) وہ پروانہ یا تمغہ جو اصفہان مین حاکم نو مقررہ کو دیا جاتا ہے۔ مذکر۔

پایست (الف) بقول برہان (۱)

پایستن (ب) بمعنی بقا و (۲) ثبات کرده و پاینده ماند۔ صاحب رشیدی ذکر هر دو بالغت پایسته کرده از صراحت کامل ساکت۔ صاحب سروری در معنی (الف) با برهان متفق (مسعود سعد سلمه) چون عزّ من و ذلّ تو نپایست ٭ هم ذلّ من و عزّ تو بپاید ٭ صاحب ناصری بر (الف) میفرماید که بمعنی پاینده و پائیدن و ثبات و بقا۔ صاحب مویّد بر (الف) میفرماید که بمعنی بقا و ثبات کرده و پاینده خان آرزو در سراج می فرماید که (الف) مشتق از پایستن بمعنی پائیدن یعنی بقا و ثبات و برین قیاس پایسته **مولّف** عرض کند که غیر از برهان همه محققین در (الف) سکندری خورده اند یا از اجمال کار گرفته پای بحقیقت نبرده و محققین اهل زبان از قواعد خود بی خبر حق آنست که (الف) بمعنی اوّل اسم مصدر است یعنی (ب) از همین اسم مصدر و علامت مصدر تن وضع شد بحذف یک تای فوقانی و (۲) ماضی مطلق (ب) و (پ) مصدر یست بقول صاحب بحر بر وزن دانستن کامل التصریف بمعنی بقا و ثبات کردن و پاینده و دایم بودن و فرماید که پاید

مضارع اوست ما میگوئیم که (ب) سالم التصریف است نه کامل التصریف و در سالم التصریف غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و پاید مضارع مصدر پائیدن است که می آید (اُردو) (الف) (۱) بقا۔ مونث (۲) باقی رہا۔ ہمیشہ رہا (ب) ہمیشہ رہنا۔ باقی رہنا۔

پای ستور اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری وجامع وبحر وسراج با تای قرشت مضموم بواو ورای بی نقطہ زدہ نام سازیست وآن کمینہ ترین سازہاست **مولف** عرض کند کہ ساخت این شبیہ بہ پای ستور است مرکب اضافی است وکنایہ (اُردو) ایک ساز کا نام فارسی مین پاے ستور ہے جو ادنی قسم کا ساز ہے۔ مذکر۔

پاپیستہ اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری و رشیدی وسروری بروزن دانستہ بقا کردہ وپایندہ ودائمی (ناصرخسرو ے) چہا تا چہ در خورد وپاینستہ گر وگرچند با کس نپاییستہ ﴿ **مولف** عرض کند از مشتقات مصدر پاییستن کہ افادۂ معنی فاعلی کند بزیادت ہای ہوز بر ماضی مطلقش (اُردو) ہمیشہ رہنے والا۔

پای سخت کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند قیام واستقامت گرفتن (صائب ے) ای بیستون زسنگ چہ پا سخت کردۂ ﴿ برخیز ازمیان کمر کوہکن گسیخت ﴿ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) ہر جا نہال آرزویم پای سخت کرد ﴿ دست زمانہ زخم بدوش تبر نہاد ﴿ (اُردو) قدم جمانا۔ قدم گاڑنا۔ دیکھو پا رستادن

پای سخن اصطلاح۔ بقول برہان ورشیدی و سراج وبحر و(جہانگیری وملحقات) کنایہ از قوت واستواری سخن (نظامی ے) پای سخن را کہ دراز است دست ﴿ سنگ سراپردۂ او بر شکست ﴿ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) گفتگو کی قوت۔ مونث

پای سست کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار وانند کنایہ از بیجا کردن پای (صائب ے)

تنہا نہ کار من بہ نگاہ نخست کرد ٭ ہرکس کہ دید جلوۂ او پای سست کرد ٭ **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی این آہستہ رفتار کردن وکنایہ باشد از کم طاقت شدن در رفتار (**اُردو**) رفتار مین کم طاقت ہونا۔ چل نہ سکنا۔

پای سفر اصطلاح۔ بقول بہار وانند باضافت۔ پائی کہ بدان سفر کنند وبرین قیاس (پای ہرب) و(پای گریز) وہمچنین است (پای ہمت) و(پای سعی) و(پای طلب) و(پای جستجو) وامثال آن ولہٰذا باید کہ درین استعارہ است (صائب ؎) چون خم از کوی مغان پای سفر نیست مرا ٭ گر شوم آب ازین خاک گذر نیست مرا ٭ **مولف** عرض کند کہ معنی بیان کردۂ محققین بالا غلط است پای درینجا بمعنی طاقت ویارا است کہ برمعنی دومش گذشت پس معنی لفظی این طاقت سفر ویارای سفر است وہمین معنی است و۔ ودیگر مرکبات ہم کہ بالا مذکور شد (**اُردو**) سفر کی طاقت۔ سفر کی قدرت۔ مونث۔

پای سنگ اصطلاح۔ بقول بہار وبحر ورشیدی ومویّد مرادف ہمان پاسنگ کہ گذشت (مولانا کاتبی ع) لیک در میزان حلمت کم بود از پای سنگ ٭ **مولف** عرض کند کہ حقیقت این بہ پارسنگ بیان کردہ ایم واین مزید علیہ پاسنگ است کہ گذشت دیگر ہیچ (**اُردو**) دیکھو پاسنگ اور پارسنگ۔

پای سنگین اصطلاح۔ بقول بحر (۱) استواری و(۲) پائی کہ از جا نجنبد۔ صاحبان انند ومویّد برمعنی دوم قانع **مولف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است وکنایہ از معنی دوم ومعنی اوّل مجاز آن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت اند (**اُردو**) (۱) استواری مونث (۲) وہ پاؤن جو جگہ سے نہ ہلے۔ مذکر۔

پای سہیل اصطلاح۔ بقول رشیدی صراحی بصورت پای سہیل نام وبعضی گفتہ اند کہ نوعی از پیالہ است (نظامی ؎) پای سہیل از سر نطع ادیم ٭ لعل فشان بر سر دُرّ یتیم ٭ خان آرزو در سراج بذکر قول

رشیدی گوید کہ وجہ تسمیہ دیگری باشد **مولّف** عرض کند کہ سہیل بقول منتخب سہ معنی دارد (۱) نام ستارہ و (۲) نام قلعہ و (۳) نام شخصی مشہور بحبال مار شیدی درست گوید و معاصرین عجم ہم تائیدش کنند کہ این قسم پیالہ بطرز خاص ایجاد سہیل است کہ بسیار دانشمند بود۔ فارسیان بہ پای سہیلش موسوم کردند (**اُردو**) ایک خاص قسم کے پیالۂ شراب کو فارسیوں نے پای سہیل کہا ہے۔ مذکر

پای شکم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی تہیگاہ است۔ صاحب غیاث بر تہیگاہ گوید کہ بمعنی کمر است و صاحب برہان گوید کہ تہیگاہ مابین شکم و پہلو را گویند و صاحب ناصری ہمزبانش **مولّف** عرض کند کہ کمر را پای شکم گفتن من وجہ درست باشد کہ کمر زیر شکم است دیگر ہمہ محققین ازین اصطلاح ساکت و این از قبیل (انگشت شکم) باشد و بمعنی کمر موافق قیاس۔ مشتاق سند استعمال می باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (**اُردو**) کمر۔ مونث۔

(الف) **پای شمال در گل** | اصطلاح۔
(ب) **پای شمال در گل آمدن** | (الف) بقول
(ج) **پای شمال در گل بودن** | انند و موید
ای باد شمال نمی وزد۔ صاحب بحر ذکر (ب) و (ج) کردہ گوید کہ بمعنی نہ وزیدن باد شمال است۔ **مولّف** عرض کند کہ (پا در گل) بجایش گذشت و از ہمان است این مصادر اصطلاحی کہ برای باد شمال مستعمل شد۔ موافق قیاس است و خصوصیت با باد شمال ہم نباشد (**اُردو**) (الف) شمالی ہوا بند ہے (ب و ج) شمالی ہوا بند ہونا۔

پای شیب | اصطلاح۔ بقول برہان و سروری و رشیدی و موید با شین قرشت بہ تحتانی رسیدہ و بہای ابجد زدہ نام عقبۂ الیست بجہتہ رمی جمرات کہ یکی از اعمال حج است (خاقانی ع) دست بالاہمت مردان کہ کردہ زیر پای ؛ پای شیبی کان عقوبت جای شیطان دیدہ اند۔ صاحبان بحر و غیاث صراحت مزید کنند کہ مکانی را نام است کہ در مکۂ معظمہ

واقع است و درانجاست عقبہ کہ چون شیطان درانجا رسید در ہندی انند مولّف عرض کند کہ پا بمعنی اوست و شیب مخفف نشیب و زمین سخت را ہم نام است و معنی لفظی این جای سختی دارند و کنایہ از ہمان مقام کہ بالا مذکور شد (اُردو) وہ مقام جہان حجّاج رمی جمار کرتے ہین یعنے پتّھر پھینکتے ہین - مذکّر -

پای طرب برآوردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر بمعنی چرخ زدن و رقص کردن - صاحبان انند و موٴیّد ذکر امر حاضر این (پای طرب سبک برار) کردہ گویند یعنی چرخ زن و رقص کن مولّف عرض کند کہ لفظ سبک را درین مصدر اصطلاحی داخل کردن درست نباشد و این مصدری است موافق قیاس ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) ناچنا - رقص کرنا -

پای عدل اصطلاح - بقول بحر (۱) قوّت و قدرت عدل - صاحبان انند و موٴیّد بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) بمعنی شفاعت است مولّف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است و برای معنی دوم طالب سند استعمال می باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) (۱) عدل کی قوّت - موٴنث (۲) شفاعت - موٴنث -

پای عقل اصطلاح - بقول بحر (۱) بمعنی قوّت عقل و (۲) حرف لام - صاحبان انند و موٴیّد بر معنی اوّل قانع مولّف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است و برای معنی دوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) (۱) عقل کی قوّت - موٴنث (۲) حرف لام - مذکّر -

پای علم اصطلاح - بقول بہار و انند بفتح عین مہملہ و لام مرادف ہمان (پا علم) کہ گذشت مولّف عرض کند کہ صراحت کامل ہمدرانجا کردہ ایم جزین نیست کہ این مزید علیہ آنست بزیادت تحتانی بر لفظ پا (خواجۂ شیراز سہ) ہر شبی جامہ بجو نبایہ بشویم کہ فلک ؎ رہنمونیم بپای علمی داد نکرد ؎ (اُردو)

دیکھو پا علم۔

پای علم رنگین کردن مصدر اصطلاحی صاحب
بحر عجم و دوارستہ ذکر این کردہ **مولف** عرض کند
کہ مزید علیہ ہمان (پا علم رنگین کردن) کہ بجایش گذشت
وسند این ہم ہمدر انجا مذکور (**اردو**) دیکھو پا علم
رنگین کردن۔

پای فرو رفتن بہ گنج مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان
(پا بگنج فرو رفتن) است کہ بجایش گذشت (**اردو**)
دیکھو (پا بگنج فرو رفتن)

پای فرو کردن در چیزی مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و بحر و انند بمعنی پای انداختن دران
(خواجہ جمال الدین سلمان ؎) زمانہ دوخت
ز کیمخت آسمان کفشی ٭ فرو نکرد جلالش دران
محقر پای ٭ (**اردو**) کسی چیز مین پاؤن ڈالنا۔

پای فرو کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
برہان و بحر و بہار و انند و رشیدی و جہانگیری در ملحقات
کنایہ از ماندن و توقف کردن **مولف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (**اردو**) توقف کرنا۔ صاحب
آصفیہ نے (پاؤن کھینچنا) پر فرمایا ہے۔ ترک کوچ
کرنا۔ چلنے پھرنے سے ہاتھ اٹھانا۔

پای فزار اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی
مرادف پای افزار کہ گذشت **مولف** عرض
کند کہ صراحت کافی ہمدر انجا کردہ ایم (**اردو**)
دیکھو پا افزار۔

(الف) پای فشاردن مصادر اصطلاحی۔
(ب) پای فشردن (الف) بقول انند
و موید یعنی استوار کردن و (ب) بقول برہان
و بحر و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از استواری
و ثبات قدم ورزیدن و کنایہ از ایستادگی کردن
در رسوا ہم **مولف** عرض کند کہ (ب) مزید علیہ
ہمان (پا فشردن) و (افشردن پا) کہ بجایش
گذشت مخفی مباد کہ فشاردن و فشردن باہم
مترادف است تعریف بیان کردہ انند و موید

نسبت (الف) ناقص باشد (الف) و (ب) هردو مرادف یکدیگر است (ظهوری ے) پای بجفا فشرده شوقت ٭ صبر همه بیوفا برآمد ٭ (اُردو) دیکهو افشردن پا۔

پایک بقول انند و غیاث بفتح تحتانی بمعنی پیاده **مولف** عرض کند که معاصرین عجم سالک و محققین اهل زبان ترک کرده اند مشتاق سند استعمال می باشیم۔ ظاهرا کاف نسبت یافته میشود یعنی منسوب به پا و کنایه از پیاده (اُردو) پیاده۔ بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ پیدل۔ سوار کا نقیض۔ شطرنج کا مهره دیکهو (پیاده)

پای کار اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و بهار و سروری و جهانگیری و رشیدی و سراج و مؤید مرادف پاکار که گذشت **مولف** عرض کند که این مزید علیه آنست و شامل باشد بر همه معانیش صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم (حکیم اسدی ؎) گرفته غورشها همه کوه و دشت ٭ گستان پایکار آب دستان و طشت ٭ (فردوسی ؎) بدو گفت بهرام رو پایکار ٭ بیاور که سرگین کند برکنار ٭ مخفی مباد که بمعنی ختم کار هم آمده و این معنی ورای هر پنج معانی (پاکار) است (ظهوری ے) مگر دوری بپای کار آمد ٭ برای ناله دل را آلتی نیست ٭ (اُردو) دیکهو پاکار۔ ختم کار۔ آخر کار۔

پای کاشت اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ زمینیکه برای کاشت و زراعت برعایای غیر ساکنان آنجا بدهند **مولف** عرض کند که موافق قیاس است و این قسم کاشتکاران را پاکار هم گفته که بر معنی پنجم پاکار گذشت۔ ماخذ این جزین نباشد که این زمینی است که مزارعین این از مقامات خود آمده کاشت می کنند گویا بوسیلهٔ پا یعنی سفر این کاشت واقع شد۔ اسم مفعول ترکیبی است اے زمینی که کاشت آن بوسیلهٔ پای شد (اُردو) وه زمین جس کی کاشت

ساکنان مواضع غیر گرین - مونث -

پای کالسکہ اصطلاح - بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار - بازوی اہل را گویند **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اُردو**) پیّا - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - گاڑی کا چکّر - چاک -

پای کسی بزمین آوردن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر وانند (۱) کنایہ از زبون ساختن و (۲) برزمین زدن چنانچہ پہلوانان قوی حریف ضعیف را زبون سازند و برزمین زنند (انوری ؎) کہ روزگارش اگر پای بر زمین آرد ؛ شفیع ہم بتو خواہم شدن کہ دستش گیر ؛ **مولّف** عرض کند کہ چون کسی را برزمین زنند پایش مثل کسی کہ بزمین دراز کشند برزمین می آید ازہمین عادت این اصطلاح قرار یافت و معنی اوّل مجاز آن (**اُردو**) (۱) کسی کو مغلوب کرنا (۲) زمین پر دے مارنا -

پای کسی بزمین نرسیدن مصدر اصطلاحی مزید علیہ ہمان (پا بزمین نرسیدن) است کہ گذشت (ظہوری ؎) سررا ہوای پایۂ منصور درسر است ؛ اینک زشادیم بزمین پا نمیرسد ؛ مخفی مبادکہ درین سند استعمال پا ست یعنی ندارد کہ اصل پای باشد (**اُردو**) دیکھو (پا بزمین نرسیدن)

پای کسی در حنا بستن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر وانند کنایہ از بازداشتن کسی را از رفتن (انوری ؎) دست قضا بستہ و در حنا بے مؤید ؛ بر در قدر تو پای بخت جوانرا ؛ (پادشاہزادہ محمد دارا شکوہ المتخلص بہ سلطانی ؎) دیر شد دیر چون نمی آئی ؛ مگرت پای در حنا بستند ؛ **مولّف** عرض کند کہ چون حنا در پای بندند موقع رفتار نماند ازہمین عادت این اصطلاح قائم شد (**اُردو**) چلنے سے روکنا - صاحب آصفیہ نے (پاؤن مین مہندی لگنا) پر فرمایا ہے عذر بیجا ہونا - بہانہ ہونا - آپ ہی نے (پاؤن مین کیا مہندی لگی ہے) پر فرمایا ہے (بطور طنز) کیا مہندی لگے

باعث آنے جانے سے مجبور رہو۔" **مولف** عرض کرتا ہے کہ فارسی مصدر اسی کا متعدی ہے۔

(الف) **پای کسی درمیان باشیدن**
(ب) **پای کسی درمیان بودن**

مصادر اصطلاحی۔ ب بقول بہار و بحر واند واسطہ بودن آنکس درمیان چیزی (صائب ع) از غیرت رکابت از دیدہ خون روانست ؛ اما چہ میتوان کرد پای تو درمیانست ؛ (طالب آملی ع) جگر خوردن بود گر پای رشکی درمیان باشد ؛ ملاقات قوی سرمایۂ بی دستگاہان را ؛ **مولف** عرض کند کہ سند صائب متعلق بہ (ب) نباشد و سند آملی متعلق است بہ (الف) و این مرادف (پای درمیان باشیدن) است کہ گذشت آنانکہ است را از ملحقات بودن گیرند سکندری خورند (اردو) الف و ب دیکھو (پای درمیان باشیدن)

پای کشادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر واند مرادف (پاکشادن) کہ گذشت صاحب (جہانگیری در ملحقات) بر معنی اول و دوم ش قانع۔ **مولف** عرض کند این مزید علیہ آنست و حصر آن ماخذ بمصدر انجا گذشت (اردو) دیکھو پاکشادن۔

پای کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ کنایہ از باز آمدن۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی آہستہ رفتن **مولف** عرض کند کہ این مزید علیہ (پاکشیدن) است بہر دو معنیش کہ بمصدر انجا ذکر و سند این بہر دو معنی بمصدر انجا گذشت معنی بیان کردۂ انند متعلق بہ معنی دوم آنست (اردو) دیکھو پاکشیدن۔

(الف) **پای کلاغ** اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و وارستہ و انند (۱) نوعی از خط ارباب دیوان کہ پر زشت و ناخوان باشد۔ چنان می نماید کہ گویا کلاغ پنجہ زدہ و (۲) مراد از قلم چراکہ مثل پای زاغ سیاہ و خشک می باشد (سلیم ع) دارد از خط شکستہ انتعاشی طبع او ؛ زشت تر باشد شکستہ چون شود پای کلاغ ؛ **مولف** عرض کند کہ فارسیان

خط شکستہ را کہ قسمی از خطوط است (پای کلاغ) گویند وازسند بےسلیم ----------

(ب) **پای کلاغ شدن** بمعنی نوشتہ شدن خط شکستہ ظاہر است فتأمل ومعنی دوم (الف) اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت (اُردو) (الف) (۱) شکستہ خط۔ مذکر (۲) قلم۔ مذکر (ب) شکستہ خط لکھا جانا

پای کم آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر کوتاہی کردن در کاری بمقابلہ کسی مرادف (پای کم بودن) کہ می آید۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف (پای کم داشتن) کہ می آید بمعنی مساوی وبرابر نبودن **مؤلف** عرض کند کہ معنی بیان کردۂ خان آرزو بہتر از بحر است وموافق قیاس (اُردو) مساوی اور برابر نہ ہونا۔

پای کم بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (پای کم آوردن) کہ گذشت۔

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) دیکھو (پای کم آوردن)

پای کم داشتن مصدر اصطلاحی خان آرزو در سراج این را مرادف (پای کم آوردن) گفتہ وصاحب بحر گوید کہ بمعنی حریف نشدن وبرابری نکردن وبرنیامدن **مؤلف** را با خان آرزو اتفاق است وموافق قیاس (اُردو) دیکھو پای کم آوردن

پای کم نبودن از کسی مصدر اصطلاحی بقول بہار مرادف (پای کم نیاوردن وپای کم نداشتن از کسی) کنایہ از مساوی وبرابر بودن در رتبہ (محمد سعید اشرف ع) ما رست ونیست پای کمش از ہزار پای؛ **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف ہمان ہر سہ مصادر گذشتہ در معنی است تسامح بہار است کہ نیست را در طبقات نبودن خیال کرد (اُردو) مرتبہ مین مساوی اور برابر ہونا

(الف) **پای کم نداشتن از کسی** مصادر اصطلاحی
(ب) **پای کم نیاوردن از کسی**

بقول بہار مرادف مصدر گذشتہ **مولف** عرض کند
کہ موافق قیاس است (محسن تاثیر ؎) تا یاد رخی
گشتہ چراغ دل تاثیر ؛ پای کمی از صبح ندارد دم
شامش ؛ (**اُردو**) الف و ب دیکھو (پای کم نبودن
از کسی)

پای کنجشک اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل
(پتاکال) گوید کہ این را در ہندی (چٹکا چرن)
نامند و بعربی (رجل العصافیر) و بعضی مردم آنرا
(ہاتا جوڑی) نامند و آن نباتی است بسیار
خرد و نازک مثل پنجۂ کنجشک کہ بروقت گرفتن چیزی
جمع می گرداند گرم و خشک در دوم است جہت
بیماری ہای طفلان و صبیان و دفع سرعت انزال
موثر است و فرماید کہ از بعضی زنان تجربہ کار مسموع
شدہ کہ لیسانیدن او بزنان حاملہ در حین عسرولادت
و شدت دردزہ موجب سہولت تولد است
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است و
استعارہ (**اُردو**) پتاکال۔ چٹکا چرن ایک دوائی
نبات کا نام ہے جو چڑیا کے پنجے سے مشابہ ہوتی ہے۔ مونث

پای کندہ کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر مرادف (پای آوردن) کہ گذشت **مولف**
عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم معاصرین
عجم برزبان ندارند و دیگر محققین ازین ساکت۔
(**اُردو**) دیکھو پای آوردن۔

پای کوب اصطلاح۔ بقول برہان و موید
و بحر و بہار و ناصری و رشیدی و سروری و سراج
مرادف پاکوب کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ
مزید علیہ آنست (حکیم اسدی ؎) نزا شاید ای
گلرخ سیم تن ؛ کہ ہم پای کوبست و ہم چنگ زن ؛
(حافظ شیراز ؎) شاہد و ساقی بدست افشان و
مطرب پای کوب ؛ غمزۂ ساقی ز چشم می پرستان
بردہ خواب ؛ (**اُردو**) دیکھو (پاکوب)

پای کوبان اصطلاح صاحب بہار عجم بذیل
پای کوب این را بمعنی (۱) رقص کنان و (۲) جمع
پای کوب گفتہ (میر خسرو ؎) پس انگہ جست دستوری

زخوبان ٭ روان شد سوی شیرین پای کوبان ٭
مولف عرض کند کہ بمعنی اول اسم حال مصدر
(پای کوبیدن) است و بمعنی دوم بالف و نون
جمع (اُردو) (۱) اسوقت ناچنے والا - رقصان (۲)
ناچنے والے -

پای کوبی اصطلاح - مزید علیہ ہمان پاکوبی است
کہ بمعنی رقص گذشت (ظہوری ؎) کجا شمع کو بد در
پای کوبی ٭ کہ پروانہ وسنگ زنان بر نپرد ٭ **مولف**
عرض کند کہ موافق قیاس (اُردو) دیکھو پاکوبی -

پای کوتاہ کردن مصدر اصطلاحی - ترک
آمد و شد کردن است **مولف** عرض کند کہ
موافق قیاس است (ظہوری ؎) کرد کوتاہ ظہوری
اگر از کوی تو پای ٭ دستش از دست جفای تو
ہمان بر سر ہست ٭ (اُردو) پاؤن سمیٹنا - بقول
آصفیہ ترک کوچہ گردی کرنا - پاؤن کھینچنا بھی انہین
معنون مین ہے دیکھو پای فرو کشیدن -

پای کوفتن مصدر اصطلاحی - بقول برہان
مرادف (پاکوفتن بہمہ معانیش) صاحب (جہانگیری
در ملحقات) ذکر این کردہ (مولوی معنوی ؎)
چون پیش ازین ولادت بودیم پای کوبا ٭ در ظلمت
رحم ہا از بہر شکر جان ٭ **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ
ہمان (پاکوفتن) کہ گذشت (اُردو) دیکھو (پاکوفتن)

پایگاہ اصطلاح - بقول برہان و بحر و ناصری
و مؤید و جامع بر وزن جایگاہ (۱) کفش کن و صف نعال
صاحب ناصری گوید کہ معنی ترکیبی این جای پا
خان آرزو در سراج گوید کہ در حقیقت این لفظ بمعنی
جای پاست و بدینمعنی مجاز است **مولف**
عرض کند کہ جای را کہ در انجا صف نعال است
پایگاہ و جای پاگفتن موافق قیاس است کہ پای
در انجا کفش را دور کند و باز می پوشد و الحق
کہ بدینمعنی مجاز است (اُردو) وہ مقام جہان
جوتیان پاؤن سے جدا کرتے ہین - مذکر -
(۲) پایگاہ - بقول برہان و بحر و سروری و جہانگیری
و رشیدی و جامع بمعنی جای ستوران (کمال اسمعیل

ے) بدتر جائی بمذہب او ؛ در زیر سپہر پایگاہیست
صاحب ناصری بمعنی اصطبل گفته صراحت مزید کند
که مرکب از پای وگاه است و پا اشارہ چہار پایان
(انوری ے) مسجد جامع ہر شہر ستوران شان را
پایگاہی است که نه سقفش پیدا و نه در ؛ صاحب موید
می فرماید که جای بستن اسپان باشد۔ خان آرزو
در سراج گوید که مجاز است چراکه پای ستوران
در انجا بسته میشود مولف عرض کند که با خان آرزو
اتفاق داریم و مزید علیه پاگاه است که به ہمین
معنی گذشت (اُردو) دیکھو پاگاہ کے تیسرے معنے

(۳) پایگاه۔ بقول برہان و بحر بمعنی اصل و نسب
صاحبان جہانگیری و جامع گویند که نسبت و اصل
و بنای ہر چیز (سعدی ے) از ان پیش حق پایگاہش
قوی است ؛ که دست ضعیفان بجاہش قوی
است ؛ مولف عرض کند که پا بمعنی بنیاد آمده
پس معنی لفظی این مقام بنیاد و کنایه باشد از اصل
و نسب و بنای ہر چیز (اُردو) بنیاد۔ مونث۔

(۴) پایگاه۔ بقول برہان و بحر و سروری و ناصری
و جہانگیری و رشیدی و موید و جامع بمعنی قدر و مرتبه
(سعدی ے) بعقلش نباید نشست آزمود ؛ بقیه
ہنر پایگاہش فزود ؛ صاحب ناصری صراحت
مزید کند که مخفف پایه گاه است (انوری ے)
ہم دست تو دستگاه روزی ؛ ہم صدر تو پایگاه
والا ؛ (حکیم زجاجی ے) بہر یک از ان مہتران
گفت شاه ؛ که افزون کند جمله را پایگاه ؛
خان آرزو در سراج گوید که مجاز است مخفف
پایه گاه و این خالی از تکلفی نیست چه پایه بمعنی قدر
و مرتبه نیز مجاز است مولف عرض کند که اتفاق
داریم با صاحب ناصری و جامع که محققین اہل
زبانند و اشکال خان آرزو نسبت محاورهٔ
زبان شان ہیچ (اُردو) قدر۔ مونث۔ مرتبه۔ مذکر۔

(۵) پایگاه۔ بقول برہان و بحر و ناصری و جہانگیری
و رشیدی و جامع بمعنی پایاب یعنی رودخانه که
پای بته آن رسد و از انجا گذر توان کرد (فردوسی

۵) بدریا همی کرد پای آشناه ٭ بپا مد بجائی که بد
پایگاه ٭ **مولف** عرض کند که مجاز معنی حقیقی
است (**اُردو**) دیکھو پایاب کے پہلے معنے ۔
پای گذار اصطلاح - بقول برہان و رشیدی
و بہار و انند بضم کاف فارسی کنایہ از مددگار (حکیم
سنائی ۵) بود تو شرع بر توانند داشت ٭ زانکہ
او روشن است و بود تو نار ٭ دین نیاید بدست
تا بود است ٭ مرترا دست مرد و پای گذار ٭ خان آرزو
در سراج گوید که پای بمعنی قوت است و گذار بمعنی
کننده چنانکه کارگذار **مولف** عرض کند که دست
گوید و موافق قیاس (**اُردو**) مددگار - بقول آصفیہ
اسم مذکر - معاون - حمایتی - پشتی بان - مدد کرنے والا
پای گذاری اصطلاح - بقول مؤید کنایہ
از مددگاری **مولف** عرض کند که موافق قیاس است
که یای مصدری در آخر (پای گذار) مرکب شده
(**اُردو**) مددگاری - اعانت - مونث ۔
پای گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول آصفی
مرادف پا نہادن (صائب ۵) دران محفل که
بنود روی گرمی پای نگذارم ٭ سپندم از حریم
شعلہ پا اندازمی خواہم ٭ **مولف** عرض کند که
موافق قیاس و قریب بمعنی حقیقی است (**اُردو**)
دیکھو پا نہادن در چیزی ۔
پای گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول آصفی
مرادف پا گرفتن که بجایش گذشت شامل بر ہمہ
معانیش و نیز بمعنی حقیقتش یعنی قدم بوسی کردن
(اشرفی سمرقندی ۵) مردمی ہر لحظہ دست
او ببوسد در عنان ٭ سروری ہر لحظہ پای او بگیرد
چون رکاب ٭ (**اُردو**) دیکھو پا گرفتن - قدم بوس ہونا
پای گشادن مصدر اصطلاحی - بقول
برہان با کاف فارسی (۱) کنایہ از باز آمدن
یعنی اینکه قبل ازین نمی آید و حالا می آید و (۲)
طلاق دادن و (۳) بمعنی گریختن **مولف** عرض
کند که (پای گشادن) بکاف عربی بہمین معنی گذشت
و ہمان اصل است و این مزید علیہ آن و کاف

فارسی عوض کاف عربی است مخفی مباد کہ گشادن مبدل کشادن است کہ بجایش می آید (اُردو) دیکھو پای کشادن۔

پای گل اصطلاح۔ بقول بہار وانند جای زیر گلبن کہ مستان و تماشائیان موسم ورا نجا و اکشند واز شراب دماغ تر سازند (شوکت ؎) زاہد بسرت ہوای مل نیست ٭ مغز تو ہوای پای گل نیست ٭ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) درخت گل کے نیچے کی زمین جو سرد رہتی ہے۔ مونث۔

پایگہ اصطلاح۔ بقول برہان وانند و موید مخفف پایگاہ کہ گذشت (اُردو) دیکھو پایگاہ۔

پای گیر اصطلاح۔ بقول بہار بحر وانند بمعنی پابند ومقید (اسیر لاہجی ؎) بقید زلف تا جانم اسیر است ٭ دلم در دام فتنہ پای گیر است ٭ **مولف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی موافق قیاس (اُردو) مقید۔ پابند۔

پای لغز اصطلاح۔ بقول برہان وبحر مرادف معنی اوّل پالغز (خواجہ نظامی ؎) مبادا کہ شہ را رسد پای لغز ٭ کہ گردد سر ملک شوریدہ مغز ٭ صاحبان بہار عجم و ناصری این را مرادفش بہر دو معنی گفتہ اند **مولف** عرض کند کہ چرا نباشد این مزید علیہ آنست (اُردو) دیکھو پالغز۔

پای لغزانیدن مصدر اصطلاحی متعدی پای لغزیدن است کہ می آید و (پای بقا لغزانیدن) کنایہ از گریختن (کمال اصفہانی ؎) سخاوت است کہ دست بیسار تنگ کند ٭ شجاعت است کہ پای بقا بلغزاند ٭ (اُردو) باعث لغزش ہونا۔ لغزش کرانا۔

پای لغز رسیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ واقع شدن لغزش سند این بر (پای لغز) از کلام خواجہ نظامی گذشت و این مزید علیہ (پا لغز رسیدن) است کہ بجایش گذشت (اُردو)

لغزش واقع ہونا۔

(الف) **پای لغزیدن** مصادر اصطلاحی۔
(ب) **پای لغزی شدن** صاحب آصفی ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ لغزش پا واقع شدن است (۱) بمعنی حقیقی و مجازاً (۲) گناہ وجرم واقع شدن و پالغز کہ گذشت حاصل بالمصدر این و پالغزی بزیادت تحتانی در آخر ہم حاصل بالمصدر ش و (ب) کہ مرکب است از پالغزی مرادف (الف) (ظہوری ۔) پای لغزی شد ظہوری ہوشدار ٭ طرہ از چاہ ذقن دل بر گشست ٭ (اُردو) الف وب (۱) پاؤں پھسلنا۔ بقول آصفیہ۔ پاؤں رپٹنا۔ دیکھو از جا رفتن پا (۲) لغزش واقع ہونا۔

پای ماچان اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و سروری و ناصری و رشیدی و موئید (۱) صف نعال و (۲) مرادف (پای پاچان) کہ گذشت (حکیم خاقانی ۔) ہوای خواست تا کسانکہ بہ سزای پای ماچان گرفتار باشند و انگم در صف بالا برتری جوید ٭ گرفتم دست و انگندم بصف پای ماچانش (مولوی معنوی ۔) آدم از فردوس و از بالای ہفت ٭ پای ماچان از برای عذر رفت ٭ خان آرزو در سراج بر پای ماچان گوید کہ ماچ بمعنی بوسہ است و معنی ترکیبی آن پاپوش و الف و نون افادۂ معنی نسبت کند و بمجاز آن مکان را گویند کہ برای پاپوش آمدہ آنجا ایستادہ شوند چنانکہ رسم قلندران و صوفیان است و فرماید کہ از شعر مولوی چنان معلوم میشود کہ بمعنی عذر خواہی گناہان است پس پای ظرفیہ درینجا محذوف است چنانکہ در استعمال شائع یعنی بپای پاچان کہ صف نعال است **مولف** عرض کند کہ این مبدل پای پاچان است کہ گذشت چنانکہ سپارو ک و سپاموک و صراحت ماخذش درانجا کردہ ایم در شعر خاقانی (صف پای ماجان) نوشتہ مقصودش از صف

این سزا برای تذلیل به صف نعال جی دہند مجازاً مجرّد (پای ماچان) را برای صف نعال ہم استعمال کرده باشند ودر کلام مولوی معنوی ہم (پای ماچان) بہمین معنی مستعمل شد یعنی آدم برای عذرخواہی بحالت (پای ماچان) پیش خداوند تعالی رفت خان آرزو در تعریف ماخذ این سکندری خورده وکار از غور ومعنی لفظی نگرفته (اُردو) (۱) جوتیوں کا مقام۔ مذکر (۲) دیکھو پای پاچان۔

پایمال اصطلاح۔ بقول بحر واند معنی پامال وخراب **مولّف** عرض کند که مزید علیه پامال است که بجایش گذشت (ظہوری ــه) بیفائده پایمال گشتیم ؛ دستی نگرفت دست مارا ؛ (اُردو) دیکھو پامال۔

(الف) **پایمرد** اصطلاح۔ صاحبان برہان و
(ب) **پایمردی** بحر وبہار وسروری وناصری وجہانگیری ورشیدی ومؤید وسراج ذکر (الف) کرده اند وصاحبان بحر ومؤید واند (ب) راآورده

مولّف عرض کند که ہر دو مزید علیه پامرد وپامردی است که بجایش گذشت (حکیم خاقانی الف) ای زہر تو دستگیر تریاق ؛ ای درد تو پایمرد درمان ؛ (انوری الف) گفتم که پایمرد وسیلت که باشدم ؛ گفتا که بہتر از کرم او کسی دگر ؛ (سعدی ب) حقّا که باعقوبت دوزخ برابر است ؛ رفتن به پایمردی ہمسایه در بہشت ؛ (اُردو) دیکھو پامرد وپامردی

پای مرکب اندر آمد مقوله۔ بقول بہار واند۔ ای لغزید وبیفتاد **مولّف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند ودیگر محقّقین ازین ساکت وموافق قیاس ہم نیست وسند استعمال ہم پیش نه شد بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم (اُردو) لغزش واقع ہوئی۔ گر پڑا۔

پای مزد اصطلاح۔ صاحبان برہان ورشیدی وبحر وبہار ومؤید وسروری ذکر این کرده اند۔ **مولّف** عرض کند که مزید علیه پامزد است که گذشت وصراحت معنی به پارنج گذشت (استاد

حلاّجی سه) ہمه پای مزد غلامان تست ٭ بمن بر از امروز فرمان تست ٭ (اُردو) دیکھو پامزد اور پانچ۔

پای موزہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نوعی از کبوتر باشد **مؤلّف** عرض کند که معاصرین عجم بدون تحتانی سوم (پاموزہ) برزبان دارند و این قسم کبوتر پرہای دراز بر پا دارد که موزہ را ماند و نتیجۂ پایش از کثرت پر ہا بنظر نیاید ہای ہوّز حذف شدہ پاموز باقی ماند (اُردو) پاموز بقول آصفیہ اردو ایک قسم کبوتر کی جن کے پنجے موزون کی طرح پرون سے ڈھکے ہوتے ہین **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ یہہ فارسی زبان کا لفظ ہے جسکو صاحب آصفیہ نے تسامحاً اردو کہا ہے۔

پاین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر پای تحتانی و سکون نون (۱) بمعنی زیر و تحت و (۲) کم قیمت و محقّر **مؤلّف** عرض کند که مخفّف پائین است که می آید بحذف یک یا و معنی دوم مجاز آن و لیکن بدون سند استعمال ہر دو معنی را تسلیم نه کنیم از ینکه معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محقّقین زباندان و اہل زبان ازین لغت مخفّفه ساکت (اُردو) (۱) دیکھو پائین (۲) کم قیمت۔

پایند از اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہمان پانداز که بالا ندکور شد **مؤلّف** عرض کند که مزید علیه آن بحذف الف چہارم که اصل این (پای انداز) بود (اُردو) دیکھو پانداز۔

پایندان اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و جامع و سراج بفتح ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ بروزن آصفہان (۱) صفّ نعال و کفش باشد (منجیک سه) ماہ را در محفل خورشید من ٭ جای اندر صفّ پایندان بود ٭ صاحب سروری این بیت را از منجیک ندانند۔ صاحب ناصری گوید که جہانگیری این را پابند به موحّدہ سوم دانسته۔ صاحب رشیدی ہم

نعلش بر داشته گوید که صفّ نعال را پایندان بموحّده
سوم ازان گویند که مردم درگاه کندن کفش و پوشیدن
کفش انجا مقام کنند و پای بند شوند **مؤلّف**
عرض کند که یکی از معاصرین عجم می فرماید و قولش
قرین قیاس است که اصل این پای بندان بود
بمعنی بند کننده پای که مردمان در صفّ نعال از
رفتار باز مانند و ایستاده یا نشسته کفش را از پا
دور کنند یا در پا کنند موحّده حذف شده پایندان باقی ماند
(**اُردو**) وہ مقام جہان جوتیان چھوڑتے ہین
اور پہنتے ہین۔ مذکّر۔

(۲) پایندان۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری
وناصری ورشیدی وجامع وسراج بمعنی ضامن
وکفیل (مولوی معنوی سه) دی ہمی گفتی که پایندان
شدم ٭ که بود تا فتح و نصرت و مبدم ٭ ہر که پایندان
او شد وصل یار ٭ او چه ترسد از شکست کارزار ٭
(ابن یالوسه) مشتری صد سال دیگر در بقا ٭
گشته پایندان مجدالدین علیست ٭ (مؤیدالدین
سه) رزق را دست تو پایندان شد ٭ علم را کلک
تو پایندان باد ٭ صاحب رشیدی بحوالهٔ سامانی
صراحت مزید کند که ضامن را ازان (پایندان)
به موحّده سوم گویند که کفالت پابند ضامن و مضمون عنه
ہر دو باشند۔ صاحب مؤیّد بذکر معنی بالا گوید که میانجی
است که بتازیش ضامن خوانند **مؤلّف** عرض
کند که درینجا ہم اصل این پای بند است و موحّده
حذف شده والف و نون زائد تان در آخرش آوردند ضامن
وکفیل پابند ضمانت و کفالت است ازینجاست
که او را بدین اسم موسوم کردند (**اُردو**) ضامن
کفیل۔ ضمانت دار۔

(۳) پایندان۔ بقول برہان وناصری بمعنی میانجی
کننده۔ خان آرزو در سراج این معنی و معنی ضمان
را واحد داند **مؤلّف** عرض کند که درمعنی میانجی
وضمان فرق است۔ میانجی قاصد را گویند و ضمان
ضامن وکفیل را پس این را مبدّل پایندان
دانیم که بموحّده اوّل گذشت چنانکه تب و تپ

وصراحت ماخذ سخن ہمہ را انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو ہمک

(۴) پایندان ـ بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع بمعنی رہن وگرو (حکیم نزاری قہستانی ے) ای پسر وام خواہ روز پسین ٭ جان ستاند برہن وپایندان صاحب رشیدی بحوالۂ سامانی گوید کہ بمعنی مرہون نیز آوردہ اند وحق آنست کہ در جمیع ابیات معنی کفیل وضامن درست می آید وحاجت بمعانی دیگر نیست فرماید کہ در نسخ معتبرۂ مثنوی مولوی پایندان بہا دیدہ شد نہ بہ بای موحدہ واز مردم معتبرہ نیز چنین شنیدہ شد کہ جہانگیری گفتہ وتخطیہ سامانی محض بقیاس است خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ بعضی بمعنی مرہون نوشتہ اند وانہمہ راجع بمعنی میانجی گری است **مولف** عرض کند الحق در شعر بالا پایندان بمعنی کفالت بہتر از رہن است ولیکن باعتبار ناصری وجامع کہ اہل زبانند استعمال این بمعنی رہن وگرو ہم درست دانیم کہ مجاز معنی دوم است (اُردو) رہن ـ دیکھو بند کے سولہوین معنے ـ کفالت ـ مونث ـ ضامنی

(۶) پایندان ـ بقول برہان بمعنی در قید وبند کسی بودن ـ خان آرزو در سراج بذکر این گوید کہ انہمہ راجع بمعنی میانجی گری است **مولف** عرض کند کہ اصل این ہم پای بندان است مزید علیہ پای بند و پای بند مزید علیہ پابند پس معنی بیان کردۂ برہان بشکل مصدر درست نیست ومعنی این پایند است وبس (اُردو) دیکھو پابند

(الف) **پایندانی** اصطلاح ـ الف بقول (ب) **پایندانی کردن** انند بحوالۂ فرہنگ بمعنی ضمانت وکفالت و(ب) بمعنی ضمانت وکفالت کردن وکفیل شدن صاحب موید نسبت الف متفق با انند **مولف** عرض کند کہ بزیادت یای مصدری است بر لفظ پایندان کہ بمعنی ضامن گذشت مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو) (الف) ضمانت ـ کفالت ـ مونث (ب) ضامن ہونا ـ کفیل ہونا ـ

(الف) **پایندگان** اصطلاح ـ الف بقول

(ب) **پایندگی** سروری و موید وانند چیزهاییکه
(ج) **پایندن** باقی باشد و فانی نشود چون
(د) **پاینده** بهشت و دوزخ و عرش و کرسی
وامثال آنها (شیخ نظامی ؒ) پیش وجود همه آیندگان
پیش بقای همه پایندگان ٭ **مولّف** عرض کند
که جمع (د) است بقاعدهٔ فارسی و (ب) حاصل بالمصدر
از پائیدن (ظهوری ؒ) خضر و تتم عمرم از عشق تو
در پایندگی است ٭ منّت هر لحظه مردن در غمت
بر زندگی است ٭ و (ج) بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بمعنی توقف نمودن **مولّف** عرض کند که این
مرکب از پائین است بحذف یک تحتانی و موافق
قیاس ولیکن محققین مصادر این را ترک کرده اند
اگر سند استعمال بدست آید مستعمل دانیم - حالا
مصدر لیست متروک - صاحب بحر با آن نسبت (د)
گوید که بر وزن سازنده (۱) بمعنی همیشه و جاوید
و دائم و باقی و مدام و هر چیز که فانی نشود مثل بهشت
و دوزخ وامثال آن و (الف) جمع این و (۲)
کسی را نیز گویند که چیزی را در نظر داشته باشد و
چشم از آن بر ندارد - صاحبان سروری و ناصری
و موید و سراج بمعنی اوّل قانع (سعدی ؒ ۵)
بسی بر سر خلق پاینده دار ٭ بتوفیق طاعت
دلش زنده دار ٭ (ناصری ؒ) خوشی های دنیا
چو پاینده نیست ٭ بر او دل نهادن چو شاینده
نیست ٭ خان آرزو و سراج نسبت معنی دوم
گوید که غالب که این تصحیف پابند بیای موحده
است **مولّف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم فاعل
مصدر پائیدن است که می آید و بمعنی دوم مجاز
آن و هیچ تعلق با پابند ندارد چنانکه خان آرزو
بیان کرده (اردو) الف ہمیشہ رہنے والے
(ب) ہمیشگی - پایندگی - مؤنث (ج) توقف کرنا
(د) (۱) ہمیشہ رہنے والا (۲) وہ شخص جو کسی
چیز پر آنکھ لگایا ہوا ہو اور اس پر سے آنکھ نہ ہٹائے

پای نسب اصطلاح - بقول بحر (۱) بمعنی قوت
آبا و اجداد و آن عبارت از درستی نسب باشد و

(۲) بمعنی شرمنده و (۳) بی رونق - صاحبان مؤیّد و
وانند بمعنی اوّل قانع مولّف عرض کند که معنی
اوّل موافق قیاس است که پای بمعنی پایه و بنیاد
آمده نسبت معنی دوم و سوم که با قیاس تعلّقی کم دارد
مشتاق سخن استعمال می باشیم که محققین اہل زبان
و معاصرین عجم ازین معنی سکوت ورزیده اند (اُردو)
(۱) آبا و اجداد کی قوت یعنی نسب کی خوبی (۲)
شرمنده (۳) بے رونق -

پای نظر در گل فرو رفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) فریفته شدن و شیفته و عاشق کسی
گشتن مولّف عرض کند که (۲) معنی این محو نظّاره
شدن است و این کنایه باشد و معنی اوّل مجاز
(اُردو) (۱) فریفته اور عاشق ہونا (۲) محو نظّاره ہونا

پای نهادن بچیزی مصدر اصطلاحی -
بهار ذکر این کرده بر معروف قانع - صاحبان انند
و غیاث (پای نهادن بر چیزی) را کنایه از ترک
کردن آن چیز گفته اند مولّف عرض کند که مزید علیه
همان (پا نهادن بچیزی) است که بجایش گذشت
(اُردو) دیکھو (پا نهادن) بچیزی -

پایی اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بکسر تحتانی و نون بمعنی سفاهت و فرومایگی -
مولّف عرض کند که دیگر هم محققین ازین ساکت
معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال
این را تسلیم نه کنیم (اُردو) سبک عقلی کمینگی

(الف) **پای ویر** اصطلاح - بقول صاحبان
بحر و جهانگیری و سروری و مؤید و رشیدی و سراج
بر وزن بام و دیر بمعنی تاب و طاقت و قدرت و
توانائی (فردوسی ۵) ستودان همی ساز دیش
زال زر چو ندارد همی هنگ را پای ویر مولّف
عرض کند که ازهمین سند مصدر ---

(ب) **پای ویر داشتن** بمعنی طاقت و توانائی
داشتن پیداست و موافق قیاس - صاحبان
بهار عجم و رشیدی و (جهانگیری در ملحقات) ذکر این
کرده اند (اُردو) (الف) طاقت - قدرت - توانائی

مونث - (ب) طاقت توانائی رکھنا - طاقتور ہونا

پای وجود در گل اجل رفتن مصدر اصطلاحی - بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مردن - **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد و موافق قیاس (**اردو**) مرنا - فوت ہونا -

پایون بقول برہان و سروری و جامع بروزن فارون بمعنی پیرایہ و آرایش و زیور - صاحبان جہانگیری و رشیدی بر پیرایہ قانع - خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ لیکن صحیح پدیون است بمعنی نوعی از حریر کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ تعلق با پدیون ندارد این لغت اسم جامد فارسی قدیم است (**اردو**) پیرایہ - بقول آصفیہ - فارسی - مذکر - زیور - آرایش - زینت -

پای وند اصطلاح - بقول برہان و رشیدی و سروری و مؤید بمعنی پای بند است **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آن چنانکہ آب و آو (**اردو**) دیکھو پای بند -

پاپولین اصطلاح - بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مکان **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت این بر (پاپولون) بیان کردہ ایم جزین نیست کہ این مفرس است از لغت انگلیسی زبان (**اردو**) دیکھو پاپولون

پایہ اصطلاح - بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و رشیدی و مؤید و جامع و بہار بروزن سایہ (۱) بمعنی قدر و مرتبہ (انوری ؎) بہ پایہ تو پای توہم نسپردہ ؛ بر دامن تو دست معانی نرسیدہ ؛ (امیر خسرو ؎) سر افسروران سلطان آفاق ؛ بپا پایہم سریر عرش ہم ساق ؛ (سعدی ؎) دریغ آدم با چنین مایہ ؛ کہ بینم ترا در چنین پایہ ؛ خان آرزو در سراج گوید کہ بمجاز بمعنی اعلی باشد **مؤلف** عرض کند کہ این مرکب است از پای و ہای نسبت و معنی لفظی این منسوب بہ پای و کنایہ از قدر و مرتبہ چنانکہ بلند پایہ (**اردو**) پایہ - بقول آصفیہ - فارسی

مذکر ۔ رتبہ ۔ درجہ ۔

(۲) پایہ ۔ بقول برہان وجہانگیری وناصری ورشیدی
ومؤید وجامع بمعنی بنای عمارت (سعدی ؎)
اوّل اندیش انگہی گفتار ٭ پایہ پیش آمدست و
پس دیوار ٭ صاحب سروری بہ سند ہمین شعر
سعدی بمعنی ستون گفتہ ۔ صاحب رشیدی صراحت
مزید کند کہ بر ستون نیز اطلاق کنند بر سبیل مجاز ۔ خان
آرزو در سراج بمعنی اصل گفتہ **مؤلف** عرض کند
کہ معنی لفظی این منسوب بہ پا و کنایہ باشد از بنای
عمارت وستون را پایہ گفتن ہم من وجہ درست
است کہ آنہم زیر سقف مکان پایہ را ماند (**اُردو**)
پایہ کہہ سکتے ہین ۔ اسم مذکر ۔ بنای عمارت ۔ نیو ۔
صاحب آصفیہ نے پایہ بہ این معنون کو ترک فرمایا
ہے درحالیکہ اردو مین مستعمل ہے جیسے " اس
کام کا پایہ پڑ گیا " آپ ہی نے پایہ کے ذیل مین
کہم ۔ تہم کا ذکر فرمایا ہے ۔

(۳) پایہ ۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری
ومؤید وجامع بمعنی زینہ ونردبان (ابن یمین ؎)
چون نہند بر پایۂ منبر زبہر وعظ پای ٭ آنکہ چون
کرد بیان دار و بعصمت اشتہا ٭ صاحب ناصری
گوید کہ ہر چہ بترتیب بنا کنند ۔ صاحب رشیدی
گوید کہ ہر مرتبہ از زینہ ومنبر وتپہ ودرجۂ نردبان
خان آرزو در سراج گوید کہ ہمین اصل است
یعنی درجۂ نردبان وامثال آن **مؤلف** عرض
کند کہ اینمعنی ہم مجاز است کہ معنی حقیقی این منسوب
بہ پاست وازینکہ زینہ با پای نسبت دارد ۔
فارسیان آن را بپایہ موسوم کردند وخصوصیت
با یک پایۂ زینہ ومنبر ندارد بلکہ مجموعۂ زینہ را ہم
پایہ گویند چنانکہ پایۂ بام بزبان معاصرین عجم است
وتعریف صاحب ناصری بہتر از دیگر ہمہ محققین
باشد (**اُردو**) پایہ ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔
پاکہا ۔ زینہ ۔ سیڑہی ۔ قدمچہ ۔ تہم ۔ کہم ۔ مذکر ۔

(۴) پایہ ۔ بقول برہان وناصری ورشیدی و
جامع بمعنی پایاب (حکیم فرالادی ؎) جودتی

چنان رفیع ارکان ؛ عمان چنان شنگرف مایہ ؛
از گریہ و آہ آتشینم ؛ گاہی سر واست وگاہ پایہ ؛
خان آرزو در سراج گوید کہ بدینمعنی مرکب است
از پای معروف وہای نسبت یعنی جائیکہ پای
بدان رسد و مقابل آن سرہ است بمعنی غرقاب
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو)
دیکھو پایاب -
(۵) پایہ - بقول برہان بمعنی باریدن باران -
صاحبان جہانگیری و سروری وجامع و سراج
گویند کہ فرو ریختن باران دریکجا (حکیم آذری ؎)
سنگ بسیار ریخت بر یاران ؛ ہمچو ژالہ ز پایۂ
باران ؛ **مولف** عرض کند کہ مقصود محققین
فرو ریختگی باران است دریکجا بمعنی کثرت وزور ش
چنانکہ برراہ ہا جوی پایاب روان شود ما باعتبار
سروری وجامع کہ محققین اہل زبانند این را تسلیم
کنیم و من وجہ از سند آذری ہم ہمین معنی پیداست
مجازاً معنی چہارم دانیم (اُردو) بارش کی کثرت
مونث - اور زور جس سے سڑکون پر پایاب
ندیان بہین -
(۶) پایہ - بقول برہان وجہانگیری و سروری
وجامع بمعنی ضائع و زبون (مولوی معنوی ؎)
جوہر است انسان و چرخ او را عرض ؛ جملہ
فرع و پایہ اند و او غرض ؛ خان آرزو در سراج
بدکر اینمعنی گوید کہ در کلام مولوی معنوی کہ بالا مذکور
شد معنی زینہ بی تکلف درست می شود و غایتش
در لفظ عرض اندک تکلیف باید نمود **مولف** عرض
کند کہ قول سروری وجامع کہ از اہل زبانند برای
اینمعنی اعتبار را شاید - شک نیست کہ سند بالا
دو معنی شامل (اُردو) ضائع - بقول آصفیہ -
ارکارت - نکما - رائیگان - بے سود - بیرتہا -
(۷) پایہ - بقول برہان بلغت اہل گیلان بمعنی
چوب تادیب استاد و معلم و آقای تحصیل دار - صاحب
جہانگیری و سروری و رشیدی بر مجرد چوب قانع
(میر قلی میلی در ہجو یکی از بزرگان ؎) شنیدن

از تو خو نشست این عتاب بامزہ را ٭ کہ بار پایہ
وزن پیالہ غل بلا یزہ را ٭ خان آرزو در سراج
با برہان متفق **مولف** عرض کند کہ چوب باریک
تادیب برپای می زنند ازینجاست کہ این را بپا
موسوم کردند کہ بمعنی حقیقی منسوب بپاست تعمیم
محققین بہ تخصیص برہان وخان آرزو فائق (**اُردو**)
وہ بالکل باریک لکڑی یا بید جس سے استاد
شاگردوں کو سزا دیتے ہیں۔ مونث۔

(۸) پایہ۔ بقول رشیدی بمعنی فرع ہر چیز۔ **مولف**
عرض کند کہ بدون سند استعمال ایں معنی را بمجرد
قول رشیدی تسلیم نہ کنیم کہ دیگر ہمہ محققین ازین
ساکت اند جز این نیست کہ رشیدی از زینۂ نردبان
ایں معنی را پیدا کردہ است (**اُردو**) فرع۔ بقول
آصفیہ۔ مونث۔ شاخ۔ ٹہنی۔

(الف) **پایہ بخود چیدن** | مصادر اصطلاحی
(ب) **پایہ بر خود چیدن** | بقول انند منزلت
و وقعی بخود قرار دادن (قدسی ؎) لکن اینقدر
موشگافی چو شانہ ٭ مچین اینقدر پایہ بر خود چو منبر ؎
صاحبان بحر و وارستہ ذکر (ب) کردہ اند **مولف**
عرض کند کہ موافق قیاس است بلحاظ معنی اول
پایہ (**اُردو**) اپنی عزت اور اپنا مرتبہ قرار دینا۔

پایہ پایہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی درجہ بدرجہ **مولف** عرض کند کہ
قیاس میخواہد کہ (پایہ بپایہ) را بدیں معنی گیریم چنانکہ
فارسیان معاصر گویند "او پایہ بپایہ بدین مرتبہ
رسیدہ است" یعنی بتدریج ولیکن استعمال
(پایہ پایہ) ہم خلاف محاورہ نیست بعض معاصرین عجم
تسلیم کنند (**اُردو**) درجہ بدرجہ۔ بتدریج کہہ سکتے ہیں

پایۂ حوض | اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی
بفتح حای بی نقطہ و سکون واو و ضاد نقطہ دار
کنایہ از جای رسوائی و بدنامی (نظامی ؎)
بشب زان حوض پایہ ہیچ نگذشت ٭ ہمہ شب
گرد پای حوض می گشت ٭ (خاقانی ؎) پی یک
بوسہ گرد پایۂ حوض ٭ بسی گشتم تو دل در پا نگردی ؎

صاحب بحر گوید کہ مرادف (پای حوض) است
کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ صراحت ماخذ
(پای حوض) ہمدرانجا کردہ ایم وہمان ماخذ این است
کہ معنی لفظی پایۂ حوض ہم بمعنی تہ حوض باشد (اُردو)
دیکھو پای حوض۔

پایہ دادن مصدر اصطلاحی بمعنی مرتبت
دادن ورتبہ عطا کردن **مولف** عرض کند کہ
متعلق بہ معنی اوّل پایہ وموافق قیاس (ظہوری
ے) گر بلندیہای عشق اینست خواہد پایہ داد ٭
عرش را دسایۂ کوتاہی دیوار ہا ٭ (ولہ ے)
رساند رتبۂ افتادگی بہم ٭ ہمت بلند پایہ معراج
می دہند ٭ (اُردو) رتبہ عطا کرنا۔

(الف) **پایہ دار** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **پایہ داشتن** برہان وبحر وبہار ومؤید
بروزن مایہ دار۔ صاحب قدر ومنزلت **مولف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و(ب) مصدر آن
(ظہوری بیت) نداشت دایۂ منصور پایۂ چندان ٭

قضیہ برگذرد گر بدار صفت منست ٭ (اُردو)
صاحب مرتبہ۔ صاحب منزلت۔ ذی مرتبہ۔

پای ہر پردہ استعمال۔ بقول صاحبان ہفتا
وروزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
بمعنی زیر ہر پردہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس
است (اُردو) ہر پردے کے نیچے۔

پایہ شمار اصطلاح۔ بمعنی مرتبہ دان مرادف
پایہ شناس (عرفی ے) اگر بقصر جلالش روند پایہ
شمار ٭ کہ نیم پایہ بود زان شمار سبع شداد ٭
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است
متعلق بمعنی اوّل پایہ۔ اسم فاعل ترکیبی است
(اُردو) مرتبہ پہچاننے والا۔ مرتبہ شناس۔

پایہ شناس اصطلاح۔ بقول بہار وانند
بمعنی مرتبہ شناس **مولف** عرض کند کہ مرادف
پایہ شمار کہ گذشت معاصرین عجم بزبان ندارند
موافق قیاس است (اُردو) مرتبہ شناس اس
شخص کو کہہ سکتے ہین جو صاحب بصیرت ہو۔

اور ہر شخص کا رتبہ اور درجہ جانتا ہو۔

پایہ گاہ اصطلاح۔ بقول مؤید مرادف ہمان پایگاہ کہ گذشت و پایگہ کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ ہمین اصل است و رسم الخط متقاضی آنست کہ این را بحذف ہای ہوز چہارم پایہ گاہ نویسیم و (پایگہ) مخفف پایگاہ بحذف الف (**اُردو**) دیکھو پایگاہ اور پایگہ۔

پائیدن بقول برہان و ناصری بروزن سائیدن بمعنی (۱) در نظر داشتن و (۲) چشم برنداشتن و (۳) ہمیشہ و پیوستہ و جاوید و مدام بودن۔ و ارستہ فرماید کہ (۴) جستجو کردن۔ صاحب بحر بذکر ہر چہار معنی بالا گوید کہ بمعنی (۵) ایستادن ہم و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این پاید۔ صاحب موارد معنی سوم را ترک کرد کہ اصل است و ترکیب این مصدر از ہمان پای متعلق است کہ بمعنی ہمیشگی گذشت فارسیان یای معروف و علامت مصدر (ن) بران زیادہ کردہ مصدری ساختہ اند و دیگر ہمہ معانی مجاز معنی سوم است (سعدی ؒ) زہی زمانۂ ناپایدار و عہد شکن ٭ چہ دوستی است کہ با دوستان نمی پاید (مومن استرابادی ؒ) دل من گم نشد جائیکہ نتواند شدن پیدا ٭ ولی جائیکہ گم شد گشتن و پائیدن نمی دارد ٭ (**اُردو**) (۱) نظر میں رکھنا (۲) آنکھ نہ اٹھانا۔ محو ہونا (۳) ہمیشہ رہنا (۴) جستجو کرنا (۵) کھڑا رہنا۔

پائیدن کیش اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر کاف تازی نام جائی است **مؤلف** عرض کند کہ ازین اجمال بیان بہتر بود ترک کند دیگر ہمہ محققین لغات فرس ازین ساکت۔ معاصرین عجم ازین بی خبر (**اُردو**) پائیدن کیش ایک مقام کا نام جس کا احوال مزید معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر

پائیز اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و ناصری بروزن فالیز (۱) فصل خزان و ایام برگ ریزان و (۲) کنایہ از ایام پیری ہم و بازای فارسی ہم آمدہ (شاعر ؒ) گل رفت دلا بباد پائیز مگو

خشک شو این زمان گیا نیز؂ صاحبان سروری
ورشیدی بر معنی اوّل قانع ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ پائزکہ (بیک تحتانی بجایش گذشت) محقق
این و نسبت معنی اوّل فرماید کہ غلط است بلکہ
خریف را گویند و آن مدّت ماندن آفتاب بود در
میزان و عقرب و قوس چنانکہ روزمرّہ گواہ است
و قوسی نیز تصریح کردہ چنانکہ پائیز در صفاہان گذرانیدیم
یعنی موسم خریف در انجا بسر بردم و تحقیق آنست
کہ چنانکہ اوّل ربیع را بہار گویند اوّل خریف را
پائز گویند و بمجاز سہ ماہ مذکور را ہم صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بذکر معنی
موسم خزان گوید کہ (۳) بمعنی حصّہ پائین خانہ ۔ صاحب
رہنما بر معنی سوم قانع بدین صراحت کہ مطلقاً معنی
زیر است **مولف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مبدّل
(باریز) است کہ بجایش گذشت موحّدہ بدل شدہ
بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ و یک رای مہملہ
حذف و رای دوم بدل شد بہ تحتانی چنانکہ ہیرو
و بی ہیو و بلحاظ ماخذ اصل معنی این موسم خزانست
چنانکہ محققین اوّل الذکر نوشتہ اند و معنی دوم مجاز آن
و بمعنی سوم مبدّل پائین کہ می آید و سند اوّل تبدیل
نون بہ زای ہوّز ہمین یک مثال است و تعمیم معنی
سوم بیان کردۂ رہنما درست است (**اُردو**)
(۱) دیکھو باریز کے پہلے معنے (۲) بڑھاپا ۔ ایام پیری
مذکر (۳) نیچے ۔

پائیزہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
اوصاف حکمی باشد کہ ملوک بشخصی دہند و او ہر جا کہ
رود ہمہ اطاعتش کنند **مولف** عرض کند کہ
مزید علیہ ہمان (پائزہ) کہ بمعنی اوّلش گذشت
یک تحتانی درین زائد است چنانکہ بست و بیست
(**اُردو**) دیکھو پائزہ کے پہلے معنے ۔

پائی کار اصطلاح ۔ بقول انند ہمان پاکار
کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ پایکار بزیادت
تحتانی بر (پاکار) بجایش گذشت و آنچہ درینجا
بزیادت دو تحتانی نقل کردہ است تسامح صاحب

اشند می نماید و دیگر ہیچ معاصرین عجم وہمہ محققین ازین
ساکت (اُردو) دیکھو پاکار اور پایکار۔

پائین | اصطلاح۔ بقول سروری بمعنی زیر
باشد ضدّ بالا (شیخ نظامی سه) سہیل سمین گفتا
ندروی ؛ ببازی بود در پائین سروی ؛ صاحب
مؤید گوید کہ ہمان پایان کہ گذشت۔ صاحب بول چال
بحوالہ معاصرین عجم باسروری متفق **مولف** عرض
کند کہ شک نیست کہ این مرکب از پای و (یا و نون)
است کہ افادۂ معنی نسبت کند) بمعنی منسوب بہ پا
ولیکن معنی این مخصوص است برای زیر (**اُردو**)
نیچے۔ پائین بھی کہہ سکتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے
(پائین باغ) کا ذکر کیا ہے یعنی قلعہ کے نیچے کا باغ۔

پائین پرستی | اصطلاح۔ بقول برہان و (جہانگیری
در ملحقات) و بہار و بحر و انند و مؤید کنایہ از اطاعت
وبندگی و خدمتگاری (حکیم فردوسی سه) بدرگاه
خسرو خرامش کنیم ؛ بپائین پرستش رامش کنیم ؛
(میر خسرو سه) نداری شرم ازین خورشید نوشاد
کنی پائین پرستی چندرا یاد ؛ **مولف** عرض کند
کہ درین اصطلاح از پائین قدم مراد است
و پرستش قدم کنایہ باشد از قدم بوسی و مراد
از خدمت گاری و اطاعت و بندگی (**اُردو**)
اطاعت۔ بندگی۔ خدمت گاری۔ مونث۔

پائین گاه | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
پائین گہ | طرف پایان کہ مقابل بالین باشد
مولف عرض کند کہ مقام طرف پای و موافق
قیاس است (میر خسرو سه) کنم صد سال
اگر خدمت و گر دیره ؛ شوم صد پایہ از پائین
گہت زیره ؛ مخفی مباد کہ گاه و مخففش گہ ہردو
یکی است (**اُردو**) پائنتی۔ بقول آصفیہ
پلنگ کا وہ حصہ جس طرف پاؤن پہیلاتے ہین
سرہانے کے خلاف۔ **مولف** عرض کرتا ہے
کہ پلنگ کی تخصیص نہین۔ پاؤن کی جانب کو
پائنتی کہتے ہین۔ مونث۔

بای فارسی با بای فارسی

(الف) پتپک (الف) بقول برہان و ناصری
(ب) پتپگ بکسر اوّل بر وزن خشتک (۱) خوشۂ کوچک از خرما و انگور باشد و (۲) پارۂ خوشہ هم۔ صاحب سروری بر معنی دوم قانع و فرماید که در شرفنامه بهر دو بای تازی آمده۔ صاحب مؤیّد هم بر معنی دوم قناعت کرده و بکاف عربی و فارسی هر دو آورده۔ صاحب جامع هم از معنی اوّل ساکت و بکاف عربی آورده **مؤلّف** عرض کند که این مبدّل بتبک است که بهر دو موحّده و کاف تصغیر گذشت و ما همدر انجا اشارۂ این کرده ایم و اگر باکاف فارسی سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که (ب) مبدّل (الف) باشد چنانکه کند و گند و معنی دوم اصل است و معنی اوّل مجازش **(اُردو)** (۱) دیکهو بتبک (۲) خوشۂ انگور یا خرما کا حصّہ۔ مذکّر۔

پپره بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و رای بی نقطه بلغت زند و پازند پیر را گویند در مقابل جوان صاحب ناصری گوید که پیره به تحتانی دوم هم گفته اند و محتمل که پیره را برهان پپره خوانده باشد چه پیره جوان معروف و پیره به تحتانی دوم بمعنی مرشد نیز **مؤلّف** عرض کند که ازینکه دیگری از محقّقین با صاحب برہان نیست و معاصرین عجم هم بزبان ندارند و سند استعمال هم پیش نشده ما با صاحب ناصری اتّفاق داریم که تصحیف کتابت از برہان راه یافته باشد و آنچه به تحتانی دوم می آید اصل باشد **(اُردو)** دیکهو پیره ۔ بڈّها۔ مذکّر۔

(الف) پپرشید (الف) بقول صاحب برہان
(ب) پپرشیدن و ناصری وانند بر وزن اندیشید پریشان و پراگنده سازد چه پپرشیدن بمعنی پریشان و پراگنده کردن آمده **مؤلّف** عرض کند که درین لغت تسامح برہان دانستیم که موحّدۂ اوّل را بای فارسی نوشت ولیکن صاحب ناصری که محقّق اهل زبان است باو دست۔ موحّده به بای فارسی بدل میشود چنانکه تب و تپ و جا دارد که (الف) را مبدّل ببرشید دانیم که بموحّدۂ اوّل گذشت۔ صاحب بحر (ب) را

قائم کردہ بعد طبع خط بر و کشیدہ است و صاحب
موارد (ب) را بمعنی پریشان و پراگندہ کردن نوشتہ
باشارۂ برہان (الف) را مضارع آن گفتہ و صاحب
نوادر این را ترک کردہ بخیال ما پریشیدن کہ می آید
اصل است و بپریشیدن مزید علیہ آن بزیادت موحدہ
در اوّلش و (ب) مبدّل آن بہ تبدیل موحدہ با بای
فارسی - اگر صاحب ناصری کہ محقق اہلزبانست
با برہان ہمزبان نمی بود ما این را تصحیف می دانستیم
و حالا چارۂ جزین نیست کہ این را صحیح و مستعمل
دانیم **(اُردو)** دیکھو پریشیدن -

پپلپس بقول برہان وجہانگیری و رشیدی
بفتح اوّل و سکون ثانی و لام مضموم بسین بی نقطہ
زدہ تریتی کہ از نان خشک و روغن و دوشاب
سازند و بعضی گویند اشکنہ (بسحاق اطعمہ)
مراد رشتۂ ہمین قلیہ است و در دل او ست ؛
ولی چہ سود کہ ہست او چو پپلپس از دل دور ؛
صاحب سروری صراحت مزید کند کہ بضم اوّل
در تحفۃ السعادت طعامی باشد بغایت سہل امّا
معنی اوّل اصح است چہ ہم او گوید (ع)
دگر پر دلِ پپلس از آنمیان ؛ ببشد در یبسی نان
خشکی نہان ؛ صاحب ناصری می فرماید کہ اشکنہ
نان خورشی است کہ از روغن و پیاز و آب و نان
خشک سازند - خان آرزو در سراج گوید کہ بہ بای
تازی ہم آمدہ و اغلب کہ بای تازی تصحیف است
مولف عرض کند کہ بتحقیق ما کہ بر (ببلس) با ہر دو
بای تازی گذشت آن اصل است و این
مبدّلش کہ ہر موحدہ بدل شد بہ بای فارسی
چنانکہ اسب و اسپ **(اُردو)** دیکھو ببلس -

پپلپپا بقول برہان و ناصری و موید و انند بابای فارسی بروزن مہ سیما بلغت زند و پازند
جامہ و قبا را گویند **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است **(اُردو)** جامہ -
مذکر - قبا - مونث -

بای فارسی بافوقانی

پت بقول برہان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) آہاری باشد کہ بر کاغذ وجامہ دہند و (۲) پشم نرمی را نیز گویند کہ از بن موی بُز بر دیدہ و آنرا ابشانہ برآورند و ازان شال بہا فند و کلاہ نمد وکپنک و امثال آن بہا لند و (۳) ہر چیزیکہ آن نرمی داشتہ باشد۔ صاحبان جہانگیری ورشیدی وسروری وناصری وجامع بمعنی اوّل ودوم قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل ودوم می فرماید کہ (۴) تحقیق آنست کہ بمعنی شوربا است ولہٰذا در ہندی بمعنی شوربائی آمدہ کہ بیمار را دہند بلکہ طعام بیمار را پت خوانند وانچہ بہ بای موحّدہ گذشت مخصوص برنج است بخلاف این **مولّف** عرض کند کہ ما این را بدین معنی مبدل بت دانیم کہ بموحّدہ اوّل گذشت چنانکہ اسب واسپ وبمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان وبمعنی سوم مجاز آن وبمعنی چہارم قائم کردۂ خان آرزو بی بنیاد است تسلیمش نکنیم کہ معاصرین عجم ہم ازان انکار کنند ومحققین اہل زبان ہم ازان ساکت (اُردو) (۱) دیکھو بت کے پہلے معنے (۲) نرم پشم۔ مونث (۳) ہر نرم چیز۔ مونث (۴) شوربا۔ مذکر۔

پتاره بقول برہان وسروری وناصری ورشیدی وجامع بروزن شرارہ غرواشہ را گویند وآن دست افزاریست جولاہگان را مانند جاروب کہ باآن آب برجامہ کہ می بافند پاشند۔ صاحب جہانگیری می فرماید کہ این را غرواش وغرواشہ نیز خوانند۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بعضی بموحّدہ گفتہ اند وہمین اصح است **مولّف** عرض کند کہ ما باخان آرزو اتفاق داریم وصراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم واین مبدل آنست چنانکہ اسب واسپ (اُردو) دیکھو بتارہ۔

پتت بقول برہان وموئید وجامع بکسر اوّل بروزن صفت بمعنی توبہ واستغفار۔ صاحب

ناصری گوید که لغت زند و پازند است (زرتشت بهرام ؎) پتت باید که باشد بر زبانت ٭ کز پتت شود روشن کند روح و روانت ٭ و فرماید که این را پتفت نیز گفته اند۔ خان آرزو فرماید که ظاهر این مخفف پتفت معلوم۔ صاحب سفرنگ بشرح هفتمی فقرهٔ پند نامهٔ سکندر ذکر این کرده مولف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است (اُردو) توبہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مونث۔ استغفار۔ ندامت انفعال۔ افسوس۔ پچھتاوا۔

پتخ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و رشیدی و جامع و سراج بفتح اوّل و سکون ثانی و خای نقطہ دار (۱) مبہوت و متحیّر و حیران و (۲) ابلہ را گویند مولف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و بس (اُردو) (۱) مبہوت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ حیران۔ بھونچکا۔ متحیّر۔ ہکّا بکّا (۲) دیکھو ابلہ۔

پتر بقول برہان و جہانگیری و ناصری و موٴیّد و جامع بروزن شتر تنکهٔ طلا و نقره و مس و برنج و امثال آن که دران اسما و طلسمات و تعویذ نقش کنند (حکیم خاقانی ؎) هر حمائل که دران تعبیه تعویذ زر است ٭ با زرش دیک و زاهن پتر آمیخته اند ٭ (وله ؎) چشم بد گر پتر آهن و تعویذ نگشت ٭ بند تعویذ ببرّید و پتر باز دهید ٭ صاحب رشیدی گوید که این هندیست لیکن در شعر خاقانی تبر است و صاحب فرهنگ آنرا پتر خوانده خان آرزو در سراج گوید که میتواند که توافق لسانین باشد مولف عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و اتفاق ناصری و جامع که از اہل لسانند صحّت این لغت را کافی است (اُردو) چاندی یا سونے یا پیتل یا تانبے کا وہ پتّر جس پر اسما یا نقشہ یا تعویذ یا اعداد کندہ کرتے ہیں۔ مذکر۔

پتفت | بقول برہان و مؤید وانند بفتح اوّل
و ثانی و سکون فا و فوقانی بمعنی پتپت باشد **مؤلف**
عرض کند کہ بقول خان آرزو کہ بذیل پتپت گفتہ ہمانا
این اصل است و پتپت مخففش و ہمین است اسم
جامد فارسی (**اُردو**) دیکھو پتپت ۔

پتفوز | بقول برہان بر وزن سردور مرادف
بتفوز و پتپوز ۔ صاحب ناصری گوید کہ پدفوز و
بدپوز ہم بہ ہمین معنی (حکیم ازرقی ؎) بند فولاد
برزبان باید ؛؛ آہو از سرشمر شد پتفوز ؛؛ (ناصری
؎) دہان خشک دبرگر و پتفوز کفت ؛؛ زبان از دہان
خستہ بیرون زتفت ؛؛ **مؤلف** عرض کند کہ صراحت
ماخذ بر بتپوز کردہ ایم و صراحت معانی بر پتغور
و این مبدل آنست (**اُردو**) دیکھو بتپوز و پتغور ۔

پتک | بقول برہان و ناصری و سراج و مؤید
بضم اوّل و سکون ثانی و کاف غایسک و چکش
آہنگری و زرگری و امثال آن کہ بعربی مطراق
خوانند (فردوسی ؎) بگردن برآورد گرز گران ؛؛
ہمی کوفت چون پتک آہنگران ؛؛ بہار گوید کہ
از اہل زبان بتحقیق پیوستہ کہ این بزرگتر است و
چکش کوچک ترش **مؤلف** عرض کند کہ ہمین
اصل و اسم جامد فارسی زبان است و بک کہ
بموحدہ و کاف عربی گذشت مخفف و مبدل این
(**اُردو**) دیکھو بک کے چوتھے معنے ۔

پتکم | ہمان کہ ذکر این بر بشکم گذشت (**اُردو**)
دیکھو بشکم ۔

پتکن | بقول مؤید بالکسر با کاف فارسی مفتوح
و مکسور ہمان بتکن کہ گذشت بمعنی اوّل و ثانی و
بحوالۂ ادات گوید کہ با کاف فارسی است و
فرماید کہ او از اعراب ساکت است **مؤلف**
عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود مبدّلش
دانیم چنانکہ تب و تپ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان
ازین لغت ساکت اند (**اُردو**) دیکھو بت کن ۔

پتگیر | بقول برہان و جہانگیری و ناصری و مؤید
بر وزن کفگیر پرویزن و ماشوررا گویند ۔ صاحب

رشیدی می فرماید که (تنگبیز) را چنین خوانده باشند که بمعنی باریک بیز است واللہ اعلم صاحب سروری صراحت کاف فارسی کردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر این و نقل قول رشیدی فرمودہ **مولف** عرض کند که این مرکب است از پت بمعنی اوّلش و گیر بمعنی خودش اسم فاعل ترکیبی است بمعنی آنکه گیرندہ باشو ریا گیرندہ یا ہر چیز نرم گیرندہ که اینہمہ بوسیلہ پرویزن حاصل شوند (**اُردو**) دیکھو پرویزن۔

پتل بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثانی و سکون لام بوریا را گویند (و پتل بند) بوریا باف که می آید **مولف** عرض کند که معاصرین عجم گویند که اسم جامد زند و پازند است (**اُردو**) دیکھو بوریا۔ مذکر۔

(الف) **پتلاد** بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم پتر پھیلی در که بدان در را بندند **مولف**
(ب) **پتلادہ** عرض کند که دیگر ہمہ محققین ازین ساکت معاصرین عجم گویند که اسم جامد زند و پازند است و ہمان که بر بسکلہ گذشت و (الف) مخفف (ب) می نماید (**اُردو**) دیکھو بسکلہ۔

پتل بند اصطلاح۔ بقول انند بذیل پتل بحوالۂ فرہنگ فرنگ بوریاباف را گویند **مولف** عرض کند که پتل بمعنی بوریا گذشت و این را مرکب کردہ اند با بند۔ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است (**اردو**) بوریاباف یعنی بوریا بننے والا۔

پتن بقول بہار و انند به تحریک نام شہری از ہند که قماش خوب دران بافند و در اصل بتای ہندیست که تلفظ آن بر غیر ہند دشوار است **مولف** عرض کند که فارسیان تای ہندی را بتای تازی بدل کردہ معترس کردہ اند (با نزکاشی ع) نگہ را پای می لغزد در تماشای سراپایش ٭ قماشی ہمچنین ہرگز نیاید از پٹن بیرون ٭ مخفی مباد که پتن بتای ہندی در ہندی مطلق آبادی را گویند

ودر ہند نام اسمای شہرہا بترکیب است چنانکہ (پاک پٹن) و (چینا پٹن) شہری را مجرّد نام
پٹن نیست الّا اینکہ در مضافات دکن نام موضعی است کہ مستقر تعلقہ اوست (**اُردو**) پٹن۔
ہند کے ایک شہر کا نام ہے۔ غالباً پاک پٹن یا چینا پٹن ہوگا۔ جہاں قماش کا کام ہوتا ہے۔ مذکر۔

(الف) **پٹنگ** | صاحبان برہان وناصری وانند وجامع نسبت (ب) گویند کہ بکسر اوّل بروزن

(ب) **پٹنگ** | درنگ دریچہ ومنفذی را گویند کہ در خانہا بجہتہ روشنائی گذارند۔ صاحب

موئید این را بہ کاف عربی قائم کردہ گوید کہ اصح بہ کاف فارسی است **مولف** عرض کند کہ معاصرین
سوقیان عجم گویند کہ اصل این تنگ بود بہ کاف فارسی کہ دریچہ تنگی را می گفتند کہ در حصّہ بالائی
دیوار برای روشنی وہوا قائم می کردند و بزیادت موحّدہ بتنگ ہم می گفتند وپس ازان بہ تبدیل
موحّدہ بابای فارسی ہمچون اسب واسپ پتنگ می گویند وبکاف عربی اصلا نیامدہ۔ ما می گوئیم کہ
اگر سند استعمال بکاف عربی بدست آید توانیم گفت کہ (الف) مبدّل (ب) باشد چنانکہ کند وگند (**اُردو**)
روشندان۔ مذکر۔ دیکھو باجنگ۔

پٹنہ | بقول انند وناصری بفتح بای پارسی وسکون تای منقوطہ وفتح نون وسکون ہا نام شہریست
بہند در ولایت بہار برکنار رودی عظیم واطرافش کشادہ سی ہزار باب خانہ عالی ودو طبقہ وسہ طبقہ
مرغوب دران ساختہ شدہ وچون عظیم الشّان پسر بہادر شاہ بن عالمگیر آن شہر را آباد نمودہ بعظیم آباد
موسوم ومشہور است مردمش ہندوی وشیعی وحاکمش انگلیس است **مولف** عرض کند کہ
متّصل کلکتہ واقع است وعظیم آباد وپٹنہ بنامی ہندی نام دارد (**اُردو**) عظیم آباد وپٹنہ۔ مذکر۔

پٹنی | بقول برہان وجہانگیری وناصری وجامع | بفتح اوّل وثانی بروزن کفنی طبقی باشد از چوب کہ

بدان غله بیفشانند (اثیر الدین اومانی ؎) بر سر از
بس که زر تازه کشد نرگس تر پاتینی بر دو سرش چون
دو سر منبر انست ۞ صاحب رشیدی گوید که همان
پاتنی که بجایش گذشت - خان آرزو در سراج
گوید که مخفف پاتنی است **مولف** عرض
کند که ما هم در انجا صراحت کرده ایم که این اصل است
و آن مزید علیه این بزیادت الف **(اُردو)**
دیکھو پاتنی -

پتو بقول برهان بفتح اول وضم ثانی (۱) نوعی از پشمینه بافته باشد و بفتح اول وثانی (۲) موضعی را گویند از کوه وغیر آن که پیوسته آفتاب دران بتابد و مقابل آنرا نسر خوانند و (۳) مخفف پرتو هم (فرالاوی ؎) بتن بر یکی زنده از پتو ۞ شب و روز بودی بموی کابرده ۞ صاحبان جهانگیری و رشیدی بر معنی اول قانع - صاحب ناصری نذکر هر سه معنی گوید که بهای تازی نیز درست است و صاحب جامع بر معنی اول و دوم قانع - خان آرزو نذکر معنی اول گوید که پت بمعنی پشم و بن مو است و پشمینه که ازو بافند پتو نام دارد - **مولف** عرض کند که بمعنی اول مرکب است از پت و واو نسبت چنانکه هند و هندو و بمعنی سوم مخفف پرتو بحذف را و بمعنی دوم مخفف پرتو است که جائی که آفتاب مدام تابد آنرا پرتو گفتند مخفی مباد که بتو به موحده بمعنی دوم گذشت و آن را مبدل این دانیم همچون اسپ و اسب **(اُردو)** (۱) ایک پشمینه کا نام فارسی مین پتو ہے - مذکر (۲) وہ مقام جہان رات نہو ہمیشه آفتاب دکھائی دے - مذکر (۳) دیکھو پرتو -

پتواز بقول برهان و سروری و جهانگیری و
ناصری و جامع و رشیدی پرواز دو چوب بلندی
که هر دو را اندک فاصله از هم دور بر زمین فرو برند
و یک چوب دیگر بر بالای آن دو چوب بعرض بندند
تا کبوتران و دیگر جانوران پرنده از شکاری و
غیر شکاری بران نشینند و آنرا بعربی مبقعه خوانند

(میر غروری ــه) دریغ و درد که بختم نشند دلیل و کنون ٭ قفس شکستہ و در وحم نشستہ بر پتواز ٭ (شمس فخری ــه) ملاذ سیف و قلم خسرو ستارہ حشم ٭ که ہست خلق جہان را جناب او پتواز ٭ صاحب رشیدی گوید که بموحدہ ہم گذشت وبدال مہملہ عوض فوقانی ہم می آید۔ خان آرزو در سراج پدواز را مبدّل آن گفتہ مولّف عرض کند که ما بر بتواز که بموحدہ گذشت صراحت کردہ ایم که این مبدّل آنست حیف است از محققین که شمس فخری را که بالاند کور شد در انجا ہم نقل کردہ اند (اُردو) دیکھو بتواز۔

پتولہ بقول برہان و (جہانگیری در ملحقات) و ناصری و انند بفتح اوّل و لام و ثانی بواو رسیدہ بافتہ ابریشمی منقّش کار ہندوستان را گویند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که این در ہندی بہ تای ہندی است و چون جامۂ مذکور مخصوص ہند است لفظ ہم شاید ہندی باشد و می تواند که مشترک بود و در ہر دو زبان مولّف عرض کند که ما این اسم را در ہند نشنیدیم اگر بقول خان آرزو در ہند ہمین اسم بتای ہندی باشد فارسیان آنرا مفرّس کردہ اند بہ تبدیل تای ہندی بہ عربی۔ شک نیست این مفرّس است (اُردو) بٹولا۔ بقول خان آرزو ہندی۔ ایک ریشمی کپڑے کا نام ہے جس پر نقش و نگار ہوتا ہے۔ مذکّر۔

پتوہ بقول انند و غیاث بالفتح نام نوعی از کشتی که از چوب سازند و فرماید که این لفظ ہندی است که کشتی خورد مثل دونگی باشد مولّف عرض کند که در ہندی این لفظ یافتہ نمیشود اگر سند استعمال این در فارسی زبان بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان باشد معاصرین عجم ازین ساکت و دیگر محققین ہم مجرّد قول غیاث و انند اعتبار را کافی نیست (اُردو) ایک مختصر سی کشتی۔ صاحب آصفیہ نے ڈونگی پر فرمایا ہے۔ اسم مونّث۔ وہ چھوٹی سی کشتی جو آمد و رفت کی ضرورت

اور اولے اودے حوائج کے واسطے بڑی کشتی کے ہمراہ یا جہاز کے ساتھہ وقت بے وقت اترنے کے لئے بندھی رہتی ہے۔

پیتہ بقول جہانگیری در ملحقات با اوّل وثانی مفتوح نوعی از خنجر باشد وفرماید که این لغت ہندیست **مولف** عرض کند که ما این را در لغات ہندی نیافتیم۔ بدون سند استعمال این را مفرّس ندانیم (**اُردو**) خنجر۔ مذکر۔ دیکھو آینہ دست۔

پیتیارہ بقول برہان وجہانگیری وناصری و رشیدی وجامع بایای حطّی بروزن ہموارہ (۱) بمعنی آفت وبلا وحادثۂ زمانہ (انوری ع) چو لطفش آمد پتیارۂ زمانہ ہباست ٭ چو قہرش آمد اقبال آسمان ہدر است ٭ (ابوالفرج رونی ع) بزور عدلش میزانہای ظلم سبک ٭ بعون رائش پتیارہای دہر سلیم ٭ صاحب ناصری صراحت مزید کند که این در اصل (بد یارہ) بود یعنی رفیق بد وزشت ومکروہ ودرینصورت ہمہ معانی مناسب خواہد افتاد۔ خان آرزو در سراج گوید که بعضی بتقدیم تحتانی بر فوقانی آوردہ اند وتحقیق بیای فارسی است چنانکه در کتب معتبرۂ این فن ہست بقول توسی بلا واستادان بمعانی که صاحب جہانگیری نوشتہ بمجاز استعمال کردہ اند ومعنی حقیقی آن را در ابیات استادان گفتن اشعار را از پایۂ فصاحت افگندن است **مولف** عرض کند که ہمین لغت بہ موحّدہ ہم گذشت که بر بعض معانی این شامل است وبعض معانی این بر (بتیارہ) ہم مرقوم که بموحّدہ گذشت ولیکن ماخذ بیان کردۂ ناصری که محقق اہل زبان است ودرست معلوم می شود اندرینصورت این را اسبدلش دانیم که موحّدہ بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکه اسب واسپ ودال مہملہ بدل شدہ بہ فوقانی چنانکه زردشت وزرتشت وبخیال ما ہم چنانکه خیال

صاحب ناصری است معنی دوم بر سبیل کنایہ معنی
این لغت است و دیگر اکثر معانی مجاز آن (اُردو)
آفت۔ بلا۔ مؤنث۔

(۲) پتیارہ۔ بقول برہان وجہانگیری وناصری و
رشیدی وواردستہ وبہار وجامع بمعنی زشت ومہیب
ونازیبا ومکروہ طبع (فردوسی ے) جہانی بران جنگ
نظارہ بود ٭ کہ آن اژدہا جنگ پتیارہ بود ٭ (والہ
ہروی ے) جان بتن جان بستانند چہ ہامون وچہ کوہ ٭
ہمہ پتیارۂ عفریت عمل در دنیا ٭ مؤلف عرض
کند کہ مجاز معنی اوّل است (اُردو) مکروہ طبع مہیب

(۳) پتیارہ۔ بقول برہان وجہانگیری وجامع بمعنی
مکنون (سید ذوالفقار علی شروانی ے) اندر ضمیر
او عیان پتیارۂ از سرّ قدر ٭ واندر کمان او نہان
پر تتیہ نور یقین ٭ مؤلف عرض کند کہ ما این را
بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم کہ ہیچ تعلق با
معنی اوّل ندارد (اُردو) مکنون بقول آصفیہ
پوشیدہ کیا ہوا مخفی۔

(۴) پتیارہ۔ بقول برہان وجہانگیری ورشیدی و
جامع بمعنی خجلت وشرمندگی (سید ذوالفقار علی
شروانی ے) ای خواجۂ کہ عصمت ساقی حزم تو ٭
پتیارۂ تحرّک باد بزان دہد ٭ صاحب رشیدی نسبتۂ
سند گوید کہ در بیت سید بیغارہ است کہ آنرا پتیارہ
خواندہ اند وخان آرزو در سراج مخالف رشیدی
است مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (پتیارہ
دادن) بمعنی خجل کردن پیدا وبدین معنی ہم ما پتیارہ
را اسم جامد دانیم وہیچ تعلق با معنی اوّل ندارد
(اُردو) خجلت۔ شرمندگی۔ مؤنث۔

(۵) پتیارہ۔ بقول برہان وجامع بمعنی شدّت
وسختی۔ صاحب جہانگیری نفاذ حکم را با این نوشتہ
مقصودش غیر ازین نباشد کہ سختی وشدّت در نفاذ
حکم باشد (سید ذوالفقار ے) گردش افلاک
با پتیارۂ حکمش خجل ٭ صورت تقدیر در آئینۂ علمش
عیان ٭ صاحب رشیدی نفاذ حکم را معنی مستقل
قرار می دہد مؤلف عرض کند کہ نفاذ حکم را از

معنی این هیچ تعلّق نیست محقّقین بالا غور بر معنی شعر نکرده اند۔ مجاز معنی اوّل است (اُردو) شدّت۔ سختی۔ مونّث۔

(۶) پتیاره۔ بقول برهان وجهانگیری ورشیدی وجامع بمعنی مکر وحیله وفریب ودغا (فردوسی ؎) نیاید ز ما با قضا چاره ؎ نه سودی کند هیچ پتیاره ؎ مؤلّف عرض کند که مجاز معنی اوّل است ودیگر هیچ (اُردو) مکر۔ حیله۔ فریب۔ مذکّر۔ ودغا۔ مونّث۔

(۷) پتیاره۔ بقول برهان وجهانگیری وناصری ورشیدی وجامع بمعنی آشوب وشور وغوغا (فردوسی ؎) ز هر آن آبداران بصد پاره کرد ؎ بسی شور و پرخاش و پتیاره کرد ؎ مؤلّف عرض کند که بدین معنی اسم جامد دانیم و هیچ تعلّق با معنی اوّل ندارد (اُردو) شور وغوغا۔ مذکّر۔

پتیان بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالکسر (۱) بمعنی دشمن و(۲) شکل مهیب و(۳) دیو واهرمن و(۴) مصیبت وسختی مؤلّف عرض کند که همه محقّقین ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند اعتبار را نشاید قیاس ما این است که صاحب انند در فرهنگ فرنگ همان (پتیاره) را دیده باشد که وصل رای مهمله با های هوّز در کتابت باشد چنانکه بالخصوصیت درینجا نقل کرده ایم وصاحب انند آن هر دو حرف را نون خیال کرده باشد ودیگر هیچ (اُردو) (۱) دشمن۔ مذکّر (۲) مهیب اور ڈراونی شکل۔ مونّث (۳) دیو۔ مذکّر (۴) مصیبت اور سختی۔ مونّث۔

پتیر بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر فوقانی بمعنی بالاپوش که از چرم وجامه سازند مؤلّف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند ودیگر محقّقین ذکر این نکرده اند بدون سند استعمال این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نه کنیم (اُردو) دیکهو بالاپوش۔

پتیره بقول برهان وجهانگیری ورشیدی وجامع بروزن کتیره۔ هر چیز که مکروه طبیعت باشد از جای

۵) ببین می روم زین پتیره سرائی ٭ نماند جهان نام ماند بجائی ٭ صاحب ناصری گوید که همان پتیاره که گذشت والفی ازان حذف شد۔ خان آرزو در سراج این امالۂ پتیالۂ پتیاره گوید یعنی پتیره بود یا کہ یکی ازان حذف شد **مولف** عرض کند که موافق قیاس است **(اُردو)** دیکھو پتیارہ کے دوسرے معنے

پتیل بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وکسر ثانی فتیلۂ چراغ باشد **مولف** عرض کند که فتیله اصل است، وفتیل مخفف آن واین مبدّلش که فا بدل شد به بای فارسی همچون فیل وپیل وسفید وسپید **(اُردو)** دیکھو بتیلہ۔

پتیل سوز اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ شمعدان را گویند **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس **(اُردو)** شمعدان۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بتی دان۔ وہ چیز جس میں موم بتی لگا کر جلاتے ہیں۔

پتیله بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن ومعنی فتیله **مولف** عرض کند که مبدل فتیله باشد چنانکه سفید وسپید موافق قیاس **(اُردو)** فتیلہ۔ مذکر۔ دیکھو بتیلہ۔

بای فارسی باجیم عربی

پج بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی کوه باشد بعربی جبل خوانند۔ صاحبان جهانگیری وسروری وناصری ورشیدی گویند که این را پژ هم خوانند۔ صاحب جامع صراحت مزید کند که پجار هم به همین می آید **مولف** عرض کند که پژ که می آید اسم جامد فارسی زبان است واین مبدّل آن چنانکه کژک وکجک **(اُردو)** پہاڑ۔ مذکر۔

پجار بقول برهان وانند ومؤید وجامع بروزن هزار بمعنی پج که کوه باشد **مولف** عرض کند که مزید علیه همان پج که گذشت وپژ که بزای فارسی می آید بمعنی زمین پست وبلند وگل کهنه است

ومجاز کوه را ہم گویند و پچ کہ گذشت مبدّل پژه و این بمعنی حقیقی کوه است و معنی لفظی این زمین پست و بلند و گل کہنہ آرنده و کنایہ از کوه - اسم فاعل ترکیبی است (اُردو) دیکھو پچ -

پچاوه بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح واو بمعنی تنور خشت پزان **مولّف** عرض کند اصل این پژاوه بہ زای فارسی است کہ می آید و آن اسم جامد فارسی زبان و صراحت ماخذ ہمدرانجا کنیم و پژاوه بزای عربی مبدّل آن و این مبدّلش چنانکہ سوز و سوج (اُردو) شولا - وکن میں اس بڑے چولہے کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ سے کچی اینٹوں کو جلائیں - صاحب آصفیہ نے پژاوہ پر فرمایا ہے - فارسی - اسم مذکر - وہ جگہ جہاں اینٹیں پکتی ہیں - پجاوا -

پچش بقول سروری بفتح باجیم تازی در فرہنگ (۱) بمعنی نرمۂ بینی و (۲) سستی و رنج و در نسخۂ دیگر بہای تازی و سین مہملہ ہم آمده **مولّف** عرض کند کہ پچس بہ موحده و سین مہملہ گذشت و صراحت ماخذ ہمدرانجا مذکور و این مبدّل آنست چنانکہ تب و تپ وکستی وکشتی و آنچہ صاحب جہانگیری این را بمعنی مشقّت آورده داخل معنی دوم باشد (اُردو) دیکھو پچس -

پچول بقول برہان و ناصری و انند بضم اوّل بروزن نزول بمعنی پچول است کہ استخوان تہ تالنگ باشد **مولّف** عرض کند کہ پچول بموحّده بجایش گذشت و پچل ہم و صراحت ماخذ بر پچل کرده ایم (اُردو) دیکھو پچل کے پہلے معنے

پچیو بقول برہان بفتح اوّل وکسر ثانی و سکون تحتانی و واو اشتغال بامریست کہ غرض ازان اعتقاد بہم رسانیدن مردم باشد بکسی و آنرا سالوسی و ریا خوانند - صاحب ناصری صراحت خوشی کند کہ غرض ازان معتقد ساختن خلق بدان شخص است **مولّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است (اُردو) ریا - بقول آصفیہ - عربی - مؤنث - نفاق - دورنگی - کپٹ -

ہمان

بای فارسی با جیم فارسی

پچّاق بقول بہار و وارستہ و انند بہ تشدید جیم فارسی۔ در نصاب ترکی۔ کارد (فوقی یزدی ۵) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ؛ خوش آن زمان کہ سرش ابُرّم از پچّاق ؛ **مولّف** عرض کند صاحب لغات ترکی ہم این را بای موحّدہ و بکسر اوّل بدون تشدید آوردہ فارسیان استعمال این کردہ اند بر سبیل تفریس بہ تبدیل موحّدہ بہ بای فارسی چنانکہ اسب و اسپ (اُردو) چھری۔ مونث۔

پچان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی پیچان **مولّف** عرض کند کہ مخفف پیچان است کہ می آید ولیکن ما استعمال این نہ شنیدیم معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) دیکھو پیچان۔

پچ پچ بقول برہان وجہانگیری و موید و بحر بضم ہر دو بای فارسی و سکون ہر دو جیم عجمی (۱) حرف زدن آہستہ را گویند و (۲) کلمہ کہ شبانان بُزرا بدان پیش خود خوانند و نوازش کنند (شمس فخری ۵) در رشتۂ انصاف جمال الحق والدین ؛ ہرگز سخن ظلم نگویند بہ پچ پچ ؛ از معدلتش گرگ شبان ہمچو شبانان ؛ خوانند بزان گلہ را جملہ بہ پچ پچ ؛ صاحب رشیدی گوید کہ بزای فارسی ہم می آید۔ صاحب ناصری گوید کہ این را ژچ ژچ ہم گویند۔ بہار و وارستہ و سراج بر معنی اوّل قانع (طاہر نصیر آبادی در قسمیہ ۵) بفریاد و افغان بزم شراب ؛ بہ پچ پچ چہ آہستہ در رخت خواب ؛ صاحب جامع گوید کہ ببای ابجد ہم آمدہ **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این ہر دو معنی در مرحد کردہ ایم بر (ژچ ژچ) حیف است از محققین کہ سند طاہر را در انجا ہم نقل کردہ اند و آنچہ بزای

بمجاز کرسی می آید مبدّل این است (اُردو) دیکھو پچ پچ

پچ پچہ بقول برہان و بحر وانند بضمّ اول و ثالث و بسکون ثانی و فتح جیم فارسی سخنی که در السنه و افواه افتد و ہمه کس بطریق سرگوشی و خفیه بهم گویند۔ صاحب جامع بذیل لغت گذشته این را مرادفش گفته **مؤلّف** عرض کند که ہای نسبت در آخرش زیاده شده است و فرق در معنی این ظاہر است که این مجرّد حرف زدن آہسته نیست بلکه سرگوشئ نسبت سخنی است که در افواه افتد (**اُردو**) اُس خبر کی سرگوشی جسکی افواہ ہو۔ مؤنث

پچپشک بقول برہان و ناصری بضمّ اول و ثانی و سکون شین قرشت و کاف (۱) پشکل گوسفند و بز و امثال آن را گویند و پشکل شتر ہم گفته اند و بقول جامع سرگین گوسفند و امثال آن۔ صاحب مؤیّد بذکر معنی بالا گوید که بمعنی ورقینه مذکور است و بحواله شرفنامه گوید که بالفتح و قیل بضمتین و قیل با بای تازی (۲) بمعنی طبیب و بقول زفانگویا فرماید که (۳) بمعنی گیاه فروش است **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل این مخفف و مزید علیه پاچک است بحذف الف و زیادت شین معجمه چنانکه آبخورد آبشخور به معنی دوم حقیقت این را بر پجشک و بجشک بیان کرده ایم که در موحّده به جیم عربی و فارسی گذشت و چیزی نیست که این مبدّل پزشک است که می آید و زای ہوّز بدل میشود به جیم عربی و فارسی چنانکه سوز و سوج و سوم اوّل تبدیلش به جیم فارسی از پا افتاده باشد (**اُردو**) (۱) دیکھو پاچک کے دوسرے معنی (۲) و (۳) دیکھو بجشک۔

پچکم بقول برہان و ناصری بکسر اوّل بر وزن اشکم (۱) بارگاه ایوان و صفّه و (۲) خانه را ہم گفته اند که اطراف آن پنجره و شبکه باشد و فرہنگ که بفتح ہم آمده و (۳) کرگ را نیز گفته اند۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل و دوم قانع (استاد رودکی له) از تو خالی نگار خانهٔ چشم ۔ فرش دیبا کشیده در پچکم ۔ (شمس فخری له) رستم عهد شیخ ابو اسحق ۔ شاه عادل شهنشه اعظم ۔ آنکه از نو بهار معدلتش

ہمہ آفاق گشت چون چکلم ﴿ (فردوسی ۲۵) ﴾

ہزاران بدو اندرون پیچ و خم ﴿ بہ چکچم درش سوی باغ ارم ﴾ مولف عرض کند کہ ما حقیقت این را بر (بجکم و بچکم) ظاہر کردہ ایم کہ در موحدہ بہ جیم عربی و فارسی گذشت و این شامل است بر ہمہ معانیش (اردو) دیکھو بجکم و بچکم -

پچل بقول برہان و ناصری و انند بفتح اول و ثانی بروزن کچل شخصی را گویند کہ پیوستہ لباس خود را ضائع کند و چرکن و ملوث گرداند مولف عرض کند کہ ہمین اصل است و اسم جامد فارسی زبان و آنچہ بہ موحدہ اول گذشت مبدل این و اشارۂ این در انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو بچل -

پچو بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار رہان سرگین خشک جانوران کہ پہن کردہ خشک کنند مولف عرض کند کہ ہمین معنی بر پاچک گذشت تصرف معاصرین عجم است کہ در لغت قدیمۂ زبان خود کردہ اند کہ الف را از پا حذف کردند و کاف را بہ واو بدل کردند چنانکہ پوپک و پوپو دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پاچک -

پچواک بقول برہان و ناصری و جامع و انند و رشیدی با واو بروزن افلاک (۱) ترجمان را گویند و آن شخصی باشد کہ لغت زبانی را بزبان دیگر بیان کند و بقول بعضی گویند کہ (۲) بمعنی ترجمہ است نہ ترجمان - صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع صاحب سروری بر ذکر معنی دوم اکتفا کردہ - خان آرزو در سراج بذکر قول محققین گوید کہ می تواند کہ این لفظ ماخوذ از پچو کہ مخفف آن پچ پچ باشد بمعنی آہستہ گفتن بہمدیگر و کلمۂ آک برای نسبت باشد پس معنی ترکیبی این چنین بود کہ حرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بہمدیگر بود و آن ترجمہ است و برین تقدیر بضم اول خواہد بود نہ فتح چنانکہ عامۂ ارباب فرہنگ ہا گفتہ اند مولف عرض کند کہ ما صراحت این بر بچواک کردہ ایم کہ بموحدہ اول گذشت (اُردو) دیکھو بچواک -

پچول بقول انند و موید بضم اول و واو مجہول

بمعنی ثنا لنگ **مولف** عرض کند که ظاہر امبدل بجول است که بموحده و جیم عربی گذشت چنانکه اسب واسپ و چوجه و چوچه حقیقت ماخذ بر بجل گذشت (**اُردو**) دیکھو بجل -

پچوه بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع و (ناصری بذیل بچواک) بفتح اوّل وضم ثانی وسکون ثالث وظهور ہا بمعنی آخرۂ پواک است که ترجمه باشد خان آرزو بذیل بچواک این را آورده مرادفش گفته - **مولف** عرض کند که مبدل بچوه که بموحده و جیم فارسی گذشت چنانکه جوجه وچوچه - (**اُردو**) دیکھو بچوه -

پچه بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثانی عشق پیچه را گویند **مولف** عرض کند که حقیقت این را بر ارغچ بیان کرده ایم واگر سند استعمال این بمعنی پیش شود توانیم عرض کرد که مخفف (عشق پیچه) باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند وہمه محققین فارسی زبان ازین ساکت (**اُردو**) دیکھو ارغچ -

پچیدن بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ مخفف پیچیدن **مولف** عرض کند که دیگر ہمه محققین معاصرین ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نکنیم - معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (**اُردو**) دیکھو پیچیدن -

بای فارسی با خای معجمه

پخ بقول برہان وناصری وسراج وجامع بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) بمعنی خوش وبه باشد وفرماید که تکرار آن بمعنی بہ بہ وخوش خوش که آنرا العربی بخ بخ خوانند وطوبی لک ومرحبا بک - ہم گویند و (۲) بمعنی پہلو ہم آمده ہمچنانکه گویند چہار پخ است یعنی چہار پہلو وبکسر اوّل (۳) کلمه ایست که سگ وگربه را بدان برانند ودور کنند وباینمعنی بفتح اوّل ہم درست است چه با ملخ قافیه کرده اند - صاحب جہانگیری بر معنی اوّل وسوم قانع (حکیم سوزنی ۵۶۲ھ) کسی که گردن

شیران شرزہ بشکنند ؛ بگریہ توبہ بی حرمتی نگوید پخ ؛ صاحب سروری بذکر معنی اوّل وسوم (درجائی) وبجای دیگر گوید کہ بکسر با (۴) آبی بود غلیظ کہ برمژہ خشک گردد (استاد عمارہ ؂) ہموارۃ پرازپخ است آن چشم فشۂ آگن ؛ گوئی کہ دو بوم آنجا دو خانہ گرفتنست ؛ و فرماید کہ بمعنی پیخال ہم می آید مولف عرض کند کہ بمعنی اوّل وسوم اسم صوت است وبمعنی دوم وچہارم اسم جامد فارسی زبان مخفف پخال کہ انچہ بخ بخ گذشت از ہمان این رامفرّس کردہ اند بمعنی اوّل (اُردو) (۱) خوش ۔ اچھا ۔ مذکر (۲) پہلو ۔ مذکّر (۳) صوت ۔ بقول آصفیہ کتّے کے ہنکانے کی آواز ۔ دکن مین بلّی کے ہنکانے کی آواز چہت ہے (۴) وہ غلیظ پانی جو آنکھون کے آشوب کے زمانے مین آنکھ مین جم جاتا ہے جس سے آنکھین مل جاتی ہین ۔ مذکر ۔ دکن مین چیپڑا کہتے ہین ۔ مذکّر ۔

پخ پخ اصطلاح ۔ بقول جہانگیری (بذیل بخ) ورشیدی بمعنی خوش خوش وفرماید کہ (بہ بہ) نیز گویند **مولّف** عرض کند کہ (بخ بخ) بہ موحدہ بجایش گذشت واین مبدّل ومفرّس آنست وصراحت ماخذش ہم درانجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو بخ بخ ۔

پخچو بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری ورشیدی وجامع بکسر اوّل وبای فارسی وضم خای معجمہ وواو معروف آنست کہ شخصی انگشتان خود را درزیر بغل دیگری بنوعی حرکت دہد کہ آن شخص بخندد افتد (شاعر ؂) شدز اشعار من بخندہ مگر ؛ شعر من حکم پخچو دارد ؛ (نیازی بخاری ؂) درمیان فرس مبدائی چہ باشد پخچو ؛ در دری بخلوچہ گویند از صغیر وازکبیر ؛ خان آرزو درسراج گوید کہ ہمان پخلوچہ **مولّف** عرض کند کہ تاحقیقت ماخذ این بر بغلچہ بیان کردہ ایم کہ بموحّدہ گذشت ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ این آواز صوتی است کہ چون کسی ناخواستہ وبی خودی بخندہ درآید از دہانش می برآید فارسیان بمجاز فعلی را ہم

بدین اسم موسوم کردند کہ بالا مذکور شد (اُردو) دیکھو تختاپچہ ۔

پخت بقول برہان و سروری و ناصری و موید بضم اول و سکون ثانی و فوقانی (۱) ماضی پختن است **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) پکا ۔ پکایا ۔ مہیا کیا ۔ پختن کا ماضی مطلق ۔

(۲) پخت ۔ بقول برہان و سروری و ناصری لکد را گویند مطلقا خواہ اسپ بر کسی زند خواہ آدم و حیوانات دیگر ۔ صاحب بحر ہم بذیل مصدر پختن ذکر ایں معنی کردہ **مولف** عرض کند کہ بدیں معنی اسم جامد فارسی زبان است (اُردو) لات ۔ مونث ۔ دیکھو پاسار کے پہلے معنے ۔

(۳) پخت ۔ بقول برہان و ناصری بفتح اول بمعنی پہن و پخش ۔ مثل آنکہ چیزی در پای آدمی یا حیوان دیگر یا در زیر چیزی پہن شدہ باشد گویند پخت شدہ و پہن گردید **مولف** عرض کند کہ بدیں معنی اسم مصدر پختن است و ہم ماضی مطلقش (اُردو) کشادہ ۔ پھیلا ہوا ۔

(۴) پخت ۔ بقول موید بالضم بمعنی مصدر آید چنانچہ گوئی پخت شروع شد **مولف** عرض کند اسم مصدر پختن است بمعنی اولش کہ می آید (اُردو) پخت و پز ۔ بقول آصفیہ پختگی ۔ **مولف** عرض کرتا ہے کہ اس سے پکوان مراد ہے اور پکوان دکن کی زبان ہے ۔ مذکر ۔

(الف) **پختکاب** (الف) بقول رشیدی (ب) **پختکاو** مرادف (ب) بمعنی ادویہ کہ در آب بجوشانند و بدن مریض بدان شویند ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ (الف) مبدل (ب) است و اصل این (پختہ آوک) بود کہ کاف نسبت دران داخل بود و قلب نمودہ پختکاو ساختہ اند و فرماید کہ رشیدی کہ معنی ترکیبی این آب پختہ گفتہ غافل است از تحقیق **مولف**

عرض کند که ما حقیقت این را بر (پخت گاو) عرض کرده ایم (اُردو) دیکھو اسپرم آب۔

پختگان حقیقت اصطلاح۔ بقول بحر و موید وانند بمعنی دانایان اسرار و واصلان حق۔ **مولّف** عرض کند که مرکّب اضافی است و موافق قیاس کسانیکه از حقیقت آگاه اند و پخته کار حقیقت۔ ایشان را فارسیان بدین اسم موسوم کرده اند (اُردو) واقفان حقیقت۔ واصلان حق

پختگی بمعنی پخته کاری باشد چنانکه ظهوری گوید (س ۵) صبر می جوشد و اسباب سفر می بندد ٭ پختگی کرده وداع آرزو خام مرا ٭ (وله ۵) کو عقل خام از تف و تدبیر پرجوش ٭ صد پختگی فدای تمنای خام ماست ٭ **مولّف** عرض کند که این در اصل حاصل بالمصدر پختن است که می آید و معنی حقیقی این پخته شدن غذا و بمجاز مقابل خامی است و تجربه کاری (اُردو) پختگی۔ بقول آصفیه۔ مونث۔ تجربه کاری۔

پختن بقول بحر بالضّم (۱) پخته شدن ضدّ خام بودن و (۲) پخته ساختن و (۳) مهیّا کردن و بالفتح (۴) پهن رخین و فرماید که کامل التّصریف است و مضارع این پزد۔ صاحب موارد بذکر معنی اوّل و دوم گوید که (۵) بمعنی کردن هم چنانکه تمنّا پختن صاحب موارد این را مرادف پزیدن گفته می فرماید که پختن لازم و متعدّی هر دو ست و پزیدن بمعنی متعدّی و هم او در بهار عجم هم ذکر این کرده۔ خان آرزو در چراغ هدایت می فرماید که پختن معروف و متعدّی و لازم هر دو آمده اوّل مشهور است (وحید ۵) آنکه گفتی از چه یارب طبع خام ما نه پخت ٭ بسکه افسرده است گیتی کس درین سودا نه پخت ٭ **مولّف** عرض کند که اسم مصدر این همان پخت است که گذشت و بترکیب علامت مصدر تن و حذف یک فوقانی از دو فوقانی جمع شده مصدری وضع شد به معانی بالا و سالم التّصریف است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب بحر سکندری خورد که پزد را

(۲۸۱۸)

مضارع این دانستہ این را کاحل التّصریف
گفت ۔ دیگر مضارع پزیدان است کہ می آید
و معنی پنجم بیان کردۂ موارد (معنی کردن من وجہ داغل
معنی سوم بیان کردۂ بحر است و پخت و پختگی ہر دو
حاصل بالمصدر این (اُردو) (۱) پکنا (۲) پکانا۔
(۳) مہیا کرنا (۴) پھیلانا (۵) کرنا۔

(الف) **پختن سودا** | مصادر اصطلاحی ۔ الف بمعنی
(ب) **پختن ہوس** | مبتلای سودا شدن و (ب)
ہوس کردن متعلق بمعنی سوم و پنجم پختن (ظہوری
الف) سودای قومی پز و ظہوری ؎ از خامی خویش
شرمسار است ؎ (ولہ ب) یکی نہ پخت زچندین
ہوس کہ می پختم ؎ دریغ کاتش این شعلہ ہای خام
کشید ؎ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اُردو) (الف) سودا میں مبتلا ہونا (ب) ہوس
پکانا ۔ بقول آصفیہ بیفائدہ خواہش کرنا خیالی پلاؤ پکانا

پختنی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ لائق
پختن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
بیامی لیاقت (اُردو) پکانے کے لائق ۔

پختہ | بقول جہانگیری و رشیدی و سراج با اوّل
مفتوح (۱) پنبہ باشد (مولوی معنوی لہ) بدان
یکیست بد و رد کہ دل نہی ہمہ عمر ؎ زہی بریشم و پختہ
زہی دو دست و قبا ؎ بہار گوید (۲) مقابل خام
و نیز (۳) کنایہ از سخت و قوی و لہذا اطلاق آن
بالفظ صدمہ نیز آمدہ و فرماید کہ بالفظ شدن و
کردن مستعمل (ملا طغرا ۱۵) دو صد خام اگر بر تنش
جا کند ؎ بیک صدمۂ پختہ اش وا کند ؎ **مولف**
عرض کند کہ (۴) بمعنی حقیقی است یعنی بر مانی مطلق
پختن ہای ہوز زیادہ کردہ اند کہ افادۂ معنی مفعولی کند
چنانکہ دیگ پختہ و بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان
است و معنی سوم مجاز معنی چہارم کہ از پختن سختی
ہم بہم رسد (اُردو) (۱) روئی ۔ مونث (۲) پختہ
بقول آصفیہ تجربہ کار ۔ جہاندیدہ ۔ خام کا مقابل
(۳) پختہ ۔ بقولہ مضبوط ۔ مستحکم ۔ مستقل (۴) پکا ہوا ۔

پختہ نیز و نان خمیر | مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال

وامثال فارسی ذکر این کرده [illegible] ساکت
مولف عرض کند که فارسیان این را بحق کسی
زنند که پخته مغز باشد گویند "آغا این را چه میدانی
که پخته پیرزالی خمیر است" یعنی بسیار تجربه کار است
(اُردو) پکّا۔ بقول آصفیہ۔ ہوشیار۔ تجربہ کار۔

پخته تدبیرها بقول بحر (۱) معقولات و (۲)
شخصی که پیر عقل باشد۔ صاحب مویّد بر معنی اوّل قانع
مولف عرض کند موافق قیاس است و بمعنی
دوم اسم فاعل ترکیبی (اُردو) (۱) معقولات
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونّث۔ علوم حکمت۔
علوم فلسفہ۔ علم منطق۔ محسوسات کا نقیض (۲)
وہ شخص جو تجربہ کار ہو (اسم فاعل ترکیبی)

پخته جوش اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری
ورشیدی وسروری وناصری ومویّد وبحر وسراج
بضمّ اوّل وجیم بروزن کہنه پوش شرابی را گویند
که آنرا با دوائی چند جوشانیده باشند وآن چنانست
که شیرهٔ انگور نفیس را با گوشت برهٔ فربه در دیگ کنند
و باقی ادویه را نیم کوفته در کیسه کنند و در دیگ اندازند
و بجوشانند تا گوشت مهره شود و بعد از آن صاف
کرده بنوشند (شعر) [illegible] سه) منم که طبع درایتاً
[illegible] قبول کرد [illegible] که پخته جوش [illegible]
مولف عرض کند که صاحب محیط اسم ذکر این کرده
اسم فاعل ترکیبی است یعنی مرکّبی که جوش پخته دارد
(اُردو) پختہ جوش ایک شراب کا نام ہے جس میں
چند دوائیں شریک کرکے کھینچی جاتی ہے۔ شراب
کی ایک قسم۔ مونّث۔

(الف) **پخته خوار** اصطلاح۔ بقول بحر ہر دو
(ب) **پخته خور** (۱) گدا و (۲) داماد و (۳)
مردم آرام طلب و (۴) گرانجان۔ صاحبان سروری
ورشیدی و (جہانگیری در ملحقات) ومویّد وسراج
بذکر (الف) بر معنی اوّل ودوم قانع۔ بہار بذکر الف
بر معنی سوم اکتفا کرده گوید که آنکه بی رنج ومحنت
معاش کند وشعر سعدی را که صاحب سروری برای
معنی اوّل آورده سند معنی سوم قرار می دہد۔ صاحب

بہ ہان ذکر (ب) ہر دو معنی اوّل و دوم بہ انوشتہ
بدیل آن ذکر (الف) ہم کند **مولّف** عرض کند کہ
کسی کہ غذای پختہ یابد و زحمت پختن غذا ندارد
آرام طلب و گراں جان است و گاہ داماد ہم مجازاً
داخل ہمین معنی مباد کہ (الف) مزید علیہ (ب) باشد
بزیادت الف (سعدی ؒ) اگر دست ہمّت بداری
ز کارہا گدا پیشہ خوانندت و پختہ خوار ؎ (خواجوی
کرمانی ؒ) ز ان پختۂ پیر نوجوان طبع ؎ در دہ قدحی
بہ پختہ خواران ؎ (اُردو) (الف و ب) (۱) فقیر
(۲) داماد (مذکّر) (۳) آرام طلب (۴) سخت جان
بقول آصفیہ بیجا زندگی بسر کرنے والا۔

پختہ رای اصطلاح۔ بقول بہار وانند
کنایہ از عاقل و زیرک (شیخ شیراز ؒ) شنید این
سخن مرد کار آزمای ؎ کہن سال پروردۂ پختہ رای
مولّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
و موافق قیاس (اُردو) پختہ راے کہہ سکتے ہیں
صائب الراے۔ عاقل۔ زیرک۔ وہ شخص جسکی راے
صائب ہو۔ تجربہ کار۔

پختہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ
(۱) مصدر مجہول پختن و (۲) تجربہ کار شدن۔
(صائب ؒ) صافی نہ شود صوفی تا در نکشد جامی
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی ؎ (اُردو)
(۱) پختہ ہونا۔ پکنا (۲) پختہ کار ہونا۔ تجربہ کار ہونا۔

پختہ کاو اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و
ناصری و جہانگیری بضمّ اوّل و کاف بالف کشیدہ
و بواو زدہ داروی چندکہ بآب جوشانند و بدن
بیماران شویند و بعربی نطول خوانند **مولّف**
عرض کند کہ حقیقت این بر (بخت گاو) عرض کردہ ایم
کہ در موحّدہ گذشت (اُردو) دیکھو اسپرم۔

پختہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ
بمعنی مستحکم کردن است (والہ ہروی ؒ) پختہ کن پختہ
رسم خامی را ؎ پای بفشار ناتمامی را ؎ (اُردو)

پخته کرنا - بقول آصفیه - بات پکّی کرنا - جمانا - ٹھیک ٹھاک کرنا - معیّن کرنا -

پخته مغز | استعمال - بقول بهار مرادف پخته برای که گذشت **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است و اسم فاعل ترکیبی (**اُردو**) چوکس - بقول آصفیه - خبردار - سرنا - چوکنّا (پخته مغز بهی کهه سکتی هین)

(الف) **پخچ** | بقول صاحبان برهان و رشیدی

(ب) **پخچود** | و سراج و موٴید (الف) بفتح اوّل

(ج) **پخچودن** | و سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی

(د) **پخچوده** | پخت و پخش و پهن باشد - صاحب

(ه) **پخچید** | جهانگیری گوید که این را پخش نیز

(و) **پخچیدن** | خوانند (حکیم سنائی ؂) بینی

(ز) **پخچیده** | پخچ بود و روی زشت پرچشمی

از آتش و رخی ز انگشت ٭ (کمال اسمٰعیل ؂)

ز زیر گرز تو دانی که چون جهد دشمن ٭ بچهره زرد و بتن پخچ گشته چون دینار ٭ صاحب جامع گوید که پخچودن و پخچیدن مصدر این است **مولّف** عرض کند که اسم مصدر است و اسم جامد فارسی زبان و (ه ذ) اسم مفعولش - صاحب بحر (ج و) را سالم التصریف گفته که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و فرماید که بمعنی (۱) فرسودن و (۲) کوفته شدن و (۳) پهن گردیدن مستعمل - صاحبان برهان و انند و رشیدی و موٴید ذکر (ب) کرده اند و صاحب ناصری ذکر (د) و صاحب رشیدی ذکر (ه) و صاحبان سروری و برهان ذکر (و) بمعنی دوم و سومش و صاحبان برهان و سروری (ه) هم آورده **مولّف** عرض کند که (ب) و (ه) ماضی مطلق هردو مصدر یعنی (ج و) و (د) و (ز) بزیادت های هوّز افادهٔ معنی مفعولی کند و آنچه بباء موحّده از همین مصادر گذشته است مبدّل این چنانکه اسپ و اسب بمعنی دوم اصل است و معانی اوّل و سوم مجاز آن - عجب است که محقّقین با نام و نشان مشتقات این مصادر را اسم جامد دانسته اند و مصادر را گذاشته ذکر مشتقات نقش

کردہ اند (اُردو) الف۔ وسیع۔ کشادہ (ج و و)
(۱) گھسنا (۲) کوٹا جانا۔ گھبرا جانا (۳) پھیل ہونا۔
پھیلنا (ب و ہ) ماضی مطلق (د و ز) اسم مفعول۔

پخس بقول برہان وسروری وناصری ورشیدی
وجامع وسراج بفتح اوّل وسکون ثانی وسین بی نقطہ
(۱) بمعنی گدازش وکاہش بدن وتافتن دل از غم
وغصّہ بچیزی۔ صاحب ناصری می فرماید کہ پخسیدن
ہم بہ ہمین معنی آمدہ **مولّف** عرض کند کہ در موحّدہ
تعریف این گذشت واسم مصدر پخسیدن کہ می آید
واسم جامد فارسی زبان وجا دارد کہ این را مبدّل
بخس دانیم کہ بموحّدہ مرادف اکثر معانی این گذشت
چنانکہ تب وتپ وصراحت ماخذش ہم بہمدرانجا کردہ ایم
(اُردو) بدن کی کاہش۔ موئنث۔ دبلاپن اور دل
کا پیچ وتاب غم اور غصّہ کی وجہ سے۔ مذکّر۔
(۲) پخس۔ بقول برہان وسروری وناصری ورشیدی
وجامع گداختن موم وپیہ وروغن از حرارت آتش
یا آفتاب **مولّف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است
بمعنی گداز کہ حاصل بالمصدر است (اُردو)
چربی یا گھی کا پگلنا۔ دکن مین پگلاو کہتے ہین۔ مذکّر
(پگلنا) کا حاصل بالمصدر۔
(۳) پخس۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری
وجامع وسراج پژمردہ شدن چیزی را نیز گویند
مولّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است
(اُردو) پژمردگی۔ بقول آصفیہ۔ موئنث۔ کملاہٹ
مرجھایا پن۔ افسردگی۔
(۴) پخس۔ بقول برہان وجامع مزرع بی آب
حاصل آمدہ **مولّف** عرض کند کہ مزرع پژمردہ
داخل معنی سوم است۔ و پژمردگی مزرع متعلّق
است از بی آبی۔ فارسیان بمجاز مزرعی را ہم
بدین اسم موسوم کردند کہ بی آب حاصل شود
(اُردو) وہ زراعت جو بغیر آبرسانی کے
حاصل ہو۔ موئنث۔
(۵) پخس۔ بقول برہان وسراج ہرچیز ناقص
مولّف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد

(اُردو) ہر ناقص چیز۔ مونّث۔

(۶) پخس۔ بقول برہان و جامع و سراج پوستی کہ از حرارت آتش چین چین شدہ باشد **مولّف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (**اُردو**) وہ چمڑا جو آگ کی حرارت سے سکڑ گیا ہو اور جس مین شکن پڑ گئے ہون۔ مذکّر۔

(۷) پخس۔ بقول برہان و جامع بمعنی عشوہ و خرام۔ خان آرزو در سراج بذکر اینمعنی گوید کہ تحقیق در بای تازی گذشت **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این بر بخس گذشت (**اُردو**) دیکھو بخس کے دوسرے معنے۔

(۸) پخس۔ بقول جہانگیری با اوّل مکسور زیر بینی **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این بر بخس در موحّدہ گذشت (**اُردو**) دیکھو بخس کے چھٹے معنے۔

(۹) پخس۔ بقول جہانگیری با اوّل مکسور سستی **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ بر معنی ہفتم بخس گذشت (**اُردو**) دیکھو بخس کے ساتوین معنے۔

پخسان بقول برہان و انند بروزن مستان بمعنی پژمردہ شدہ و گداختہ گردیدہ و فراہم آمدہ از غم و درد و بمعنی عشوہ کنان و خرامان **مولّف** عرض کند کہ اسم حال است از مصدر پخسیدن کہ می آید شامل بر ہمہ معانیش و مبدّل بخسان کہ بموحّدہ گذشت چنانکہ تبّ و تپّ (**اُردو**) دیکھو بخسان۔ یہ اسم حال ہے مصدر پخسیدن کا اس کے تمام معنون پر شامل۔

پخسانیدن بقول بحر بالفتح متعدّی پخسیدن کہ می آید و کامل التصریف است و مضارع این پخساند **مولّف** عرض کند کہ شامل باشد بر ہمہ معانی لازم پخسیدن بحیثیت تعدّی۔ (**اُردو**) دیکھو پخسیدن یہ اس کا متعدّی ہے اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

پخسیدن بقول بحر بالفتح (۱) گداختن

(۲) کاستن (۳) تافتن دل از غم و غصه (۴) گداختن موم و پیه و روغن از حرارت آفتاب و آتش و (۵) پژمرده شدن و (۶) عشوه کردن و خرامیدن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این پخسد. صاحب موارد این را با (پخسانیدن) مخلوط کرده و بذکر معانی هم کار از احتیاط نگرفته. صاحب انند نقل نگار اوست **مؤلف** عرض کند که مصدریست مرکب از اسم مصدر پخس که معانی متعدده بجایش گذشت و حقیقت ماخذش همدرانجا مذکور و این شامل باشد بر همه معانی مصدریش (**اردو**) (۱) گلنا (۲) گھٹنا (۳) پیچ کھانا (۴) پگلنا (۵) پژمرده ہونا۔ کملانا (۶) عشوہ و ناز کرنا۔

پخسیده بقول انند بحواله غیاث بالفتح بمعنی پژمرده و ترنجیده **مؤلف** عرض کند که های هوز بر ماضی مطلق پخسیدن زیاده کرده اند که افادهٔ معنی مفعولی کند و این شامل باشد بر همه معانی مفعولی مصدر پخسیدن و معنی بالائی از انست. صاحبان غیاث و انند این را اسم جامد دانسته اند و غور بر حقیقت نکرده (**اردو**) پژمرده ۔ اور نیز مصدر پخسیدن کے تمام معنی مفعولی پر شامل ہے ۔

پخسینه بقول برهان بروزن نقشینه بمعنی اوّل پخسان باشد که پژمرده و فراهم آمده است. صاحب ناصری بذیل پخس ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که مرکب است از پخس و ینه از قبیل روزینه و گنجینه (**اردو**) دیکھو پخسان کے پہلے معنی

پخش بقول برهان و جهانگیری و سروری بفتح اوّل و سکون ثانی و شین نقطه دار بمعنی پخست و پخج و پهن است و فرماید که بمعنی سست هم گفته اند که نقیض سخت شد و پژمرده بی آب را نیز گویند **مؤلف** عرض کند که مبدّل پخج است که جیم عربی بدل شد به شین معجمه چنانکه کاج و کاش (فردوسی)
ـه) بسوی تلایه بر انگیخت رخش * بگرز سواری همی کرد پخش * صاحب ناصری می فرماید که پخشیدن که می آید مصدر این است ما می گوئیم که مقصودش غیر ازین نباشد که این اسم مصدر آنست و معنی

که مبدل بخس است بهمه معانیش که گذشت چنانکه
کستی و کشتی و آنچه بمعنی سست نوشته تسامح کرده
که دراصل این معنی سستی است (اُردو) دیکهو بخس-

(الف) **بخشا** بقول برهان بفتح اوّل و سکون
ثانی و ثالث بالف کشیده بمعنی مضائقه و دریغ
و مضائقه نمودن و دریغ داشتن - صاحبان ناصری
و موید بر معنی اوّل قانع **مولّف** عرض کند که...

(ب) **بخشان** بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بروزن رخشان بمعنی غمگین و رنجیده و......

(ج) **بخشانیدن** بقولش بالفتح بمعنی گداختن
آمده پس (الف) جزین نباشد که اسم مصدر همین
است (۱) بمعنی گداز مزید علیه بخش بزیادت الف
درآخرش و (۲) بمعنی مضائقه که بالاذکر مولّف
گوید باعتبار ناصری که محقق اهل زبانست بدین معنی اسم
جامد دانیم - تسامح برهان است که بمعنی مصدری
هم نوشت و (ب) اسم حال همین مصدر و (ج)
بمعنی (۱) گداختن و (۲) مضائقه نمودن و دریغ
داشتن - صاحب موارد (ج) را بمعنی (۳) خرامان
براه رفتن و براه بودن آورده - ما می گوئیم که برای معنی
سوم مشتاق سندی باشیم که خلاف قیاس است
و هیچ نسبت مجاز با (ب) ندارد اگر میداشت ما
آنرا اسم مصدر قرار می دادیم و بقاعدهٔ فارسی البته
این را متعدی بخشیدن می توانیم قیاس کرد (اُردو)
(الف) (۱) گداز - مذکر - بقول آصفیه پگلا هوا -
گهلا هوا (۲) مضائقه - مذکر (ب) بخشانیدن کا
اسم حال - تمام معنون پر شامل (ج) (۱) گلنا -
گلانا - پگلنا - پگلانا (۲) دریغ کرنا (۳) خرامان
خرامان چلنا - بقول آصفیه مٹک مٹک کر چلنا -
نازو انداز سے قدم رکهنا -

بخش کردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر
بمعنی غمز کردن و فرماید که این را بهندی (دبانا)
گویند **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است
مشتاق سند استعمال می باشیم که دیگر همه محققین فارسی
زبان ازین ساکت اند (اُردو) دابنا - بقول آصفیه

کسی چیز کو ہاتہوں کے زور سے نیچے بٹھانا۔ دبانا۔

(الف) **پخشود** (الف) بقول برہان و سروری
(ب) **پخشودن** و رشیدی و موید بروزن مقصود
(ج) **پخشوده** (۱) کوفتہ شد و (۲) پہن گردید
(عبد الرزاق) چو خار پشتی گشتم ز تیر بارانش ؎
کہ موی بر تن صبرم ز زخم او پخشود ؎ صاحب بحر
نسبت (ب) گوید کہ (۱) بمعنی کوفتہ شدن و (۲)
پہن گردیدن و (۳) بی آب و پژمرده شدن است
سالم التصریف۔ کہ بدون ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید و (ج) بقول برہان و سروری بمعنی (۱)
کوفتہ شده و (۲) پہن گردیده (شمس فخری)
بروز رزم چو بر باد پای گشتہ سوار ؎ بپای اسپ
سر بدسگال پخشوده ؎ **مولف** عرض کند
(ب) اصل است و (الف) ماضی مطلق آن و
(ج) بزیادت ہای ہوز بر ماضی مطلق افادۂ معنی
مفعولی کند محققین با نام و نشان (ب) را ترک
کرده (الف) و (ج) را کہ مشتق (ب) باشد
اسم جامد دانستہ اند (ب) مرکب است از ہمان
پخش کہ اسم مصدرش گذشت و واو زائد در میان
اسم مصدر و علامت مصدر و آن وجا دارد کہ این
را مبدل پخشیدن گوئیم کہ می آید۔ تحتانی بدل شد
بہ واو چنانکہ انگیل و انگول **(اردو)** (الف)
(۱) کوٹا گیا (۲) پہیل گیا (ب) (۱) کوٹنا (۲)
پہیلنا (ج) (۱) کوٹا ہوا (۲) پہیلا ہوا۔

(الف) **پخشید** الف۔ بقول برہان و رشیدی
(ب) **پخشیدن** مرادف پخشود و (ب) مرادف
(ج) **پخشیده** پخشودن و (ج) مرادف پخشوده
صاحب سروری ہم ذکر (ب) و (ج) کرده صاحب
بحر این را سالم التصریف و مرادف پخشودن
بہر دو معنیش گفتہ یعنی (۱) کوفتہ شدن و (۲) پہن
گردیدن۔ صاحب موارد بذکر ہر دو معنی بالا
فرماید کہ (۳) پہن کردن ہم و (۴) دریغ داشتن
و مضائقہ کردن و (۵) خرامان براه رفتن و
(۶) گداختن و (۷) گدازانیدن از غم و غصہ و

فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این
پخشد **مولف** عرض کند کہ الف ماضی مطلق
(ب) یعنی بخشیدن و (ج) بزیادت ہای ہوز
درآخر ماضی مطلق افادۂ معنی مفعولی کند و (ب)
مصدری نیست کہ مرکب شد از اسم مصدر پخش کہ
بجایش گذشت و پخش شامل است بر ہمہ معانی
پخس کہ بہ سین مہملہ گذشت پس ما (ب) را بر ہمہ
معانی مصدری پخس صحیح دانیم و پخشودن را
مبدل این می انگاریم چنانکہ ذکرش ہم در انجا
کردہ ایم و شک نیست کہ این کامل التصریف
است نہ سالم التصریف (**اُردو**) (الف)
بخشیدن کا ماضی اور (ج) اسم مفعول کے
معنوں میں اور (ب) (۱) کوٹا جانا (۲) پھیلنا
(۳) پھیلانا (۴) دریغ کرنا (۵) خراماں خراماں
چلنا (۶) گلنا - گلانا - پگلنا - پگلانا (۷) گھلنا -
(غم و غصہ سے)

پخل | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
مرادف پخلہ بفتح لام کہ خرفہ و بقلۃ الحمقا را گویند
مولف عرض کند کہ ما حقیقت این را بر پخلہ معنی
بیان کردہ ایم کہ بہ موحدہ و ہای ہوز در آخرش
گذشت اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
قیاس کرد کہ این مبدل و مخفّفش باشد کہ موحدہ
بدل شد بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ و ہای
آخرہ حذف شدہ پخل باقی ماند و پخلہ ہم بہ ہمین
معنی گفتہ اند اندرینصورت این را مخفف پخلہ
ہم توان گفت (**اُردو**) دیکھو پخلہ -

پخلوچہ | بقول برہان و سروری و جہانگیری بروزن
پسکوچہ بکسر با و ضم لام و جیم فارسی بمعنی پخچو
باشد کہ گذشت - خان آرزو در سراج گوید کہ
آنچہ صاحب فرہنگ ہا تخصیص زیر بغل کردہ اند
خطاست نیز عام است برای آدمی و حیوانات
دیگر و این لفظ پارسی است نہ ہروی و آن را
غلغیج و غلملیج و غلمیج و غلنج و غلچہ نیز گویند و ہمین است
پخچو کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ این مبدل

بغلوچه است که صراحتش بر بخلچه کرده ایم چنانکه تنپ و تنب و چرغ و چرخ (اُردو) دیکھو بخلچه۔

بخله بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ مرادف همان بخل که گذشت **مولف** عرض کند که صراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم (اُردو) دیکھو بخل۔

بخلیچه بقول برہان و جہانگیری و سروری و سراج و رشیدی بروزن زنگیچه بمعنی بخلوچه که گذشت **مولف** عرض کند که مبدّل همان بغلوچه که صراحت ماخذ بر بخلچه کرده ایم چنانکه تب و تنپ و انگور و انگیر (اُردو) دیکھو بخلچه۔

بخم بقول رشیدی بروزن و معنی نخم است که در باب فا آید و فرماید که در فرہنگ و نسخهٔ سروری از روی تصحیف بنا خوانده اند چنانکه در تا بیاید **مولف** عرض کند که درینجا همین قدر کافی است که مبدّل نخم است چنانکه فام و پام و بمعنی چادری که نثال چینیان بر سر دو چوب بندند تا بدان از هوا نشاله بر بانید و چادرشبی هم که در زیر درخت میوه دار بندند و درخت را تکانند تا میوه در آن جمع شود **مولف** عرض کند که همین لغت اصل است و باقی تبدیل و صراحت کامل ماخذ این بر معنی دوم بفخم گذشت (اُردو) دیکھو بفخم کے دوسرے معنے۔

بای فارسی با دال مهمله

پد بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی (۱) مخفّف پدر باشد و (۲) بفتح اوّل درختی را گویند که هرگز بار ندهد و (۳) بضمّ اوّل چوب پوسیده که آتش گیره کنند۔ صاحب ناصری بذکر هر سه معنی نسبت معنی سوم گوید که همین را پد پود هم گویند **مولف** عرض کند که معنی اوّل موافق قیاس چنانکه (با آبار) و (بابا) همدرین کتاب گذشت و بمعنی دوم هم مخفّف بدہ که در موحّده بر معنی دومش گذشت بحذف های هوز آخره و بمعنی سوم مبدّل بد بمعنی چارمش

کہ صراحت ماخذ بدر انجا کردہ ایم چنانکہ تب و تپ (اُردو) (۱) دیکھو پدر (۲) دیکھو بدہ کے دوسرے معنے (۳) دیکھو بد کے چوتھے معنے ۔

پد آسیا اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ پرۂ باد آسیا را گویند **مولف** عرض کند کہ بایمعنی درین مرکب خلاف قیاس است و بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم و دیگر ہمہ محققین ازین ساکت ۔ مخفی مباد کہ پرہ بقول غیاث یک سنگ آسیا را گویند (اُردو) ہوائی چکی کا ایک پاٹ ۔ مذکر ۔

پدپود اصطلاح ۔ بقول برہان بضم اوّل و بای فارسی بر وزن پر دود بمعنی خف باشد کہ آتش گیرہ است و بعربی حراقہ گویند ۔ صاحب ناصری بر پد گوید کہ پدپود ہمان است کہ تعریفش بر (پد) گذشت ۔ صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ پدہ بالضم رگوی سوختہ و چوب بوسیدہ کہ بر بیرہ سنگ چخماخ نہند و چخماخ را زنند تا آتش در گیرد و در عراق پد و پود با ہم ترکیب کردہ بدیمعنی استعمال کردہ اند **مولف** عرض کند کہ پد بہمین معنی بر معنی سومش گذشت و پود مرادفش کہ می آید فارسیان در محاورہ ہر دو را جمع کردہ استعمال می کنند دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پد کے تیسرے معنے ۔

پدر اصطلاح ۔ بقول انند و غیاث بکسر اول و فتح دوم بر وزن پسر نہ بفتح اوّل چنانکہ مشہور است ترجمۂ اب باشد ۔ صاحب موید ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ حیف است کہ دیگر ہمہ محققین زبان دان و اہل زبان ازین لغت ساکت و محققین لغات ترکی بذکر این صراحت کنند کہ لغت فارسی است (ظہوری ؎)
بشور عشق تو نازم کہ بر خلف پسران ٭ نصیحت شکرین نیز از پدر تلخ است ٭ (ولہ ؎)
طالع من پدر چو دید مرا ٭ از برای چہ عشق

نام نکرد ٭ (اُردو) پدر - بقول آصفیہ - فارسی اسم مذکر - باپ - والد - پتا - بابل -

(الف) **پدرام** بقول برہان بارای قرشت بروزن اسلام بمعنی (۱) آراستہ ونیکو وخوش و خورم و (۲) جای خواب وآرام و (۳) بمعنی ہمیشہ ودائم وپاینده - صاحب جہانگیری ذکر معنی اوّل و سوم کرده (انوری ؎) ای ز طبع تو طبعہا خرّم ٭ وی ز عیش تو عیشہا پدرام ٭ (مختاری ؎) یگان قصیده بگو وبخوانش بر سر خوان ٭ چو روز عید بنزدیک آوری بسلام ٭ ز ران نکوی وز ین عید صد ہزار بباب ٭ ز روزگار وفادار ودولت پدرام ٭ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع - صاحب مؤید بر ذکر معنی اوّل ودوم اکتفا کرده فرماید کہ با بای تازی ہم گذشت - صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید کہ --------

(ب) **پدرامد** بمعنی خرّم وآراستہ کند - خان آرزو بذکر معنی اوّل الف نسبت (ب) گوید کہ مشتق خواہد بود - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار الف را بمعنی خوش گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ این بر معنی اوّل پدرام کرده ایم کہ بموحّده گذشت واین مبدّل آنست چنانکہ تبّ وتپّ وہمان لغت بمعنی آراستہ وہمیشہ ومدام ہم گذشت ومعنی دوم این بر سبیل مجاز واز (ب) معلوم می شود کہ فارسیان بترکیب خود --------

(ج) **پدرامدن** مصدری ہم وضع کرده اند بمعنی خرّم وآراستہ کردن وپدرامد ماضی مطلق اوست وحاصل بالمصدرش ہم و (پدراید) مضارعش - تسامح صاحب رشیدی کہ بر ماضی ذکر معنی مضارع کرد بای حال برای (ب) و (ج) مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ازان ساکت اند (اُردو) الف (۱) دیکھو بدرام کے دوسرے معنے (۲) آرام کی جگہ - مونث (۳) دیکھو بدرام کے چھٹے معنے

(ب) خوش کیا۔ آراستہ کیا۔ آراستگی (ح) خوش کرنا۔ آراستہ کرنا۔

پدر اندر اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وسکون نون بمعنی شوی مادر مقابل مادر اندر۔ خان آرزو در سراج گوید کہ (پدرسپی) کہ شوہر مادر باشد وتحقیق آنست کہ لفظ اندر درمعنی غیر حقیقی مستعمل شود کہ آنرا سپی گویند چنانکہ مادر اندر بمعنی زن پدر وپسندر بنسبت بمردپسر از شوہر دیگر ونسبت بہ زن از زن دیگر وبرین قیاس دختر اندر **مولف** عرض کند کہ مقصود محققین از پدری کہ مادر او را عقد کرد بعد وفات شوہری پس فرزند شوہر اوّلش را شوہر ثانی پدر اندر است وبس واین مخفف وقلب (اندر پدر) است یعنی کسی کہ در حکم پدر باشد وپدر حقیقی نیست (اُردو) علاّتی باپ ۔ مذکر۔ جیسی علاّتی ماں ۔

پدر رختہ اصطلاح - بقول برہان وجہانگیری وناصری وسراج وجامع بسکون خای نقطہ دار بروزن برجستہ بمعنی غمگین واندوہناک (فردوسی ۵) شنیدم چو دستان زمادر بزاد ٭ برآمد ہمہ کار ایران بباد ٭ کہ چون او جدا شد زمادر بفال ٭ جہان سربسر گشت پر قیل وقال ٭ ز زادن چو مادرش پردختہ بود ٭ روانش ازان دیو پدرختہ بود ٭ **مولف** عرض کند کہ ہمین لغت در موحدہ بہ بای عربی گذشت وصراحت ماخذش ہم دراینجا کردہ ایم واین مبدّل آنست چنانکہ تب وتپ حیف است کہ محققین بانام ونشان ہمین سند فردوسی را در اینجا ہم نقل کردہ اند (اُردو) غمگین ۔ اندوہناک ۔ دیکھو بدرختہ ۔

پدر زن اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی خسر۔ صاحب بول چال ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ فکت اضافت است وموافق قواعد فرس (اُردو) سسرا یا سسر۔ بیوی کا باپ (خاوند کے لئے) خسر یا

خاوند کا باپ (بیوی کے لئے) مذکر۔

پدرزہ اصطلاح - بقول برہان بروزن تبرزہ (۱) طعامی باشد کہ آنرا در رومال بندند و از جائی بجائی برند و آنرا ازلہ گویند و (۲) بمعنی حصہ و بہرہ و (۳) بقول بعض ہر چیز کہ در رومال و لنگی بستہ شدہ باشد چہ آن رومال بستہ را بمجموع پدرزہ خوانند۔ صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع بر معنی دوم و سوم قانع۔ صاحب سروری گوید کہ ہمان (پیرزہ) کہ گذشت خان آرزو در سراج گوید کہ ہمان کہ بہ بای تازی گذشت و بحوالۂ قوسی ذکر معنی سوم ہم کردہ **مولف** عرض کند کہ این مبدل آنست چنانکہ تب و تپ و صراحت ماخذ ہم را انکار کردہ ایم (اُردو) دیکھو بدرزہ - بہ بای موحدہ۔

پدرفتح اصطلاح - بقول بہار و انند بمعنی ابوالفتح - فرماید کہ این از تصرفات فارسیان است (انوری ے) زدست آن پدرفتح کز پی تعریف ؛ ردیف کنیت او شد ز ابتدا دو میر ؛ بمن رسید زہمنام چشم چشمۂ مہر ؛ بقدر جزء نخست از دو جزو لفظ صریر ؛ چنین نمود کہ جزو دوم ہمی آرند ؛ درین دو ہفتہ بفرمان شاہ و امر وزیر ؛ **مولف** عرض کند کہ این ترجمۂ (ابوالفتح) است و عموماً اینقسم ترجمۂ کنیت غیر مطبوع باشد۔ آنکہ انوری آوردہ ما این را برای دیگران سند ندانیم معاصرین عجم با ما اتفاق دارند و اگر باستثناء انوری کسی اینقسم ترجمہ کند غلط نباشد (اُردو) ابوالفتح - کنیت ہے۔

پدرکش پادشاہی را نشاید مثل - **وگر شاید بجز شش مہ نپاید** این مثلی است کہ ذکرش صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان بحق پادشاہ ظالم می زنند مقصود آنست کہ اگر ظالمی پدر خود را کشتہ بر تخت شاہی او نشیند شش ماہ نگذرد کہ کشتہ شود (اُردو) دکنی این

کہتے ہین" باپ کا قاتل بیٹے کا مقتول" یعنی جو شخص ہوس دنیا مین باپ کو قتل کرکے اسکے املاک پر قابض ہوگا وہ اپنے بیٹے کے ہاتھ مارا جائیگا

پدر مردہ اصطلاح۔ بقول بحر و انند و مؤید یتیم را گویند **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی شخصی کہ پدرش مردہ باشد (**اُردو**) یتیم۔ دیکھو بے پدر۔

پدر مہ اصطلاح۔ بقول خان آرزو در سراج مرادف پدرزہ کہ گذشت و فرماید کہ ہمان کہ بہ بای تازی بجایش مذکور شد **مولف** عرض کند کہ در باب موحدہ این لغت را نیافتیم وہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت قیاس ما این است کہ در کتابت رای مہملہ زیادہ شد و این ہمان پدمہ است کہ می آید معاصرین عجم ہم ہمین خیال کنند (**اُردو**) دیکھو پدمہ۔

پدر ندر اصطلاح۔ بقول رشیدی و انند ہمان (پدر اندر) کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ مخفف آن است بحذف الف (**اُردو**) دیکھو پدر اندر۔

پدرود بقول برہان وجہانگیری و ناصری وجامع بر وزن فرسود (۱) بمعنی سلامت و (۲) بمعنی وداع (نظامی ؎) اگر قطرہ شد چشمہ پدرود باد ؏ شکستہ سبو بر لب رود باد ؏ (خواجہ حافظ ؎) ماہ کنعانی من مسند مصر آن تو شد ؏ وقت آنست کہ پدرود کنی زندان را ؏ بہار بر معنی دوم قانع۔ خان آرزو در سراج حوالہ (بدرود ببای موحدۂ اول) دہد **مولف** عرض کند عجب است از محققین کہ ہمین ہر دو سند بالا در انجا ہم نقل کردہ اند۔ صراحت ماخذ این ہمانجا گذشت و این مبدل باشد چنانکہ تب و تپ (**اُردو**) دیکھو بدرود۔

پدرود کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ گوید کہ ترک و وداع کردن است
مولف عرض کند کہ موافق قیاس است (والہ
ہروی ؎) چنان کز سبحۂ بگسستہ ریزد دانہ ہا یکسر ٭
کند پدرود سر ہای سرافسر ازان گریبان را ٭
(اُردو) ترک کرنا۔ رخصت کرنا۔

پدفوز اصطلاح۔ بقول انند و ناصری مرادف
پتفوز **مولف** عرض کند کہ مبدلش چنانکہ زرتشت
و زردشت و حقیقت این ہمانجا مذکور **(اُردو)**
دیکھو پتفوز۔

پدمہ بقول برہان و جہانگیری و سروری و
رشیدی و جامع بروزن صدمہ بمعنی حصّہ و زلّہ
و بہرہ باشد و ہیزم را نیز گویند کہ در لنگی و رومالی
بستہ باشند **مولف** عرض کند ما باعتبار سروری
و جامع کہ محققین اہل زبانند این را اسم جامد فارسی
زبان دانیم **(اُردو)** دیکھو بدرزہ۔

پدندر اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری
و سروری و ناصری و رشیدی و موید بمعنی ہمان
(پدر اندر) کہ گذشت (استاد لبیبی ؎) از پدر
چون از پدندر دشمنی بیند ہمی ٭ مادر از کینہ برو
مانند مادندر شود ٭ صاحب سروری فرماید کہ
در جمیع نسخ بوزن غضنفر آمدہ اما در شمس فخری
بوزن بد اثر آوردہ بای اوّل تازی (؎)
گریان بدست بی تو پیوستہ تخت ملک ٭ ہمچون
یتیم طفلی در دست بدندرہ ٭ (ناصر خسرو ؎)
زین بدندر بسی را در خورد جز حذر نیست ٭
زیرا از بیوفائی شکرش بی حجر نیست ٭ صاحب
ناصری گوید و **مولف** را با او اتّفاق کہ این
مخفف ہمان (پدر اندر) است کہ بجایش گذشت
بحذف رای مہملہ و الف و تصرّف در حرکات
حروف داخل محاورہ باشد و بس **(اُردو)**
دیکھو پدر اندر۔

پدوازہ اصطلاح۔ بقول برہان بروزن پروانہ
(۱) مرادف معنی اوّل بدوازہ و (۲) بقول موید
گرداگرد کلاہ و دہان انسان و حیوانات دیگر باشد

از جانب بیرون و (۳) منقار مرغان۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع (شمس فخری ؎) ملاذ سیف و قلم خسرو ستارۂ حشم ٭ کہ ہست خلق جہان را جناب او پدواز ٭ صاحبان ناصری و رشیدی می فرمایند کہ ہمان پتواز کہ بہ بای فارسی و فوقانی گذشت **مولف** عرض کند کہ این مبدّل آنست بمعنی اوّلش و معنی دوم و سوم را ما در موید نیافتیم و این معنی فوز است۔ عجب است از محققین کہ ہمین یک سند شمس فخری را بر بدواز ہم نقل کردہ اند (اُردو) (۱) دیکھو بدواز کے پہلے معنے (۲ و ۳) دیکھو پتوار۔

پدرزہ اصطلاح۔ بقول موید بفتحتین مرادف پدمہ و پدرزہ **مولف** عرض کند کہ حقیقت این بر بدرزہ در موقدہ بیان کردہ ایم اگر سند استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ مبدّل بدرزہ باشد چنانکہ کلار و کلاو۔ مخفی مباد کہ این لغت را در بعضی نسخۂ قلمی موید غیر از نسخۂ مطبوعۂ نولکشور نیافتیم (اُردو) دیکھو بدرزہ۔

پدہ بقول برہان و جہانگیری و سروری و رشیدی و سراج و جامع بفتح اوّل و ثانی (۱) نام درختیست کہ ہرگز بار و میوہ ندہد و بعربی غرب خوانند و (۲) بضمّ اوّل چوب پوسیدہ باشد کہ آنرا آتشگیرہ سازند و بعربی حراقہ گویند و فرماید کہ بانمعنی بفتح اوّل ہم آمدہ (شاعر ؎) این ہیچ درختیست کہ می نارد بار ٭ بید و پدہ و سرو سفیدار چنار ٭ (حکیم نزاری قہستانی ؎) سہم تو او فگندہ بہ پیکان بید برگ ٭ بر پیکر معاند تو لرزہ چون پدہ ٭ (شمس فخری ؎) خسرو اعظم جمال دین و دنیا آنکہ ہست ٭ آتش تیغ و را جان و تن اعدا پدہ ٭ صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع **مولف** عرض کند کہ ما بر (بدہ) کہ بموقدہ گذشت حقیقت ماخذ عرض کردہ ایم۔ حیف از محققین کہ ہمین دو شعر شاعر و نزاری را در انجا ہم نقل کردہ اند (اُردو) (۱) دیکھو بدہ کے تیسرے معنے (۲) دیکھو بدکے چوتھے معنے۔

پدیجہ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بالفتح وکسر دال ابجد وفتح جیم عربی بمعنی فلوس ماہی وسیم ماہی باشد وبموحدۂ اوّل ہم آمدہ **مولّف** عرض کند کہ محقّقین فارسی زبان در موحّدہ این را ترک کردہ اند ودرینجا ہم غیر از انند دیگری از محقّقین اہلزبان ذکر این نکرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم است معاصرین عجم ہم برزبان ندارند (**اُردو**) فلس بقول آصفیہ۔ مذکّر۔ مچھلی کا کھپرا۔ مچھلی کے اوپر کا چھلکا۔

پدید بقول بہار بالفتح ظاہر وآشکار وفرماید کہ بعضی از اہل تحقیق گفتہ اند کہ یہ بای تازی است وگوید کہ عجب از صاحبان فرہنگ کہ این لغت را قلم انداز کردہ اند بہر تقدیر بالفظ آمدن وآوردن وکردن مستعمل **مولّف** عرض کند کہ اصل این بدید با موحّدہ است بمعنی در مشاہدہ وکنایہ از ظاہر وآشکار او حق آنست کہ این مخفّف (بدید آر) است کہ اسم مفعول ترکیبی است یعنی بمشاہدہ آمدہ شدہ وکنایہ از ظاہر ومجازاً مجرد بدید ہم بدینمعنی مستعمل شد کہ در موحّدہ گذشت واین مبدّل آن چنانکہ تب وتپ وسند استعمال در ملحقات می آید (**اُردو**) دیکھو بدید۔

پدید آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن است (حافظ ؎) پدید آمد رسوم بیوفائی ؛ نماند از کس نشان آشنائی ؛ (**اُردو**) ظاہر ہونا۔ آشکار ا ہونا۔

پدید آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ متعدّی مصدر گذشتہ بمعنی ظاہر کردن (ابوشکور ؎) ہمان میوۂ تلخ آرد پدید ؛ از وچرب وشیرین نخواہد برید ؛ (**اُردو**) ظاہر کرنا۔

پدید آورده اصطلاح - بقول سفرنگ بشرح بست و سومی فقره (نامه شت ساسان نخست) بمعنی (۱) مصنوع و مخلوق **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی - اسم مفعول مصدر (پدید آوردن) و بمعنی اوّل مجاز معنی دوم **(اُردو)** (۱) مصنوع - بنایا ہوا - مخلوق - پیدا کیا ہوا - (۲) ظاہر کیا ہوا -

پدیدار بقول برہان بروزن خریدار بفتح اوّل بمعنی (۱) ظہور باشد که از ظاہر شدن و نمایان گردیدن است و (۲) بمعنی موجود چنانکه گویند پدیدار آمد یعنی موجود شد - صاحب سروری گوید که (۳) بمعنی باقی و (۴) مقاومت کننده و (۵) بمعنی تند و تیز و جلد و (۶) روز بستم از ماه ملکی - صاحب ناصری نسبت معنی اوّل گوید که پارسی بدیدار است که ظاہر شدن و بدید آمدن است - بهار گوید که جناب خیر المدققین می فرمایند که مشهور بباے فارسی است و بدین تقدیر می توان گفت که مرکب است از پدید بمعنی ظاہر و آر که بمعنی آرنده است چه ماہیات اشیا را دو وجود می باشد یکی در ذہن و عقل و دوم در خارج پس ماہیتی از ماہیات چون در خارج ظہور می کند گوئیا خود را بر عرصهٔ ظہور می آرد و خویشتن را ظاہر می سازد پس حاصل معنی پدیدار نیز ہمان ظاہر شونده بود و خود او می گوید که میتوان مرکب باشد از بدید و آر که کلمهٔ نسبت است چنانچه در خریدار و پرستار و اگر گوئیم که مزید علیه پدید است بر قیاس زنگ و زنگار و کرد و کردار و گفت و گفتار و جهیست **مؤلف** عرض کند که بیچاره بهار و استادش خیر المدققین هر دو درین لغت بسیار جگر کاوی کرده اند و اصل همین قدر کافی است که این اسم مفعول ترکیبی و مرکب از موتّده که افادهٔ معنی ورز کند و دید بمعنی مشاهده و آر امر حاضر از آوردن معنی لفظی این بمشاهده آورده شده و کنایه از ظاہر و پدید که گذشت مخفّفش و موتّده اوّل بدل بباے فارسی چنانکه اسب و اسپ

ومعنی دوم وسوم مجاز آن ونسبت معنی چہارم وپنجم وششم نظر باعتبار سروری که محقق اہل زبان است اسم جامد دانیم (اُردو) (۱) ظہور (۲) موجود (۳) باقی (۴) برابری کرنے والا (۵) تند۔ تیز۔ جلد۔ (۶) ماہ ہائے ملکی یعنی شمسی سے بیسویں ونکا نام۔ تذکیر

پدیدار آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ازمعنی ساکت **مولف** گوید که بمعنی ظاہر شدن (نظامی ؎)
قیاس عقل ما زینجاست پرکار ٭ که صانع را دلیل آمد پدیدار ٭ (**اُردو**) دیکھو پدید آمدن۔

پدیدار آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند که مرادف پدید آوردن که گذشت (کمال اصفہانی ؎) عکسی از رنگ خوشش بر رخ خورشید افتاد ٭ اثرش در دل کان لعل پدیدار آورد ٭ (**اُردو**) دیکھو پدید آوردن

پدیدار بودن استعمال۔ صاحب آصفی ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی ظاہر وآشکارا بودن (رودکی سمرقندی ؎)
یکہفته پدیدار بود نرگس دشتی ٭ وان نرگس چشم تو ہمه ساله پدیدار ٭ (**اُردو**) ظاہر رہنا۔

پدیدار شدن استعمال۔ صاحب آصفی ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی ظاہر شدن است (محمود شوشتری ؎)
شد آن وحدت از ان کثرت پدیدار ٭ یکی را چون شمردی گشت بسیار ٭ (**اُردو**) ظاہر ہونا۔

پدیدار کردن استعمال۔ صاحب آصفی ازمعنی ساکت **مولف** گوید که بمعنی ظاہر کردن است (فردوسی ؎) چو بر فرق جم اره بر کار کرد ٭ زیک جم دو پیکر پدیدار کرد ٭ (**اُردو**) ظاہر کرنا۔

پدید شدن استعمال۔ صاحب آصفی بذکر این ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی ظاہر وآشکارا شدن است (حافظ ؎) فردا که پیشگاه حقیقت شود پدید ٭ شرمنده

رہروی کہ نظر بر مجاز کرد ٭ (اُردو) ظاہر ہونا

پدید کردن استعمال۔ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت **مؤلّف** گوید کہ متعدّی مصدر گذشتہ بمعنی ظاہر کردن (فقیر ؎) در تو پدید آمد است ہر کہ ترا پدید کرد ٭ تا بخود آشنا شوی بی خبری خدای را ٭ (اُردو) ظاہر کرنا۔

پدید گشتن استعمال۔ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف پدید شدن است (خسرو ؎) رفت ز بن راچو حباب از میان ٭ گشت پدید از تہ آب آسمان ٭ (اُردو) ظاہر ہونا دیکھو پدید شدن۔

پدیسار بقول برہان و ناصری و انند و (جہانگیری در ملحقات) باسین بی نقطہ بر وزن پدیدار بر سر کاری رفتن باشد کہ پیش ازین شروع در ان کردہ باشند **مؤلّف** عرض کند کہ معنی حقیقی این آمادگی بر کاری کہ آغازش شدہ و ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) کسی ایسے کام پر آمادگی جس کا آغاز ہو چکا ہو۔ مؤنث۔

بای فارسی باذال معجمہ

پذر بقول مؤیّد و انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و فتح ذال معجمہ ہمان پدر کہ گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ مبدّل پدر است ہچون آدر و آذر کہ بعض عجمیان عرب این قسم تصرّف در لغات کردہ اند (اُردو) دیکھو پدر۔

پذرام بقول بہار و سروری بالکسر بمعنی خرم و آراستہ و فرماید کہ در صفات عارض و عیش مستعمل (میر معزّی ؎) فرخندہ باد بزم تو بالقیف والشتا ٭ پذرام باد عیش تو باللیل والنہار ٭ (بدر چاچی ؎) تا بزین زر خورشید مزیّن باشند ٭ صعوۂ جرمہ پذرام زراندودہ عنان ٭ (فخرالدین گرگانی ؎) اگرچہ راہ ناپذرام باشد ٭ بہ پذرام

خوش وفرجام باشد ۔ و صاحب سروری فرماید کہ
درنسخ دیگر بہ بای تازی ہم **مؤلف** عرض کند
کہ ماحقیقت ماخذ این را بر پدرآم عرض کردہ ایم
کہ بدال مہملہ گذشت و دریں‌جا ہمین قدر کافی است
کہ این مبدّل آنست چنانکہ آدر و آذر (**اُردو**)
دیکھو پدرام اور بدرام ۔

پذرامد | بقول سروری بکسر و سکون ذال معجمہ
وفتح میم بمعنی خوش وخورم وآراستہ شو وسندش
از گرگانی ہمان کہ بر پذرام گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ مبدّل ہمان (پدرامد) کہ بدال مہملہ بجایش
گذشت و ماحقیقت این را ہمدر آنجا بیان کردہ ایم
و دریں‌جا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل
آنست چنانکہ آدر و آذر (**اُردو**) خوش ہوا
آراستہ ہوا ۔ خوشی ۔ آراستگی ۔ مونث ۔

پذرفت | اصطلاح ۔ بقول برہان وناصری بکسر اوّل وسکون ثانی ورای بی نقطہ مضموم
بفا و فوقانی زدہ ماضی پذرفتن یعنی قبول کرد و معترف شد **مؤلف** عرض کند کہ اصل این
پذیرفت است بمعنی قبولیت واین اسم جامد فارسی زبان واسم مصدر (پذیرفتن) تحتانی
حذف شدہ پذرفت باقی ماند وہمین است معنی حقیقی وآنچہ ماضی مطلق است مشتق مصدر
باشد وضرورت بیان مشتقات نباشد حیف است از محققین کہ معنی حقیقی را گذاشتند وذکر
مشتق کردند (**اُردو**) قبولیت ۔ مونث ۔

پذرفتار | اصطلاح ۔ صاحب سروری
گوید کہ مرادف پذرفتکار است بالکسر بمعنی
قبول کنندہ **مؤلف** عرض کند کہ این مخفف
(پذرفت گار) است کہ بجایش می آید کاف
فارسی حذف شد وحقیقت (پذرفت گار) ہمانجا
عرض کنیم (**اُردو**) دیکھو پذرفتگار ۔

پذرفتگار | استعمال ۔ بقول برہان باکاف
بالف کشیدہ ورای قرشت زدہ بمعنی قبول کردن

واعتراف نمودن - صاحب سروری فرماید که بمعنی قبول کننده (شیخ نظامی ؎) چو روشن گشت بر شاپور کارش * بصد سوگند شد پذرفتگارش * صاحب موید همزبان سروری **مولف** عرض کند که مخفف پذیرفتگار کلمهٔ گار در آخر این از قبیل گناه گار و امثال آن که افادهٔ معنی فاعلی کند - صاحب برهان در معنی این از نزاکت کار نگرفت (اُردو) قبول کرنے والا -

پذرفتگاری استعمال - بقول بهار بالکسر بمعنی قبول کردن **مولف** عرض کند بمعنی حاصل بالمصدر است و یای مصدری بر پذرفتگار زیاده کرده اند دیگر هیچ (اُردو) قبولیت - مونث -

پذرفتگی استعمال - بقول رشیدی بمعنی قبول حاصل بالمصدر است **مولف** عرض کند که معنی این قبولیت است و حاصل بالمصدر پذرفتن باشد که می آید و این مخفف پذیرفتگی است که بجایش مذکور شود (اُردو) قبولیت - مونث -

پذرفتن استعمال - بقول برهان و جهانگیری بمعنی قبول کردن و اعتراف نمودن و بقول بحر مخفف پذیرفتن که می آید و فرماید که سالم التصریف است **مولف** عرض کند که پذیرفتن که می آید اصل است و این مخفف آن بحذف تحتانی در نیمجا همین قدر کافی است و صراحت ماخذ همه در انجامی آید بعض معاصرین عجم پذرفد را مضارع گویند و به زبان دارند و خیال ما هم همین است اندرین صورت باید که این را کامل التصریف دانیم (اُردو) قبول کرنا - دیکھو پذیرفتن -

پذرفته بقول - برهان بر وزن دل برده بمعنی اقرار و اعتراف کرده و قبول نموده **مولف** عرض کند که بر ماضی مطلق مصدر پذرفتن ہای هوز زیاده کرده که افادهٔ معنی مفعولی کند و معنی این قبول کرده شده (اُردو) قبول کیا ہوا - اعتراف کیا ہوا -

پذور بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وضمّ ذال معجمہ بہ واو معناع یعنی پودنہ راگویند **مولّف** عرض کند کہ صاحب محیط ذکر مستقل این نکرد وحقیقت معنی بر پودانہ گذشت و دیگر محقّقین فارسی زبان این را ترک کردہ اند اگر استعمال این بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است مجرّد قول انند وفرہنگ فرنگ کافی نیست ازینکہ معاصرین عجم ہم ازین بیخبر اند (**اُردو**) دیکھو پودانہ۔

پذیر بقول برہان وسروری بروزن وزیر (۱) قبول کنندہ راگویند و (۲) امر بامعنی ہم قبول کن (سعدی ﷜) خداوند بخشندہ ودستگیر* کریم خطا بخش وپوزش پذیر* (عطار ﷫) باحسان خود پوزش من پذیر* کہ جز تو ندارم کسی دستگیر* **مولّف** عرض کند کہ معنی اوّل بدون ترکیب حاصل نمیشود پس این را بمعنی اوّل گفتن خطاست ومعنی دوم امر حاضر پذیرفتن وبتحقیق ما (۳) اسم مصدر ش کہ مصدری بود و حالا متروک التصریف و پذیرانیدن کہ می آید متعدی ہمان پذیریدن و پذیر بمعنی اوّلش امر حاضر ہمان پذیریدن ومضارع آن پذیرد پس معنی سوم این قبول است وبس (**اُردو**) (۱) قبول کرنے والا (۲) قبول کر (۳) قبول کرنا۔

پذیرا بقول برہان بروزن لفیرا (۱) بمعنی روان شوندہ وپیش روندہ **مولّف** عرض کند کہ مجاز معنی دوم است کہ می آید وحقیقت لفظی ہمانجا بیان کنیم کہ ہمان معنی اصل است (**اُردو**) چلنے والا۔ پیشرو۔

(۲) پذیرا۔ بقول برہان بمعنی سخن شنوندہ وفرمان بردار وقبول کنندہ چہ پذیرائی بمعنی فرمان برداری باشد۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی پذیرندہ۔ بہار عیفر مایدکہ بمعنی قبول کنندہ صاحب سروری بر پذیرای کہ مزید علیہ ہمین است ذکر ہمعنی کردہ (نظامی ﷫) شہ نامور تام او

فیلقوس ؎ پذیرای فرمان او روم و روس ؎
مولف عرض کند کہ محققین بالا این را اسم
جامد دانستہ اند و غور بر حقیقت قواعد زبان نکرد
الف زیادہ شد بر امر حاضر (پذیریدن) کہ ذکرش
بر (پذیر) گذشت و این الف زائدہ افادۂ معنی
فاعلی کند چنانکہ دانا و بینا و گویا و شنوا و امثال
آن و معنی لفظی این قبول کنندہ و کنایہ از فرمان بردار
و سخن شنو (اردو) قبول کرنے والا سخن شنو
فرمان بردار۔

(۳) پذیرا۔ بقول برہان تفسیر مقبول کہ قبول
کردہ باشد بہار گوید کہ بمعنی قبول کردہ شدہ
ہم **مولف** عرض کند کہ حاصل ہمان معنی
فاعلی است کہ بحالت ترکیب ظاہر شود چنانکہ
پذیرای دل کہ حاصل این مقبول دل است
صاحب سروری ذکر ہمین معنی بر (پذیرای)
کردہ کہ مزید علیہ این است (اردو) مقبول۔

(۴) پذیرا۔ بقول برہان بمعنی ہیولی کہ در
برابر صورت است **مولف** عرض کند کہ
مجاز معنی دوم است (اردو) ہیولا۔ بقول
آصفیہ۔ ہر چیز کا مادہ۔ حکما کے نزدیک وہ جوہر
جو صورت جسمی کا محل ہو وہ مادۂ عالم جو صور و
اشکال کی قابلیت رکھتا ہے۔ مذکر

(۵) پذیرا۔ بقول برہان بمعنی پیشوا **مولف**
عرض کند کہ مجاز معنی اول گیریم (اردو) پیشوا
دیکھو پذیرا کے دوسرے معنے جس پر پیشوا کا
بیان ہے۔

(۶) پذیرا۔ بقول برہان بمعنی استقبال **مولف**
عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد و مجاز مجاز معنی
دوم کہ پیشوا را بمعنی پیشوائی استعمال کردند
(اردو) دیکھو استقبال۔

پذیرا آمدن استعمال۔ بمعنی مقبول شدن
(ظہوری ؎) چنان نگرفتہ رنگ تیرگی آئینۂ
صبحم ؎ کہ از خورشید صیقلگر پذیرامی جلا آید ؎
(دولہ ؎) تا ظہوری خجل از چارہ گریہا نشود ؎

ورد من گاه پذیرای فسون می آید ؎ مولف عرض کند که موافق قیاس است عیبی نیست که در سند پذیرای مستعمل که مزید علیه همان پذیرا است (اُردو) مقبول ہونا۔

پذیرا افتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که از معاصرین عجم تصدیق این می شود که مرادف مصدر گذشته است (اُردو) دیکھو پذیرا آمدن۔

پذیرا بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که بمعنی مقبول بودن است و بس (نظامی ؎) پذیرا سخن بود شد جای گیر ؎ سخن کز دل آید بود دلپذیر ؎ (اُردو) مقبول ہونا۔

پذیرا سخن اصطلاح۔ بقول موید بمعنی سخن معقول و خوب مولف عرض کند که قلب اضافت سخن پذیرا است بمعنی سخن مقبول دیگر ہیچ (اُردو) مقبول بات معقول بات خوش

پذیرا شدن استعمال۔ بقول بحر (۱) پیش رفتن و استقبال کردن و (۲) مقبول شدن۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مولف عرض کند که موافق قیاس است و بخیال ما شامل باشد بر ہمہ معانی پذیرا که گذشت مخفی مباد که پذیرای بزیادت یا مزید علیه ہمین پذیرا است (نظامی ؎) گروہی بہا پاکی و دین پروری ؎ پذیرا شدندش بپیغمبری ؎ (ظہوری ؎) تیرش بقصد صید پذیرای زره شده است ؎ نازم ز زخم ہا که بر ایم زره شده است (اُردو) (۱) استقبال کرنا (۲) مقبول ہونا۔ دیکھو پذیرا کے کل معنے جس پر یہ شامل ہے۔

پذیران اصطلاح۔ بقول آنند و موید بمعنی فرمان برداران مولف عرض کند که معاصرین عجم و دیگر محققین ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مخفف

(فرمان پذیران) باشد اگر پذیرا را که بمعنی فرمان بردار و محکوم بر معنی دومش گذشت جمع گردانیم بقاعدۂ فارسی (پذیرایان) باشد و جا دارد که این را مخفف آن هم قیاس کنیم واین بہتر از ان است ولیکن بنظر سکوت محققین ومعاصرین عجم مجرد قول انند و موید را که ہر دو ہندنژاد ندبرای این کافی ندانیم (اُردو) فرمان بردار لوگ -

پذیرانیدن بقول بحر بکسر تین بمعنی قبول کنانیدن و معترف گردانیدن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این پذیراند صاحبان انند و موید ہم ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند که متعدی مصدر (پذیریدن) است که حالا متروک است و مضارعش پذیرد و امر حاضرش پذیر یادگار اوست و اسم مصدرش ہمان (پذیر) که بمعنی سومش گذشت (اُردو) قبول کرانا - اعتراف کرانا - معترف کرنا - قبولوانا

پذیرائی استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) قبول و فرمان برداری و پذیرش صاحب رشیدی این را مرادف پذیرفتگی و پذرفتگی داند بمعنی قبول و فرماید که حاصل بالمصدر است صاحب روزنامه بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار گوید که (۲) ملاقات است و صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم می فرماید که (۳) بمعنی استقبال و پیشوائی است **مولف** عرض کند که این حاصل بالمصدر پذیرائیدن است چنانکه پذیری و پذیرش حاصل بالمصدر پذیریدن و (پذیرفتگی و مخففش پذرفتگی) ہر دو حاصل بالمصدر (پذیرفتن و پذرفتن) و معنی اول این قبولیت و معنی دوم و سوم مجاز آن (اُردو) (۱) قبولیت مونث (۲) ملاقات - مونث (۳) پیشوائی - مونث

پذیرائی شدن مصدر اصطلاحی - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار ذکر ماضی مطلق این کرده گوید که بمعنی خاطر و تواضع شد پس معنی این مصدر خاطر و تواضع

کسی شدن است **مولّف** عرض کند کہ این مرکب است از ہمان پذیرائی کہ بجایش گذشت بر سبیل مجاز و موافق قیاس (**اُردو**) خاطر تواضع ہونا۔

پذیرش بقول برہان بفتح اوّل وکسر رابع و سکون شین نقطہ دار بمعنی قبول و فرمان برداری باشد۔ صاحب انند ذکر این بحوالۂ فرہنگ فرنگ کردہ گوید کہ مثل پذیران۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی قبول باشد (نظامی ؎) خرد مندرو از پذیرش نتافت ٭ بفتوای در بدریا شتافت ٭ **مولّف** عرض کند کہ این حاصل بالمصدر ہمان مصدر (پذیریدن) است کہ اشارۂ آن بر پذیرانیدن گذشت بمعنی قبولیت صاحب انند در غلط افتاد (**اُردو**) قبولیت۔ مونث۔

پذیرفت استعمال۔ بقول برہان و سروری ماضی پذیرفتن است یعنی قبول کرد (استاد دقیقی ؎) پذیرفت از و شہریار انچہ گفت ٭ گل رویش از تازگی بر شگفت ٭ و فرماید کہ پذرفت مخفف این است **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس و مصدر این می آید و این اسم مصدر آن ہم کہ صراحت کامل بر مصدر کنیم (**اُردو**) دیکھو پذرفت

پذیرفتار استعمال۔ بقول سروری مرادف پذرفتار کہ گذشت **مولّف** عرض کند کہ این اصل است و آن مخفف این صراحت ماخذ ہمدرا انجا کردہ ایم (**اُردو**) دیکھو پذرفتار۔

پذیرفتگار استعمال۔ بقول برہان با کاف بالف کشیدہ و برای قرشت بمعنی (۱) فرمانبردار و قبول کنندہ و مقر و معترف و (۲) سردار و ریش سفید قوم را نیز گویند۔ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (سراج الدین راجی ؎) پذیرفتگار سخن ہای نغز ٭ بود آنکہ او را از ہوش ہست مغز ٭ **مولّف** عرض کند کہ این اصل است و پذرفتگار کہ گذشت مخفف این و ہر دو بکاف فارسی است و معنی دوم مجاز معنی اوّل کہ سردار قوم ہم ناز بردار قوم است ۔حقیقت ماخذ ہمدرا انجا

مذکور (اُردو) (۱) قبول کرنے والا۔ فرمانبردار (۲) سردار قوم۔ مذکر۔

پذیرفتگاری استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی فرمان برداری و اقرار و اعتراف **مولف** عرض کند که بزیادت یای مصدری در آخر پذیرفتگار۔ موافق قیاس است (اُردو) فرمان برداری۔ مونث۔ اعتراف مذکر

پذیرفتگی استعمال۔ بقول رشیدی بمعنی قبول **مولف** عرض کند که اصل همان پذرفتگی که مذکور شد و صراحت معنی و ماخذ همدر انجا گذشت (اُردو) دیکھو پذرفتگی۔

(الف) **پذیرفتن** استعمال (الف) بقول (ب) **پذیرفته** برہان و جہانگیری مصدر نیست (۱) بمعنی فرمان برداری کردن و (۲) قبول نمودن و (ب) بمعنی قبول نموده۔ صاحب بحر گوید که بکسر اوّل و یای معروف و ضم رای قرشت کامل التصریف و فرماید که به فتح اوّل نیز آمده و مضارع این پذیرد۔ صاحب موارد هم بذکر این و مخفف این (پذرفتن) ذکر معنی اوّل و دوم کرده (مولوی معنوی ؒ) این دل چون سنگ را تا چند چند ٭ پند گفتیم و نمی پذرفت پند ٭ و فرماید که (۳) بمعنی گرفتن هم (سعدی ؒ) تا خرقهٔ می پذیرد در رهن باده ساقی ٭ ای محتسب صلائے پیران پارسا را ٭ نیز فرماید که (۴) بمعنی اقرار و وعده کردن و (۵) یافتن (نظامی ؒ) همان بخشش گنجی که پذرفته ٭ و فا کن بچیزی که خود گفته ٭ (صائب ؒ) آشفتگی ز عقد پذیرد دماغ ما ٭ فانوس گرد باد شود بر چراغ ما ٭ (حافظ ؒ) نام حافظ رقم نیک پذیرفت ولی ٭ پیش رندان رقم سود و زیان این همه نیست ٭ **مولف** عرض کند که معنی دوم اصل است و دیگر همه معانی بر سبیل مجاز و (ب) ماضی مطلق (الف) است که ہای ہوز در آخرش آمده افادهٔ معنی مفعولی کند و مضارع این (پذیرفد) که بر زبان نیست و عوض این۔

مضارع پذیریدن مستعمل است یعنی پذیرد۔ اسم
مصدر این همان پذیرفت که بجایش گذشت که
مرکّب شد با علامت مصدر (تن) و یک فوقانی
حذف شد (اُردو) (الف) (۱) فرمانبرداری
کرنا (۲) قبول کرنا (۳) لینا (۴) اقرار اور وعدہ
کرنا (۵) پانا (ب) الف کا مفعول۔

پذیرنده استعمال۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بمعنی قبول کننده **مؤلّف** عرض
کند که اسم فاعل همان پذیریدن است که ذکرش
بر پذیرفتن و پذیرانیدن گذشت و این را هیچ تعلّق
با پذیرفتن نیست و وجود این هم تصدیق وجود
مصدر پذیریدن می کند که متروک است (اُردو)
قبول کرنے والا۔ اسم فاعل مصدر پذیریدن
شامل ہے اس کے تمام معنوں پر جن کی صراحت
پذیرفتن پر ہوئی۔

پذیره استعمال۔ بقول برہان بروزن کبیره
بمعنی (۱) پیشوا و (۲) استقبال کسی یا چیزی
و فرمانی و (۳) فرمان برداری و (۴) رہگذر
صاحبان ناصری و جهانگیری بر معنی دوم قانع
خان آرزو در سراج گوید که (۵) بمعنی استقبال
کننده و فرماید که اینکه قوسی بمعنی استقبال نوشته
سهو کرده و نیز بر معنی سوم گوید که بمعنی قبول کردن
قول کسی هم خطا است چه پذیرفتن در اصل بمعنی
قبول کردن چیزی است مطلق خواه قول خواه
فعل چنانکه نقش پذیرد و از همین ماخوذ است
(پذیرا) بمعنی هیولی و فرماید که آنچه برهان بالفتح
نوشته هم خطا است (حکیم سنائی ره) منزل
عفو او بدست گناه * لشکر لطف او پذیره راه
(استاد عنصری ره) سوال رفتی پیش عطا پذیره
کنون * همه عطای تو آمد پذیره پیش سوال *
صاحب سروری نیز بر معنی دوم معنی سوم را
هم آورده۔ صاحب جامع پذیرا و پذیره هر دو
مرادف یکدیگر داند **مؤلّف** عرض کند که ما
اتّفاق داریم با صاحب جامع و این را مبدّل

(پذیرا) می دانیم کہ بالف آخر گذشت الف بدل شد بہ ہای ہوز چنانکہ یاسا و یاسہ و معنی سوم حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و این شامل باشد بر ہمہ معانی پذیرا و معنی چہارم را کہ بر پذیرا مذکور نہ شد طالب سند استعمال می باشیم (اُردو) دیکھو پذیرا۔ (۴) رہگذر۔ دیکھو بریدہ۔

بای فارسی با رای مہملہ

پر بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) معروف است کہ بال و پر باشد و عربان ریش خوانند۔ صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ انچہ از بال مرغان کہ جناح گویند بروید بہار گوید کہ ترجمۂ ریش است اعم ازینکہ از جناح باشد یا از جای دیگر و فرماید کہ بہ تخفیف و تشدید ہر دو آمدہ (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) جبریل را تجلّی شمع جلال او کو پروانہ وار سوختہ بی پرّ و بال یافت ٭ خان آرزو در سراج گوید کہ انچہ رشیدی گفتہ کہ از بال مرغان روید کہ جناح گویند۔ غلط و عام است ازینکہ از جناح روید یا از جای دیگر مثل گردن و سینہ۔ صاحب محیط بر ریش گوید کہ بفارسی پرّ و بہندی پنکہ نامند و آن عبارت از پر طیور است و بقول شریف چون پر طائر سوختہ خاکستر آن بر جراحت پاشند تجفیف و الصاق آنہا نماید و چون انبوہ پر طیور جدا کردہ بسوزانند و شستہ خشک نمایند و در بینی دمند در حبس رعاف کہ ہیچ چیز بند نہ شود مجرب است (الخ) **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (اُردو) پر۔ دیکھو بال کے دوسرے معنے۔

(۲) پر۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بالفتح از سر کتف تا سر انگشتان صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ این را بال ہم گویند (ناصر خسرو ؎) بر فلک بی پا و پر

دانی کہ نتوانی شدن ؎ پس چرا بر ناوری از دین و دانش پا و پر ؎ (فردوسی ع) نہ مردی نہ دانش نہ پای و نہ پر ؎ خان آرزو بذکر معنی بالا گوید کہ تحقیق آنست کہ پای و پر بمعنی زور و قوت و مجموع تاب و طاقت است بمجاز نہ بہ حقیقت **مولف** عرض کند ما اتفاق داریم با خان آرزو کہ اطلاق پر برای انسان بمجاز است (**اُردو**) کاندھے سے انگلیون تک۔ سالم ہاتھ۔ مذکر۔

(**۳**) پر۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع بالفتح روشنی و شعاع و پرنور (مولوی معنوی ؎) چشم را صد پر ز نور عکس رخسار شما ؎ ایکہ ہر دو چشم را ایک پر مبادا بی شمار ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ مخفف پرتو خواہد بود **مولف** عرض کند کہ با خان آرزو اتفاق داریم۔

(**اُردو**) پرتو۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ فارسی۔ فروغ۔ روشنی۔ شعاع۔

(**۴**) پر۔ بقول برہان و سروری و رشیدی و ناصری و بہار و جامع و سراج بالفتح دامن و کنارۂ ہر چیز ہمچون پر کلاہ یعنی دامن کلاہ و کنارۂ کلاہ و پر بیابان و پر بیبی ہم بنظر آمدہ کہ بمعنی دامن بیابان و کنارۂ بیبی باشد۔ صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ باینمعنی پرہ ہم آمدہ (حکیم انوری ؎) ہر چہ آدمی کشاد و بند قبا ؎ او فرو می کشید پرہ کلاہ ؎ خان آرزو در سراج گوید کہ آنچہ بدینمعنی بموحدہ گذشت اغلب کہ آن تصحیف باشد **مولف** عرض کند کہ مخفف پرہ می نماید دیگر ہیچ۔

(**اُردو**) ہر چیز کا کنارہ۔ دامن۔ مذکر۔

(**۵**) پر۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری بالفتح ترک کلاہ۔ بہار گوید کہ پر کلاہ اکثر در کلام متاخرین بمعنی ہمان پر است کہ در پروانہ بکار آید و ترک کلاہ ہمان طرف کلاہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ ترک کلاہ ہم ہمان طرف کلاہ است **مولف** عرض کند کہ ما این را متعلق

وانیم بہ معنی چہارم وضرورت نداشت کہ معنی جدید دانند کہ اشارۂ (بہ کلاہ) ہم ہمدرانجا گذشت
(اُردو) دیکھو پر کے چوتھے معنے۔

(۶) پر۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری وجامع بالفتح برگ درخت (سیف اسفرنگی
ے) امان خو بدز پرکاہ باد چون بیند ؛ فگندہ عفو تو در خرمن عقاب آتش ؛ صاحب رشیدی گوید کہ برگ کاہ
وجز آن۔ بہار گوید کہ اغلب کہ بمعنی مجاز باشد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی برگ کاہ وبرگ درخت ہم مجاز
باشد **مولف** عرض کند مجاز معنی اوّل (اُردو) پتّی۔ مونث۔ پتّا۔ مذکر۔ جیسے گہانس کی پتّی یا درخت کا پتّا۔

(۷) پر۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وجامع وسراج بالفتح پرۂ آسیا وچرخ ودولاب
وامثال آن **مولف** عرض کند ما بدیمعنی اسم جامد فارسی زبان دانیم ومجاز معنی چہارم
ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف پرّہ است (اُردو) پرّہ۔ بقول آصفیہ۔ مذکر
چکّی کا پاٹ۔

(۸) پر۔ بقول رشیدی بالضم بمعنی بسیار (شاعرع) کار نیکو کردن از پر کردن است ؛ بہار
گوید کہ مقابل خالی است ونسبت آن اکثر بظروف بود چنانکہ گویند شیشہ از شراب پُر است
وخانہ از مردم وصحرا از سبزہ ومجازاً بمعنی بسیار (حکیم شفائی ے) گر نام فاعل تو ندانیم باک
نیست ؛ عالم بسیمّ فاعلہ درجہان پر است ؛ وخان آرزو در چراغ ہمزبان بہار ومیتوان کہ
بہار نقل نگار اوست وہم او در سراج بہ معنی بسیار رقانع **مولف** عرض کند کہ بمعنی ملو اسم جامد
فارسی زبان است ومعنی بسیار مجاز آن (اُردو) بھرا ہوا۔ بہت۔

(۹) پر۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی گردش **مولف** عرض کند کہ

اسم جامد فارسی جدید دانیم عجب آنست کہ معاصرین عجم ازین ساکت اند نمیدانیم کہ صاحب بہمنا چگونہ انمعنی نوشت وصاحب روزنامہ کہ ماخذ او ہم ہمان سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار است ازینمعنی ساکت (اُردو) گردش۔ مونث۔

پُر آبلہ اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ گوید کہ لفظ پر درمثل آن بمعنی بسیار است چون دل پر آبلہ وپای پر آبلہ وکف پر آبلہ (صائب ؎) دریای وجود از تو شدی مخزن گوہر ٭ رزق تو اگر از کف پر آبلہ بودی ٭ **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بسیار آبلہ دارندہ (اُردو) آبلون سے بھرا یعنی وہ مقام جہان آبلے بکثرت ہون

پر آرہ بقول سروری سال پیش از پار (حکیم فرخی ؎) بدین شادی درستم شاد امروز ٭ ورازین اندیشہ بودم پارہ وپر آرہ ٭ **مولف** عرض کند کہ عجب است ازین کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اند چارہ نیست جزین کہ باعتبار صاحب سروری کہ محقق اہلزبانست این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو)

پارسال کے پہلے کا سال۔ مذکر۔

پر آسیا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر رای مہملہ بمعنی پرۂ آسیا **مولف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد کہ مخفف پرۂ آسیا باشد بحذف ہای ہوز مرکب اضافی (اُردو) چکی کا پاٹ۔ مذکر۔ دیکھو پر کے ساتوین معنے۔

(الف) **پر آمد قفیز** اصطلاح۔ بقول برہان وسروری وبحر وموید بضم اول وفتح قاف یعنی پیمانہ پر شد وکنایہ ازینکہ زندگانی باخر رسید صاحب رشیدی ---------

(ب) **پر آمدن قفیز** را بمعنی پر شدن پیمانۂ عمر نوشتہ (فردوسی ع) کہ بر آل ساسان پر آمد قفیز ٭ وخان آرزو در سراج گوید کہ از شعر فردوسی

معلوم میشود که بمعنی تمام شدن چیز است یعنی
تمام شدن سلسلۂ آن و فرماید که تفرقہ درین دو
معنی باریک است **مولف** عرض کند که قفیز
به قاف و فا و زای ہوز لغت عرب است بمعنی
پیمانہ پس (ب) مصدر لیست اصطلاحی۔ استعارہ
باشد از بآخر رسیدن عمر و رای معنی حقیقیش که
لبریز شدن پیالہ است و (الف) ماضی مطلق آن
خان آرزو در غلط افتاد که فرق نازک پیدا کرده
معاصرین عجم تصدیق معنی بیان کرده رشیدی میکنند
(اُردو) (الف) عمر آخر ہوئی (ب) عمر آخر ہونا۔

پر آور اصطلاح۔ بقول سروری و ناصری
بمعنی (۱) پرنده و تیز پرو (۲) تیز رو باشد (ہمایون
لہ) گہی باچرا اگر چہ اگر شدی ؛ گہی با پراو ر پرآور
شدی ؛ **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است بمعنی برارنده پرو پردار۔ معنی اول حقیقی
است و معنی دوم مجاز آن **(اُردو)** (۱) پرنده
تیز پر۔ تیزی سے اُڑنے والا (۲) تیز رو۔ جلد
چلنے والا۔

پرا کلمہ ایست در فارسی زبان برای ماقبل
گزشتہ وا مالۂ این پرآی است چنانکه پرا سال
سال ماقبل ماقبل را گویند و پری سال ہم
ولیکن استعمال این بدون ترکیب نمی آید و
پریروز و پری شب ہم از ہمین است **(اُردو)**
گزشتہ کا ماقبل۔ مذکر۔

پراپر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بضم ہر دو بای فارسی از عالم لبالب است
مولف عرض کند که اگرچه موافق قیاس ہست
ولیکن طالب سند استعمال می باشیم که دیگر ہمہ
محققین اہل زبان و زبانداں ازین ساکت اند
(اُردو) بہرا ہوا۔ لبالب۔ لبریز۔

پرادران اصطلاح۔ بقول برہان و
جہانگیری و جامع بفتح اول و ذال نقطہ دار بروزن
برادران پرنده ایست شکاری از جنس سیاه
چشم مانند چرغ و بحری لیکن بغایت پاکیزه منظر

(۳۰ جلد ۲)

و نیک اعضا و انچه از ان سرخ رنگ باشد بهتر است
و انچه درکوه تولک کند یعنی پر بریزد بکاری نیاید
و انچه در خانه تولک کند بسیار خوب می شود و بعربی
زمج خوانند. صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید
که صحیح (دو برادران) است که در دال می آید
خان آرزو در سراج نقل قول محققین بالا کرده.
صاحب محیط بر زمج گوید که بفتح اول یا بکسر و تشدید
میم نام پرند معروف شکاری از خفاف جوارح
آنرا شمارند و با انسان کم الفت گیرد و گویند
نوعی از عقاب. اهل عجم آنرا دو برادران گویند
و چون یکی از ان از شکار عاجز شود و اعانت آن
در شکار برادر آن نماید. بفارسی چرغ و بترکی
او تلکو نامند گوشت آن شدید الحراره جهت
ضعف دل طبعی و خفقان عارضی از ضعف
قلب یا بسبب دیگر نافع. **مولّف** عرض کند
که (دو برادران) بجایش می آید و این مخفف
و مبدّل آنست که لفظ دو حذف کردند و موحّده را
به بای فارسی و دال را به ذال معجمه بدل کردند
چنانکه اسب و اسپ و آور و آذر (**اردو**)
ایک شکاری پرند جسکو چرغ کہتے ہین. مذکر.

(۱) **پراریه** اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر را و زای هوّز
(۲) **پراریز** بمعنی پریسال و پارسال و هم او بر پریسال گوید که دو سال گزشته را
گویند **مولّف** عرض کند که (۲) مبدّل پریروز است که روز ماقبل روز گزشته را نام است
و (۱) مبدّل (۲) چنانکه بزغ و برغ. مخفی مباد که اصل (۲) پراروز است و ریز درینجا مبدّل
روز که واو بدل شده بیا چنانکه انگور و انگیر تسامح صاحب انند است در معنی که روز را سال
کرد (**اردو**) پرسون.

پرارین بقول برهان بکسر اوّل و رای قرشت بر وزن ریاحین بلغت زند و پازند بمعنی

خوب و نیکو و فرماید که بفتح اوّل ہم درست است **مولّف** عرض کند که حالا بر زبان فارسیان متروک ۔ اسم جامد فارسی قدیم است ۔ از صورت لغت واضح میشود که این مرکّب است از پر آر و بین که کلمۂ نسبت است و لیکن متحقق نشد که پر آر چہ چیز است (**اُردو**) خوب ۔ اچھا ۔

پراز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و سکون ما بعد بمعنی پراگندہ و منتشر و فرماید که بہ زای فارسی ہم آمدہ **مولّف** عرض کند که می تواند که اصل این پر آز باشد و معنی لفظی مملو از حرص و کنایہ از پراگندہ که پریشانی و انتشار لازمۂ کثرت حرص است و اللہ اعلم ۔ مشتاق سند استعمال باشیم (**اُردو**) پراگندہ ۔ منتشر ۔

پرازدہ اصطلاح ۔ بقول برہان و ناصری و رشیدی و جامع بفتح اوّل و ثانی بالف کشیدہ و بہ زای نقطہ دار زدہ و دال بی نقطۂ مفتوح پارۂ از خمیر که بجہت یک نان گرد و گلولہ کردہ باشند و فرماید که بکسر اوّل ہم آمدہ ۔ صاحب جہانگیری صراحت مزید کند که آنرا زوالہ نیز گویند و بہندی پیرہ نامند ۔ صاحب سروری گوید که فرزدق معرّب این است **مولّف** عرض کند که زوالہ که بہمین معنی می آید اسم جامد فارسی زبان است و این مرکّب باشد از پیرہ ہندی و زدہ فارسی که مفعول زدن است فارسیان (پیرۂ زدہ) بمعنی (گلولۂ درست کردہ) را بحذف تحتانی و تبدیل ہای ہوز بالف (پرازدہ) کردہ و پیرہ ہم مبدل پیڑا ہندی است که بہ رای ہندی باشد (**اُردو**) پیڑا ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ گندھے ہوئے آٹے کی گولی ۔

پراسال اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی پری سال **مولّف** عرض کند که این اصل است و مبدل این پری سال که می آید ۔ الف دران بدل شد بہ یا چنانکہ جنا

وحسیب واز ہمین قبیل است پریروز و پری شب ہم که روز و شب پیوسته را گویند و پراسال و پریسال ہم سال پیوسته را نام است مخفی مباد که پار در فارسی زبان برای ماقبل مستعمل چنانکه سال گذشته را پارسال گویند و پیرا برای ماقبل ماقبل (اُردو) پارسال کے ماقبل کا سال - مذکر -

پراسائینه اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرادف پراسال **مولف** عرض کند که بدون سند استعمال این را تسلیم نه کنیم که معنی ترکیبی این اجازت ترادف پراسال نمی دہد اگر سند استعمال بدست آید توانیم مزید علیه آن گوئیم (اُردو) دیکھو پراسال -

پراستن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی صاف و پالوده کردن **مولف** عرض کند که محققین مصادر ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس کرد که مخفف پیراستن باشد بر سبیل مجاز پالودن ہم نوعی از پیراستگی است که کثافت ازو دوری شود و ماخذ پیراستن ہم در انجا مذکور شود (اُردو) چھاننا - صاف و پاک کرنا -

پراش بقول برہان وجہانگیری و ناصری بفتح اوّل بروزن لواش بمعنی پاشیدن و پریشان کردن (حکیم سنائی - ۵) سنبل پرتاب را کرد عنبر پراش # چشم خرد باز کن قدرت خالق نگر # صاحب سروری گوید که پریش و پراش ہر دو بمعنی افشاندن و چیزی را از یکدیگر جدا کردن و مراد پریشان است **مولف** عرض کند که ہیچ یکی ازینها پی بحقیقت نبرد - پراش اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پریشان و پریش اماله آن و پریشان مزید علیه آن بزیادت الف و نون زائد تان و این اسم مصدر - پراشیدن است که می آید و حقیقت این به براش ہم مذکور که بجوید

گذشت و جا دارد که این را مبدلش گیریم چنانکه تب و تپ (اُردو) پریشان۔ دیکھو افژول۔

(الف) پراشید بقول برہان الف ماضی
(ب) پراشیدن ب و ب بمعنی (۱) بدحال
(ج) پراشیده و پریشان شدن و بیخود
گشتن و (۲) پاشانیدن و (۳) فرو نشاندن و
ج بمعنی بر باد داده و پریشان شده و بیخود گردیده
صاحب سروری ہم الف را بمعنی پریشان و
پراگنده کرد و شد آورده (مسعود سعد)
در پراگند بخت نیک چو ابر * زر پراشید نجم سعد
چو خور * و ہم او ذکر ب ہم کرده گوید که بمعنی اوّل
لازم و متعدّی ہر دو و بذکر ج گوید که مرادف
پریشیده (شاکر بخاری ع) مجلس پراشیده ہمه
میوه غراشیده ہمه * زرہا پاشیده ہمه نقل گران
کرده بله * صاحب بحر نسبت (ب) ہمزبان
برہان و فرماید که کامل التصریف است و
مضارع این پراشد۔ خان آرزو در سراج
بذکر معنی اوّل لازم و متعدّی ہر دو گفته۔ صاحب
موارد بذکر معنی اوّل و دوم و سوم (ب) گوید که
(۴) پریشان کردن **مؤلّف** عرض کند که اسم
مصدر (ب) ہمان پرآش که بجایش گذشت
فارسیان بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر
(دن) مصدری وضع کرده اند و معنی اوّل و چہارم
حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و معنی سوم
مجاز مجاز است که فرو نشاندن خاک را حاصل
پاشیدن آب است و الف ماضی مطلق (ب)
و (ج) اسم مفعولش حق آنست که پراشیدن امالهٔ آن
پریشیدن لازم است و پریشانیدن متعدّی آن
و استعمال فارسیان بر خلاف این تصرّف محاوره
باشد و بس (اُردو) الف (ب) کا ماضی اور ب
(۱) بدحال اور پریشان ہونا۔ بیخود ہونا (۲) چھڑکنا
(۳) ہٹانا (۴) پریشان کرنا (ج) ب کا اسم مفعول۔

پرافشاردن استعمال بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بال زدن **مؤلّف**

عرض کند کہ افشاردن بمعنی (۲) ریختن پر است ومعنی لفظی این ریختن پر باشد و بال زدن بمعنی پریدن وبپرواز آمدن پرندو نیز بال افشاندن پرند بسمل و مذبوح گذشت پس معنی (۳) بال افشاندن پرند مذبوح باشد برای معنی دوم وسوم طالب سند استعمال می باشیم کہ از سمع ما نگذشت و دیگر محقّقین و معاصرین عجم ازان ساکت (اُردو) (۱) دیکھو بال زدن کے پہلے معنے (۲) پر جھاڑنا (۳) دیکھو بال زدن کے دوسرے معنے - پھڑپھڑانا -

پر افشانی

اصطلاح - بقول بحر وغیاث و انند بمعنی (۱) ترک علائق کردن **مولّف** عرض کند کہ (۲) معنی حقیقی این کریز پرند ومعنی اوّل مجاز آن بر سبیل کنایہ باشد (اُردو) (۱) ترک علائق کہہ سکتے ہین - مذکر - یعنی دنیاداری کو ترک کرنیکا حاصل بالمصدر (۲) کُریز - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونّث - پرندون کا پُرانے پرون کو جھاڑ کرنئے نکالنا - پرانے پر گرانا -

پر افگندن

اصطلاح - بقول بہار (۱) کنایہ از عاجز و درماندہ شدن و (۲) پر ریختن و توللک نمودن جانوران پرند (خواجہ نظامی ؎) زخاریدن کوس خار اشگاف ؎ پر افگندہ سیمرغ در کوہ قاف ؎ صاحب بحر نذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ مرادف پر انداختن و (۳) نشاط کردن **مولّف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است ومعنی اوّل وسوم مجاز آن - برای معنی سوم مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم بہ زبان ندارند و دیگر محقّقین اہلزبان ہم ازان ساکت و از نظر ما ہم نگذشت (اُردو) (۱) عاجز آنا (۲) کُریز مین آنا - دیکھو افشاندن بال (۳) خوشی کرنا -

پر اگوہ

اصطلاح - بقول برہان وسروری و رشیدی و ناصری بفتح اوّل وضمّ کاف وسکون واو وظہور ہا (۱) آنروی کوہ و آنطرف و آنجانب کوہ را گویند و (۲) بعضی طرفی از کوہ را گفتہ اند

کہ عمیق باشد و آب از انجا روان شود (نزاری ؎) گذر بود مان برپراکوہ تون ٭ زشهر آمدیم از سحرگہ برون ٭ **مولف** عرض کند کہ پرا درین اصطلاح مرکب مجازاست و معنی حقیقیش بجایش گذشت و بمعنی دوم مجاز مجاز (**اُردو**) (۱) پہاڑ کے پرے (۲) پہاڑ کی وہ سمت جو عمیق ہو جس سے پانی بہتا ہو۔ مونث۔

پراگن بقول سروری بفتح با وکسر کاف فارسی (۱) پریشان کنندہ (استاد معزی ؎) ہنگر بدست خامۂ او گر ندیدۂ ٭ بحر گہر پراگن و ابر گہر فشان ٭ و (۲) بمعنی امر نیز (منوچہری ؎) انوشہ غور طرب کن جا و دان زی ٭ درم دہ دوست خوان و شمن پراگن ٭ **مولف** عرض کند کہ معنی اوّل ہیچ است کہ بدون ترکیب حاصل نمی شود و بمعنی دوم امر حاضر پراگندن است محقق الزبان این را ابهر و معنی اسم جامد دانست و خیال نکرد کہ مشتق است و بہ (گهر پراگن) در کلام معزی غور نکرد کہ اسم فاعل ترکیبی است (**اُردو**) (۱) پریشان کرنیوالا (۲) پریشان کر۔

پراگند بقول برہان و ناصری باکاف فارسی بروزن دماوند ماضی پراگندن است یعنی متفرق ساخت و پریشان کرد۔ صاحب سروری بذکر معنی بالا صراحت مزید ہم کند کہ بزیادت تحتانی پیراگند ہم می آید و فرماید کہ پرگند ہم (شاعر ؎) دست و زبان زرد در پراگند اورا ٭ نام نکیتی نہ از گراف پراگند ٭ **مولف** عرض کند کہ مصدر (پراگندن) بجایش می آید این ماضی مطلق اوست و بفتح نون مضارعش ہم و پرگند و پیراگند متعلق است از پرگندن و پیراگندن کہ بجایش می آید (**اُردو**) دیکھو پراگندن یہ اس کا ماضی ہے اور مضارع۔

پراگندگی بقول صاحب آصفی بمعنی پریشانی **مولف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر پراگندن است و سند این در ملحقات می آید (**اُردو**) پراگندگی۔ دیکھو پریاش۔

پراگندگی آوردن

استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی پریشان کردن است (نظامی ے) دود یک شو وبشکند کوہ را ؎ پراگندگی آرد انبوہ را ؎ (**اُردو**) پراگندہ کرنا ۔ پریشان کرنا ۔

پراگندگی افتادن

استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ واقع شدن پریشانی است (نظامی ے) پراگندگی درسپاہ اوفتاد ؎ پژوہش ورآزرم شاہ اوفتاد ؎ (**اُردو**) پریشانی لاحق ہونا ۔

(الف) پراگندن
(ب) پراگندہ

(الف) بقول بحر مخفف پراگندیدن کہ می آید بمعنی (۱) پریشان کردن و (۲) متفرق ساختن و (۳) برپاشیدن و فرماید کہ سالم التصریف است صاحب موارد در ہرسہ معنی ہمزبان بحر **مولف** عرض کند کہ مضارع این پراگند بتحقیق ما کامل التصریف است و (ب) بقول برہان بمعنی پریشان ومتفرق گردیدہ وپاشیدہ اسم مفعول این صاحب سروری ہم ذکر این کردہ (سعدی لہ) خداوند نعمت بحق مشتغل ؎ پراگندہ روزی پراگندہ دل ؎ وصراحت ماخذ این مصدر بر پراگندیدن کنیم کہ اصل این است (**اُردو**) الف (۱) پریشان کرنا (۲) متفرق کرنا (۳) چھڑکنا (ب) (۱) پراگندہ بقول آصفیہ ۔ پریشان ۔ منتشر ۔ تتر بتر ۔ **مولف** عرض کرتا ہے کہ پراگندن کا مفعول ہے بمعنی اوّل (۲) متفرق (۳) چھڑکا ہوا ۔

پراگندہ حال

اصطلاح ۔ بہار ذکر این کردہ این را مرادف پریشان گوید (سلمان ے) چون زلف شاہدان تو ہرکس کہ سرتبافت ؎ خود را سیہ گلیم و پراگندہ حال یافت ؎ (اسیر ے) گرد دل غبار گشتہ امید خیال ہست ؎ باران شکار ابر پراگندہ حال ہست ؎ **مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد از کسی کہ کیفیت او پراگندہ باشد و پراگندہ دریںجا صفت کیفیت اسم فاعل ترکیبی است

ازقبیل پراگندہ دل کہ می آید (اُردو) پراگندہ حال - پریشان حال اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو پریشان ہو -

پراگندہ دل اصطلاح - بہار ذکر این کردہ گوید کہ مرادف پراگندہ حال **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد ازکسی کہ دل او پریشان باشد مرادف پراگندہ حال - سنداین برپراگندہ ازکلام سعدی شیرازی گذشت (اُردو) پراگندہ دل اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو پریشان حال ہو اور جس کا دل پریشان ہو -

پراگندہ روزی اصطلاح - بقول بہار مرادف پراگندہ حال و پراگندہ دل **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس و اسم فاعل ترکیبی - سند این ازسعدی برپراگندہ دل گذشت (اُردو) دیکھو پراگندہ دل -

پراگندہ شدن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی پریشان شدن است (اسدی طوسی ؎) سخن کو گذشت ازمیان دو تن ٭ پراگندہ شد برسر انجمن ٭ (اُردو) پریشان ہونا -

پراگندہ کردن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و متعدی مصدر گذشتہ یعنی پریشان کردن (نظامی ؎) زمین زندہ دار آسمان زندہ کن ٭ جہان گیر و دشمن پراگندہ کن ٭ (اُردو) پریشان کرنا -

پراگندہ گردیدن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ مرادف پراگندہ شدن (نظامی ؎) نباید بروز خم راندن چو تیغ ٭ کزآہن نگردد پراگندہ میغ ٭ (اُردو) دیکھو پراگندہ شدن -

پراگندہ گفتن استعمال - صاحب آصفی ذکراین کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی پریشانی در گفتن و پریشان گوئی کردن و

پریشان گفتن (سعدی ؎) اگر ابلہی مشک را گندہ گفت ٭ تو مجموع باش او پراگندہ گفت ٭ صاحب ناصری بر پراگندہ گو گوید کہ آنکہ سخن نامنتظم و بی ترتیب گوید (دولہ ؎) پراگندہ گوئے حدیثم شنید ٭ جز احسنت گفتن طریقی ندید ٭ (اُردو) پریشان گوئی کرنا۔ بیان پریشان کرنا۔

پراگندیدن بقول بحر معنی (۱) پریشان کردن و (۲) متفرق ساختن و (۳) برپاشیدن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این پراگند و صراحت مزید کند کہ صیغہ اسم فاعل و امر و نہی نیامدہ۔ صاحبان موارد و نوادر کہ محققین مصادر اند این را ترک کردہ اند و دیگر محققین فارسی زبان ہم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم این مصدر پراگند کہ مخفف پراگندہ است فارسیان بزیادت یای معروف و علامت مصدر (دن) این را مرکب کردند و مضارع این پراگندد باشد نہ پراگند و پراگند مضارع پراگندن باشد نہ مضارع این و حاصل بالمصدر این پراگندیدگی و مصدر پراگندن گذشت مخفف این و امر حاضر این پراگند مستعمل نیست بلکہ استعمال امر حاضر پراگندن کہ پراگن است برزبان است (اُردو) (۱) پریشان کرنا (۲) متفرق کرنا (۳) چھڑکنا۔

پراگی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر کاف عجمی بمعنی خود و مغفر **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است۔ معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین ساکت (اُردو) خود۔ مذکر۔ دیکھو بیضۂ فولاد۔

پرالک بقول برہان و جہانگیری و رشیدی بفتح اوّل و لام و سکون کاف (۱) فولاد جوہردار را گویند عموماً و (۲) تیغ و شمشیر را خصوصاً (حکیم اسدی ؎) ازان آہن لعل گون تیغ چار ٭ ہم از روہنی و پرالک ہزار ٭ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع و فرماید کہ بہ ہمین معنی فلالک می آید۔

صاحب ناصری بر معنی دوم قناعت کرده. خان آرزو در سراج گوید که پلالک و پاپارک هم بهمین معنی است و میفرماید که تحقیق آنست که لام و را در این کلمات بهم مبدل گشته اند و یک لغت است و سوم قلب دوم یا بر عکس **مولف** عرض کند که این تحقیق بنا شد و تحقیق آنست که این مبدل همان پلارک که بموحده گذشت چنانکه تب و تپ و ما صراحت ماخذش هم در اینجا کرده ایم تبدیل رای مهمله بالام و بالعکس آن موافق قیاس چنانکه چپار و چپال و الوند و اروند (**اردو**) دیکھو پلالک

پران | بقول آنند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی پرواز کنان **مولف** عرض کند اسم حال پریدن است از مشتقاتش آنانکه ذکر این کرده اند اسم جامد دانسته اند. تسامح شان است (**اردو**) زمانہ حال میں اڑنے والا۔

پرانشکی | اصطلاح۔ صاحب روزنامه بحواله سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار گوید که نام جهاز است **مولف** عرض کند که معاصرین عجم نظر بر زود سیریش بدین اسم موسوم کرده باشند مرکب از پران و جزو دوم این مرکب متحقق نه شد که چه چیز است والله اعلم محض قیاس ماست (**اردو**) ایک جہاز کا نام فارسی حال میں پرانشکی ہے۔ مذکر۔

پرانداخ | بقول برہان و موید بسکون نون و آخر که خای نقطه دار باشد بر وزن چپ انداز. بیتاج و سختیان را گویند. صاحب جہانگیری گوید که بحذف الف اول هم گویند **مولف** عرض کند که صراحت کامل این برا پرانداخ گذشت و از ماخذ این هم همدر انجا بحث (**اردو**) دیکھو اپرانداخ۔

پرانداخت | بقول ناصری بمعنی چرم و بیتاج **مولف** عرض کند که اپرانداخ در الف مقصوره گذشت و اشارهٔ این هم همدر انجا موجود (**اردو**) دیکھو اپرانداخ۔

پرانداختن | بقول برہان و جامع (۱) کنایه از عاجز شدن و فرو ماندن و زبون گردیدن و (۲)

پر ریختن و تولک کردن جانوران پرندہ و (۳) پر مہرہ
کردن یعنی پر خوردن و برگردانیدن از معدہ و اورا
بترکی اوغشی گویند و آن دلیل ہضم شدن طعمہ و
پاک گردیدن معدہ است و (۴) بمعنی مجرد گشتن
و (۵) نشاط کردن ہم ۔ صاحب بحر ذکر معنی اوّل و
دوم و چہارم و پنجم کردہ ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات
بر معنی اوّل قانع و صاحب رشیدی ہمزبانش (نظامی
ره) داد درین دور پراند اختنست ؛ در پر سیمرغ
وطن ساختنست ؛ خان آرزو در سراج ذکر معنی
اوّل و دوم نسبت معنی سوم گوید که پر خوردہ بر آوردن
مرغ شکاری از معدہ و نقل معنی چہارم و پنجم ہم
کردہ بہار این را مرادف پر افگندن گوید (خاقانی
ره) از شکوہ ہمای دولت تو ؛ کرکس آسمان
پر انداز د ؛ **مولّف** عرض کند که معنی دوم
حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن و معنی سوم را
ہم مجاز دانیم که اہل ولایت دہند برای قی
کردن پر در حلق می اندازند و معنی چہارم و پنجم را
نظر باعتبار جامع که صاحب زبان است تسلیم
کنیم و این مجاز معنی سوم باشد که پرند بعد از انکه
پر انداز د مجرد میشود و اہل ولایت روزادہ قے
کنند و بعد ازان خیلی خوشحال می شوند (**اردو**)
(۱) عاجز ہونا (۲) پر جھاڑنا (۳) قی کرنا (۴)
تنہا ہونا (۵) خوشی کرنا ۔

پراندن بقول بہار و وارستہ (۱) کنایہ
از تعریف بیجا کردن چنانکه مثل مشہور است که "
پیران نمی پرند و مریدان می پرانند " یعنی در
حق پیری گویند که قوت طیران دارد و پرواز نمیکند
صائب ره) بیکدو جلوہ زمین گیر گشت کاغذ باد ؛
بہیچ جا نرسد ہر که می پرانندش ؛ **مولّف**
عرض کند که پرانیدن که می آید بقول بحر کنایہ
از تعریف بیجا کردن و مبالغہ در مدح کسی کردن
ولاف زدن است و این مخفف آن است که
تحتانی حذف شد و بمعنی حقیقی (۲) متعدی پریدن
است (**اردو**) (۱) بیجا تعریف کرنا ۔ کسی کی

تعریف مین مبالغہ کرنا۔ لاف مارنا (۳) اُڑانا۔

پرانہ بقول برہان واننذ ہمان پرآنہ کہ در موحّدہ گذشت نام شہری و مدینہ ایست نامعلوم **مولّف** عرض کند کہ ترک این برہیچ بیان تفوّق داشت یکی از معاصرین عجم گوید کہ اصل ہمین است و آن مبدّل این و می فرماید کہ در زمانۂ سلف از مضافات ایران بود و وجہ تسمیہ نام معلوم (**اُردو**) پرانہ ایک شہر کا نام تہا جو مضافات ایران مین واقع تہا۔ مذکر۔

پرانیدن بقول برہان بروزن دوانیدن (۱) کنایہ از تعریف کردن (ظہوری ؎) کہن رندۂ خویش رامی پرانم ؛ لوی زراطلس پرنیان بر نیزۂ صاحب بحر گوید کہ بفتح اوّل (۲) متعدّی پریدن و نسبت معنی اوّل می فرماید کہ کنایہ باشد از تعریف بیجا کردن و مبالغہ در مدح کسی و (۳) لاف زدن کامل التصریف و مضارع این پراند۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل کردہ **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ بر پریدن می آید درینجا ہمین قدر کافی است کہ بقاعدۂ فارسی متعدّی آنست و پرانیدن کبوتر و مگس داخل معنی دوم باشد (ظہوری ؎) بر پرانیدہ ام کبوتر دل ؛ شاہبازان شکار باید کرد (ولہ ؎) جوش عجبی بر شکریت بوالہوسان را ؛ از خدمتیا تم بپرانم مگسی چند ؛ (**اُردو**) (۱) تعریف بیجا کرنا (۲) اُڑانا (۳) لاف مارنا۔

پراور بقول برہان وبحر باد او بروزن برادر تیز پر و تیز و پرندہ را گویند **مولّف** عرض کند کہ مبدّل ہمان پرآور کہ بہ ممدودہ گذشت (**اُردو**) دیکھو پرآور۔

پراوند بقول برہان و ناصری واننذ بروزن زراوند چوب گندہ باشد کہ در پس در اندازند تا در کشودہ نگردد **مولّف** عرض کند کہ اصل این بموحّدہ یافتہ می شود و این مبدّل آن چنانکہ تب و تپ و مرکّب با بر بمعنی بالا و آوند بمعنی اوّلش لفظی این رسنی کہ بالا باشد و کنایہ از ہمان چوب

کہ بالای دو دریا شد و در رابستہ دارد۔ مرادف بسکلہ
(اُردو) بلّی۔ مونث۔ دیکھو بسکلہ۔

پراہام بقول برہان با میم ساکن در آخر بروزن
فراہان نامی است پارسی پاستانی و معرّب آن ابراہیم
است و نام جہودی بودہ در نہایت سامان و تجمّل
در زمان بہرام گور و بہرام سامان او را تمام بسقائی
لنبک نام بخشید **مولف** عرض کند کہ مبدّل براہام
کہ بموحّدہ گذشت چنانکہ تنب و تنپ و حقیقتش ہمدرانجا
مذکور (اُردو) دیکھو براہام۔ نیز ایک یہودی کا نام

پرائیدن بقول اننڈ بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بکسر ہمزہ آرایش دادن و پیراستہ نمودن و پیراستن
موی و پیراستن درختان **مولف** عرض کند
کہ مخفف پیرائیدن توان گفت کہ بہمین معنی می آید
مشتاق سند استعمال می باشیم کہ استعمال این مخفف
از نظر ما نگذشت و بگوش ما نخورد۔ معاصرین
عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین ازین ساکت
(اُردو) دیکھو پیرائیدن۔

پرباختن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی عاجز شدن
از پرواز **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(ظہوری ؎) نام پرواز لب بام گذارد ہیہات ؎
قدسیان در شکن دام تو پرباختہ اند ؎ (اُردو)
پرواز سے عاجز ہونا۔ اُڑ نہ سکنا۔

پرباد شدن مصادر اصطلاحی۔ بقول بحر و
پرباد گشتن اننڈ و غیاث بضم بای فارسی متکبر و
مغرور شدن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) مغرور ہونا۔

پربار بقول برہان و ناصری بروزن ہر بار خانۂ تابستانی باشد۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بہمین
معنی پربارہ و پربال و پربالہ ہم آمدہ۔ صاحب رشیدی می فرماید کہ پروار و پروارہ و فروار و فرارہ
و فروال و فروالہ ہم بہمین معنی آید و بعضی گفتہ اند کہ خانہ کہ بالای خانہ سازند و دریچہا گذارند تا از
ہر طرف باد آید و بعد ازان بمعنی مطلق خانۂ سر مستعمل شد و فرماید کہ جانوری کہ در خانۂ تابستانی بر بندند

(۴۷۵۰)

تا فربہ شود آنرا پرواری گویند (الخ) خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بدل بای فارسی بہ بای تازی و واو و بدل را بہ لام چنانکہ ضابطۂ فارسیان است آمدہ چنانچہ بمعنی ببای فارسی بمعنی خانۂ تابستانی و ببای عربی بمعنی غرفہ و بالاخانہ نوشتہ اند و اوّل اصح است **مولّف** عرض کند کہ محقق نازک خیال حق تحقیق ادا نکرد (بر بارہ) بمعنی حجرۂ بالای حجرہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم و مبدّل آن پر بارہ را فارسیان بر سبیل مجاز بمعنی خانۂ تابستانی استعمال کردہ اند و خانۂ تابستانی داخل زمین ہم باشد و بالای خانہ ہم در بلاد گرم اکثر زیر زمین درست کنند و در بلاد سرد بالای خانہ پس متحقق شد کہ پر بارہ کہ می آید اصل این است و مبدّل بر بارہ چنانکہ تب و تپ و دیگر ہمہ مرادفات این ہم مبدّل ہمین است کہ صراحت تبدیل بجایش کنیم و لغت زیر شرح مخفف پر بارہ بحذف ہای ہوّز این است حقیقت این (**اُردو**) تہ خانہ ۔ دیکھو بادغر ۔

پر بارہ اصطلاح ۔ صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی و سراج ذکر این کردہ اند و مرادف پر بار گفتہ اند (ناصر خسروؔ) ناگہ باد جہان کہ مرد دین را ؎ در چاہ فگند از سر پر پارہ ؛ صاحب سروری بذکر معنی بالاخانۂ را ہم گفتہ کہ بالای خانہ سازند و بر اطراف دریچہا باشد کہ از ہر جانب باد داخل آن شود **مولّف** عرض کند کہ ما بر پر بار کہ گذشت حقیقت خانۂ تابستانی را بیان کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ آن مخفف این است بحذف ہا و این مبدّل بر بارہ کہ در موحّدہ گذشت چنانکہ تب و تپ (**اُردو**) دیکھو پر بار ۔

پر باز کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) رفتن کہ مقابل آمدن است و (۲) جفت شدن و بقول موید (۳) پرواز کردن ۔ صاحبان انند و غیاث ذکر مضارع این بمعنی سومش کردہ اند صاحب موید بذکر مضارع این گوید کہ (۴)

روی به پریدن آوردن **مؤلف** عرض کند که همین است معنی حقیقی و معنی سوم حاصل آن و معنی دوم مجازش که پرندبرای جفت شدن اوّل پر را باز کند و پس ازان بالای پشت ماده بنشیند. و معنی اوّل هم مجاز است که به پریدن پرندرفتن آنست (**اُردو**) (۱) جانا (۲) جفتی کرنا (پرندکا) (۳) پرواز کرنا۔ اُڑنا (۴) اُڑنے کا قصد کرنا۔ پر تولنا۔

پر باشیدن استعمال۔ بهار اشاره این بدیل پر کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پر بودن است بالقسم (حکیم شفائی ؎) تو جام لاله گون خور با دشمنان بخلوت ٭ پر باش گو زغیرت خون در کنار باشند ٭ (**اُردو**) بهرا ہوا رہنا۔

(۱) **پر بال** اصطلاح۔ (۱) بقول برہان
(۲) **پر باله** بروزن ہرسال بمعنی پرباره است که خانه تابستانی باشد. و (۲) بروزن ہرساله بمعنی (۱) صاحبان جهانگیری و رشیدی هم ذکر هردو کرده اند **مؤلف** عرض کند که (۲) مبدّل پربارہ که گذشت و (۱) مبدّل بر بار۔ رای مهمله بدل شد بلام چنانکه چپار و چپال و حقیقت ماخذ این بر پربار عرض کرده ایم (**اُردو**) دیکهو پرباره و پرباره۔

پر به آوردن مصدر اصطلاحی۔ بهار بر معروف قانع۔ صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که سند بهار بکار اونمی خورد که از کلام صائب پیش کرده و ازان (پر بیرون آوردن) پیداست (صائب ؎) بدیدن کم نگردد شوق رخسار لطیف او ٭ ز شوق آب ماهی پر درین دریا برون آرد ٭ صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت و از سندش معنی این (۱) پرواز کردن و (۲) بلند پرواز شدن پیداست و معنی حقیقی این (۳) پیدا کردن پر۔ (رضی نیشاپوری ؎) به پای همت او بر نساید ٭ اگر فکرت بر آرد پر و بالا ٭ و همین معنی پیداست از کلام ظهوری هم (؎) مبادنامه بر آن کس که بر نیارد پر ٭ ضرورتست که قاصد کبوتری و اند ٭ (**اُردو**) (۱) اُڑنا (۲) بلند پرواز ہونا (۳) پر نکالنا

بقول آصفیہ نئے پر لانا۔ اُڑنے کے قابل ہونا۔

(۱) **پر بر سر بستن** مصادر اصطلاحی۔ بقول

(۲) **پر بر سر زدن** بہار و بحر او ۲ از عالم گل بر سر زدن و تاج بر سر زدن **مولّف** عرض کند کہ قائم کردن پر بر سر دستار یا تاج کہ علامت عہدہ و عزّت باشد و بصلہ باہم آمدہ یعنی پر بر سر بستن و زدن (میر معزی ؎) مگر کہ کبکان اندر ضیافت نوروز ٭ بریدہ اند سر زاغ بر سر کہسار ٭ کہ بستہ اند ہمہ پر زاغ بر سر بر ٭ کہ کردہ اند ہمہ خون زاغ بر منقار ٭ (میرزا عبد اللہ عشق ؎) پر طاؤس چون بسر نزند ٭ می کند صد ہزار رنگ شکار ٭ (**اُردو**) پگڑی یا تاج مین پر لگانا جو عہدے اور عزّت کی علامت ہے۔

پر بر فرق نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار از عالم تیر در جگر نشستن (محمد قلی سلیم ؎) کدام روز مرا سایہ بسر انداخت ٭ کہ ہمچو تیغ بفرقم پر بہانہ نشست ٭ **مولّف** عرض کند کہ بمعنی قائم شدن پر بر سر است لازم مصدر گذشتہ و کنایہ از حاصل شدن عزّت (**اُردو**) پر دستار یا تاج مین قائم ہونا۔ عزّت حاصل ہونا۔

پر برناوش اصطلاح۔ بقول برہان بای ابجد و رای قرشت و نون بالف کشیدہ و واو و شین نقطہ دار و حرکت نامعلوم لفظی است بمعنی آسمان کہ فلک باشد۔ صاحب سروری گوید کہ در مؤید الفضلا بمعنی فلک نوشتہ امّا اِشعار بحر کتش نکردہ **مولّف** عرض کند کہ (پیر ناوش) لغتی است کہ بجایش می آید صاحب مؤید برای تائید فضلا این را بحذف تحتانی قائم کرد و صاحبان برہان و سروری نقلش کردند و از قیاس و تلاش کار نگرفتند این است مرتبہ تحقیق محقّقین با نام و نشان کہ پیری را کہ مثل جوان است بدین صورت قائم کردند کہ قیاس از تحقیق ماخذ دور افتاد (**اُردو**) دیکھو آسمان۔ دیکھو پیر برناوش۔

پر بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ

اشارۂ آن بر (پر بر سر بستن) کرد و در تعریفش گفتہ کہ
از عالم گل بر سر زدن است و از سند معز نیشاپوری
کہ بر (پر بر سر بستن) گذشت استناد کردہ و ما صراحت
کاملش ہمدر انجا کردہ ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ
بمعنی حقیقی است یعنی پر پرندہ را بستن تا از پرواز باز ماند
(اُردو) پر باندہنا ۔

پر بودن مصدر اصطلاحی - بقول بہار بمعنی
لبریز شکوہ بودن مرادف دل بر داشتن (مسیح کاشی
۵) آتش بزبان شعلہ بر من زد بانگ ٭ کز مہر چہ بسان
خاکستر گنگ ٭ گفتم کہ بدین خسان ندارم سر جنگ ٭
با آنکہ پرم ز پای تا سر چون چنگ ٭ صاحب بحر ہم باستناد
ہمین شعر انمعنی را قائم کردہ **مولّف** عرض کند کہ
بالضم بمعنی لبریز بودن و مملو بودن است و ہیچ تعلق
باشکوہ نیست و معنی شکوہ از مجرد این مصدر اصطلاحی
پیدا نمی شود تا آنکہ صراحتش نہ کنیم مثلاً " گوئیم کہ
دلم از شکوہ پر است " و از سند مسیح کاشی مصدر
(پر بودن) ہم پیدا نیست و پُرم در کلامش مخفف
(پر دلم) باشد ما استعمال پرم بہمین معنی می توانیم کرد
باستناد ہمین شعر و لیکن بوثیقۂ این استعمال مصدر
(پر بودن) بدینمعنی قائم نمیتوانیم کرد فتامّل (اُردو)
پر دل ہونا دکن مین مستعمل ہے بمعنی دل شکوے اور
شکایت سے لبریز ہونا - دل مین عداوت اور کدورت ہونا

پر بودن دل مصدر اصطلاحی - بقول بحر بمعنی
مکدّر شدن خاطر **مولّف** عرض کند کہ بالضم - ترجمہ
محاورۂ دکن است و در کلام فرس بدینمعنی نیافتیم و
دیگر محققین اہل زبان ہم ازین ساکت و معاصرین عجم ہم
برزبان ندارند - مشتاق سند استعمال می باشیم و بمعنی
حقیقی درست است یعنی مملو بودن دل از چیزی
اعم ازینکہ از کینہ باشد یا محبت کہ اظہار آن
لازم است و از مجرد پر بودن دل معنی بیان
کردۂ بحر حاصل نمی شود (اُردو) دل بھرا ہونا
پر دل ہونا - دل مکدّر ہونا ۔

پرہ بون اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و الضم و بضمّ بای موحّدہ نوعی از ابریشم

رنگین ومنقوب که در ملک چین می شود و صاحب موید این را بهردو بای فارسی آورده گوید که بالفتح دیبای تنک را نام است و در بعضی نسخ قلمی موید به تحتانی عوض موحده چهارم بمعنی دیبای تنک آمده **مولف** عرض کند که بعضی از معاصرین عجم بهردو بای فارسی صحیح دانند و می گویند که در فارسی قدیم دیبای تنک را نام بود که قسمی لطیف بود والله اعلم بحقیقة الحال (**اردو**) دیبا کی ایک خاص قسم کا نام فارسی مین پربون یا پرپون ہے - مذکر -

پربها دادن مصدر اصطلاحی - بقول بهار زیاده از مقدار بها دادن (مومن استرابادی ؎)
پربهائی مده بهر رقیب ٭ قیمت طاعت ریا معلوم ٭
(سعید اشرف ؎) چنان در آدمیت بود استاد ٭ که پر چیزی بهای خود نمیداد ٭
صاحب انند نقل نگار بهار **مولف** عرض کند که قیمت کامل چیزی ادا کردن است نه زیاده از مقدار (**اردو**) قیمت سے زیاده دینا - کامل قیمت ادا کرنا -

پرپا اصطلاح - بقول بهار و بحر و چراغ هدایت بهردو بای فارسی بوزن فردا کبوتری که پر از پاپایش برآمده باشد - صاحب انند همین را بزیادت تحتانی (پرپای) نوشته که مزید علیه اینست و بهردو بفتح اول باشد اسم فاعل ترکیبی بمعنی پر بر پای دارنده (ملا طغرا ؎)
زبسکه ریشه دوانیده از رطوبت می ٭ بط شراب برنگ کبوتر پرپاست
(**اردو**) پاموز - دیکهو پای موز دکن مین پاؤن پر اکهتے ہین - وه کبوتر جسکے پاؤن پر پر ہون

پرپایه اصطلاح - بقول برهان و بحر و سراج بضم اول وسکون ثانی و بای فارسی بالف کشیده و فتح یای حطی (۱) جانوریست که آنرا هزار پا می گویند و بعربی شبث و بقول بعضی (۲) جانوریست پر دست و پا که عوام آنرا خر خدا نامند صاحبان سروری و ناصری بر معنی اول قانع - صاحب رشیدی بذکر معنی اول می فرماید که معنی ترکیبی این بسیار پاست - صاحب محیط بر شبثا گوید که نوعی

رتیلاست وگویند کہ آن نوعی از عنکبوت کہ بفارسی
ہزار پایہ و بہندی کن کھجورہ گویند دابہ ایست کہ
آنرا شش پای دراز بود و بعضی گفتہ اند دابہ بسیار
پا و آنرا اشحم الارض و عنکبوت ضخیم نامند و حق آنست
آن قسمی از رتیلاست خوردن آن مورث صداع
و دوار و معدہ و دوام قی و تابع آن اقتباس براز
و دشواری بول و بسرعت می کشند **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است **(اردو)** کن کھجورہ۔
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ہزار پا۔ صدپا
آپ ہی نے (کن کھجورا) پر فرمایا ہے ایک زہریلے
کیڑے کا نام جو کان مین گھس جاتا یا جسم مین چمٹ
کر پاؤن گڑا دیتا ہے

پرپر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بضم اول و فتح ثالث (۱) رستنی باشد کہ
در زمین نمناک و مرطوب می روید۔ صاحب رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار می فرماید
بضم بای فارسی اول و فتح بای فارسی دوم (۲)
بمعنی مملو از موی۔ صاحب محیط بر (بربر) بہر دو
بای عربی گوید کہ اسم ثمر اراک است و براراک
می فرماید کہ درخت مشہور است کہ آنرا بفارسی
درخت شورہ و درخت مسواک و چوج و بہندی
پیلو و جال و بعربی بربر گویند۔ گرم در دوم و
خشک در اول۔ یابس الطبع و در ان قبض و
تفتیح و حرافت اندک و جالی و محلل و مقطع و منافع
بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ ما این را مفرس
دانیم کہ فارسیان ہر دو موحدہ را بہ بای فارسی
بدل کردند چنانکہ تب و تپ **(اردو)** (۱) پیلو
دیکھو پسنباج (۲) پرون سے بھرا ہوا۔

پرپرک اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار آلۂ بازی کہ مدوّر باشد
و طفلان با رشتہ بازی کنند کہ بہندی پھرکی نامند
مؤلف عرض کند کہ تعریف این بر باد پرگل شست
جز این نیست کہ این را اسم جامد فارسی جدید گوئیم
کاف تصغیر مرکب می نماید با پرپر و تکرار پر بمعنی

پریدن این آلہ باشد کہ بواسطۂ رشتہ بر ہوا می پرد
(اُردو) پھرکی۔ دیکھو باد پر۔

پرپرہ اصطلاح۔ بقول برہان بفتح بای فارسی
بروزن غرغرہ فلوس کوچک بسیار تنک بغایت
ریزہ را گویند۔ صاحب جہانگیری گوید کہ پشیز را
نام است (خواجہ شمس الدین محمد درکانی سہ)
درست گشت کہ خورشید در خزانۂ تو؛ قراضہ
ایست دغل بر مثال پرپرہ؛ صاحب سروری
گوید کہ دینار باشد امّا در فرہنگ بمعنی پشیز آوردہ
صاحب ناصری گوید کہ تنک ریزہ و این را پارہ
ہم گویند۔ صاحب رشیدی نقل ہر دو قول کردہ
خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق درم کوچک بسیار
ریزہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ این مخفف
(پارہ پارہ) بحذف ہر دو الف وہای ہوز است و بس (اُردو)
وہ سکہ جو کم سے کم مقدار میں ہو۔ مذکر۔

پرپوزہ اصطلاح۔ بقول مؤید بالفتح ہمان
پتفوز کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدّل
برپوز است کہ بجایش گذشت چنانکہ تنب و تنپ
(اُردو) دیکھو برپوز۔

پرپہن اصطلاح۔ بقول برہان بفتح بای
فارسی وہا بروزن نسترن رستنی باشد کہ آن را
خرفہ می گویند و بعربی بقلہ الحمقا و فرفخ۔ صاحبان
جہانگیری و سروری و ناصری و رشیدی و سراج
و بہار ذکر این کردہ اند (امام ابو المفاخر رازی
سہ) در نظر مردمک چون ترہ زار فلک؛ روشنیش
کوکنار تیرگیش پرپہن؛ **مؤلف** گوید کہ ما
حقیقت این را بر بخلہ نوشتہ ایم درینجا ہمین قدر
کافی است کہ فارسیان این را پہن پر نام نہادند
بہ تشبیہ پہنائی او وہمچون پر پرند (اُردو) دیکھو بخلہ۔

پرپین اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و سراج بکسر
بای فارسی بروزن زنگین ماہ پروین را گویند و بعربی جدوار
خوانند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را بر (انتلہ
سودا) عرض کردہ ایم و این اسم جامد فارسی قدیم است و
بس (اُردو) دیکھو انتلہ سودا جس پر جدوار کا بیان ہے۔

پرت بقول انند و غیاث بمعنی (۱) بر دو از راہ یکسو شو۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاجار گوید کہ (۲) بمعنی بر جہانیدن و افتادن **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل را بہمان صورت درست دانیم کہ پرتیدن بمعنی از راہ یکسو شدن آید محققین مصادر ازین مصدر ساکت و آنانکہ معنی اوّل را نوشتہ اند ہر دو ہند نژاد اند بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم و اگر سند بدست آید وجود مصدر متروک التصریف را تسلیم کنیم نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب رہنما تعریف خوب نکرد مصدر (پرت کردن) بمعنی جست کردن و خود را بر جہانیدن) بر زبان معاصرین عجم است و اشارۂ این بر (از بالای بند خود ش پرت کردن) گذشت پس اسم مصدر باشد بمعنی جست (**اُردو**) (۱) ہٹ جا۔ راستہ دے (۲) جست بقول آصفیہ دیکھو انداز۔

پرتاب اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری با تای قرشت بروزن مہتاب (۱) بمعنی انداختن باشد و (۲) نوعی از تیر ہم کہ آنرا بسیار دور توان انداخت۔ بہار گوید کہ بمعنی اوّل اکثر زبان اہل ماوراءالنہر است و مردم ایران کم بدان تلفظ کنند و اطلاق آن برای معنی دوم شائع و پرتاب کردن و پرتاب در انداختن مستعمل۔ صاحب سروری معنی اوّل را دور افگندہ گوید چنانکہ (سعدی ؎) نظر کن چو سوفار داری بشست ٭ نہ آنگہ کہ پرتاب کردی ز دست ٭ و نیز معنی دوم از جوہر زر گر سند آمدہ (؎) شمشیر تو شیر او ژند پرتاب تو فیل افگن ٭ یک حملۂ تو برکند بنیاد صد حصن حصین ٭ و فرماید کہ (۳) بمعنی مقدار مسافت تیری ہم آمدہ (فردوسی ؎) یکی قبۂ خسروی دلپذیر ٭ فراخاش بیش از دو پرتاب تیر ٭ صراحت مزید کند کہ بجمیع معانی (پرتاو) ہم باشد۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل و دوم کردہ۔ صاحب سفرنگ بشرح سی و دومی فقرۂ (نامۂ شت وخشور جمشید) گوید کہ بفتح بای فارسی

وسکون رای مهمله وتای فوقانی با الف وبای ابجد (م) شعاع فروغ وعکس جرم نورانی **مولف** عرض کند که بمعنی چهارم مرادف (پرتو) باشد وپرتو هم در اصل (پرتاو) بود ومبدل همین (پرتاب) چنانکه آب وآو الف حذف شده پرتو شد. واین در اصل بضم اول بود ولیکن محاورهٔ زبان آنرا بالفتح کرد ومعنی لفظی این پر از تاب وکنایه از عکس جرم نورانی فارسیان بجای آنرا به تیری موسوم کردند که مثل شعاع سریع السیر است وهمین است حقیقت معنی دوم ومعنی اول را هیچ تعلق با لفظ ندارد واگر (پرتابیدن) بمعنی (دور انداختن) می بود چنانکه (پرتاب کردن) می آید در انحالت ما این را بمعنی اندازمی گفتیم وپرتاب را اسم مصدر قرار می دادیم محققین اهل زبان حیف است که بر معنی اول غور نکردند وانچه سروری معنی سوم را از کلام فردوسی پیدا کرده بر معنی شعر غور نکرده مغرور (دو پرتاب تیر) را بمعنی بُعد دو تیر قسم پرتاب گرفته واز این استعمال معنی مسافت از لفظ پرتاب پیدا کردن خطاست بلکه معنی مسافت پیدا می شود از قرینه ومحاوره نه از لفظ پرتاب بالجمله معنی اول وسوم هیچ است هرچه هست (۱) بمعنی پرتو و (۲) بمعنی تیر دور رونده و (۳) بضم اول پر از تاب یعنی پر از فروغ که معنی حقیقی است (**اردو**) (۱) دیکھو پرتو (۲) ایک خاص قسم کا تیر جس کا توڑ زیادہ ہوتا ہے (۳) روشن تاب سے بھرا ہوا۔

پرتاب کردن مصدر اصطلاحی بقول وارسته وبحر دور انداختن **مولف** عرض کند که ما ذکر این بر پرتاب کرده ایم وحقیقت ماخذ هم آنجا مذکور (**اردو**) دور پھینکنا۔

پرتابیان استعمال. بقول برهان و(جهانگیری در ملحقات) ورشیدی بروزن بغدادیان کنایه از تیراندازان است. خان آرزو در سراج می فرماید که اگر پرتاب بمعنی تیر است خود بمعنی حقیقی خود است والا مجاز **مولف** عرض کند که با او اتفاق داریم ولیکن حقیقة این مخصوص باشد برای

تیرانداز ان تیر خاص و تعمیم بر سبیل مجاز (اُردو) تیرانداز۔ وہ لوگ جو تیر چلاتے ہوں۔

پرتاد بقول برہان و ناصری و سراج بروزن فرہاد غیبت و سخن چینی **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ (اُردو) غیبت۔ مونث۔ دیکھو اندا۔

پرتاش بقول برہان و سروری و موید بروزن فرداش نام ولایتی از ترکستان **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این را بر برتاس عرض کردہ ایم کہ بموحدہ و سین مہملہ گذشت (اُردو) دیکھو برتاس کے دوسرے معنے۔

پرتال بقول خان آرزو در سراج خیمہ و اسباب مع باربردار کہ لشکریان دارند و در عوام پرتل بحذف الف مشہور و فرماید کہ غالباً ترکی باشد و در تواریخ مغولیہ مسطور **مؤلف** عرض کند دیگر محققین فارسی زبان و محققین اہل زبان ازین لغت ساکت و محققین ترکی ہم ذکر این نکردہ اند مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) باربرداری لشکر کا سامان۔ مذکر۔

پرتاو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ ہمان پرتاب باشد چنانکہ آب و آو و حقیقت این ہمدر انجا مذکور کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل آن (اُردو) دیکھو پرتاب۔

پرتر بقول انند بفتح اول و ثالث (۱) نشاستہ و سریش و (۲) بمعنی پرواز و (۳) خداوندی (امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ) کاغذی کاغذ زر پرتر می کند ؎ تو زکاغذ باز پرتر می کنی ؎ صاحب موید بمعنی دوم و سوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت۔ باعتبار امیر خسرو معنی اول را تسلیم کنیم و برای معنی دوم و سوم مشتاق سند استعمال می باشیم و اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) (۱) نشاستہ۔ مذکر۔ بقول آصفیہ بھیگے ہوئے گیہوں کو مل کر بنایا ہوا سریش۔ دیکھو اسرشیم (۲) دیکھو پرواز۔ مونث (۳) خداوندی۔ مونث۔

پرت شدن اصطلاح - بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار (۱) جستن و (۲) افتادن و (۳) لغزیدن - صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ذکر (پرت کردن) بر (پرت) گذشت کہ بجای خودش ہم می آید و جز این نیست کہ این لازم آن باشد صاحب رہنما ہر چہ بر پرت گفتہ ما بجایش تصفیۂ آن کردہ ایم و ہم او بر (پرت می کرد) گوید کہ بر می جہاند وازین صراحت ہم تصدیق خیال ما می شود و (پرت کردن) کہ بجایش می آید بمعنی بر جہانیدن وافگندن ولغزانیدن باشد مصدر مرکب است از ہمان پرت کہ بجایش گذشت - **(اُردو)** (۱) کودنا (۲) گرنا (۳) لغزیدہ ہونا - پھسلنا -

پرتغال بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار نارنج - صاحب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند بالضم و بفتح فوقانی وغین معجمہ مبدل پرتکال است کہ می آید - کاف بدل شدہ بہ غین معجمہ چنانکہ کشکاو و غشکاو کہ ذکر این تبدیل بر آسغدہ ہم کردہ ایم و پرتکال نام نوعی از شراب ہفت بار کشیدہ - معاصرین عجم استعارۃً مبدلش را برای نارنج نام نہادند کہ شیرۂ آن بخیال شان ہمچون شراب است در فوائد **(اُردو)** نارنج - مذکر - بقول آصفیہ نارنگ کا معرّب - رنگترا - سنترا -

پرتک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و الفتح و بفتح فوقانی وسکون کاف (۱) اسپ تیزگام و (۲) پیراہن رنگارنگ و (۳) جورو ستم **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل موافق قیاس است مرکب از پر و تک ہر دو بمعنی خود است معنی لفظی این بسیار دوندہ - اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم وسوم ہیچ تعلق نیست با قیاس اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد دانیم - ودیگر ہمہ محققین فارسی زبان

ازین ساکت (اُردو) (۱) تیز چلنے والا گھوڑا۔ مذکر۔ (۲) مختلف رنگوں کا پیراہن۔ مذکر (۳) جور۔ستم۔ظلم۔مذکر۔

پرتکال بقول انند و غیاث بالفتح و تای فوقانی موقوف و کاف عربی (۱) نام ملکی و (۲) قومی از فرنگ که پرتگیش مبدل آنست و (۳) نوعی از شراب که بعد هفت بار کشیدن حاصل میشود **مولف** عرض کند که مفرس می نماید بمعنی اوّل از پورچگل در انگلیسی نام ملکی که در جنوب مغرب اسپین واقع است معاصرین عجم بحذف واو و تبدیل جیم فارسی به فوقانی و کاف فارسی بعربی و زیادت الف مفرّس کردند و بمعنی دوم و سوم اسم جامد فارسی زبان دانیم۔ دیگر همه محققین ازین ساکت جویان سند استعمال می باشیم که هر دو محققین بالا هندنژاد اند (اُردو) (۱) پرتکال ایک ملک ہے جو جنوب مغرب اسپین مین واقع ہے جس کا نام پورچگل ہے۔ مذکر۔ (۲) پرتکالی۔ مذکر (۳) ایک خاص قسم کی شراب جو سات بار کھینچی ہو۔ مونث۔

پرت کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاجار ذکر این کرده **مولف** عرض کند که ناصر احسن کامل هرسه معنی این بر (پرت شدن) کرده ایم و این متعدّی آنست و صراحت (پرت) اسم این هم بجایش گذشت (اُردو) (۱) اچھالنا (۲) گرانا (۳) لغزیده کرنا۔ پھسلانا۔

پرتگاه استعمال۔ صاحب روزنامه و رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاجار جای از پا افتادن **مولف** عرض کند که مرکب است از پرت که بجایش گذشت و گاه بمعنی جای موافق قیاس است (اُردو) وہ جگہ جہان لغزش واقع ہوئی ہو۔ مونث۔

پرتو بقول برہان بفتح اوّل و ثالث و سکون ثانی و واو (۱) فروغ و عکس و روشنائی و شعاع را گویند و آن از جرم نورانی ظاهر می شود

والّا بذاته وجودی ندارد و (۲) بمعنی آسیب و صدمہ هم۔ صاحبان سروری و ناصری بر معنی اوّل قانع (سیف اسفرنگی ۵) بیاض صبح نمود از دل شب دیجور ٭ چنانکه پرتو نور از سواد دیدهٔ حور ٭ صاحب موئید ذکر هر دو معنی کرده۔ صاحب سفرنگ بشرح (سی و پنجمی فقرهٔ نامہ شت حی افرام) بمعنی عکس جرم نورانی آورده **مولّف** عرض کند که ما صراحت ماخذ و حقیقت این بر پرتاب کرده ایم که اصل این است و معنی دوم مجاز باشد که سایهٔ جن و پری را هم پرتو جن و پری گویند (**اُردو**) (۱) پرتو۔ دیکھو پر کے تیسرے معنے (۲) پرتو بمعنی سایہ۔ مذکّر۔

پرتوافتادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف** عرض کند که بمعنی عکس افتادن است (علی خراسانی ۵) سینہ صد پاره شد از رشک و فروریخت زهم ٭ پرتو ماه رخت تابکتان افتاد است (**اُردو**) پرتو پڑنا۔ عکس پڑنا۔

پرتوافشاندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف** عرض کند که بمعنی عکس انداختن و سایه افگندن است (ظهوری ۵) چنان پرتو افشاند شمع قمر ٭ که زد شعله از مشعل لاله سر ٭ (**اُردو**) پرتو ڈالنا۔ سایہ ڈالنا یہہ لفظی ترجمہ ہے صاحب آصفیہ سلئے سایہ ڈالنا پر فرمایا ہے اثر ڈالنا۔ فیض پہنچانا۔

(الف) **پرتوافگن** استعمال۔ بہار ذکر الف

(ب) **پرتوافگندن** کرده از معنی ساکت و صاحب آصفی بذکر (ب) **مولّف** عرض کند که ب مصدر مرکّب است بمعنی افگندن سایه و شعاع و الف اسم فاعل ترکیبی از همان (ابو طالب کلیم ۵) اگر آرایش نگردد پرتو افگن ٭ نیاشد خانهٔ آئینه روشن ٭ (ظهوری ۵) بر جگر داغ او ظهوری چند ٭ بر جبین پرتو ظهور افگند ٭ (**اُردو**) الف۔ پرتو افگن کہہ سکتے ہیں یعنی پرتو ڈالنے والا۔ ب۔ پرتو ڈالنا۔ پرتو افگن ہونا۔

پرتو انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ مرادف پرتو افگندن است کہ گذشت (ظہوری ے) رخت خود را گو برون کش از برای ماہ و سال٭ شمسۂ ایوان او انداخت پرتو در جہان٭ (**اُردو**) دیکھو پرتو افگندن۔

پرتو بالیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی تیز شدن فروغ است و کنایہ باشد (بیدل ے) نیست حالم جای عرض بی قراریہای دل٭ پرتو این شمع گر بالد برون محفل است٭ (**اُردو**) فروغ زیادہ ہونا۔ تیز ہونا۔ روشنی بڑھنا۔ زیادہ ہونا۔ تیز ہونا۔

پرتو بخشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ مرادف پرتو افگندن است و فروغ دادن (شفائی اصفہانی ے) زہر است می چو باشد بر لب ایاغ مردم٭ پرتو بدل نہ بخشد دود چراغ مردم٭ (**اُردو**) دیکھو پرتو افگندن۔

پرتو برکشیدن استعمال۔ بمعنی واپس گرفتن و برآوردن پرتو باشد **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) آفتاب از بام او گر بگذرد مقدور نیست٭ پرتو خود را اگر خواہد ز روزن برکشد٭ (**اُردو**) پرتو واپس لینا۔ روشنی کو دور کرنا

(۳۷۵۱)

پرتو بستن مصدر اصطلاحی۔ مرادف پرتو افگندن است (ظہوری ے) عجب گر چرخ بندد پرتوی بر جیب روز من٭ اگر صد آفتاب و مہ بدامان سحر ریزد٭ (**اُردو**) دیکھو پرتو افگندن اور پرتو انداختن۔

(۳۷۵۲)

پرتو پذیرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی قبول کردن پرتو و حاصل کردن فروغ باشد (شجاع صفاہانی ے) لیکن چہ کنم نمی پذیرد٭ از غایت اضطراب پرتو٭ (**اُردو**) پرتو قبول کرنا

فروغ حاصل کرنا۔

پرتو پیالہ استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ روشنی و تجلّی پیالہ را گویند **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اُردو**) پیالے کی جھلک۔ موئنث۔

پرتو تافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ تابیدن فروغ باشد (خسرو سہ) پرتواو تافت بروی زحل ؎ گشت سعادت بنحوست بدل ؎ (**اُردو**) دیکھو پرتو افتادن۔ روشنی چمکنا۔

پرتو دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی روشنی عطا کردن و فروغ دادن (طغرا سہ) کند اشک شمع ارضیا گستری ؎ لگن را دہد پرتو خاوری ؎ (**اُردو**) روشنی عطا کرنا۔ فروغ بخشنا۔

پرتو دوانیدن مصدر اصطلاحی۔ کہ مانند ہلال ؎ پرتو مہر و مہ از طرف کلاہش ریزد ؎

صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت است۔ **مولّف** عرض کند کہ بمعنی پرتو افگندن است (بیدل سہ) گر نامۂ من پرتو اندیشہ دواند ؎ صد صدق بہ تسخیر ہوا ریشہ دواند ؎ (**اُردو**) دیکھو پرتو افگندن۔

پرتو رسانیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی منور کردن و موافق قیاس است و حاصل فروغ رسانیدن باشد (احسن تربتی سہ) روشن تر است از گل خورشید داغ ما ؎ پرتو بہ کائنات رساند چراغ ما ؎ (**اُردو**) فروغ پہنچانا۔ روشن کرنا۔

پرتو ریختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی ظاہر شدن فروغ است و موافق قیاس (عالی شیرازی سہ) روز من تیرہ ز طفلی است

(اُردو) روشنی ظاہر ہونا۔

پرتوزدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی افتادن پرتو وفروغ باشد (خسرو ؎) گر پرتوے زروی تو بر آسمان زند ؛ ماہ وستارہ تاب نیارند آب را ؛ (اُردو) پرتو پڑنا۔ روشنی پڑنا۔

پرہ توستان اصطلاح۔ بقول سفرنگ بیشرح سی و پنجمی فقرہ (نامہ شت حی افرام) محلّ فروغی شعاع **مولّف** عرض کند کہ از قبیل گلستان است (اُردو) وہ مقام جہان روشنی بہت ہو۔ مذکّر۔

پرتوطلبیدن استعمال۔ بمعنی خواستن پرتو است **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) تا نفس صبح کشد شام تو ؛ پرتو دل وردل شب می طلب ؛ (اُردو) پرتو چاہنا۔ روشنی طلب کرنا۔ روشنی چاہنا۔

پرتوگرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ حاصل کردن پرتو باشد (سعدی ؎) ز روشن دلش ملک پرتو گرفت ؛ وزیرکہن را غم نو گرفت ؛ (اُردو) پرتو حاصل کرنا۔

پرتونشستن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پرتو افتادن است **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس (ظہوری ؎) یکی برخیز داز بہر تماشای جمال تو ؛ کہ ہر سو پرتو صد طور در آئینہ بنشیند ؛ (اُردو) پرتو پڑنا۔ روشنی پڑنا۔

پرتونیکان نگیرد ہرکہ بنیادش بداست مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحلّ استعمال ساکت **مولّف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ بنیادش خراب باشد (اُردو) یہی فارسی مثل اردو مین مستعمل ہے دکن مین کہتے ہین ”آلے کے بگڑے کو ہالا کیا سنبھالے“ اسکا مطلب یہہ ہے کہ جس کی بنیاد بگڑی ہوئی ہے اس کو نیک صحبت نہین سنبھال سکتی۔

پرتو یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ حاصل کردن پرتو و فروغ باشد (ناظم ہروی ؎) غرق حیران کہ این نور ازکجا تافت ٭ کزو پرتو چراغ انبیا یافت ٭ **(اردو)** پرتو حاصل کرنا۔ فروغ پانا۔

پرتویان اصطلاح۔ صاحب سفرنگ بشرح صد و شصتمین فقرۂ (دساتیر آسمانی بفرزاباد خشوران وخشور) گوید کہ جمع پرتوی است بمعنی اشراقیان **مولف** عرض کند کہ تعریف اشراقیان بجایش گذشت و این ترجمۂ فارسی آنست موافق قیاس **(اردو)** دیکھو اشراقیان۔

پرجگر اصطلاح۔ **مولف** عرض کند کہ مراد از پردل است کہ می آید بمعنی شجاع یعنی کسی کہ جگر او پر باشد از شجاعت (ظہوری ؎) بار دوش است ظہوری سسرت ازخویش ملاف ٭ کہ سر پرجگران بہ سر میدان افتد **(اردو)** پرجگر کا استعمال بمعنی شجیع ہو سکتا ہے۔

(الف) **پرچشم** اصطلاح (ب) **پرچشمی غربیل**

از پردلی آسیاست مثل۔ صاحب غرۃ الامثال ذکر ب کردہ ازمعنی و محل استعمال ساکت **مولف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کریم و غنی می زنند مقصود شان از پرچشمی سیرچشمی است و پردلی بمعنی خود است مقصود ہمین قدر است کہ آنکہ پردل می باشد سیرچشم ہم باشد پس (الف) بمعنی سیرچشم است یعنی مستغنی و بی پروا و سخی **(اردو)** (الف) سیرچشم بقول آصفیہ مستغنی۔ بے پروا۔ سخی (ب) دکن مین کہتے ہین "سخاوت۔ سیرچشمی کی بہن۔ یہ بحق مالدار سخی مستعمل ہے۔

پرچم اصطلاح۔ بقول برہان و سروری بفتح اول و جیم فارسی بروزن مرہم (۱) چیزی باشد سیاہ و مدور کہ برگردن نیزہ و علم بندند (ملا ہاتفی ؎) ز پرچم فروزندہ لوک سنان ٭ چو آن شعلہ کاید برون از دخان ٭ (عماد الدین فقیہ ؎) پرچم مشکین علم ہای شاہ ٭ رستۂ ریحان گریبان ماہ ٭

خان آرزو در سراج صراحت کند که این از بریشم سیاه باشد۔ بہار ہمزبانش **مولّف** عرض کند که بقول صاحب کنز که محقق لغت ترکی است بمعنی طرّہ شعر مجازاً پس فارسیان این را بسبیل تفریس بمعنی دوم استعمال کردند و این معنی مجاز آنست ازینجاست که صاحب جامع بذیل معنی دوم آنرا معنی حقیقی گوید (**اُردو**) پرچم وہ سیاہ ریشمی کپڑا جو علم پہ باندہتے ہین۔ مذکّر۔

(۲) پرچم۔ بقول برہان و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بمعنی قطاس و آن دُم نوعی از گاو بحری باشد که برگردن اسپان بندند۔ صاحب جہانگیری صراحت مزید کند که این دم را بر سر چوب علم ہم بندند (حکیم خاقانی ؎) از بہر تو می طراز دایّام ؛ منجوق ز صبح و پرچم از شام ؛ (اثیرالدین اخسیکتی ؎) گاوی نشان دہند درین قلزم نگون ؛ لیکن نہ پرچمیست مراو را نه عنبر است ؛ خان آرزو در سراج گوید که ہمین معنی مجاز معنی اوّل است و بمعنی دم گاو بحری اصلا نباشد۔ صاحب جامع این را معنی حقیقی داند و معنی اوّل را مجاز این **مولّف** عرض کند که صراحت ماخذ بر معنی اوّل کرده ایم ہمین معنی اصل است و معنی اوّل مجاز این ما اتفاق داریم با صاحب جامع۔ خان آرزو غور نکرد (**اُردو**) ایک دریائی گاے کی دم جس کو خوبصورتی کے لئے گھوڑون کی گردن پہ باندہتے ہین اور جس سے مگس رانی کا کام ہی لیتے ہین۔ مونّث۔

(۳) پرچم۔ بقول برہان گاو کوہی است که در کوه ہای مابین ملک خطا و ہندوستان می باشد و (غژغاو) ہمین است۔ خان آرزو در سراج گوید که آنانکه گاو بحری و نیز کوہی نوشته اند غلط کرده اند بلکه دم گاو کوہی است چنانکه در ہندوستان مگس ران ہا از ان سازند و نہایت متعارف و آن را بہندی (سره گای) گویند **مولّف** عرض کند که اگر سند استعمال این بدینمعنی گیر آید توانیم گفت که

مجاز معنی دوم باشد ولیکن معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان ازین معنی ساکت اند - با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) ایک پہاڑی گا ہے جس کو غژغاو کہتے ہیں - مونث - دیکھو غژغاو -

(۴) پرچم - بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و جامع بمعنی کاکل ہم آمدہ و صاحب برہان گوید کہ جابای ابجد نیز گفتہ اند - صاحب رشیدی فرماید کہ بمجاز موی گیسو (مولوی معنوی ہ) یکی دست می خالص ایمان نوشتہ ٭ یدگر دست سر پرچم کافر گیرند ٭ بہار گوید کہ اطلاق این بہ موی زلف مجاز است و تشبیہہ آن بزلف و شام ہر دو آمدہ - خان آرزو در سراج می فرماید کہ آنچہ شعر حضرت مولوی ببند موی زلف آوردہ احتمال معنی حقیقی نیز دارد **مولف** عرض کند کہ زلف را ازین معنی ہیچ تعلق نیست بلکہ بمعنی کاکل مجاز معنی دوم است نہ حقیقی (اردو) کاکل - بقول آصفیہ - مونث - سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بلدار بال - دیکھو پچ کے دوسرے معنے -

پرچم بربستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی متعلق بہ معنی اول پرچم است یعنی پرچم را بالای علم قائم کردن (مجیر بیلقانی ہ) بربستہ قضا بطرہ سعور ٭ بر نیزہ و بیرق تو پرچم ٭ (اردو) پرچم باندھنا -

پرچہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح جیم فارسی بمعنی پارہ و ریزہ و پرزہ و پارچہ **مولف** عرض کند کہ مخفف پارچہ بمعنی اولش کہ گذشت (اردو) دیکھو پارچہ کے پہلے معنے -

پرچین بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و دوارستہ و ناصری و بحر و بہار و موید و جامع بروزن پروین (۱) حصاری باشد کہ از خار و خلاشہ و شاخ درختان بر دور باغ و فالیز و کشت زار سازند (ناصر خسرو ہ) گرد دل خود ز دوستی شان ٭ بر دیو حصار ساز و پرچین ٭ بہار گوید کہ

بالفظ بستن و ساختن و کردن و کشیدن و نہادن
مستعمل - خان آرزو در سراج گوید کہ مجاز معنی سوم
است و بر معنی ششم انحراف ازین معنی ہم کند **مولّف** عرض
کند کہ این مرکب است از پُر بمعنی بسیار و مملو و چین
کہ بمعنی شکن می آید معنی لفظی این مملو از شکن و کنایہ
از حصار و خار و خلاشہ وغیرہ کہ پُر شکن می باشد و
صاف و پاک ہمچون دیوار خشت و سنگ و گلین نباشد
دیگر ہیچ - باعتبار محققین زباندان و استعمال فارسیان
این معنی را تسلیم کنیم **(اُردو)** وہ باڑہ جو باغ یا کھیتی
کے اطراف شاخون یا کانٹون سے قائم کرتے ہین
جو ناہموار ہوتی ہے - مونث -

(۲) پرچین - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی
و بہار و جامع چوبہای سر تیز و خارہا را کہ بر سر دیوار
نصب کنند (امیر خسرو) علاء دار انگر داین حدیقہ
معنی تو بگہ دش از شرہ خویش در نہد پرچین اضافہ
سروری بمعنی ہیچ گوید کہ بجائی قائم کنند - خان آرزو
در سراج گوید کہ مجاز معنی سوم است **مولّف**
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ بالای حصار و
دیوار این خارہای سر تیز ہم ناہموار و پُر شکن
می باشد **(اُردو)** وہ تیز کانٹے جو دیوار پر قائم
کئے جاتے ہین - مذکر -

(۳) پرچین - بقول برہان و جہانگیری و ناصری
و جامع محکم کردن چیزی باشد و چیزی مانند میخی
کہ بر تختہ زنند و دنبالہ آنرا از جانب دیگر خم دہند
و محکم سازند - صاحب رشیدی ازین معنی را بذیل (پرچین
کردن) بمعنی مضبوط و محکم کردن نوشتہ - وارستہ و
بحر گوید کہ محکم شدن چیزی بچیزی - خان آرزو در
سراج بلکہ ہر دو معنی اوّل و دوم گوید کہ تحقیق آنست
کہ در اصل (پرچین کردن) بمعنی محکم کردن است
و لہذا انواع نقاشی را کہ از سنگ پارہ ہا بر سنگ
کنند پرچین کاری گوید **مولّف** عرض کند کہ
اینہم مجاز معنی اوّل است نظر بر ناہمواری و پُر شکنی
کہ میخ ہا کہ برای استحکام بر تختہ ہای صندوق و در
قائم کنند ناہموار باشد و مجاز مجازہ کہ ازین طرز عمل

معنی استحکام ہم پیدا کردند و درینجا ہمین قدر کافی است و معانی مصدری در ملحقات می آید (اُردو) استحکام۔ مذکّر۔ مضبوطی۔ مونث۔

(۴) پرچین۔ بقول بحر نقشیکہ از سنگ پارہ ہا در سنگ دیگر کنند **مولف** عرض کند کہ مجاز معنی ہفتم است کہ این نقش ہم پرچین می نماید کہ شکن ہا دارد (اُردو) وہ نقش جو پتھر کے ٹکڑون سے بڑے پتھر مین کیا جائے۔

(۵) پرچین۔ بقول موید بحوالہ زفانگویا بالفتح بارہ کہ بر بند کمر سخت کنند **مولف** عرض کند کہ مشتاق سند استعمال می باشیم کہ دیگر محققین ذکر این نکردہ اند و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند۔ اگر استعمال این بنظر آید توانیم عرض کرد کہ ازین طریقہ عمل چین انسان پرچین می شود۔ باشد کہ فارسیان بدینوجہ این بار را پرچین نام کردند متعلق بمعنی ہفتم (اُردو) وہ بوجھہ جو کمر پر سختی کے ساتہہ باندہین۔ مذکّر۔

(۶) پرچین۔ خان آرزو در سراج گوید کہ توسی بمعنی پاک کردن باغ از خار و خس و علف بیکار نیز آوردہ چنانکہ گویند ؛؛ باغ را پرچین کرد ؛؛ یعنی پیراست درینصورت بمعنی خار بست نباشد **مولف** عرض کند کہ با معنی دوم ہیچ تعلّق ندارد و این را اگر بمعنی صاف و پاک گیریم توانیم قیاس کرد کہ اسم مفعول ترکیبی از مصدر چیدن باشد بالضم و معنی مصدری بیان کردہ محقق با نام و نشان نیست بلکہ مفعولی است (اُردو) صاف و پاک۔

(۷) پرچین۔ بالضم بہ تحقیق ما اسم فاعل ترکیبی بمعنی پرشکن یعنی بسیار شکن ہا دارندہ و در اصل ہمین است معنی حقیقی این کہ اشارۂ این بذیل معنی اوّل کردہ ایم فارسیان بصفت ناہمواری استعمال این کردہ اند چنانکہ جبین پرچین (اُردو) پرچین کہہ سکتے ہین بمعنی پرشکن جیسے پرچین ماتھا۔

پرچین بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن حصار خار و شاخہا وغیرہ بہ باغ یا کشت زار وغیرہ متعلق بہ معنی اوّل پرچین (سلمان ؎) تا نہ مشکلت

گرد باغ چہرہ پرچین بستہ اند ؎ عالم دل در خم آن زلف پرچین بستہ اند ؎ (اُردو) باڑہ باندھنا۔ بقول آصفیہ کانٹون یا جھاڑی سے احاطہ گھیرنا۔

پرچین ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن حصار خار و شاخ ہاست متعلق بامعنی اوّل پرچین (ناصر اصفہانی ے) گرد دل ما ز دوستی شان ؎ بردیو حصار ساز و پرچین ؎ (اُردو) باڑہ باندھنا۔ دیکھو پرچین بستن۔

پرچین شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم یا ہفتم پرچین چنانکہ پرچین شدن بجبین معنی لفظی این پرشکن شدن است (ملا جامی ے) ہر گل کہ زدیم بر سر از داغ مراد ؎ گل میخی گشت در سر ما پرچین شد ؎ مخفی مباد کہ این لازم پرچین کردن است و شامل باشد بر ہمہ معانی پرچین کہ گذشت (اُردو) پرشکن ہونا جبیسے " اُن کا ماتھا پرشکن ہوا ہے "

پرچین کاری اصطلاح۔ بقول بحر نقشی کہ از سنگ پارہا در سنگ دیگر کنند **مولف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی چہارم پرچین (خان آرزو از وارستہ ے) چنین جوہر نسیدانند قابل ؎ پرچین کاری بیت اللہ دل ؎ (اُردو) پرچین کاری اس نقش کو کہہ سکتے ہین جو سنگریزون سے بڑے پتھر مین کیا جاے۔

پرچین کردن استعمال۔ صاحب آصفی گوید کہ بمعنی محکم و استوار کردن و پاک و صاف کردن باغ از خار و خاشاک چنانکہ گویند باغ را پرچین کرد یعنی پیراست آنرا **مولف** عرض کند کہ ہیچ خصوصیت باین ندارد و شامل باشد بر دیگر معانی پرچین ہم مثلاً بلحاظ معنی ہفتم پرچین می توان گفت کہ " جبین خود را پرچین کرد " متعدی پرچین شدن و مرادف پرچین ساختن (اُردو) صاف و پاک کرنا۔ باڑہ باندھنا۔ پرشکن کرنا۔

پرچین کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت بہار بذیل پرچین اشارۂ این بدون صراحت معنی کردہ **مولف** عرض کند کہ از قبیل حصار کشیدن نظر بہ معنی اوّل (**اُردو**) باڑہ باندہنا۔ دیکھو پرچین بستن۔

پرچین گاہ اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی کرسی **مولف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ خلاف قیاس و معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر ہمہ محققین ازین لغت ساکت (**اُردو**) کرسی۔ مونث۔

پرچین گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ گوید کہ مرادف پرچین شدن است **مولف** عرض کند کہ ماصراحتش ہمدر انجا کردہ ایم (ظہوری ؎) گشتہ بر آسمان زر زینت ٭ پیخ سیمین اختران پرچین ٭ (**اُردو**) دیکھو پرچین شدن

پرچین نہادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی قائم کردن پرچین است متعلّق بہ معنی اوّل و دومش (معزی نیشاپوری ؎) تا نگار من ز سنبل برچمن پرچین نہاد ٭ داغ حسرت بر دل صورتگران چین نہاد ٭ (**اُردو**) باڑہ باندہنا۔ دیکھو پرچین بستن۔

پرحاصل استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی کثرت زراعت است و زمینی را نام کہ دران زراعت بہ کثرت شود **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (**اُردو**) سیر حاصل۔ بقول آصفیہ اچھی پیداوار کی زمین۔

پرخاش اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و بہار و جامع و سراج با خای نقطہ دار بر وزن فرداش بمعنی خصومت و جنگ و جدال و آنز العربی و غاگویند و خصومت زبانی ہم (استاد عنصری ؎) ای شب نکنی آن ہمہ پرخاش کہ دوش ٭ راز دل من مکن چنان فاش کہ

دوش ❊ دیدی چہ دراز بود دوشینہ شبم ❊ ہان ای شب وصل ہمچنان باش کہ دوش ❊ **مولّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و مبدّل این ہوچند ہم گذشت (**اُردو**) دیکھو برخاش۔

(الف) پرخاش جستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ باہم مخالفت پیدا کردن و خصومت خواستن است و ---------

(ب) پرخاش جوی اسم فاعل ترکیبی از ہمین است کہ بہار بمعنی شجاع و جنگ آور آوردہ۔ (سعدی ﮦ) بہ کشتی و نخچیر و آماج و گوی ❊ دلاور شود مرد پرخاش جوی ❊ (**اُردو**) الف۔ لڑائی چاہنا (ب) لڑائی چاہنے والا۔ شجاع جنگ آور دیکھو برخاش۔

(الف) پرخاش خر اصطلاح۔ (الف)

(ب) پرخاش خریدن بقول بحر خریدار

(ج) پرخاش خور جنگ و جنگ آور

صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ و صاحب بحر (ج) را بمعنی شجاع و جنگجو آوردہ۔ صاحب سروری نسبت (الف) ہمزبان بحر (فردوسی ﮦ) دو پرخاش خر یا یکی جنگجوی ❊ گرفتند پرسش نہ بر آرزوی ❊ صاحب جہانگیری در ملحقات ہم الف را آوردہ و صاحب برہان نسبت (ج) ہمزبان بحر و گوید کہ بحذف واو معدولہ ہم آمدہ و صاحبان انند و جامع ہمزبانش خان آرزو در سراج بذکر (الف) گوید کہ از اعجب عجائب آنکہ صاحب برہان (ج) را بہ واو معدولہ نوشتہ و حاشاکہ ہیچ عاقل تجویز اینقسم نامعقول کند **مولّف** عرض کند کہ صاحب جامع کہ محقق زباندانست در نامعقولیت متّفق با برہان۔ خان آرزو نمیداند کہ قواعد و قیاس تابع زبان است نہ محاورہ تابع قواعد و قیاس آنانکہ ذوق محاورہ ندارند دخل در معقولات کنند و معقول ہمین است کہ (ج) مزید علیہ الف است و از (پرخاش خوردن) اسم فاعل ترکیبی نیست این است ہر آنچہ عقل نمی خواہد و توجیہہ

محاورہ و معقول است (اُردو) الف جنگجو۔ شجیع۔ (ب) جنگجو ہونا (ج) دیکھو الف۔

پرخاشیدن بقول بحر بالفتح جنگ و جدال و خصومت کردن (کامل التصریف) و مضارع این پرخاشد۔ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است و اسم این مصدر ہمان پرخاش کہ گذشت (اُردو) لڑائی جھگڑا کرنا۔ فساد کرنا (پرخاش کرنا)

پرخج بقول ناصری و جہانگیری و سراج و جامع مرادف پرخش باوّل و ثانی مفتوح کفل و ساغری اسپ و استر و گاو و امثال آن و صاحب ناصری گوید کہ با فا نیز تبدیل می یابد یعنی فرخج و فرخش۔ **مولف** عرض کند کہ اصل این (برخش) کہ بموحدہ گذشت و پرخش کہ می آید مبدلش چنانکہ تب و تپ و این مبدل برخش چنانکہ کاش و کاج و آنچہ بفای اوّل می آید مبدل ہر دو چنانکہ سپید و سفید مخفی مباد کہ این لغت مخصوص بود برای کفل اسپ و بر سبیل مجاز مستعمل شد برای استر و گاو و خر (اُردو) دیکھو پرخج

پرخج بقول برہان و رشیدی و سراج بفتح اوّل و ثانی و سکون ثالث جیم فارسی کفل و ساغری اسپ و استر وغیرہ **مولف** عرض کند کہ این ہم مبدل برخش کہ موحدہ بہ بای فارسی و شین معجمہ بہ جیم فارسی بدل شد چنانکہ اسپ و اسب و پاشیدن و پاچیدن (اُردو) دیکھو پرخش۔

پرخش صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و موید و سراج ذکر این کردہ اند مرادف ہمان پرخج کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ مبدل برخش است کہ بموحدہ مذکور شد و مصراعش بر پرخج کردہ ایم (مختار ص ۵) دبو سیرت سروش نصرت بخش ۔۔ ببر سینہ پلنگ رخش برخش ۔۔ (اُردو) دیکھو برخش اور پرخج۔

پرخم اصطلاح۔ بقول انند بضم اوّل و فتح خای معجمہ کنایہ از مبالغہ در تحریرات دلاویز موسیقی صاحب غیاث بحوالۂ شرح خاقانی ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ ہیچ تخصیص با موسیقی نیست

معنی حقیقی این خمیده و بسیار خم دارنده فارسیان بمجاز مستعمل **(اُردو)** خما ہوا - پرخم بھی
استعمال این بصفت چیزہا کنند و خم و پیچ آواز کہہ سکتے ہیں -

پرخو بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بفتح ثالث بر وزن پرتو
(۱) جائی باشد کہ در کنج خانہا سازند از دیواری پست و پر از غلہ کنند و (۲) پیراستن درختان
ہم یعنی بریدن شاخہای زیادتی (حکیم آذری ع) کند مدخرش قادر شگہ ز خیرہ جو بجای خنب
لطافت چرخ را پرخو۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ بمعنی دوم خو ہم آمده - خان آرزو
در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم می فرماید کہ این خطاست و صحیح بدین معنی (خو) باشد
کہ می آید **مولف** عرض کند کہ ما باعتبار سروری و ناصری و جامع کہ محققین اہل زبانند این را
بہر دو معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم و در معنی دوم اینقدر صراحت مزید کہ پیرایش باشد
و خو بدین معنی مخفف این یکی از معاصرین عجم گفت کہ اصل این پرخورش بود بضم اول و خای معجمہ
و معنی لفظی این مملو از ماکولات آن جای مثلث را نام بود کہ بشکل حوض در گوشہ ہر یک خانہ برای
حفظ غلہ درست می کردند و بعض از غربا در ہمان مقام شاخ و برگ درختان را کہ بہ پیرایش بدست
می آمد برای بتران خانہ جمع می کردند محاورۂ زبان رای مہملہ و شین معجمہ آخر را حذف کرده و ضم
اول را بفتح بدل ساخت و برای پیرایش ہم ہمین لفظ مستعمل شد حالانکہ مقام حاصل پیرایش
بود **(اُردو)** (۱) وہ مثلث مقام جو غربا کے مکان کے ایک کونے میں غلہ رکھنے کے
لئے بنایا جاتا ہے - مذکر (۲) کاٹ چھانٹ - بقول آصفیہ قطع و برید - مونث -

پرخوار اصطلاح - بقول بحر بمعنی بسیار خوار **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است

واصل این پرخور بود در محاورہ الف بعد واو
زیادہ شد برای سہولت تلفظ (اُردو)
بہت کھانے والا - پرخوار بھی کہہ سکتے ہین -

پرخیدہ | بقول برہان بروزن فہمیدہ
بمعنی رمز و ایما و اشارت - صاحب ناصری
بحوالۂ فرہنگ وسائیر گوید کہ سخن مرموز و
پوشیدہ وغیر واضح - صاحب سفرنگ بشرح
بست ہشتمی فقرۂ (نامۂ شت وخشور فریدون)
گوید کہ کلام مجمل و مرموز و سربستہ و فرماید کہ
کہ مقابل این اپرخیدہ بالف نفی بمعنی صریح
و مفصّل - خان آرزو در سراج برمز
و ایما قانع - **مؤلف** عرض کند کہ اپرخیدہ
کہ نفی این است بجایش گذشت و بران (الف
نفی زائد است کہ بجایش بہ اجتنابان گذشت)
پس این لغت زند و پازند باشد و اپرخیدہ
کہ گذشت مزید علیہ این بالف نفی و ابرخیدہ
بہ بای عربی ہم گذشت (اُردو) کلام مجمل -
سربستہ - مذکر -

پرد | بقول برہان و ناصری بفتح اوّل وثانی وسکون دال (۱) پرواز کند - صاحب جہانگیری
برمعروف قانع **مؤلف** عرض کند کہ مضارع پریدن است کہ بمعنی پرواز کردن می آید (اُردو)
اُڑے - اُڑنا کا مضارع - پرواز کرے -

(۲) پرد - بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وجامع بسکون ثانی لای وتہ جامہ وکاغذ چنانکہ
گویند یک پرد و دو پرد یعنی یک لای و دو لای یا یک تہ و دو تہ - صاحب ناصری بذکر این معنی گوید کہ
مخفف پردہ باشد زیرا کہ گویند یک پردۂ نازک تر یا سطبرتر و پنبۂ فلان جامہ مرا یک پردہ کم یا بیش
بگذار - خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ الخچہ در دفاتر ہندستان پرت مستعمل است بہمین
معنی مبدّل است کہ دال بہ تا بدل شد - **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد -

کہ ہندیان آنرا پرت کردند یا معرّس از پرت سنسکرت بر سبیل تبدیل چنانکہ زرتشت و زردشت بعض معاصرین عجم گویند کہ این لغت فارسی نیست بلکہ مفرّس است (اُردو) بَرت - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - تہ - تو - طبق - ورق -

(۳) پرد - بقول برہان و رشیدی و جہانگیری و ناصری و جامع بالفتح بمعنی خواب مخمل - خان آرزو در سراج گوید کہ بعضی خوابہ مخمل را گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) رُوان - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - رومٹا - رونگٹا - پشمینہ - باریک پشم -

(۴) پرد - بقول برہان و ناصری و جامع بضم اوّل و فتح ثانی بمعنی پرشو و مملو گردو و بقول جہانگیری بمعنی پرشدہ (سعدی ؎) تو خود را گمان بردۂ پر خرد ؛ انائی کہ پر شد دگر چون پرد ؛ خان آرزو در سراج بذکر اینمعنی گوید کہ ازین باب فعلی غیر این بنظر نیامدہ **مؤلف** عرض کند کہ چرا ہمی گوید کہ چشم ندیدہ و دلم زحمت تلاش نکشیدہ محقّقین مصادر فرس ذکر پُریدن بضمّ اوّل و کسر رای مہملہ کردہ اند کہ بمعنی پُر و مملو کردن و پر شدن است و بقول صاحب بحر کامل التّصریف و مضارع این پُرَد و صراحت مزید کند کہ اسم فاعل و امر و نہی نیامدہ و ما حقیقت کاملش بجای او عرض کنیم و دینجا ہمین قدر کافی است (اُردو) بھردیوے - بھرجاے بھرنا کا مضارع -

(۵) پرد - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج بضمّ اوّل و سکون ثانی بزبان اہل گیلان پل رود خانہ و جوی آب **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم دانیم جاداردکہ پل مخفّف و مبدّل این باشد بحذف دال مہملہ و تبدیل رای مہملہ بہ لام چنانکہ اروند و الوند (اُردو) دیکھو پل -

(۶) پرد - بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی گرد کہ مشتق از گردیدن است - صاحب رشیدی بمعنی گرد گفتہ مشتق از گشتن - خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی گرد کردہ مشتق از گشتن - **مولّف** عرض کند کہ این مضارع ہمان پریدن است کہ می آید و مجازاً بمعنی گرد مستعمل صاحبان رشیدی و سراج سکندری خوردہ اند و غور بر لفظ و معنی نہ کردہ و نمیدانیم کہ بکسر اوّل چگونہ باشد باید کہ استعمالش بفتح اوّل کنیم - مخفی مباد کہ تکمیل تحقیق معنی این بر مصدر پریدن کنیم (**اردو**) چکّر لگائے -

پردا بقول برہان و جہانگیری و جامع بر وزن و معنی فردا کہ بعربی غد گویند - صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ این افصح است بلحاظ اصل لغت فارسی صاحب ناصری ہم زبانش و گوید کہ در نامہ ہای کہن پای فارسی پیش از فاست چنانکہ پرمان اصل فرمان و پرمود اصل فرمود است - خان آرزو در سراج گوید کہ فردا معتبر این باشد **مولّف** عرض کند کہ فردا مبدّل این است و لیکن بر زبان معاصرین عجم استعمال فردا است (**اردو**) کل یعنی روز آیندہ مذکر

پرداخ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی جلالت و رونق و ضیا **مولّف** عرض کند کہ پرداز کہ بجایش می آید مبدّل این و ہمین پرداخ اسم مصدر پرداختن است کہ می آید و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (**اردو**) بزرگی - رونق - چمک - مؤنث

پرداخت بقول برہان و مؤید بر وزن افراخت (۱) ماضی خالی کردن و فارغ گشتن و نیز آراستن و جلا دادن و در ساختن و مرتب گردانیدن و (۲) نقاشان و غیر ایشان پرداز مصنوعات خود را گویند و گاہی (۳) در تفضیح و تحسین کسی ہم استعمال کنند چنانکہ گویند "دیدی و شنیدی کہ چہ پرداخت" صاحبان سروری و ناصری بر معنی اوّل قانع - صاحب رشیدی ذکر

این تبدیل پرداختن کردہ کہ می آید و مقصودش جزین نباشد کہ این ماضی آنست **مولف** عرض کند کہ تحقیق معنی اوّل بر مصدر پرداختن خواہد شد یعنی این شامل باشد بر ہمہ معانی ماضی پرداختن نسبت معنی دوم عرض می شود کہ پرداز ہم بہمین معنی مبدّل این است و استعمال پرداز بدینمعنی بیشتر است مقصود ازان اصلاح خاکہ تصویر و یک صنعت باشد و معنی سوم بر زبان معاصرین عجم نیست و از محققین فارسی زبان ہم غیر از برہان و موید دیگری ذکرش نکرد۔ مشتاق سند استعمال می باشیم و (۴) حاصل بالمصدر پرداختن ہم (اُردو) (۱) دیکھو پرداختن یہہ اس کا ماضی مطلق ہے (۲) دیکھو پرداز (۳) طرز۔ رنگ۔ مذکر۔ جیسے کسی چیز کی بھلائی یا برائی مین کہتے ہین "دیکھو تو کیا طرز اور کیا رنگ ہے۔ (۴) دیکھو پرداختن یہ اس کا حاصل بالمصدر ہے

پرداختن صاحب جہانگیری می فرماید کہ مرادف پرداختن بمعنی (۱) توجہہ نمودن (نظامی ے)

من کہ بااین آینہ پرداختم ؛ آئینۂ دیدہ دراند اختم صاحبان ناصری و رشیدی و جامع و برہان و بحر و بہار و سراج و ہوا ردہم ذکر این کردہ اند و بمعنی مشغول بچیزی ہم آوردہ (صائب ے) سرآزادہ باسباب نمی پردازد ؛ موی ژولیدہ بود بالش پر مجنون را ؛ صاحب بحر عجم این را کامل التصریف گوید و مضارع این پردازد۔ **مولف** عرض کند کہ این مصدر ریست کہ وضع شدہ از اسم مصدر پرداخ و علامت مصدر تن و معنی آن رونق و جلا چنانکہ گذشت پس معنی نہم و دہم کہ می آید حقیقی است و دیگر ہمہ معانی بر سبیل مجاز و تصرف زبان است و اصلا این کامل التصریف نیست چنانکہ صاحب بحر گفتہ بلکہ سالم التصریف است و پرداز د مضارع پرداز بدان است کہ می آید و مضارع این بہ قاعدۂ فارسی پرداخد بود و لیکن استعمال این نیست و پرداخت حاصل بالمصدر این است و لیکن برای ہمہ معانی

استعمال این نباشد غیر از معنی اوّل (اُردو) توجہ کرنا۔ مشغول ہونا۔

(۲) پرداختن۔ بقول جہانگیری و ناصری نواختن نغمہ (نظامی ؎) چو رود پارہ بدابن نغمہ پرداخت ؛ بکیسا زود چنگ خویش بنواخت ؛ صاحبان جامع و برہان و بحر گویند کہ نواختن ساز و خواند نغمہ۔ صاحب موارد بر سرودن قانع مولّف عرض کند کہ مجاز معنی نہم و دہم است کہ آراستن و مرتب گردانیدن نغمہ نواختن آن و نواختن ساز است (اُردو) گانا۔ بجانا۔

(۳) پرداختن۔ بقول جہانگیری و ناصری و رشیدی و جامع و برہان و بحر و موارد بمعنی فارغ شدن (نظامی ؎) از خواندن نامہ چون بپرداخت ؛ تعویذ گلوی خویشتن ساخت ؛ صاحب سروری گوید کہ خالی شدن و فارغ گشتن از علائق و اشغال (ولہ ؎) میزبان چون نہ کار خود پرداخت ؛ بیش از اندازہ پیش کش با ساخت ؛ مولّف عرض کند کہ مجاز معنی نہم و دہم است کہ جلا دادن و آراستن و مرتب گردانیدن کاری ہم فارغ شدن از ان باشد (اُردو) کسی کام سے فراغت حاصل کرنا۔

(۴) پرداختن۔ بقول جہانگیری و جامع و برہان و بحر بمعنی برداشتن و رفع نمودن (نظامی ؎) حجاب سیاست بپرداختند ؛ ز بیگانگان حجرہ پرداختند ؛ مولّف عرض کند کہ مجاز است برخلاف قیاس و این تصرّف زبان باشد (اُردو) اُٹھانا۔

(۵) پرداختن۔ بقول جہانگیری و ناصری و رشیدی و جامع و سراج و موارد بمعنی خالی ساختن سند این از نظامی بر معنی چہارم گذشت (فردوسی ؎) دل از داوریہا بپرداختند ؛ بآئین یکی جشن نو ساختند ؛ (ناصر بخارا ؎) رایت عشق معنوی افراخت ؛ دل ز سودای ماسوا پرداخت ؛ صاحب مؤیّد خالی شدن گفتہ و صاحب بحر خالی شدن و کردن ہر دو مولّف عرض کند کہ خلاف قیاس و تصرّف زبان است (اُردو) خالی کرنا۔

(۶) پرداختن - بقول جہانگیری و جامع و برہان بمعنی آخر رسیدن (نظامی ؎) دولت اگر ہمدمی ساختی * عمر باین روز نپرداختی * صاحب بحر گوید کہ باخر رسانیدن و تمام شدن - صاحب موارد بوثیقہ ہمین سند نظامی بر رسیدن قانع **مولف** عرض کند کہ خلاف قیاس کہ تصرف زبان است **(اُردو)** ختم ہونا - ختم کرنا -

(۷) پرداختن - بقول جہانگیری و جامع و برہان و بحر بمعنی گرفتن و ربودن (نظامی ؎) بحکمت بسی چارہا ساختم * کزان در گلوخی نپرداختم * **مولف** عرض کند کہ خلاف قیاس و تصرف زبان است - **(اُردو)** لینا - لیجانا -

(۸) پرداختن - بقول سروری و ناصری و موید و بحر و سراج باکسی در ساختن (خواجوی کرمانی ؎) ہمہ شب با خیال دوست پرداخت * دوامی غیر در دو دوست نشناخت * بہار برساختن قانع و بقول موارد سازگاری کردن بچیزی **مولف** عرض کند کہ خلاف قیاس و تصرف محاورۂ زبان **(اُردو)** کسی کے ساتھہ موافقت کرنا -

(۹) پرداختن - بقول سروری و ناصری و موید و بہار و جامع و برہان و بحر و سراج و موارد بمعنی آراستن (رودکی ؎) بہشت آئین سرائی را بپرداخت * زہر گونہ دران تمثالہا ساخت * صاحب رشیدی درست کردن چیزی گفتہ **مولف** عرض کند کہ این معنی حقیقی و اصلی این مصدر است بلحاظ ماخذ کہ اسم این مصدر (پرداخ) بمعنی ضیاست **(اُردو)** سنوارنا - آراستہ کرنا -

(۱۰) پرداختن - بقول سروری و بہار و جامع و برہان و بحر و موارد جلا دادن و پاک و صاف کردن (عماد فقیہ ؎) کہ پرداخت آئینۂ روی تو * کہ از رشک تر ساخت گیسوی تو * (صائب ؎) تا نسوزد آرزو در دل نگردد سینہ صاف * ما باین خاکستر این آئینہ را پرداختیم * **مولف** عرض کند کہ ہمین است معنی اصلی این مصدر کہ اسم مصدرش (پرداخ) بمعنی روشنی و ضیاست

چنانکہ بجایش مذکور شد (اُردو) جلا دینا۔
پاک و صاف کرنا۔

(۱۱) پرداختن۔ بقول ناصری بمعنی مقیّد نمودن
و شدن۔ صاحب جامع بر مقیّد شدن قانع و
صاحبان برہان و بحر بر مقیّد گردیدن **مولّف**
عرض کند کہ خلاف قیاس و این تصرّف زبان و
محاورہ باشد (**اُردو**) مقید کرنا۔ پابند ہونا۔

(۱۲) پرداختن۔ بقول مویّد بمعنی انگیختن و بقول
جامع و برہان و بحر برانگیختن **مولّف** عرض کند
کہ مجاز است خلاف قیاس کہ تصرّف زبان باشد
باعتبار صاحب جامع این معنی را تسلیم کنیم کہ از
اہل زبانست (**اُردو**) دیکھو برانگیختن۔

(۱۳) پرداختن۔ بقول مویّد و برہان و بحر ترک
دادن و بقول بہار اعراض کردن از چیزی
و بقول موارد رو گردانیدن از چیزی **مولّف**
عرض کند کہ مجاز است خلاف قیاس کہ تصرّف
زبان باشد و لیکن مشتاق سند استعمال می باشیم
کہ محققین زباندان ذکر این نہ کردہ اند و معاصرین
عجم ہم بر زبان ندارند (**اُردو**) منہہ پہیرنا۔

(۱۴) پرداختن۔ بقول سروری و ناصری و مویّد
و بہار و جامع و برہان و بحر و سراج بمعنی مرتّب
ساختن و ترتیب دادن **مولّف** عرض کند کہ
مجاز معنی نہم است و موافق قیاس (**اُردو**)
مرتّب کرنا۔ ترتیب دینا۔

(۱۵) پرداختن۔ بقول موارد بمعنی دوختن
(امیر خسرو ؎) ہمہ قبای سرخ را خیاط صنع ؛
خاص بہر قامتش پرداختہ ؛ **مولّف** عرض کند
کہ مجاز مجاز است از معنی چہاردہم (**اُردو**) سینا۔

(۱۶) پرداختن۔ بقول موارد بمعنی کردن (ہاتفی
؎) چو آئین آن برنگہ ساختند ؛ نکاح مہ و زہرہ
پرداختند ؛ **مولّف** عرض کند کہ مجاز خلاف
قیاس است کہ تصرّف زبان باشد (**اُردو**) کرنا۔

پرداختہ بقول برہان بہ وزن انداختہ (۱)
بمعنی خالی گشتہ و فارغ شدہ از جمیع علائق و عوائق

و (۲) ساختہ و (۳) آراستہ و (۴) مشغول گردیدہ و (۵) انگیختہ و (۶) ترک دادہ و دور کردہ و (۷) جلا دادہ و صیقل کردہ۔ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم و سوم و چہارم و ہفتم کردہ۔ صاحبان رشیدی و موئید ہم ذکر این کردہ اند **مولّف** عرض کند کہ اسم مفعول ہمان مصدر پرداختن است شامل بر ہمہ معانی مفعولیش۔ تخصیص این ہفت معنی چرا اگر سند استعمال ہر یک معنی بدست نیاید عیبی ندارد (حکیم انوری ؎) تا خاک زآمد شد ہر کائن و فاسد ؛ پرداختہ و پر نکند پشت و شکم را ؛ (نظامی ؎) چو شد پرداختہ آن نامۂ شاہ ؛ زشادی باد بان زد بر سر راہ ؛ (شاعر ؎) دل از ہر دو عالم تہی ساختہ ؛ بیا د خداوند پرداختہ ؛ **(اُردو)** دیکھو پرداختن یہ اُس کے تمام معنی مفعولی پر شامل ہے۔

پرداد ن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) بمعنی قوّت پرواز دادن و (۲) آمادہ کردن و کردن مستعمل۔ صاحب موئید می فرماید کہ امراز (صائب ؎) بی مگس ہرگز نماند عنکبوت ؛ رزق را روزی رسان پر می دہد ؛ (ظہوری ؎) گنجشک تو پر دہد بہ سیمرغ ؛ پرواز اگر ببال عشق است ؛ (ولہ ؎) ہر زمان آید د در آتش حسرت افتد ؛ ہر دم از شعلہ بہ پروانہ اگر پر نہ دہند ؛ **مولف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن **(اُردو)** (۱) قوّت پرواز دینا۔ اُڑنے کی قوّت عطا کرنا (۲) آمادہ کرنا۔

پردار فلک اصطلاح۔ بقول بحر و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از ماہ باشد **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ماہ در ہمہ سیّارگان سریع السیر است **(اُردو)** چاند۔ مذکر۔

پرداز استعمال۔ بقول سروری (۱) بمعنی در ساز ندہ باکسی (سعدی ؎) ہمہ روز اتّفاق می سازم ؛ کہ بشب با خدای پردازم ؛ بہار مذکیر دو معنی کہ بجایش مذکور می فرماید کہ بالفظ دادن

پرداختن و فاعل آن پردازنده یعنی خالی کننده
و آراسته کننده **مولف** عرض کند که همین قدر
است نقد معلومات محقق اہل زبان و موید الفضلاے
حقیقت دان حق آنست که پرداز اسم مصدر
پردازیدن است بجمله معانیش و امر حاضرش
ہم و اصلا امر پرداختن نیست زیرا که پرداختن
سالم التصریف است که امرش نیاید و پردازیدن
کامل التصریف که ہمه مشتقاتش می آید و اصلا بمعنی
در سازنده نیست - چنانکه صاحب سروری گفته
سند سعدی برای آنست که دران مضارع
متکلم مصدر پردازیدن است و خصوصیت و
مصدر بیان کردهٔ بهار هم نباشد که استعمال این
بحدی که از نظر ما گذشت در ملحقات می آید حاصل
آنیست که پرداز درینجا بمعنی اسمی ساز است
(**اردو**) ساز - بقول آصفیه - مذکر - ربط - موافقت
(۲) پرداز - بقول سروری متوجه شونده -
(امیر خسرو) بگریه گفت مردانه پردازند؛
که این مهمان بیکدم را نوا ساز؛ **مولف** عرض
کند که وای بر محقق اہل زبان که غور بر قواعد زبان نمود
نمی کند در کلام امیر خسرو پرداز بمعنی پردازنده و
متوجه شونده اصلا نیست بلکه اسم فاعل ترکیبی است
به ترکیب با لفظ خانه داز مجرد و لفظ پرداز آن بمعنی ہرگز
حاصل نمی شود درینجا ہمین قدر کافی است که اسم
مصدر و امر حاضر پردازیدن است که می آید
و شامل بر ہمه معانیش - و بمعنی مجازی توجه (**اردو**)
توجه - مونث -
(۳) پرداز - بقول سروری خالی کننده و از
علائق فارغ سازنده (سراج الدین راجی سه)
دل از شغل جهان پرداز عشقست؛ مس قلب
ترا از رسا ز عشق است؛ **مولف** عرض کند
که در سند بالا اسم فاعل ترکیبی است بترکیب لفظ
پرداز با (از شغل جهان) و اصلا مجرد پرداز بمعنی
بیان کردهٔ سروری نیست - درینجا ہمین قدر کافی
است که اسم مصدر و امر حاضر پردازیدن است

شامل برہمہ معانیش کہ می آید و این مجاز معنی دوم پرداز است کہ نتیجہ توجہ بچیزی یکسوئی است از دیگر چیزہا پس درینجا معنی این یکسو و بی تعلق است

(**اُردو**) یکسو۔ بے تعلق۔

(۴) پرداز۔ بقول سروری آرایندہ و جلا دہندہ (جامع شرفنامہ ؎) نگرکہ اینہمہ اکرام کرد تعلیمت ؛ سپہر لطف و کرم مکرم کرم پرداز ؛ بہار گوید کہ باصطلاح روشنگران جلا دادن و زدودن زنگ (صائب ؎) زیر کوہ آہنین صیقل منت مرو ؛ خانہ آئینہ دل راہمی پرداز کن ؛ صاحب بحر ذیل مصدر پرداختن بطریق افادت گوید کہ بمعنی نور و جلا است **مولف** عرض کند کہ ہمین است اسم مصدر و حاصل بالمصدر پردازیدن کہ می آید و در سند اوّل الذکر (کرم پرداز) اسم فاعل ترکیبی است و مجرّد پرداز بمعنی جلا دہندہ اصلا نیست تسامح محقق اہل زبان است کہ چنین خیال کرد۔ بہار غلط کرد کہ این را بمعنی جلا دادن نوشت معنی حقیقی این کار است و بس و جلا مجازش

(**اُردو**) جلا۔ مونث۔ صاحب آصفیہ نے پرداز کا ذکر کیا ہے۔ مونث۔ جلا۔ **مولف** عرض کرتا ہے کہ پرداز بمعنی جلا سازی ہی ہے۔

(۵) پرداز۔ بقول بہار باصطلاح مصوّران آنست کہ اینہا بعد پر کردن رنگ خط ہای بسیار بران رنگ می کشند تا ملائمت پیدا کند (محمد قلی سلیم ؎) جوہر ذاتی ندارد احتیاج تربیت ؛ صورت آئینہ را نقاش کی پرداز کرد ؛ بحر ذیل مصدر پرداختن بطور افادت می فرماید کہ بمعنی نقش است **مولف** عرض کند کہ نقاشان چون خاکہ تصویر قائم کنند آنرا بہ خطوط نازک بحسب موقع درست کنند و ہمین است پرداز کہ اسم مصدر و حاصل بالمصدر پردازیدن است کہ می آید

(**اُردو**) پرداز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ تصویر کے خط و خال۔ بعض استادون نے مذکّر کہا ہے۔ **مولف** عرض کرتا ہے کہ حاصل بالمصدر کے معنون مین ہی مستعمل ہے۔

پرداز دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی رنگ دادن و آراستہ کردن و درست نمودن خال وخط (امیر شہرستانی ے) شب جام لالہ رنگ و سحر مشرق گل است ؛ آئینۂ خیال کہ پرداز میدہد (**اُردو**) پرداز کرنا۔ بقول آصفیہ۔ جلا کرنا چمکانا بتحقیق **مولّف** خاکۂ تصویر کے نوک پلک کو درست کرنا۔

پردازش استعمال۔ صاحب سفرنگ بشرح ہجدہمی فقرۂ (نامۂ شت ساسان نخست) گوید کہ بمعنی کارکنی است **مولّف** عرض کند کہ بسر آن ہوّز حاصل بالمصدر پردازیدن باشد کہ می آید وشامل بمعنی حقیقیش (**اُردو**) دیکھو پردازیدن یہہ اس کا حاصل بالمصدر ہے جسکی صراحت ہم اسی مقام پر کرینگے۔

پرداز کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند جلا کردن باشد (صائب ے) زبر کوہ آہنین منّت سیقل مرو ؛ خانۂ آئینۂ دل رابمی پرداز کن ؛ (**اُردو**) پرداز کرنا۔ دیکھو پرداز دادن۔

پرداز گر اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی صیقل گر باشد۔ صاحب انند نقل نگارش **مولّف** عرض کند کہ از قبیل دادگر موافق قیاس است (سیفی ے) بیت پردازگرم کو یکسان می سازد ؛ ہیچ باحال من خستہ نمی پردازد (**اُردو**) صیقل گر دیکھو آئینہ افروز۔

پرداز گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ جلا و آراستگی حاصل کردن است۔ (ابو الفرح رونی ے) سیف و دولت رسیدہ زو بہ ہنر ؛ عزّ و ملّت گرفت زو پرداز ؛ (**اُردو**) جلا اور آراستگی حاصل کرنا۔ جلا پانا۔ آراستہ ہونا۔

پردازیدن بقول انند بمعنی پرداختن است و صاحب موئید بحوالۂ زفانگویا ہم ہمین نوشتہ۔

صاحبان بحر و موارد و لوازم که محققین مصادر ایران از مصدر رساکت **مولف** عرض کند که محققین بالا از غور مزید کار نگرفته اند ـ پرداختن مرکب است از اسم مصدر پرداخ که بمعنی جلا گذشت و این مرکب است از اسم مصدر پرداز که بمعنی کار است و علامت مصدر (دن) وزیادت یای معروف میان هر دو) پرداخت حاصل بالمصدر آنست و پردازش حاصل بالمصدر این چنانکه بجایش مذکور شد و پرداز مضارع این است و مستعمل برای مصدر پرداختن هم که مضارعش پرداخد متروک ازینکه آن سالم التصریف است و این کامل التصریف و آنچه محققین بالا معنی این را مرادف پرداختن گفته اند ـ باشد و ازین انکار نداریم و ذکر بعض معانی بر لفظ پرداز ـ گذشت و بجدی که از نظر ما گذشت معنی حقیقی این (۱) کردن و کار کردن است و (۲) بمعنی جلا دادن و (۳) رنگ آمیزی و درستی خاکه تصویر کردن و (۴) درسازیدن با کسی و (۵) توجه کردن و (۶) یکسو شدن مجاز آن و عجبی نیست که بزبان فارسی استعمال این بجمله معانی پرداختن شده باشد و (پردازش) که حاصل بالمصدر این است مخصوص است بمعنی حقیقی و برای دیگر معانی همان پرداز که اسم مصدر است حاصل بالمصدر این هم آمده (**اردو**) (۱) کرنا ـ کام کرنا (۲) جلا دینا (۳) تصویر مین رنگ آمیزی کرنا اور نوک پلک درست کرنا (۴) کسی کے ساتھہ موافقت کرنا (۵) توجہ کرنا (۶) یکسو ہونا ـ

پرداس بقول برہان و جامع بر وزن کرباس بمعنی (۱) پرداختن باشد و (۲) بمعنی پائیدن یعنی ثبات داشتن و بسیار ماندن هم ـ صاحب انند همزبانش ـ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که در اکثر فرہنگ ها بواو است (عوض دال) و فرماید که تحقیق

اینجا بر (پرہ ماس) می آید و حیف است کہ درانجا ہیچ اشارۂ این نکرد **مولف** عرض کند کہ صاحبان برہان و جامع ہردو درعرض معنی تسامح کردہ اند مقصود شان جزین نباشد کہ این بمعنی پرداز است و بمعنی پائندگی ہم تبدیل زای ہوز بسین آمدہ چنانکہ آیاز و ایاس پس باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہلزبان است توانیم عرض کرد کہ این مبدّل پرداز باشد و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان و پرواس را کہ بواو عوض دال مہملہ می آید ہیچ تعلّق ازین نیست (**اُردو**) (۱) دیکھو پرداز (۲) دیکھو پایندگی ۔

پرداشتن متاع مصدر اصطلاحی بقول بہار بالفتح کنایہ از رواج داشتن کالا (مخلص کاشی سہ) ہمین نہ ناوک او بردلم گذر دارد ؛ متاع تیر بہر جا دہند پردارد ؛ صاحب انند نقل نگارش **مولف** عرض کند کہ معنی لفظی پرداشتن پربذن و بلند پروازی و قدرت داشتن و بحالت اضافت بسوی متاع و امثال آن کنایہ باشد از رواج داشتن کہ دست بدست بفروش رود (**اُردو**) متاع کی مانگ ہونا ۔

پردال بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و رشیدی و موئید و سراج برو زن و بمعنی پرکال است کہ آلت دائرہ کشیدن باشد **مولف** عرض کند کہ بردال بموحدہ ہم گذشت و حقیقت ماخذ ہمدرانجا مذکور و درینجا ہمین قدر کافی است کہ این اصل است و آن مبدّل این چنانکہ اسپ و اسب (**اُردو**) دیکھو بردال اور پرکار ۔

پردان اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم بمعنی دانشمند و عاقل **مولف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ بمعنی لفظی بسیار دان و ہمہ دان

وکنایه از دانشمند و موافق قیاس است (اُردو)
همه دان - عقلمند -

(الف) **پردخت** صاحب برهان نسبت (الف)
(ب) **پردختن** گوید که بروزن سرسختن مخفف
(ج) **پردخته** پرداخت یعنی خالی کرد و فارغ
شد و آراست و جلا داد و مرتب گردانید و در ساحت
ونسبت (ب) گوید که مخفف پرداختن و (ج) مخفف
پرداخته - صاحبان رشیدی و سروری و مؤید هم
ذکر (الف) کرده اند (فردوسی ـه) بیار است
رومی زمین را بداد ؛ چو پردخت از ان تاج
برسر نهاد ؛ و صاحبان رشیدی و سروری و جهانگیری
ذکر (ب) هم کرده اند و صاحب بحر هم این را مخفف
پرداختن و سالم التصریف گفته که مشتقات این غیر
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و (ج) بقول برهان
و رشیدی و سروری و مؤید مخفف پرداخته بهمه معانیش
(حکیم فردوسی ـه) بدو گفت پردخته کن سرز باد ؛
بجز مرگ را کس ز ما در نزاد ؛ **مؤلف** عرض
کند که همانا این هر سه مخفف است بحذف الف و
صراحت معنی ناکافی است و شامل باشد بر همه
معانی پرداختن که گذشت و (الف) ماضی مطلق
(ب) و (ج) اسم مفعول (ب) (اُردو)
دیکھو پرداختن -

پر در پر زدن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی گوید که یعنی فراهم و مجتمع شدن است (مجیر
بیلقانی ـه) شاخ چون طوطی نخوش جا سر
اندر سر نهاده ؛ خاک چون طاؤس فردوسی پر اندر
پر زداست ؛ **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی
رقص کردن پرند است برای کبوتر و طاؤس
وقبیل مرغ که در عالم مستی پر اندر پر می زنند بمعنی
مباد که از سند بالا (پر اندر پر زدن) پیداست
عیبی ندارد که اندر و مخفف آن در هر دو مرادف
یکدیگر است اگر برای غیر (طاؤس و امثال آن)
استعمال این کنند (۲) بمعنی قصد پرواز کردن هم
که هر پرند چون قصد پرواز کند پر اندر پر می زنند

و معنی بیان کردہ صاحب آصفی کہ لازم است غلط است
قیاس ضعیف است کہ او بر معنی شعر غور نکردہ (اُردو)
(۱) پرند کا ... سے مین ناچنا ۔ رقص کرنا ۔ دکن مین گھومنا
کہتے ہین (۲) پر تولنا (میرانیس ؎) پتی ہلی تو رہ گئے
پر تولتے ہوئے ؛ چٹکی کلی تو اڑ گئے سب بولتے ہوئے

پر در پر کشیدن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی
قصد پرواز کردن و پرواز نمودن است (ظہوری
؎) شمع محفل گو بر افگن پردۂ فانوس ناز ؛ نیست
جاویدی ز پس پروانہ پر در پر کشید ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (**اُردو**) دیکھو
(پر در پر زدن) کے دوسرے معنے ۔ اُڑنا ۔

پر در پر ہم بافتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر و بہار و وارستہ مرادف بند در بند قبا بافتن
(سنجر کاشی ؎) پر در پر ہم بافتہ بلبل بہ تماشا ؛
در سایۂ آن گل کہ گریبان چمن اوست ؛ (صائب ؎)
بوسہ ہای تشنہ لب پر در پر ہم بافتست ؛ چون کبوترہای چاہی گرد چاہ
غبغبش ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہجوم کردن است
و مراد از اظہار کثرت (**اُردو**) دیکھو بند در بند قبا بافتن ۔

پر دستی چرغ بسبب نقش دگر است
مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل
استعمال ساکت ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
فارسیان این مثل را بحق مرد شجیع می زنند
اگرچہ او بقد و قامت کوچک نماید و مثالش
می دہند از چرغ کہ جانور شکاری است
و می گویند کہ پردستی یعنی قوت چرغ از
نقش ہیئت او نیست کہ مشت پر می نماید
بلکہ بہ نقش دیگر است کہ مخفی است یعنی
ہمت و مردانگی دلش (**اُردو**) دکن مین
کہتے ہین ''جٹ بھر قد پر نچاؤ بلاے بے درمان
ہے'' یعنی بڑا شجیع ہے ۔

پردسہ بقول ناصری و انند بکسر اول و سوم (۱) بمعنی باغ و حدیقہ و فرماید کہ آن را پردیس
نیز گویند و فردوس معرب آنست و فرماید کہ اصل این لغت رومی بودہ و حکیم نزاری قہستانی (۲)

بمعنی بہشت گفتہ (ے۵) باحسابی کہ ہست ہندسہ گاہ ؛ چون توانی تو گشت پردسہ خواہ ؛ **مولف** عرض کند کہ (پردیس) لغت زبان سنسکرت است بفتح اوّل و بقول صاحب ساطع ملک بیگانہ و دیار اجنبی عجبی نیست کہ فارسیان این لغت مقدس از پردیس سنسکرت بمجاز وضع کردہ باشند کہ باغ و بمعنی مجازآن و بہشت ہم ملک بیگانہ است بمقابلۂ مقام و مکان خود واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ تحتانی را حذف کردند و ہای ہوز در آخر زیادہ کردند و تصرّف در اعراب ہم (اُردو) فردوس بقول آصفیہ ۔ اسم مذکّر (۱) باغ (۲) بہشت ۔ جنّت ۔ خلد ۔

پردک بقول برہان و جامع بروزن مردک (۱) بمعنی لغز و چیستان و احجیۃ (خسرو ے۵) زپردکہای دور راہ دور بستہ ؛ کہ از فکرش دل داناست خستہ ؛ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل بحوالۂ نسخۂ میرزا گوید کہ (۲) بمعنی افسانہ ہم و بہر دو معنی در بای تازی ہم آمدہ و فرماید کہ در لسان الشعراء اودات بفتح بای تازی افسانہ و بضمّ با چیستان ۔ صاحب ناصری گوید کہ چون چیستان و لغز و معمّا مضمونی مبہم و پوشیدہ است بہ بای فارسی اولی است و معنی پردک سخن پوشیدہ و کاف بجای ہا تصغیر پردہ یعنی پوشیدنی کوچک و پردگی ہر چیز پوشیدہ را گویند عموماً و زنان مستورہ را خصوصاً می نامند ۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ **مولف** عرض کند کہ ما صراحت ماخذ بر (بردک) کردہ ایم کہ بموحّدہ اوّل گذشت و این اصل است و آن مبدّل این (اُردو) دیکھو بردک ۔

پردگی بقول برہان و جامع بروزن بندگی (۱) ہر چیز پوشیدہ را گویند عموماً و (۲) زنان و دختران و اہل حرم را گویند خصوصاً و بعربی مخدّرہ و مستورہ خوانند و (۳) صاحب و پردہ دار را نیز گفتہ اند و معنی ترکیبی این لغت در پردہ و مستور بودن است چہ پردہ بمعنی حجاب و گی بمعنی بودن

باشد همچون بندگی و شرمندگی یعنی بنده بودن و
شرمنده بودن - صاحب جهانگیری بر معنی اوّل و
دوم قانع (نظامی ؎) آنکه رخش پردگی خاص بود ؛
آینهٔ صورت اخلاص بود ؛ (وله ؎) پردگی زهره
دران پرده جست ؛ زخمه شکسته بادائی درست ؛
بهار ذکر هر سه معنی کرده (امیر خسرو ؎) ملک
دران به درِ تو پردگی ؛ ملک ز تو یافته پروردگی ؛
خان آرزو بذکر هر سه معنی بالا گوید که پرده بمعنی حجاب
و گی برای نسبت است و آن در آخر کلمه آرند که
آخر آن های مختفی باشد و آن گاهی افادهٔ معنی
مصدری کند و گاهی معنی دیگر پس پردگی بمعنی نسبت
مستور و پرده دار نه آنکه یا دران مصدری ست
و حال آنکه اگر یای مصدری می بود بمعنی پرده بودن
می بود نه در پرده مستور بودن و بمعنی محبوب مستور
مجاز است **مولّف** عرض کند که بمعنی اوّل یای
نسبت بر لفظ پرده زیاده کرده اند و قاعدهٔ فارسی
است که چون های هوّز در آخر کلمهٔ باشد و ضرورت
ترکیب یای تحتانی شود های هوّز را با کاف فارسی
بدل کنند چنانکه بندگی و زندگی - معنی لفظی این منسوب
به پرده و (۱) کنایه از هر چیز پوشیده و (۲) اهل حرم
و (۳) حاجب هم که منسوب به پرده است که مقام او
چنین پرده در باشد دیگر هیچ آنانکه در بیان ماخذ پے
برده اند سکندری خورده اند و حقیقت ماخذ را
درست بیان نکرده - اصلاً درین یای مصدری نیست
و نه گی بمعنی بودن و پردگیان جمع همین پردگی است
(ظهوری ؎) گر زند راه ظهوری در لباس ؛
راز های پردگی عریان چه است ؛ (وله ؎)
در جیب دری پردگیانند چه رسوا ؛ این مرحمت
جلوهٔ دامان نقاب است ؛ (وله ؎) عاشق
پرورش پردگیانست غمت ؛ نیست لیلی که
بصد کاهش مجنون گردد ؛ (اُردو) (۱) پوشیده
چیز - مونث (۲) پرده دار عورت - مونث (۳)
پہرہ والا - دربان -

پردگیان سما اصطلاح - بقول بهار وآنند

کنایہ از صور مثالی (صائب ؎) زشاہدان زمین
گر نظر فرو بندی ؛ نظر بہ پردگیان سما نوائی کرد ؛
مولف عرض کند کہ مرکب اضافی است و پردہ
داران سما کنایہ باشد از سیارگان کہ گاہی بنظر آیند
و گاہی در پردہ و در کلام صائب استعمال ہمین است
و مقصود بہار از صور مثالی غالباً ہمان باشد (**اُردو**)
ستارے - مذکر خیالی صورتین - مونث -

پردگی رز | اصطلاح - بقول برہان و بہار و
بحر و رشیدی و جامع بفتح رای بی نقطہ و سکون زای
نقطہ دار کنایہ از شراب - صاحب جہانگیری در ملحقات
گوید کہ از قبیل دختر رز (خاقانی ؎) ہر ہفت کرد
پردگی رز بجز گہ آر ؛ تا ہفت پردۂ خرد ما بر افگند ؛
مولف عرض کند کہ معنی لفظی این پردہ داری
کہ در درخت انگور پنہان است و کنایہ ایست لطیف
(**اُردو**) انگوری شراب - مونث -

پردگی ہفت رنگ | اصطلاح - بقول
برہان و جامع و بحر و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ
از جہان و عالم دنیاست **مولف** عرض کند کہ
ہفت رنگ اشارہ بہ ہفت سیارہ و پردہ داری
کہ ہفت رنگ درو ست کنایہ از دنیاست ہمین
است ماخذ این و پردگی بمعنی پردہ دار گذشت
(**اُردو**) دنیا - مونث -

پردل | اصطلاح - بقول و بحر و بہار و ناصری
و جامع بضم اول بر وزن مشکل (۱) کنایہ از شجاع
و بہادر و دلاور و جوان و (۲) مرد سخی - صاحب سروری
بر معنی اول قانع (شیخ اذری ؎) ابر حدائق
را احیا بحر و لایت را ولا ؛ کان کرامت را سخا
کوہ شکوہ پردلی ؛ **مولف** عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است و کسی کہ دل او پر باشد کنایہ
بود از شجیع و معنی دوم مجاز آن کہ سخاوت ہم عین
شجاعت و درجہ اول شجاعت است و پردلان
بقول موید جمع این است بمعنی شجیعان و دلاوران
و سخیان و کریمان (**اُردو**) (۱) شجیع - بہادر -
دلاور (۲) سخی - کریم -

(۳۶۶۹) **پردلی** اصطلاح (۱) شجاعت و (۲) بمعنی سخاوت **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس آست بیای مصدری (ظہوری ے) بہر دلیست سلاحی سلاح پوشان را چُن تن است جوشن ما تا کست مغفر ما **(اُردو)** (۱) شجاعت - دلیری - مونث (۲) سخاوت - مونث

(۳۶۷۰) **پردلیر** استعمال بمعنی بسیار دلیر است **مولف** عرض کند کہ پر بمعنی بسیار بجایش گذشت (ظہوری ے) در شکایت پر دلیرم راست می گوئی بدست ؛ با رقیبان التفات شکوہ فرما خوب نیست ؛ **(اُردو)** بڑا دلیر - بڑا شجیع -

پردن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی سرحد و کنارہ **مولف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت اند ولیکن بعض معاصرین عجم گویند کہ فارسی قدیم و اسم جامد زند و پاژند است **(اُردو)** سرحد - کنارہ - مذکر -

پردو بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و ضمّ ثالث (۱) بمعنی سقف و (۲) بالاخانہ و (۳) شہتیر خورد **مولف** عرض کند کہ معاصرین عجم ازین ہر دو معنی خبر ندارند و دیگر ہمہ محققین ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم کہ ہر دو محققین بالا ہندنژاد اند **(اُردو)** (۱) سقف بقول آصفیہ اسم مونث - مکان کی چھت (۲) بالاخانہ - دیکھو بالاخانہ (۳) چھوٹی شہتیر - مونث شہتیر کی تعریف بارانہ پر ہے -

پردہ بقول برہان و ناصری و رشیدی و بہار و موید و جامع و سراج بفتح اوّل (۱) معروف است کہ حجاب باشد کرپاسی - صاحب سروری گوید کہ چیزی کہ حائل شود از جامہ وغیرہ (خلّاق المعانی ے) دعای جان تو از دل سحرگہان گویم ؛ کہ آنزمان نبود در رہ دعا پردہ ؛ صاحب موید صراحت مزید کند کہ پوستی رقیق کہ بر دیدہ بود و آنہم داخل ہمین معنی است **مولف** عرض کند کہ اصل این ہمان

پرد است که بمعنی نه گذشت بای نسبت در آخر این زیاده کرده اسمی وضع کردند که معنی لفظی این منسوب به پرده چیزی که درمیان دو چیز حائل باشد اعم ازینکه از کرباس باشد یا چرم واعم ازینکه بر در آویزان کنند یا بجای دیگر - و بر پردۂ چشم هم که خلقی است اطلاق این می شود (اُردو) پرده - بقول آصفیہ - اسم مذکر - حجاب - اوٹ - ستر - آڑ - اوجهل -

(۲) پرده - بقول برہان وجامع بمعنی لای وته چنانکه گویند پرده پرده یعنی لای پر لای وته برته **مؤلف** عرض کند که مزید علیہ ہمان پرد که بہمین معنی گذشت بزیادت بای ہوز در آخرش و صراحت ماخذش ہمدرانجا کرده ایم وہمین است اصل پرده که بمعنی اوّل گذشت (**اُردو**) دیکھو پرد کے دوسرے معنے -

(۳) پرده - بقول برہان وجامع کنایه از آسمان وبقول مؤید کنایه از فلک الافلاک **مؤلف** عرض کند که استعاره ایست از معنی اوّل که آسمان ہم مثل پردۂ باشد میان ما وبالائیان (**اُردو**) دیکھو آسمان -

(۴) پرده - بقول برہان کنایه از حجاب نفس - صاحب جامع گوید که کنایه از حجاب شیطانی و نفس امّاره **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است وبس (**اُردو**) شیطانی پرده جیسے کہتے ہین "شیطانی پرده آنکھون پڑ گیا ہے یعنی شیطان کی تزویر نے تمکو اندھا بنا دیا ہے -

(۵) پرده - بقول سروری بمعنی خیمه (شیخ نظامی ؎) درین پرده یک رشته بیکار نیست ؛ سر رشته بر ما پدیدار نیست ؛ **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی اوّل است که خیمه ہم پرده ایست که ہر که درخیمه باشد مستور ماند (**اُردو**) ڈیره - بقول آصفیہ - ہندی - خیمه - تنبو - کپڑے کا گھر - خرگاه

(۶) پرده - بقول سروری و موید بمعنی پردهٔ سرود (خلّاق المعانی ع) همچون آوازیکز مانم برکش ز وا نگاه چو چنگ تنگم اندر برکش ؛ گر در تن من رگی نه در پردهٔ تست ؛ بیرون کن دیگری بجایش درکش ٭ صاحبان ناصری و رشیدی و بهار گویند که این رشتهٔ ایست که بر دستهٔ سازها بندند برای نگاه داشتن انگشتان جهت حفظ مقامات و اکنون از کثرت استعمال مقامات را نیز پرده گویند - خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که حقیقت مقامات دوازده گانه موسیقی جدا است و پرده و شعبه جدا و گاهی بمجاز پرده بمعنی مطلق آهنگ مستعمل می شود چنانکه پردهٔ عشّاق و اغلب که اطلاق پرده بر تار دسته مجاز باشد **مولّف** عرض کند که تعریف خوشی نکرده اند و نمیدانند که در سازها پاره های آهنی یا چوبین پیش و پس هر یکی بقاعده قائم می کنند و از همین پاره های نازک در لوله خفتن هوا داخل می شود و بیرون می آید و اصوات مختلفه پیدا می کند پس همین پاره ها را بمجاز پرده گفته اند - مقام نغمه و بمجاز مجاز نغمه و آهنگ هم - و همین است (پردهٔ آواز) که بجایش می آید (**اُردو**) پرده - بقول آصفیه - فارسی - مذکر - بارہ راگوں میں سے ہر ایک راگ جسے آہنگ کہتے ہیں - ستار یا بین و طنبورہ وغیرہ کی وہ پتّی یا عامی پرزے جو اس کے دستے پر مقامات ٹھیک رہنے اور انگلیوں کے سہارے واسطے تانت سے باندہ دیتے ہیں - مقام نغمہ -

(۷) پرده - بقول روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی تصویر **مولّف** عرض کند که اهل ولایت روبروی دریچه یا در - پرده که می اندازند بر ان تصویر قد آدم نقش میکنند و بعضی مقابل در و دریچه در آئینهٔ کلان همان تصویر قائم می کنند تا در از دور مخفی باشد معاصرین عجم همین را بمجاز پرده گفته اند که حائل و ساتر در می باشد (**اُردو**) تصویر - مونث -

(۸) پرده - بزبان معاصرین عجم بمعنی تماشا مستعمل است **مولّف** عرض کند که در اکثر تماشای زمانهٔ حال پرده های رنگارنگ مناسب تماشا آویزان می کنند ازینجاست که پرده بمعنی تماشا مستعمل شد چنانکه (پرده های خوب) که در ملحقات می آید (**اُردو**) تماشا - مذکّر -

پردهٔ آبگون اصطلاح - بقول جهانگیری در ملحقات کنایه از آسمان **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است از قبیل آبگون پل (**اُردو**) دیکھو آسمان - مذکّر -

پردهٔ آواز استعمال - بهار بذیل پرده ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف** عرض کند که همان پردهٔ سرود است که ذکرش بر معنی ششم پرده کرده ایم (ملّا قاسم مشهدی ؎) چو کشتی خام می باشد چکار از بادبان آید ٭ که این کشتی بزور پردهٔ آواز می گردد (**اُردو**) ساز کا پردہ - مذکّر -

پردهٔ آوردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف** گوید که چیزی را حائل گردانیدن (کلیم همدانی ؎) نه از گریه است ضعف چشم من نه درد ٭ این پرده بردی کار هجران آورد ٭ (**اُردو**) آڑ قائم کرنا - پرده قائم کرنا -

پرده از روی روز افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر فاش گردیدن راز - صاحب آصفی هم ذکر این کرده **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است (**اُردو**) راز فاش ہونا -

پرده از روی کار افتادن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار و آنند مرادف مصدر گذشته **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است (**اُردو**) دیکھو پرده از روی روز افتادن -

پرده از روی کار برخاستن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و بهار و آنند مرادف مصدر گذشته (راهب اصفهانی ؎) چنان مکن که ز خاکم غبار برخیزد ٭ مبادا پرده ام از روی کار برخیزد ٭ **مولّف** عرض کند که موافق قیاس است

(اُردو) دیکہو مصدر گذشتہ۔

پردہ ازروی کاربرداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند افشای راز کردن **مولّف** عرض کند کہ متعدّی مصدر گذشتہ و موافق قیاس (اُردو) افشای راز کرنا۔

پردہ ازروی کارکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند مرادف مصدر گذشتہ **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اسیر شہرستانی ؎) مید ہم خاکستر آئینۂ غیرت بباد ٭ پردۂ ازروی کار اہل دنیا میکشم ٭ (اُردو) دیکہو مصدر گذشتہ۔

پردہ ازکاربرداشتن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند مرادف مصدر گذشتہ **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) سوز دل برداشت آخر پردہ از کارم چو شمع ٭ ازگریبان سر بر دن آورد زنارم چو شمع ٭ (اُردو) دیکہو مصدر گذشتہ۔

پردہ انداختن برچیزی استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ آنرا پنہان کردن از نظر (فضلی بغدادی ؎) ولا بمہر رخش دیدہ را بر آب انداز ٭ ترست پردۂ چشمت بر آفتاب انداز ٭ (اُردو) کسی چیز پر پردہ ڈالنا اور اسکو چہپانا

پردہ اندیشہ استعمال۔ بہار بذیل پردہ ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ تشبیہہ یعنی اندیشہ کہ ہمچو پردہ باشد و جز این نیست کہ اندیشہ را پردۂ اندیشہ گفتند (عرفی ؎) در کند ی شمشیر زبان قاتل سیفم ٭ در پردۂ اندیشہ خرد پوش ظہیرم ٭ (اُردو) پردۂ اندیشہ کہہ سکتے ہین یعنی اندیشہ کا پردہ جس سے صرف اندیشہ مراد ہے۔ مذکر۔

پردۂ اہرمنی اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و انند بمعنی حجاب شیطانی و نفوس شریرۂ انسانی و آنرا پردۂ مکدّر ہم می گویند **مولّف**

عرض کند که مقصود از پردهٔ غفلت است که بصیرت
انسان را زائل کند و ہمین است پردهٔ شیطانی
مرکب توصیفی یعنی پرده که منسوب است بہ شیطان
که ذکر این بر معنی چہارم پرده گذشت (اُردو)
شیطانی پرده - مذکر -

پرده های خوب استعمال - بقول روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی تماشای
خوب - **مؤلف** عرض کند که متعلق است بہ معنی
ہشتم پرده (اُردو) اچھا تماشا - مذکر -

پردهٔ ایزدی اصطلاح - بقول بحر وانند
و مؤید حجاب اللہ تعالی **مؤلف** عرض کند که
از قبیل پردهٔ تقدیر است و پردهٔ غیب یعنی خفای
آن - مجاز معنی اول - کنایه از مشیت ایزدی که ما ازان
بے خبریم (اُردو) مشیت الٰہی - مونث -

پرده های گوش نازک کردن مصدر
اصطلاحی - صاحبان بہار عجم و انند ذکر این کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بسماعت
چیزی توجه کردن و بنزاکت اخبار رسیدن (طالب
آملی ؎) نغمه نازک می تراود از لبت من ہم زشوق
در سماعش پرده های گوش نازک میکنم ؛ (اُردو)
کان رکھہ کر سننا - بقول آصفیہ - غور سے سننا -
نہایت خیال اور توجہ سے سننا (کان دھر کر سننا)
بھی کہتے ہین (شیرین ؎) کان رکھہ کر سنی نہ ایک
صدا ؛ ہم نے کیا آہ کا اثر دیکھا ؛

پرده های نظر اصطلاح - بمعنی پرده های
چشم است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
(ظہوری ؎) پر است از گل روی تو پرده های
نظر ؛ ز تابہ جگر اشکم گلاب گردیده است ؛ (اُردو)
آنکھہ کے پردے - امیر نے (آنکھہ کا پرده) پرده
فرمایا ہے - آنکھہ کی جھلی (کیف ؎) خون دل
اشک روان لخت جگر حسرت دید ؛ ایک اس
آنکھہ کے پردے مین چھپائین کیا کیا ؛

(الف) **پرده باختن** مصدر اصطلاحی -
(ب) **پرده باز** صاحب آصفی ذکر (الف)

کردہ از معنی ساکت و بہار بذکر (ب) گوید کہ بموجادہ وزرای نازی کنایہ از لعبت باز و خیال باز و فرماید کہ برین قیاس پردہ بازی۔ صاحب رشیدی ہمزبانش نسبت (ب) و خان آرزو در سراج بر لعبت باز قانع **مولف** عرض کند کہ الف ہیچ تعلق از ب ندارد و ب اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بازی کنندہ با پردہ کہ لعبت بازان لعبت بازی بواسطۂ پردہ می کنند و (پردہ بازیدن) البتہ مصدر آن توان گرفت کہ بجایش می آید (**اُردو**) الف دیکھو پردہ بازیدن (ب) پتلیان نچانے والا۔ لعبت باز بھی کہہ سکتے ہیں۔

پردہ باز برگرفتن ازچیزی مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف (پردہ بازگرفتن) (۱) بمعنی دور کردن و در انداختن و فروہشتن بروم و (۲) بستن و کشیدن بر چیزی **مولف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و من وجہ معنی اول موافق قیاس است ولیکن معنی دوم ہیچ تعلق ازین ندارد (**اُردو**) (۱) پردہ کسی چیز سے ہٹانا۔ گرانا (۲) پردہ کسی چیز پر ڈالنا۔

پردہ باز کردن ازچیزی مصدر اصطلاحی بقول بحر دور کردن پردہ ازان **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است مشتاق سند استعمال می باشیم (**اُردو**) پردہ اٹھانا (آصفیہ)

پردہ بازگرفتن ازچیزی مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند بمعنی دور کردن پردہ (محمد قلی سلیم ے) می کند ہمچو صبا گل بکف دست خزان ؎ ہر کجا شاہد ما پردہ ز رخ بازگرفت ؎ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اُردو**) دیکھو (پردہ باز کردن ازچیزی)

(الف) **پردہ بازی** اصطلاح۔ الف بقول (ب) **پردہ بازیدن** بحر و وارستہ مرادف شب بازی کہ بجایش آید (فیضی ے) آوردہ ام از فسون طرازی ؎ با پردہ دری و پردہ بازی ؎ وہم او نشان بر (شب بازی) گویند کہ در شب

بصور مختلفہ برایند و امردان را بشکل زنان متشکل
سازند و خیمہ برپا کردہ اشکال منقوشہ صفحہ چرم
کاغذ در نظر جلوہ دہند **مولف** عرض کند کہ
ہمان لعبت بازی است کہ بوسیلۂ پردہ کنند یا
مصدری بر (پردہ باز) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ
وجا دارد کہ (ب) را مصدر (الف) قرار دہیم
بمعنی پردہ بازی کردن (**اُردو**) الف پتلیان
نچانا۔ حاصل بالمصدر (ب) پتلیان نچانا۔

پردہ بافتن استعمال۔ بقول بہار معروف
صاحب آصفی ہم از معنی ساکت (ظہوری ے)
آرزو چشم زد کور نگاہان نہ کنم ؛ پردہ از گرد رہے
بافتہ رخسارۂ ما ؛ (ملاّ جامی ے) پردہ چرا بافت
یکی جانور ؛ بیضہ برای چہ نہاد آن دگر ؛ **مولف**
عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی بافتن نقاب
و (۲) استعارۃً بمعنی بافتن عنکبوت تار خود را
بشکل پردہ۔ در کلام جامی اشارہ ہمین است
یعنی بیان واقعہ غار بنبینا علیہ الصلوۃ والسّلام

(**اُردو**) (۱) پردہ بُننا (۲) مکڑی کا جالا بُننا۔

پردہ برافتادن ازچیزی مصدر
اصطلاحی۔ بقول بہار معروف۔ صاحب انند
گوید کہ بمعنی دور کردن **مولف** عرض کند کہ
بیچارہ از لازم و متعدی امتیازی نمی کند معنی
این دور شدن پردہ باشد (ظہوری ے) زندان
بحر حوصلہ مستی بہو کنند ؛ چون پردہ برفتد دیدن
دیدن فرو کنند ؛ مخفی مباد کہ در سند بالا استعمال
فتادن است عیبی ندارد کہ فتادن و افتادن
مرادف یکدیگر است (**اُردو**) پردہ گرنا۔

پردہ برافگندن مصدر اصطلاحی۔
بقول آصفی و بحر و بہار دور کردن پردہ **مولف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (حافظ ے)
شکایت شب ہجران فرو گذار ای دل ؛ بشکر
آنکہ برافگندہ پردہ روز وصال ؛ (**اُردو**)
دیکھو پردہ باز کردن ازچیزی۔

پردہ برانداختن ازچیزی مصدر اصطلاحی

بقول بحر و بہار و آصفی مرادف (پردہ برانگندن) **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (میرخسرو ؎) پردہ برانداز کہ چون لاشوم ؛ پردہ کشای درِ اللّٰہ اشوم ؛ (صائب مصرع) امروز زر خسارۂ خود پردہ برانداز ؛ (ظہوری ؎) ز چہرہ پردہ بر انداختی بدیدن مارا ؛ نماند جای تماشا ز بس نگاہ غلو کرد ؛ (**اُردو**) دیکھو پردہ برانگندن از چیزے۔

پردہ برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و آصفی مرادف (پردہ برانگندن) **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎) شب بہستی پردہ از داغ درون برداشتم ؛ مست شد از بوی گل ہر کس ز بیرون برگذشت ؛ (ولہ ؎) من ندانم کہ تراوش کند از من سخنی ؛ پردۂ راز من آن آینہ سیما برداشت ؛ (**اُردو**) دیکھو پردہ برانگندن و بر انداختن از چیزے

پردہ بر روی کار افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از پنہان کردن راز و این مقابل (پردہ از روی کار برداشتن) است (صائب ؎) پردۂ بر روی کار از جوی شیر افگندہ است ؛ عشق شیرین را بخون کوہکن می پرورد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (**اُردو**) کسی راز کا چھپانا۔

پردہ بر زدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور کردن پردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) پردہ بر زد بعالم آرائی ؛ بر زمین دیدہ ہای ما وا ماند ؛ (**اُردو**) دیکھو پردہ باز کردن از چیزے۔

پردہ بر کشیدن از چیزی مصدر اصطلاحی بقول بحر دور کردن پردہ از ان (قاسمی گونابادی ؎) چنان پردہ برکش ز اوج نوا ؛ کہ گیرد چو مرغان وحشی ہوا ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (**اُردو**) پردہ اٹھانا (آصفیہ) دیکھو پردہ باز کردن از چیزے۔

پردہ بر گرفتن از چیزی مصدر اصطلاحی

(۱۷۶۷)

بقول بہار بمعنی (۱) دور کردن پرده ازان (حافظ ـ) ساقی بیا که یار ز رخ پرده برگرفت ؛ کار چراغ خلوتیان باز در گرفت ؛ صاحب بحر بر (پرده برگرفتن) گوید که (۲) ظاهر ساختن و (۳) بی شرمی کردن و (۴) بی روئی نمودن باشد ـ صاحب رشیدی می فرماید که (۵) بمعنی ظاهر شدن هم ـ صاحب موئید بر معنی دوم و سوم و چهارم قانع و صاحب جهانگیری در ملحقات بر معنی دوم قناعت کرده **موّلف** عرض کند که معنی حقیقی این پرده برداشتن است و همان است معنی اوّل و دیگر همه معانی حاصل آن (**اُردو**) (۱) پرده اُٹھانا یعنی دور کرنا اور بے پرده ہونا (۲) ظاہر کرنا (۳) بے شرمی کرنا (۴) بے رخ ہونا ـ بقول آصفیہ تیوری چڑھانا ـ بگڑنا ـ **موّلف** عرض کرتا ہے که بے مروّتی کرنا بھی کہہ سکتے ہین (دیکھو بیروئی کردن باکسی) (۵) ظاہر ہونا ـ

پرده بستن بچیزی مصدر اصطلاحی ـ بہار بذکر این از معنی ساکت (خواجہ آصفی ـ) تا نسوزم پرده بر رخسار آتشناک بست ؛ ده که خواهد سوختن این آتش پنهان مرا ؛ (صائب ـ) میزند بسیار رراه دین و دل چون رہزنان ؛ پرده گر ز شرم آن عیّار بر رو بسته است ؛ **موّلف** عرض کند که بمعنی قائم کردن پرده و بستن و آویختن نقاب باشد (**اُردو**) پرده چھوڑنا ـ پرده ڈالنا ـ (آصفیہ)

پرده بگردانیدن مصدر اصطلاحی ـ بقول بہار راز مقامی بمقامی دیگر آہنگ گفتن (خواجہ شیراز ـ) مطربا پرده بگردان و بزن راه عراق ؛ که بدین راه بشد یار و ز ما یاد نکرد ؛ **موّلف** عرض کند که تبدیل آہنگ و ساز کردن است (**اُردو**) راگ بدلنا ـ

پردهٔ بلبل اصطلاح ـ بقول بہار نام نوائی از موسیقی (سید حسن غزنوی ـ) بید بر پردهٔ بلبل ز طرب سر جنبان ؛ سرو بر نغمهٔ

قمری ز فرح دست زنست ؛ صاحبان بحر و انند ہم این را آوردہ **مولّف** عرض کند کہ معنی لفظی این نغمۂ بلبل است و استعارہ باشد برای نوای خاص (**اُردو**) پردۂ بلبل فارسی مین ایک خاص راگ کا نام ہے جس کا ہندی ترجمہ معلوم نہ ہو سکا۔ مذکّر۔

پردہ بند اصطلاح۔ بقول بہار و انند چیزی کہ پردہ بران بندند (ملّا عبداللہ ہاتفی ۵) علمہا بر آمد بچرخ بلند ؛ شد از شقّہ ہا مہروَ مہ پردہ بند ؛ **مولّف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است و اسم فاعل ترکیبی ہم میتوان گرفت (**اُردو**) وہ پول جس پر پردہ لٹکایا جاتا ہے۔ مذکّر۔

پردۂ بینی استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر موحّدہ۔ استخوان بینی **مولّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و کنایہ باشد کہ استخوان بینی ہم پردۂ را ماند (**اُردو**) پردۂ بینی کہہ سکتے ہین وہ ہڈّی جو نتھنون کے درمیان مثل پردے کے ہے۔ مذکّر۔

پردۂ پنہان اصطلاح۔ بہار و انند بذکر این از معنی ساکت (شیخ العارفین ۵) خورشید را اگر نکند دیدہ خیرگی ؛ داغ ترا ز پردۂ پنہان برآورم ؛ **مولّف** عرض کند کہ بمعنی پردۂ غیب است یعنی پردۂ غیب۔ غیب باشد مقصود ازین ہمین قدر است کہ چیزی کہ ظاہر نیست (**اُردو**) پردۂ غیب۔ مذکّر۔ یعنی غیب اور وہ مقام جو ظاہر نہین ہے۔

(الف) **پردہ پوش** استعمال (الف)
(ب) **پردہ پوشی** بقول انند بحوالۂ
(ج) **پردہ پوشیدن** فرہنگ فرنگ

نگاہدارندۂ راز و ہم او نذیل (الف) ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی عیب پوشی **مولّف** عرض کند کہ صاحب آصفی ذکر (ج) ہم کردہ از معنی ساکت و معنی آن (۱) پوشیدن عیب است بر سبیل کنایہ و (۲) بمعنی حقیقی پردہ بر جسم پوشیدن و ہمین

معنی حقیقی ج در الف و ب ہم موجود (ظہوری ؎)
برسوائی طوالت کرد عشقت پردہ پوشی را ؛ غمت
برست بخشان کردہ لازم سخت گوشی را ؛ مخفی مباد
کہ الف امر حاضر است از معنی اول و دوم (ج)
واسم فاعل ومفعول ترکیبی ہم و (ب) حاصل بالمصدر
ج بہر دو معنیش (**اُردو**) (الف) پردہ پوش کہہ
سکتے ہین ۔ راز دار ۔ عیب چھپانے والا ۔ پردہ دار
(ب) راز داری ۔ عیب پوشی ۔ پردہ داری ۔
(ج) (۱) راز دار ہونا ۔ عیب چھپانا (۲) برقع
پہننا ۔ صاحب آصفیہ نے الف اور ب کا ذکر کیا ہے

پردہ پوشی کردن مصدر اصطلاحی بمعنی
اخفای راز وعیب کردن **مولف** عرض کند کہ
حاصل بالمصدر پردہ پوشیدن را با مصدر کردن
مرکب کردہ اند (ظہوری ؎) پنجہ را کہ بخون کردہ
خضاب ؛ پردہ پوشی بحنا نتوان کرد ؛ (**اُردو**)
پردہ پوشی کرنا ۔ راز داری کرنا ۔ عیب چھپانا ۔
صاحب آصفیہ نے پردہ پوشی کا ذکر کیا ہے ۔ دیکھو
اصطلاح گذشتہ مین ب ۔

پردہ پیچیدن از چیزی مصدر اصطلاحی
بقول آصفی دور کردن پردہ (ناظم ہراتی ؎)
ز صبحش پردہ پیچیدند پاکان ؛ کہ دارد نسبتی با
سینہ چاکان ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (**اُردو**) دیکھو پردہ باز کردن از چیزے

پردۂ تقدیر اصطلاح ۔ بہار بذیل پردہ ذکر این کردہ
مولف عرض کند کہ مراد از تقدیر باشد از آنکہ
از مخلوق پنہان است آنرا پردہ تقدیر گفتند
(عرفی ؎) در صفحۂ تصویر علالت مثالم ؛
در پردۂ تقدیر محالست نظیرم ؛ (**اُردو**)
پردۂ تقدیر ۔ بمعنی تقدیر کہہ سکتے ہین ۔ مذکر ۔

پردۂ چشم استعمال ۔ بقول بہار واننددمعروف
مولف عرض کند کہ یکی از ہفت پردۂ چشم کہ
از علم تشریح ابدان ثابت است (ظہوری
؎) باران اشک دامن آلودہ مرا ؛ پاکیزہ تر
ز پردۂ چشم حباب نشست (**اُردو**) آنکھ کا پردہ ۔ مذکر

پردهٔ چشم نازک شدن مصدر اصطلاحی

بہار بذکر این از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بنزاکت گرائیدن پردهٔ اول چشم باشد و مقصود از ناتوان شدنش (صائب ے) چنان نازک شد است از گریه کردن پردهٔ چشمم ؛ که آیم در نظر از پرتو مہتاب می آید ؛ (**اُردو**) آنکھ کا پردہ نازک اور ناتوان ہونا ۔

پردهٔ چغانه اصطلاح ۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و بحر و سراج و انند بفتح جیم فارسی و غین نقطه دار بالف کشیده و نون مفتوح نام پرده ایست از موسیقی (عراقی ے) مطرب عشق می زند ہر دم ؛ چنگ در پردهٔ چغانهٔ عشق ؛ **مولف** عرض کند که چغانه نام سازیست که تعریفش بجای او می آید پس این مرکب اضافی است بمعنی نوائی که موسوم شد بدان (**اُردو**) ایک خاص راگ کو فارسیون نے پردهٔ چغانہ کہا ہے جس کا ترجمہ اور نام ہندی مین معلوم نہ ہوسکا

پردهٔ حجاز اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ہمچون پردهٔ صفاہان نام پرده ایست از موسیقی **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است ۔ معلوم میشود که این نوائی است که موجدان اہل حجاز اند (**اُردو**) پردهٔ حجاز فارسی مین ایک راگ کا نام ہے ۔ مذکر ۔

پرده خاستن از میان مصدر اصطلاحی

صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که باقی نماندن حجاب و یگانگی پیدا شدن است (خسرو ے) پردهٔ خویشتنی زمیان خاسته ؛ مرتبهٔ بی خودی آراسته ؛ (**اُردو**) حجاب باقی نہ رہنا ۔ یگانگی پیدا ہونا ۔

پردهٔ خاطر اصطلاح ۔ بقول بہار و انند معروف **مولف** عرض کند که بمعنی پردهٔ دل و حق آنست که پردهٔ دل ۔ دل باشد که دل را به پرده تشبیه داده اند (ملا قاسم مشہدی ے) اگر حسن ترا شہرت بعالم نیست و ہمی ہست ؛

که دائم چون غمت در پرده های خاطرم باشی ؎
(اُردو) دل اور پردۂ دل بھی کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

پردۂ خالی اصطلاح۔ بقول رشیدی شب
مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی
پردۂ که در پس او کسی نیست و کنایہ از شب
اگرچہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند
استعمال می باشیم که دیگر همه محققین فارسی زبان
ازین ساکت اند (اُردو) رات۔ مونث۔

پرده خالی کردن مصدر اصطلاحی۔
بمعنی ظاہر نمودن و فاش کردن۔ صاحبان
موارد و انند بذکر مشتق این (پرده خالی کنم)
می فرمایند که ای ظاهر کنم انچه در پرده است
مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست
ولیکن معاصرین عجم حالا بر زبان ندارند (اُردو)
ظاہر کرنا۔ فاش کرنا۔

پردۂ خراسان اصطلاح۔ بقول بحر
و بہار و انند نام نوائی از موسیقی (سعدی ؎)
در پردۂ عشاق و خراسان و عراق است ؎
از حنجرۂ مطرب مکروه نزیبد ؎ **مؤلف** عرض
کند که این نوا مخصوص خراسان است که اہل
خراسان این را می پسندند یا موجد این خراسانی
باشد۔ مرکب اضافی است (اُردو) پردۂ
خراسان ایک راگ کا نام ہے۔ مذکر۔

پردۂ خرّم اصطلاح۔ بقول برہان و بحر
و بہار و جہانگیری و رشیدی و سراج بضم خای
نقطه دار و فتح رای بی نقطه مشدد نام پرده ایست
از موسیقی (مولوی معنوی ؎) افتد عطارد
در وحل آتش در افتد در زحل ؎ زہره نماند
زہره را تا پردۂ خرّم زند ؎ **مؤلف** عرض
کند که خرّم بمعنی شادمان و خوش وقت می آید
سامعین ازین نوا خیلی خوش وقت می شوند
و این نوا را مخصوص کرده باشند و نیز خرّم نام
ماه دی است از سال شمسی و نام روز ہشتم
از ہر ماه شمسی فارسیان بنا بر قاعدۂ کلیه خود

چون نام ماه و روز موافق آید عید کنند۔ پس عجبی نیست کہ این نوا را مخصوص کرده باشند برای عید خرّم۔ مرکّب اضافی است (اُردو) پردۂ خرّم ایک خاص راگ کا نام ہے جس کا ہندی نام معلوم نہ ہوسکا۔ مخصوص عجم۔ مذکّر۔

پردۂ خفا اصطلاح۔ بقول بحر نوائی از موسیقی **مولّف** عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این جزین نباشد کہ بمعنی پردۂ مخفی است و نوائی است پست کہ معلوم نمیشود کہ آوازش از کجا می آید و ما این پرده را شنیده ایم اگرچہ مطرب مقابل ما بود ولیکن زبانش بند بود و آواز خوشی از دو نای نازکی می برآمد کہ با شاہ رگ حلقومش ملحق بود (اُردو) عجمیون کا ایک راگ۔ پردۂ خفا سے موسوم ہے جس کو زبان اور منہ سے کچھہ تعلّق نہین ہے بلکہ دو نالون سے نکلتا ہے جو حلق کے دونون جانب شاہ رگون پر قائم ہوتی ہین۔ مذکّر۔

پردۂ خماہن اصطلاح۔ بقول برہان و سراج و بحر و انند و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از آسمانست و صاحب برہان فرماید کہ خماہن سنگ تیرۂ رنگ سخت را گویند **مولّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و حقیقت ماخذ خماہن بجایش مذکور شود (اُردو) دیکھو آسمان۔ مذکّر۔

(الف) **پردۂ خواب** استعمال۔ ہر دو مرکّب

(ب) **پردۂ خیال** اضافی است کہ پردۂ خواب۔ خواب باشد و پردۂ خیال۔ خیال۔ فارسیان خواب و خیال ہر دو را تشبیہہ دادند بہ پرده (ظہوری ؎) عیب افسانہ در رفو کاریست ؛ گریہ در ہم درید پردۂ خواب ؛ (بیدل ؎) تمثال من در آئینہ پیدا نمیشود ؛ در پردۂ خیال توام نقش بستہ اند (اُردو) (الف) پردۂ خواب اور (ب) پردۂ خیال۔ خواب اور خیال کو بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔ مذکّر۔

پرده دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان آصفی و انند گویند کہ بمعنی بستن پرده باشد

(۲۷۴۳)

(علی خراسانی ے) حیرت فگند دورم از نظاره وات ؛ بر روی خویش پردۂ شرم و حیا مده ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ بہار (پرده دادن برچیزی) را بہ ہمین معنی نوشتہ (**اُردو**) پردہ کرنا۔ نقاب ڈالنا۔

پرده دار اصطلاح۔ بقول بہار (۱) دربان (صائب ے) ز اشتیاق تماشای خود چہ خواہی کرد ؛ کہ آه غیرت من پرده دار آئینہ است (سعدی ے) آنراکہ عقل وہمت وتدبیر ورای نیست ؛ خوش گفت پرده دار کہ کس در سرای نیست ؛ صاحب بحر گوید کہ (۲) بمعنی پرده پوش ہم و ذکر معنی اوّل ہم کرده (ظہوری ے) دیده را طاقت تماشا نیست ؛ پرده و پرده دار می باید ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد (**اُردو**) پرده دار بقول آصفیہ (۱) دربان (۲) پرده پوش۔ راز دار۔

پرده دار فلک اصطلاح۔ بقول برہان و موید و بحر کنایہ از ماه باشد **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکّب اضافی است بترکیب اسم فاعل ترکیبی با فلک (**اُردو**) چاند۔ مذکّر۔

پرده داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و بسند این کلام سعدی شیراز پیش کرده کہ بر پرده دار گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی پرده کردن و در پرده بودن آست و بس (**اُردو**) پرده کرنا۔

پردۂ دخانی اصطلاح۔ بقول برہان و موید و انند (۱) کنایہ از شب تیره و تاریک۔ صاحب بحر ذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) ابر سیاه ہم **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است و ہر دو معنی موافق قیاس ولیکن برای معنی دوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت اند (**اُردو**) (۱) اندھیری رات (۲) کالی گھٹا۔ مونث۔

پرده در استعمال۔ بقول بہار (۱) معروف

و (۲) افشای راز کنندہ **مولف** عرض کند کہ مقصودش از معنی اوّل چاک کنندۂ پردہ بمعنی حقیقی وبہردو معنی اسم فاعل ترکیبی است و (۳) امر حاضر ہم بہردو معنی بالا از مصدر پردہ دریدن کہ می آید **اُردو** (۱) پردہ پہاڑنے والا (۲) پردہ در بقول آصفیہ - عیب ظاہر کرنے والا - راز فاش کرنے والا (۳) پردہ پہاڑ - عیب ظاہر کر - امر حاضر -

پردہ دراند اختن بچیزی وبر چیزی

مصدر اصطلاحی - بقول بہار و آصفی بمعنی پردہ بستن است بران - **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرادف پردہ دادن **اُردو** برقع پہننا - پردہ کرنا - پردہ اوڑہنا - نقاب ڈالنا -

(الف) **پردہ دری** اصطلاح - الف بقول

(ب) **پردہ دریدن** بحر آشکار کردن و (ب) بقولش افشای راز کردن - بہار برذکر ب قانع **مولف** عرض کند کہ (ب) بمعنی (۱) پارہ پارہ کردن پردہ ونقاب وشامل برہمہ معانی پردہ و (۲) بمجاز افشای راز کردن والف حاصل بالمصدرش بہردو معنی و (پردہ در) کہ گذشت اسم فاعل ترکیبی - (ظہوری لہ) پردہ نالہ درد چون کشندم دل بفغان درکنم نالہ ہوس آہ با آواز آید ٭ (ولہ ئہ) شحنۂ عشق او ہمہ پردۂ پردگی درد ٭ طرفہ کہ پردہ پوشی ہم بہ کفن نمی کند ٭ **(اُردو)** الف (ب) کا حاصل بالمصدر دونون معنون مین (ب) (۱) پردہ پہاڑنا - (۲) افشاے راز کرنا -

پردۂ دل

اصطلاح - بہار وانند برمعرف قانع **مولف** عرض کند کہ فارسیان دل را بہ پردہ تشبیہہ دادہ اند - پردۂ دل - دل باشد - مرکب اضافی است یعنی دلی کہ مثل پردہ است (صائب ئہ) ہمان زپردۂ دل گشت جلوہ گر صائب ٭ کسی کہ خون دل از درد انتظارم کرد ٭ **(اُردو)** پردۂ دل بقاعدۂ فارسی دل کو کہہ سکتے ہین - مذکر -

پردہ دمی بہ روی خود کن

مقولہ - بقول انند وموید یعنی در پردہ دمی خود را نگاہدار **مولف**

عرض کند که (پرده کردن) بجای خودش می آید و (پرده بر رو کردن) بمعنی حقیقی نقاب بر رو انداختن پس معنی حقیقی این همین قدر که دمی نقاب بر روی خود انداز و میتوان ازین معنی دمی خود را در پرده نگاهدار گیریم - کنایه نیست بلکه بمعنی حقیقی است و مقوله خاص نیست زیرا که (پرده دمی بر روی خود کردن) مصدریست بمعنی حقیقی - پس قیام این فقره بصورت مقوله برای تفهیم جهلاست نمیدانیم که صاحب مؤید الفضلا بچه ضرورت این را قائم کرده **(اُردو)** ایک لحظے کے لیے اپنے منہ پر پردہ کر لے -

(الف) **پرده دوختن** | استعمال - صاحب
(ب) **پرده دوز** | آصفی الف را قائم کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی دوزیدن پرده و خیمه و (ب) اسم فاعل ترکیبی است که فارسیان خیمه دوز را گفته اند و صاحبان آصفی و بهار هم ذکرش کرده (سیفی اسفرنگی ـه) ازان حال من ژولیده مو هردم دگرگون است ؎ که حسن پرده دوز شوخم از اندازه بیرون است ؎ **(اُردو)** (الف) پردہ سینا - ڈیرا بنانا (ب) پردہ سینے والا - ڈیرہ بنانے والا -

پردهٔ دیده | استعمال - بقول انند مرادف پرده چشم که گذشت **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است **(اُردو)** آنکھ کا پردہ (دیکھو پردهٔ چشم)

پردهٔ دیرسال | اصطلاح - بقول برهان و رشیدی و مؤید و سراج (۱) نام پرده ایست از موسیقی و (۲) کنایه از آسمان - صاحب جهانگیری بر معنی اوّل قانع و هم او در ملحقات ذکر معنی دوم کرده (نظامی ـه) مغنی بزن پردهٔ دیرسال ؎ نوائی برانگیز با آن خیال ؎ صاحبان بحر و بهار عجم بر معنی اوّل قانع **مؤلف** عرض کند که معنی لفظی این پرده کهنه و کنایه باشد از نوای موسیقی که نوای قدیم است و بمعنی آسمان هم کنایه ایست نظر بر دیرسالیش **(اُردو)** (۱) ایک راگ کا نام

(۲) دیکھو آسمان ۔

پردۂ دیہیمی اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار پردۂ تخت سلطنت **مولّف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است و موافق قیاس (**اُردو**) تخت سلطنت کا پردہ ۔ مذکر ۔

(الف) **پردہ راز برافتادن** مصدر

(ب) **پردہ راز بر داشتن** اصطلاحی

(ج) **پردہ راز تنگ کردن** (الف) بمعنی افشای راز شدن است چنانکہ ظہوری گوید

(سہ) از پردہ بدر رفتہ ظہوری ٭ گر پردہ راز نیفتند ٭ **مولّف** عرض کند کہ پردہ برافتادن بجایش گذشت و این موافق قیاس است و ب و ج بقول بحر و بہار متعدّی الف یعنی افشای راز کردن (صائب سہ) من نہ آنم کہ ترا وش کند از من سخنی ٭ پردۂ راز من آن آینہ سیما برداشت ٭ (ولہ سہ) لب تو پردۂ رازی ز ما تنگ کرد است ٭ شراب دشمن جان است رازداران را ٭ **مولّف** عرض کند کہ ب و ج ہم موافق قیاس است (**اُردو**) (الف) راز افشا ہونا (ب و ج) راز افشا کرنا ۔

پردۂ زجاجی اصطلاح ۔ بقول برہان و (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و بحر (۱) کنایہ از آسمان و (۲) کنایہ از شب تاریک و (۳) کنایہ از ابر سیاہ ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم و سوم گوید کہ این بعید است **مولّف** عرض کند کہ زجاج لغت عرب است بالضم و بہر سہ حرکت ہم بمعنی شیشہ و آنچہ خان آرزو اشکال در معنی دوم و سوم پیدا کردہ ما با او اتّفاق داریم کہ خلاف قیاس است کہ زجاج را برای شب تاریک و ابر سیاہ مجازاً استعمال کردن برخلاف حقیقت است و صاحبان سروری و ناصری کہ محققین اہل زبانند ازین معنی ساکت و لیکن صاحب جامع کہ او ہم محقق عجمی الاصل است (پردۂ زجاج) را بمعنی شب تیرہ و تاریک گفتہ و قولش

در غور اعتبار است - ما خیال می کنیم که درینجا از کہ زجاج - آئینۂ سیاہ مراد باشد. و تشبیہ در تاب داده باشد. با حقِ حال با معنی دوم و سوم ہم اینجا مجاز و بعید از قیاس دانیم (اُردو) (۱) دیکھو آسمان - مذکر (۲) اندھیری رات - مونث (۳) کالی گھٹا - مونث -

پرده زدن بر چیزی مصدر اصطلاحی - بقول بہار و انند بمعنی پرده بستن و نصب کردن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس (میرخسرو ؎) فرش کشیدند و تتق بر زدند ٭ پرده دہلیز بر اختر زدند ٭ (**اُردو**) پرده باندھنا - پرده قائم کرنا -

(الف) **پردۂ زنبور** اصطلاح - بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و بہار و بحر و انند (۱) پرده ایست از موسیقی (سیف اسفرنگی ؎) مساز توشۂ راه از ریا کہ نتوان ساخت ٭ نوای خانۂ عنقا ز پردهٔ زنبور ٭ صاحب بحر این را مرادف ---------

(ب) **پرده زنبوری** گفته بذکر معنی اول میفرماید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوسته کہ پرده زنبوری

(۲) پردۂ سه ر اخ دار کہ زنان در برقع دوخته پیش رو دارند (صائب ؎) رحم کن بر تلخکامان رحم نا گرفته است ٭ پردۂ زنبوری خط رہگذار بوسه را ٭ (محمد سعید اشرف ؎) پردۂ زنبوری خط بر رخش زیبنده است ٭ از فضای خواست آن عارض نقاب آہنین ٭ و (۳) آسمان - صاحب برہان معنی سوم را مخصوص کند با (ب) بہار (الف) را مرادف (ب) گوید و بذکر معنی اول می فرماید کہ (۴) نوعی از خیمه ہم باشد کہ از پارچۂ باریک و تنک سازند و خوانہای طعام دران گذارند تا از زحمت مگسان محفوظ باشد (میرخسرو ؎) خوان فلک پر زنگینہای زر ٭ زرد چو زنبور بر آورده سر ٭ زانہمه زنبور کہ از نور ریود ٭ پردۂ شب پردۂ زنبور ربود ٭ (ملا قاسم مشہدی ؎) سدّ ره ما پردۂ زنبوری کس نیست ٭ در خانۂ آئینه نیتر و مگس ما ٭ وہم او ذکر معنی دوم کرده می فرماید

پنج کہ خیلی باریک باشد و در ہندوستان چلون گویند
دبدر وازہ ہای دالان وحجرہ بندند واز محمد سعید اشرف
سند دہد (ے) پردہ زنبوری دل را ببیا دنعل او
پر عسل چون خانۂ زنبور باید داشتن ٭ صاحب رشیدی
بر (ب) ذکر معنی سوم کردہ وصاحب جہانگیری در
ملحقات (ب) برمعنی سوم آوردہ وخان آرزو در چراغ
ہدایت بذکر (ب) بر معنی دوم قانع و در سراج
(ب) را بمعنی سوم نوشتہ **مولف** عرض کند کہ
(الف) مرکب اضافی و (ب) مرکب توصیفی است
وہردو در معنی مرادف یکدیگر ومعنی اوّل نظر برآواز
ساز معروف کہ مثل زنبور آواز دہد ومعنی دوم نظر
بہ شباہت کہ سوراخہای آن پردہ بشان عسل را
ماند کہ خانۂ زنبور است ومعنی سوم بشباہت شان
عسل است کہ ستارگان بر آسمان آسمان را
بصورت شان عسل ظاہر کنند ومعنی چہارم ہم
موافق قیاس است کہ پردہ کہ برای خوانہای
طعام سازند از پارچہ سوراخ دار درست کنند
وپنج را ہیچ تعلق بآن نباشد (**اُردو**) (۱) ایک خاص
راگ - مذکر (۲) وہ جالی کا مختصر ٹکڑا جو برقع مین
آنکھون کے مقابل لگا یا جاتا ہے - مذکر (۳) دیکھو
آسمان (۴) باریک جالی کی مسہری جو کھانے
کے وقت مکھیون سے بچنے کے لئے لٹکاتے ہین - مونث

پردۂ زنگارگون اصطلاح - بقول بحر
آسمان **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(**اُردو**) دیکھو آسمان -

(الف) **پردہ ساختن** مصدر اصطلاحی -
(ب) **پردہ ساز** (الف) بقول بہار و
بحر بمعنی (۱) راست کردن آہنگ وخواندن و
آغاز یدن آن (خواجہ شیراز ے) مطرب چو پردہ
ساز د شاید اگر بخواند ٭ از طرز شعر حافظ در بزم
شاہزادہ ٭ **مولف** عرض کند کہ (۲) بمعنی
حقیقی ہم کہ مرادف پردہ وحجاب کردن می آید
(جمال اصفہانی ے) ای ردای شب نقاب صبح
صادق ساختہ ٭ وی زسنبل پردہ گرد شقائق

ساختہ ؎ و (ب) اسم فاعل ترکیبی است از الف
(قاسم گونا بادی ؒ) عجب شد زبہر طرب طبل ساز
زنار ... مطربش پردہ ساز ؎ (اُردو) الف (۱)
گلا درست کرنا۔ گانا شروع کرنا (۲) پردہ کرنا (ب)
گانے والا۔ بجانے والا۔ پردہ کرنے والا۔

(۱) **پردۂ سحر** اصطلاح۔ پردۂ سحر۔ سحر باشد

(۲) **پردۂ سخن** و پردۂ سخن۔ سخن **مولّف**
عرض کند کہ فارسیان تشبیہۃً استعمال این کردہ اند
مرکب اضافی است بہ تشبیہہ (ظہوری ؒ) عجب
نباشد اگر راز شب نشینانش ؎ بروی روز فتند
پردۂ سحر نشکست ؎ (ملّا قاسم مشہدی ؒ) وصال
جلوۂ معشوق قاسم آسان نیست ؎ شدم خیال
و ... پردۂ سخن رفتم ؎ مخفی مباد کہ بہار ذکر (۲)
نہ ... پردہ کردہ (اُردو) (۱) پردۂ سحر (۲) پردۂ
سخن۔ یہ ترکیب فارسی صحیح اور سخن کے لئے کہہ سکتے ہیں

پردہ سرا اصطلاح۔ بقول بہار و بحر (۱)
خیمہ باشد کہ سراپردہ ہم گویند **مولّف** عرض
کند کہ اصل این سرای پردہ بود مرکب اضافی
و استعمال بقلب اضافت (عبد اللہ ہاتفی ؒ)
بفرمان عالم مطاع تمر ؎ بہ بستند پردہ سرا بر شتر ؎
و (۲) بقولش کنایہ از مطرب **مولّف** گوید کہ
اسم فاعل ترکیبی است از سرائیدن (جمال الدین
سلمان ؒ) مطرب گردون شہا پردہ سرای تو
باد ؎ خشت زر آفتاب فرش سرای تو باد ؎
(اُردو) (۱) سراپردہ بقول آصفیہ۔ مذکر خیمہ
ڈیرہ (۲) مطرب۔

(۱) **پردہ سوختن** مصدر اصطلاحی۔

(۲) **پردہ سوز** (۱) صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند
کہ ورای معنی حقیقی بمعنی افشای راز کردن ہم
و (۲) اسم فاعل ترکیبی بقولش کنایہ از افشا
کنندۂ راز۔ بہار (۲) را مرادف پردہ شگاف
گوید بمعنی مذکور حیف است کہ سند استعمال
پیش نہ شد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اُردو)

(۱) افشای راز کرنا (۲) افشای راز کرنے والا۔

پرده شدن استعمال بمعنی پرده قرار یافتن و حائل شدن است (ظہوری ے) زہی خجلت براہت عرض الجم پرده شد آخر ؛؛ ظہوری ردنکردی از چه زخم مرہم مارا ؛؛ **مولف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) پرده ہونا حائل ہونا۔

پردهٔ شرم استعمال۔ بہار بذیل پرده ذکر این کرده **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است که پردهٔ شرم۔ شرم باشد فارسیان شرم را به پرده تشبیہه داده اند (خواجهٔ شیراز ے) مشو در پردهٔ شرم از فریب چشم او غافل ؛؛ که شہباز از نظر بستن شکاری در نظر دارد ؛؛ (**اردو**) شرم کا پرده۔ پردهٔ شرم۔ مذکر۔

پرده شگاف اصطلاح۔ بقول بہار مرادف پرده سوز **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (عرفی ے) تاخن قدرت او پردهٔ تحقیق شگاف ؛؛ خامهٔ دولت او چہره [illegible] کشای ؛؛ صاحب آصفی ذکر (پرده شگافتن) باسناد ہمین سند کرده **مولف** عرض کند که بمعنی تحقیق و بمعنی افشای راز کردن ہم توان گرفت (**اردو**) دیکھو پرده سوز۔

(الف) **پرده شناختن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **پرده شناس** صاحب آصفی ذکر
(ج) **پرده شناسان** الف کرده بسند آن

استعمال پرده شناسان را آورده و بہار ذکر (ب) گوید که (۱) کنایه از مطرب باشد (ثنائی ے) پرده نشینان بوفا در شگرف ؛؛ پرده شناسان ہوا در شگرف ؛؛ و (۲) کنایه از انسان کامل (صائب ے) پیش چشمی که شد از پرده شناسان حجاب ؛؛ شاہدی نیست به از چہرهٔ خود مردم را ؛؛ صاحب جہانگیری در ملحقات (ب) را آورده بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که کنایه از عارف است۔ صاحبان برہان و جامع بذکر (ج)

می فرمایند کہ مطربان و نوازندگان و کنایہ از عارفان و صاحبان فہم و فراست ہم۔ صاحبان سروری و مویّد نسبت (ج) بمعنی اوّل قانع - صاحب رشیدی ہم (ج) را بہر دو معنی آوردہ۔ صاحب بحر نسبت (ج) باتفاق برہان می فرماید کہ (۳) بمعنی منجّمان ہم۔ خان آرزو در سراج نسبت (ج) گوید کہ صحیح بمعنی عاقلان و کار آگہان و اوّل مجازی است و دوم حقیقی **مولّف** عرض کند از محققین بالاکسانیکہ (ج) را قائم کردہ بر سند استعمال رفتہ اند کاری کار کردہ اند و ضرورت قیام (ج) اصلا نیست کہ جمع (ب) باشد و (ب) اسم فاعل ترکیبی است از (الف) و معنی اوّل حقیقی است و دیگر ہمہ معانی بر سبیل مجاز نبیدانیم کہ خان آرزو چگونہ بمعنی کار آگہان را حقیقی گفت (اُردو) (الف) گانا (ب) (۱) مطرب (۲) انسان کامل۔ عاقل (۳) منجّم (ج) ب کی جمع۔

پردہ شناسان کار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مویّد بمعنی عارفان و اصحاب فراست **مولّف** عرض کند کہ کنایہ باشد و معنی حقیقی این مطربان کار و کنایہ از حقیقت شناسان کار (اُردو) دیکھو پردہ شناسان

پردہ صفاہان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نام پردہ ایست از موسیقی **مولّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است از قبیل پردہ حجاز کہ بجایش گذشت (اُردو) ایک راگ کا نام فارسی مین پردہ صفاہان ہے غالباً یہہ اصفہان کا ایجاد ہے۔

پردہ صورت اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی تصویر باشد **مولّف** عرض کند کہ فارسی جدید باشد و دیگر ہیچ۔ مرکّب اضافی است کہ پردہ صورت صورت باشد و صورت را پردہ گفتن تشبیہ است کہ نقش ہم گویا پردہ ایست (اُردو) تصویر۔ مونّث۔

پردۂ عراق اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار واننداز نام نوائی از موسیقی **مولف** عرض کند که از قبیل پردۂ حجاز که گذشت مرکب اضافی است عجبی نیست که ایجاد این نوا از عراق باشد (**اُردو**) فارسی مین پردۂ عراق ایک راگ کا نام ہے ۔ مذکر ۔

پردۂ عشاق اصطلاح ۔ بقول بحر و بہار وانند نام نوائی از موسیقی **مولف** عرض کند که عجبی نیست که این قسم نوا را که صراحت مزید آن نه شد عشاق عجم پسند کرده باشند یا ایجاد شان واللہ اعلم (**اُردو**) فارسی مین پردۂ عشاق ایک خاص راگ کا نام ہے ۔ جسکی **تعریف** مزید معلوم نه ہوسکی غالباً یہ عشاق عجم کا ایجاد ہوگا یا اونکو مرغوب

پردۂ عصمت اصطلاح ۔ بہار بذیل پردۂ سند این پیش کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که مرکب اضافی است (۱) بمعنی حقیقی یعنی پردۂ خلقی جسم زن که ذریعۂ عصمت است که از دریده شدنش عصمت باقی نماند و ازالۂ بکر می شود چنانکه گویند ''پردۂ عصمتش دریده شد'' یعنی باکره نیست (۲) پرده و حجاب که زنان باعصمت کنند متعلق به معنی اول پرده (خواجۂ شیراز ﷺ) من از آن حسن روز افزون که یوسف داشت دانستم ؛ که عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را ؛ (**اُردو**) پردۂ عصمت یا عصمت کا پرده دو معنون مین مستعمل ہوسکتا ہے (۱) پردۂ بکر (۲) پرده ۔ حجاب ۔ آڑ ۔ مذکر ۔

پردۂ عنبی اصطلاح ۔ بقول بحر و وارستہ وانند نام طبقہ از طبقات ہفتگانۂ چشم که ملتحمه و عنبیه و شبکیه و عنکبوتیه و مشیمیه و صلبیه و قرنیه باشد (عالی ؎) مرا که جام چو نرگس شده است چشم و چراغ ؛ چو نور دیده سزا ہم به پردۂ عنبی است ؛ **مولف** عرض کند که مرادف پردۂ چشم است آن عام بود و مرکب اضافی و این خاص است مرکب توصیفی (**اُردو**) آنکھہ کا دوسرا پرده ۔ مذکر ۔

پردۂ عنکبوت اصطلاح ۔ بقول بحر و انند

(۱) تنیدهٔ عنکبوت و (۲) نوعی از علل چشم **مولف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن کہ چون در پردهٔ اوّل مرض لاحق شود و آب فرود آید پردهٔ اوّل مشابہ پردهٔ عنکبوت می شود یعنی قطرهٔ آب ہمچون مگسی می نماید کہ در نسج گرفتار شود و بایں معنی استعاره باشد از معنی اوّل **(اُردو)** (۱) مکڑی کا جالا۔ مذکر (۲) موتیا بند۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ آزار نزول ما جو آنکھ کے پردہ میں واقع ہوتا ہے اس سے آنکھ بظاہر پر نور اور باطن میں بے نور ہوتی ہے (معروف سه) موتیا بند اپنی حبب سے ہو گیا اک آنکھ میں ؛ جون صدف روتے ہیں روز و شب گہر اک آنکھ سے ؛

(الف) **پردهٔ عیسی** اصطلاح۔ بقول رشیدی و (جہانگیری در ملحقات) کنایہ از آسمان چہارم (نظامی سه) پاره کن این پردهٔ عیسی گرای ؛ تا بر عیسیت برسد زیای ؛ صاحبان برہان و بحر و انند ــــــــــ

(ب) **پردهٔ عیسی گرای** را بہمین معنی نوشتہ اند **مولف** عرض کند کہ الف مرکب اضافی است و (ب) مرکب توصیفی و ہر دو کنایہ از فلک چہارم کہ عیسی بر پردهٔ فلک چہارم است **(اُردو)** چوتھا آسمان۔ مذکر۔

پردهٔ غفلت اصطلاح۔ کنایہ باشد از غفلت کہ غفلت را بہ پرده تشبیہ داده اند مرکب اضافی است کہ پردهٔ غفلت۔ غفلت باشد بہار بذیل پرده سند این آورده و از معنی ساکت (ابوطالب کلیم سه) غافلان را پردهٔ غفلت بود در آستین ؛ پای خواب آلوده عذر لنگ پیدا می کند ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است **(اُردو)** پردهٔ غفلت۔ غفلت کا پرده۔ مذکر

پردهٔ غیب اصطلاح۔ مرادف (پردهٔ پنہان) **مولف** عرض کند کہ ما اشارهٔ این ہم در انجا کرده ایم۔ معاصرین عجم بر زبان دارند **(اُردو)** پردهٔ غیب کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

پردهٔ فانوس اصطلاح۔ بہار و انند پردہ معروف فانوس **مولف** عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ پردهٔ فانوس۔ فانوس باشد فارسیان فانوس شمع را بہ پردہ تشبیہ دادہ اند (ظہوری ۔ ۵) شمع محفل گو براافگن پردهٔ فانوس ناز ؛ نیست جاوید ے زبس پروانہ پردر پر کشد ؛ (اُردو) فانوس کا پردہ ۔ مذکر۔ پردهٔ فانوس بھی بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔ مذکر

(الف) **پردہ فرو ہشتن بہ چیزی** مصدر اصطلاحی بقول بہار بمعنی بستن **مولف** عرض کند کہ مقصود غیراز بستن پردہ نباشد یعنی قائم کردن پردہ (کمال اسمعیل ۔ ۵) نہ مرد عشق تو بودم من انیقدر دانم ؛ دلی بدیدہ فرومی ہلد قضا پردہ ؛ بخیال ما ہشتن و ہلیدن دو مصدر نیست کہ بجایش می آید پس از سند کمال ....

(ب) **پردہ فرو ہلیدن** پیدا است کہ مراد این است بمعنی آویختن پردہ تسامح بہار است کہ برای مصدر الف سند کمال پیش کرد (اُردو) الف و ب پردہ چھوڑنا۔

پردهٔ قمری اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و رشیدی و (جہانگیری و ملحقات) و بہار و سراج بضم قاف نام پردہ ایست از موسیقی (سعدی ہروی ۔ ۵) در پردہ ہای قمری خوش کوفت سرو پای ؛ با نغمہ ہای بلبل خوش زد چہار دست ؛ **مولف** عرض کند کہ درین نوا باشد کہ شباہت نوای قمری باشد و غالباً ہمین باشد وجہ تسمیہ این (اُردو) پردهٔ قمری۔ مذکر۔ فارسیون نے ایک راگ کو کہا ہے جس کا ہندی ترجمہ معلوم نہ ہو سکا۔

پردہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی پردہ ساختن یعنی بستن پردہ و مخفی کردن چیزے از پردہ (بدر چاچی ۔ ۵) چون خط دوست کند بر ورق مہ پردہ ؛ چون شب زلف نہد بر رخ خورشید نقاب ؛ (اُردو) پردہ مین چھپانا۔ پردہ چھوڑنا۔

(الف) پرده کشا | اصطلاح - صاحب بحر
(ب) پرده کشادن | نسبت الف گوید که بمعنی
آشکارا کننده و بهار نیز که الف بزیادت تحتانی در آخر
هیفت یاد اند نقل نگارش که افشا کننده راز است
مولف عرض کند که (ب) بمعنی حقیقی (۱) دور کردن
پرده باشد بصلهٔ از (فغانی شیرازی ے) بکشای
پرده از گل رخسار اندکی ٭ آبی نما به تشنهٔ دیدار کے تا صلهٔ
و (۲) کنایه باشد از آشکارا کردن چیزی و افشای
راز کردن و داخل همین معنی است و الف اسم فاعل
ترکیبی است بهر دو معنی و (۳) امر حاضر هم **(اُردو)**
الف (۱) پرده ہٹانے والا (۲) افشاے راز کرنے
والا (۳) (ب) کا امر حاضر (ب) (۱) پرده ہٹانا
(۲) افشاے راز کرنا۔

پرده کشیدن | مصدر اصطلاحی - بقول
بهار و بحر و انند (۱) بمعنی پرده بستن و (۲) پرده
کشادن هر دو آمده و فارق در ارادتین ذکر صله
است که بمعنی اوّل صلهٔ آن بر می آید و بمعنی دوم
از (صائب ے) ما پرده های آبلهٔ پای غیور رشک را
بر روی خارهای مغیلان کشیده ایم ٭ (ظهوری ے)
مکش پرده بر چهره ای رشک ماه ٭ که دارد نقاب
از هجوم نگاه ٭ (طالب آملی ے) کشید پرده ز رخ
لاله فرصت است تو نیز ٭ ز روی داغ بر افگن
نقاب مشکین را ٭ بهار صراحت مزید کند که بدون
صله افادهٔ معنی فرو هشتن کند (حکیم رکنای کاشی
ے) روزی که چرخ پردهٔ نیلوفری کشید ٭ بیچاره آن
کسی که درون حصار ماند ٭ (سعیدای سرامد ے)
گرم عتاب چون شود دیده بپوشم از رخش ٭ پرده
کشند مردمان چون شود آفتاب گرم ٭ **مولف**
عرض کند که موافق قیاس است **(اُردو)** (۱)
پرده چھوڑنا (۲) پرده ہٹانا۔

پرده گر | اصطلاح - بقول بهار معروف **مولف**
عرض کند که بمعنی پرده ساز است اسم فاعل ترکیبی
بمعنی در پرده مخفی کننده و پرده کننده (شیخ اوحدی
ے) در پیرزن نگه کن و آن چرخ پرده گر ٭ کز چرخ

پیرزن کمی ای چرخ پردہ در ؏ صاحب انند این
را مرادف پردہ ساز گفتہ **مولف** عرض کند کہ
از قبیل چارہ گر و امثال آن موافق قیاس است
مقابل پردہ در (**اُردو**) پردہ ڈالنے والا - پردہ کرنے والا

پردہ گردیدن | استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند
کہ (۱) ستر و حجاب شدن است و مجاز (۲) ذریعہ
قرار یافتن (کمال اصفہانی ؎) برزبانم ہمہ آن
راز تو خدایا کہ بحشر ؏ رستگاری مرا پردہ غفران
گردد ؏ (**اُردو**) (۱) پردہ ہونا (۲) ذریعہ قرار پانا

پردہ گرفتن | مصدر اصطلاحی - بقول بہار
(۱) بمعنی پردہ کشیدن بہر دو معنیش و (۲) پردہ ساختن
صاحب انند گوید کہ راست کردن آہنگ و خواندن و آغازیدن
ہم (محمد قلی سلیم ؎) چہ عجب گر نشناسد حریفان آہنگش
نغمہ بر چہرۂ خود پردۂ اعجاز گرفت ؏ (میر خسرو ؎)
سوسن آمد بر لب جوی و زبانہا نو نہاد ؏ بلبل آمد
بر سر گل پردہ ہای تر گرفت (ولہ ؎) بیار بادہ
بوقتی کہ بلبلان سحر ؏ نشستہ بر سر گل پردہ ہای تر گیرند ؏
صاحب بحر بذکر معنی اول و دوم گوید کہ (۳) بی شرمی
نمودن و (۴) بی روئی کردن و (۵) آشکارا
کردن - صاحب مؤید بذکر معنی سوم و چہارم نسبت
معنی پنجم می فرماید کہ مرادف پردہ برگرفتن است
و صاحب جامع بر معنی سوم و پنجم قانع - **مولف**
عرض کند کہ ہمہ موافق قیاس است (**اُردو**) (۱) دیکھو
پردہ کشیدن کے پہلے اور دوسرے معنے (۲) دیکھو
پردہ ساختن کے پہلے معنے (۳) بے شرمی کرنا (۴)
بے روئی کرنا (۵) آشکارا کرنا - ظاہر کرنا -

پردہ گل | اصطلاح - بہار بذیل پردہ سند این
نقل کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ
کنایہ باشد از اوراق گل (میرزا رضی دانش
؎) نیستم پابست حسن صوت مرغان چمن ؏ جلوہ ہا
در پردہ ہای گل تماشا می کنم ؏ (**اُردو**) دیکھو
برگ گل کے دوسرے معنے -

پردہ گلیم | اصطلاح - بقول بہار و بحر و

انند بکاف فارسی نوعی از گلیم که عیاران دارند ـ
(صائب ره) شیطان دلیر بر تو ز حال خراب تست ؛
دزدیست اینکه پرده گلیمش ز خواب تست ؛ (داله ره)
خط شبرنگ کز و حسن بتان را خطر است ؛ چشم عیار
ترا پرده گلیمی دگر است ؛ (شیخ علی قلی فائز ره)
در پرده دلم زان بت عیار دو نیم است ؛ هر یک
مژه بر هم زدنش پرده گلیم است ؛ خان آرزو در
چراغ ہدایت ذکر این کرده **مولف** عرض کند
گلیمی را نام است که عیاران در شب آن را بر جسم
کنند و خود را از نگاه مردم مخفی کرده عیاری کنند
(اُردو) وہ کمل جو چور رات مین اوڑھ کر چوری
کرتے ہین ـ مونث ـ

پردۂ گوش اصطلاح ـ بقول بہار معروف
مولف عرض کند که پرده فطری که در گوش است
(ظہوری ره) حکایت تو به بیزم مگر به پردۂ گوش ؛
که حرف حور و پری جنگلی نخاله شود ؛ (اُردو) کان کا
پرده ـ مذکر ـ

پردۂ مشکین اصطلاح ـ بقول بہار و بحر (۱)
رومال سیاه که در آشوب چشم بر چشم بندند (لالی
ره) پردۂ مشکین بچشم خویش بسته است آن نگار ؛
یا شده است از ناف آهوی ختن مشک آشکار ؛
وارسته بذکر معنی بالا گوید که مرادف (پردۂ نیلوفری)
که می آید و به نقل سند بالا گوید که غزلی طویل است که
در آشوب چشم معشوق گفته **مولف** عرض کند
که (۲) بمعنی حقیقی است یعنی پردۂ سیاه و بمعنی اول
مجاز آن بتخصیص معنی ـ مرکب توصیفی است معاصرین
عجم این را برای عینک نیلگون هم گویند که استعمال
آن بحالت آشوب چشم می شود (اُردو) (۱)
وہ کالی نقاب جو آشوب چشم کے زمانہ مین آنکھہ
پر ڈالتے ہین ـ مونث ـ وہ نیلی عینک جو آشوب
کے زمانہ مین لگائین ـ مونث (۲) کالا پرده ـ مذکر ـ

پردۂ مکدّر اصطلاح ـ بقول برہان و انند
به تشدید دال ابجد ـ (۱) کنایه از حجاب شیطانی
و نفوس شریرۂ انسانی است و فارسیان (۲)

ارواح شریرہ را نیز خوانند۔ صاحب بحر گوید کہ مراد از پردۂ اہرمنی است کہ گذشت **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است و اشارہ این بر (پردۂ اہرمنی) گذشت (**اردو**) (۱) دیکھو پردہ اہرمنی (۲) شریر روحین۔ مونث۔

پردۂ ناموس اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ معروف **مولف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (۱) بمعنی پردۂ عصمت بمعنی حقیقی و (۲) مجازاً پردۂ شرم کہ شرم را بہ پردہ تشبیہہ دادہ اند یعنی پردۂ ناموس۔ ناموس باشد (خواجۂ شیراز ؒ) عشق در پردۂ ناموس نہفتم غافل ⁂ کہ ز فانوس بود پردۂ رسوائی شمع ⁂ (نثر سعدی) پردۂ ناموس بندگان بگناہ فاحش ندرد ؒ (**اردو**) (۱) دیکھو پردۂ عصمت (۲) دیکھو پردۂ شرم

(الف) **پردہ نشستن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **پردہ نشین** صاحب آصفی ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ مخفف و بمعنی (در پردہ نشستن) است یعنی حجاب اختیار کردن و پردہ کردن و (ب) بقول برہان (۱) مستورہ و خلوت نشین و فرماید کہ (۲) مردم گیلان سرحد نشینانی را گویند کہ در تحت فرمان سپہ سالاران باشند۔ بہار برہ (ب) گوید کہ مثل پردگی و تحقیق آنست کہ بینہما نسبت عموم و خصوص است و لہذا اطلاق پردہ نشین بر چیزی مستور عموماً آمدہ بخلاف پردگی کہ اطلاق آن جز بر زن مستورہ نیامدہ صاحب بحر بہ مستورہ و خلوت نشین قانع و صاحب ناصری ہم ہمزبانش (حافظ شیراز ؒ) در کار گلاب و گل حکم ازلی این بود ⁂ کاین شاہد بازاری وان پردہ نشین باشد **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی اول موافق قیاس و بمعنی دوم ہم استعمال درست باشد ازینکہ سرحد نشینان در پردہ باشند و بحکم سپہ سالاران بیرون می آیند (**اردو**) الف پردے مین بیٹھنا۔ پردہ کرنا (ب) (۱) پردہ نشین کہہ سکتے ہین وہ شخص

جو پردہ کرے۔ خلوت نشین۔ خلوت مین بیٹھنے والا
(۲) وہ فوج جو سرحد پر مخفی رہتی ہے جو سپہ سالار
کے حکم مین رہتی ہے۔ مونث۔

پردہ نشینان اصطلاح۔ بقول جہانگیری
در ملحقات (۱) کنایہ از ملائکہ مقربین مصاحب رشیدی
بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) یعنی خلوتنیان و (۳) دلبران
(نظامی ۵) پردہ نشینان بوفا در شگرف ؛ پردہ
شناسان نوا در شگرف ؛ صاحب موید بر معنی اول
و دوم قانع **مولف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی
است و معنی اول و سوم مجاز آن جمع پردہ نشین
و از بینکہ ملائکہ بنظر نمی آیند۔ فارسیان بدین اسم موسوم
کردند و ہم چنین دلبران ہم کہ در پردہ می باشند بدین
اسم موسوم شدند (**اردو**) (۱) فرشتے۔ مذکر
(۲) وہ جو پردے مین ہون یا خلوت مین (۳) دلبر۔ مذکر

پردہ نشینانِ بار اصطلاح۔
بقول برہان و بحر (۱) کنایہ از خلوت نشینان و
محرمان اسرار و اولیای مستور و (۲) ملائکہ آسمان
صاحب موید بر معنی دوم قانع **مولف** عرض کند
کہ بار بمعنی بار تعالی و پردہ و سراپردہ و بارگاہ
بجایش گذشت موافق قیاس است (**اردو**)
(۱) خلوت نشین اور محرم اسرار اور اولیا اللہ جو
جو مخفی ہون۔ مذکر (۲) فرشتے۔ مذکر۔

پردہ نشینانِ کار اصطلاح۔ بقول
بحر بمعنی محرمان اسرار۔ صاحب موید بحوالہ قنیہ
می فرماید کہ معنی ترکیبی آنکہ در پردہ نشستہ بار می بیند
چنانچہ بعض ملائکان مقرب و در نسخہ دیگر گوید کہ
آنانکہ در پردہ نشستہ کار می کنند **مولف** عرض
کند بخیال ما کار را داخل اصطلاح کردن فضولی
است و (پردہ نشینان) کنایۃً بہمین معنی گذشت
معلوم میشود کہ محققین بالا سندی یافتہ باشند کہ
دران لفظ کار مستعمل شدہ باشد و غور بر معنیش
نکردہ لفظ کار را داخل اصطلاح کردند و حیف
است کہ نقل سند ہم نکردند تا پردہ از روی کار
بر می داشتیم۔ و دیگر ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت

(اُردو) دیکھو پردہ نشینان بار۔

پردہ نشین گشتن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی پردہ کردن و پردہ دار شدن است مرکّب با اسم فاعل ترکیبی پردہ نشستن و مصدر گشتن **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) تران پردہ نشین گشتہ کہ در کوی ملامت ٭ ہنگامۂ رسوائی مستور نہ گنجد ٭ (اُردو) پردہ کرنا۔ پردہ دار ہونا۔

(۶۷۶۵)

پردۂ نظر استعمال۔ بقول بہار معروف **مولّف** عرض کند کہ پردۂ نظر۔ نظر باشد کہ فارسیان نظر را بہ پردہ تشبیہہ دادہ اند و مقصود بہار جزین نباشد (صائب ؎) بر حسن بیمثال تو در پردۂ نظر ٭ محضر درست می کند از جوہر آئینہ (اُردو) پردۂ نظر بہ ترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

(۶۷۶۶)

پردۂ نگہ استعمال۔ مرادف پردۂ نظر است و بس (ظہوری ؎) کدام عیب کہ عریان چو راز عاشق نیست ٭ بپردۂ نگہ اہل زمان ہنر پوشند ٭ **مولّف** گوید موافق قیاس است (اُردو) دیکھو پردۂ نظر۔ پردۂ نگہ بھی کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

پردہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی پردہ کردن است بصلۂ بر (رضی ارتیمانی ؎) گر نہ نہی پردہ بر رخِ چون آفتاب ٭ وای بر روز شکیب وای بصبر و قرار ٭ (اُردو) پردہ کرنا۔ نقاب منہ پر ڈالنا۔

پردۂ نیلگون اصطلاح۔ بقول برہان و (جہانگیری در ملحقات) و بحر و موید و رشیدی و سراج کنایہ از آسمانست **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است مرکّب توصیفی (اُردو) دیکھو آسمان۔ مذکر۔

پردۂ نیلوفری اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند و وارستہ مرادف پردۂ مشکین (صائب ؎) نرگس میگون او از پردۂ نیلوفری ٭ مینماید چون شفق از دامن شب ہای تار ٭ ہمچو ابر کعبہ

دارد گر بہا در آستین ؎ پردۂ نیلوفری بر گوشۂ ابروی
یار ؎ (بابا فغانی ؎) آہ کان ابرو کمان چشم سیہ
از ناز بست ؎ پردۂ نیلوفری بر نرگس غماز بست ؎
وارستہ نسبت سند اوّل صراحت کند کہ این غزلی
است طویل کہ در آشوب چشم معشوق گفتہ **مولف**
عرض کند کہ مرکّب توصیفی است بمعنی حقیقی پردۂ کہ
رنگ نیلوفر دارد و معنی اوّل الذّکر مجاز آن و مجازاً
برای پردۂ چشم ہم (**اُردو**) دیکھو پردۂ مشکین و پردۂ چشم

پردہ وار استعمال - بقول بہار بو او از عالم
رقعہ وار و جامہ وار (نظامی ؎) پرندی چنین
پردہ وارش کنم ؎ زنگ دو جہان رستگارش کنم ؎
مولف عرض کند کہ بمعنی لائق پردہ باشد کہ وار بمعنی
لائق آمدہ چنانکہ گوشوار (**اُردو**) پردے کے لائق -

پردہ ہای روغنی اشکال اصطلاح
بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
پردہ ہای کہ بران تصاویر رنگین باشد **مولف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و اینقسم پردہ ہا در
تماشاہا استعمال کنند و بر در خانہ ہا ہم آویزان
نمایند (**اُردو**) رنگین تصاویر کے پردے - مذکّر

پردہ ہشتن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ از کمال
اصفہانی پیش کردہ برای (پردہ فرو ہلیدن)
است (؎) نہ مرد عشق تو بودم من اینقدر دانم ؎
ولی بدیدہ فرومی ہلد قضا پردہ ؎ مخفی مباد کہ
(فرو ہلیدن پردہ بر دیدہ) بمعنی انداختن
باشد بر چشم و ہلیدن مرادف ہشتن است و
ازین ترادف لازم نمی آید کہ استعمالات و مشتقات
یکی را برای دیگری دانیم محقق ہند نژاد را
چیزی کہ در غلط انداخت کم غوری محققین مصادر
است کہ بر مصدر ہشتن مضارع ہلد نوشتہ اند
و خیال نکردند کہ ہلد مضارع ہلیدن است و مضارع
ہشتن ہشد و لیکن ہشد مستعمل نیست و متروک ازین کہ
ہشتن سالم التصریف است بحث کاملش بجای پیش
کنیم (**اُردو**) پردہ چھوڑنا - پردہ ڈالنا -

پردهٔ هفت رنگ اصطلاح ـ بقول برهان
وبحر و مویّد (۱) کنایه از هفت آسمان باشد چه هر کدام
بر نگیست چنانچه صاحب کعب الاحبار از تورات
نقل کرده که آسمان اوّل از سنگ خار است و
دوم از فولاد و سیم از مس و چهارم از نقره و پنجم از طلا و ششم
از زبرجد و هفتم از یاقوت والله اعلم و (۲) هفت
طبقهٔ زمین و (۳) دنیا و عالم ـ صاحب رشیدی
بر فلک و دنیا قانع و صاحب جهانگیری در ملحقات
بر معنی سوم اکتفا کرده ـ خان آرزو در سراج این
را مخصوص کند با معنی اوّل و (پردگی هفت رنگ)
را بمعنی سوم گوید (نظامی ـه) برون آی زین
پردهٔ هفت رنگ ؛ که زنگی بود آینه زیر زنگ ؛
مولّف عرض کند که (پردگی هفت رنگ)
به تعمیم معنی بجایش گذشت و بخیال ما تعمیم اصل است
که دنیا و عالم شامل است بر هفت روز و هفت
رونده بر هفت ستاره و لفظ هم برای واحد است
اگر هفت آسمان را پرده های هفت رنگ گویند
میتوان و (پردهٔ هفت رنگ) را که واحد است
کنایه از هفت آسمان گرفتن و هفت طبقه زمین را
نام کردن مجاز باشد (**اردو**) (۱) سات آسمان
مذکّر (۲) زمین کے سات طبقے ـ مذکّر (۳) دنیا ـ مؤنث
عالم ـ مذکّر ـ

پردهٔ یاقوت اصطلاح ـ بقول برهان و بحر و
بهار و (جهانگیری در ملحقات) و رشیدی (۱) نام
پرده ایست از موسیقی (حکیم ازرقی ـه) شد آمدهای
او گوئی همی عمداً فرو گیرد ؛ نوا در پردهٔ یاقوت
در انگشت خنیاگر ؛ و بهار صراحت مزید کند که
(۲) کنایه از جرم یاقوت است (صائب ـه)
چون آب که از پردهٔ یاقوت نماید ؛ پیداست تن
نازکش از جامهٔ گلنار ؛ **مولّف** عرض کند که
وجه تسمیهٔ این معنی اوّل جز این نباشد که فارسیان
پردهٔ سازی را که نوای خاص از و برآید به تعریفش
پردهٔ یاقوت گفته باشند و معنی دوم موافق قیاس است
که جرم هم پرده را ماند (**اردو**) (۱) ایک خاص

رنگ کا نام فارسی مین پردهٔ یاقوت ہے۔ جسکا ہندی ترجمہ معلوم نہ ہوسکا۔ مذکر (۳) یاقوت کا جرم۔ مذکر۔

(الف) پرریخت الف۔ بقول مؤید بمعنی عاجز

(ب) پرریختن شد و (ب) بقول سرا (۱) عاجز شدن و مجرد گردیدن از علائق۔ صاحب انند گوید که (۲) گریز کردن و پر فشردن مرغان است وکنایه از عاجز شدن۔ صاحب آصفی ذکر ہر دو معنی کرده (منہ ۵) جائی که عقاب پر بریزد ٭ از پشهٔ ناتوان چه خیزد ٭ **مؤلف** عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) و معنی دوم (ب) حقیقی است و معنی اوّل مجاز آن و (الف) ہم شامل باشد بر ہر دو معنی ماضی (ب) **(اُردو)** الف (۱) عاجز ہوا (۲) پر جھاڑا (ب) (۱) عاجز ہونا (۲) پر جھاڑنا۔ گریز کرنا۔ دیکھو بال زدن

پرز بقول برہان بضم اوّل و سکون ثانی و زای نقطه دار (۱) آن باشد که بر روی سقرلات و دیگر پشمینه ها بعد از پوشیدن بہم رسد و (۲) آنچه زنان بخود برگیرند و (۳) لیقهٔ دوات را نیز گویند صاحب ناصری این را مرادف پرزه گفته بذکر معنی اوّل گوید (۴) کاغذ بد قماش را نیز گویند و ذکر معنی دوم و سوم ہم کرده۔ صاحب سروری بر معنی اوّل قانع (انوری ۵) از چه خیزد در سخن حشو از خطا بینی طبع ٭ در چه خیزد پرز بر دیبا ز نا جنسی لاس ٭ صاحب رشیدی ہم این را مرادف پرزه نوشته بذکر معنی اوّل فرماید که پارهٔ از جامه و شیاف و این غالباً مقصودش از معنی دوم باشد و گوید که فرزجه معرّب آنست۔ صاحب مؤید ذکر معنی اوّل و دوم و سوم کرده **مؤلف** عرض کند که این مخفف پرزه می نماید و صراحت ماخذش بجای خودش کنیم **(اُردو)** (۱) دیکھو پرد کے تیسرے معنے (۲) حیض کا لتّہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ چیتھڑا۔ حیض کی گدّی۔ وہ کپڑا جس سے حیض کو صاف کرین۔ دکن مین صرف لتّہ کہتے ہین (۳) وہ صوف جو دوات مین ڈالتے ہین

تاکہ قلم پر سیاہی زیادہ نہ آنے پائے - مذکر (۴) کھرا اور بدقماش کاغذ جس پر روان ہو اور ناصاف ہو - مذکر

پرزاغ اصطلاح - (۱) بمعنی حقیقی و (۲) استعارہ از موی سیاہ **مولف** گوید کہ موافق قیاس است (ظہوری لہ) دولت نہادہ رو بظہوری بفر عشق؛ ظل ہمای بر سرش از پر زاغ باد؛ (نظامی لہ) مرا برف بارید بر پر زاغ؛ نشاید چو بلبل تماشای باغ؛ (**اُردو**) (۱) کوّے کے پر - مذکر (۲) کالے بال - مذکر -

پرزبان اصطلاح - بقول انند بحوالۂ مؤید بمعنی تیز زبان **مولف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان ازین ساکت، معاصرین عجم بر زبان ندارند - بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (**اُردو**) تیز زبان (لغات) بقول آصفیہ چرب زبان - لسان - بانونی - باتون -

پرزد اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث (۱) نوعی از دوا باشد مانند صمغ **مولف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت، و صاحب محیط کہ محقق مفردات طب است ذکر این نکردہ و (۲) بقول خان آرزو مرادف پرزدن کہ می آید **مولف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ازین ساکت و اگر سند استعمال پیش شود این را مخفف (پرزدہ) دانیم کہ می آید - (**اُردو**) (۱) ایک دوائی گوند جس کی حقیقت کا حال معلوم نہ ہو سکی مذکر (۲) دیکھو پرزدہ کے دونوں معنے

پرزدن بقول بحر و بہار بمعنی (۱) پریدن و پرواز کردن و (۲) مشتاق و آمادہ بودن برای کاری (میر خسرو لہ) پرزدن آن بہ کہ سمائی بود؛ پرزدن مرغ ہوائی بود؛ (میرزا صالح منشی لہ) نہ تنہا در پی قتلم کمر بستہ است شمشیرش؛ کہ در ترکش برای کشتنم پر می زند تیرش؛ (صائب لہ) در کام شعلہ دم لبشمار او فتادہ است؛ پر می زند ہنوز ز خامی کباب ما؛ **مولف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم

مجاز آن (اُردو) (۱) پرواز کرنا۔ اڑنا (۲) مشتاق ہونا۔ آمادہ ہونا۔

پرزدہ اصطلاح۔ بقول بہار۔ بضم اوّل و فتح زای معجمہ (۱) شافہ و ریسمان و جامۂ کہنہ کہ زنان بردارند و فرزجہ معرّب این و فرازج جمع فرزجہ (حکیم شفائی در ہجو ے) نسخۂ پرزدہ زمن میخواست ٭ کردم این شافہ ساز و آمد راست ٭ و فرماید کہ (۲) گرہ ہائے کہ برروی جامہ یا مخمل نمودار باشد و این را کرک بالضم و لاس نیز گویند **مولّف** عرض کند کہ بخیال ما ہمین است اسم جامد فارسی زبان بمعنی لفظی این یعنی پر کردہ شدہ و کنایہ از شافہ و پارچۂ کہنہ کہ زنان فرج خود را بزمانۂ حیض ازان پر کنند تا ادرار نریزد و پرز کہ گذشت و پرزہ کہ می آید مخفف این و بمعنی دوم ہم اسم جامد است نظر بکثرت خوابۂ مخمل آنرا پرزدہ گفتند و عجبی نیست کہ پرز کہ بہمین معنی گذشت مخفف این باشد (اُردو) (۱) دیکھو پرز کے دوسرے معنے (۲) دیکھو پرز کے پہلے معنے

پرزدہ رو اصطلاح۔ بقول بہار و بحر بواد معروف آنکہ داغ چیچک برروی دارد مرادف آبلہ زدہ و فرماید کہ ماخذش اینست کہ در وقت زوالہ پختن نان را پہن کردہ پر مرغ دران می خلانند اثر آن مشتبہ بآبلہ ہای رو بعد پختن باقی می ماند و آنرا نان پرزدہ گویند (ملّا طاہر غنی ے) پروانۂ عبث پرزدہ بر گرد رخ شمع ٭ در پیش رخت شمع فلک پرزدہ روئی ٭ (نظام خان معجز ے) تا صنع ازل نیک و بد دہر نگاشت ٭ یک پرزدہ روی چو تو در وہم نداشت ٭ **مولّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و ہر دو محققین بالاصراحت اعراب بای فارسی نکردہ اند و ماخذ بیان کردۂ بہار متقاضی فتح اوّل است۔ ما می گوئیم این را بالضّم خوانیم و معنی حقیقی این بسیار زدہ و روئی کہ بران داغ ہای چیچک باشد گویا بسیا ناہموار است واللہ اعلم بحقیقۃ الماخذ۔ (اُردو) چیچک زدہ چہرا۔ مذکر۔

پرزور استعمال ۔ بہار گوید وانند بد نبالش پو ید کہ معروف چون می پرزور (صائب ۵) از کدورت می کند دل را سبک رطل گران ؛ غم چو زورآرد می پرزوری باید کشید ؛ **مولف** عرض کند کہ بمعنی پرطاقت است وبس **(اُردو)** پرزور کہہ سکتے ہین یعنی طاقت ور ۔ زیادہ طاقت رکھنے والا ۔

پرزہ اصطلاح ۔ بقول برہان وشیدی بر وزن ہرزہ (۱) شیاف را گویند کہ عوام شاف خوانند و (۲) بضم اوّل پرزی باشد کہ بر روی سقرلات وجامۂ ابریشمینہ وامثال آن ہم رسد صاحب سروری بر معنی اوّل قانع ۔ صاحب ناصری این را مرادف پرز گفتہ (انوری ۵) از چہ خیزد در سخن حشو از خطا بینی طبع ؛ از چہ افتد پرزہ بر وبیاز ناجنسی لاس ؛ وارستہ بذکر ہر دو معنی بالا از کلام شفائی برای معنی اوّل سند گیرد کہ نقلش بر (پرزد) کردہ ایم ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ بمعنی مطلق پارۂ از جامہ وغیرہ وفرماید کہ خبط عظیم برہان وشیدی است کہ بمعنی شیاف نوشتند **مولف** عرض کند کہ ہر گاہ محققین اہل زبان اعنی سروری وناصری با معنی بیان کردۂ رشیدی وبرہان اتفاق کردہ اند خبط خان آرزو است نہ رشیدی وبرہان و حقیقت این است کہ این مخفف پرزدہ باشد چنانکہ اشارہ این ہم را انجا کردہ ایم **(اُردو)** دیکھو پرزدہ ۔

پر زینت واسباب استعمال ۔ بقول روزنامہ حویلی کہ از زینت واسباب پر بود **مولف** عرض کند کہ این محاورہ ایست کہ لفظ حویلی حذف شد مثلاً معاصرین عجم گویند کہ ”او امیریست کہ پر زینت واسباب دارد“ یعنی خانۂ دارد پر از زینت واسباب **(اُردو)** آراستہ حویلی ۔ مونث

پرزیوند اصطلاح ۔ بقول برہان وجامع وسراج بفتح اوّل وسکون ثانی وثالث بہ تحتانی رسیدہ وواو مفتوح بنون ودال ابجد زدہ

بمعنی صریح باشد کہ در مقابل رمز و ایماست صاحب ناصری ذکر این گوید کہ در فرہنگہا ندیدم **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و قول صاحب جامع کہ محقق اہلزبانست اعتبار را کافی است (**اردو**) صریح - صراحت کے ساتھہ مفصل - واضح

پرژک اصطلاح - بقول برہان و رشیدی و سراج بازای فارسی بروزن مردک بمعنی گریستن و گریہ نمودن - صاحب ناصری ذکر این بحوالہ برہان کردہ (حکیم قطران ے) عرش و کرسی در آب شد پنہان ؛ بسکہ کردم ز فرقتت پرژک ؛ صاحب جامع گوید کہ گریہ و گریستن است **مولف** عرض کند کہ اینست قانون زباندانی صاحبان تحقیق و محققین با نام و نشان کہ اسم را بمعنی مصدر نوشتہ اند و سندی کہ پیش شد ازان پیدا است کہ حکیم قطران (پرژک کردن) را بمعنی گریہ کردن استعمال کردہ و صاحبان تحقیق نمی دانند کہ معنی (پرژک کہ موضوع شان است) چگونہ گریہ کردن باشد - صاحب جامع پی بحقیقت بردہ در رہبرزبانی شان بازسکندری خوردحق آنست کہ فارسی قدیم است بمعنی گریہ - یکی از معاصرین عجم قیاس کند و ما با او اتفاق داریم کہ اصل این (پرزاشک) بود بمعنی گریہ بحذف و تبدیل پرژک بر زبان ماند یعنی زای ہوز بدل شد بہ زای فارسی و الف و شین حذف شدہ پرژک شد تصرف در اعراب نتیجۂ لب و لہجہ باشد (**اردو**) گریہ بقول آصفیہ فارسی - اسم مذکر - رونا - زاری - رون رون -

پرس بقول برہان و ناصری و جہانگیری و سراج و جامع بفتح اول بروزن درس پردہ را گویند کہ بر روی چیزہا پوشند و از جاہا آویزند **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بزبان معاصرین عجم متروک (**اردو**) دیکھو پردہ کے پہلے معنے -

پرسا بقول برہان و سروری و ناصری بضم اول و سکون ثانی و سین بی نقطہ بالف کشیدہ

خبر گیرندہ و پرسندہ را گویند **مؤلف** عرض کند کہ تحقیقی با لا این را اسم جامد دانستہ اند طرز بیان شان دلالت کند برین، حقیقت از مصدر پرسیدن است کہ ہی آید الف در آخر امر حاضرش بقاعدہ فارسی زیادہ شدہ افادہ معنی فاعلی کند ذکر این بر (الف فاعل) گذشت از قبیل دانا و بینا (**اردو**) پوچھنے والا۔

پرساختن استعمال بمعنی حقیقی پر کردن و مطلب ساختن است۔ صاحب آصفی ذکر اینہا کردہ از (فی) ساکت (ظہوری سہ) گوش تا کی بہ پنبہ پرسازم ز ناصح من نگشت لال بلاست (**اردو**) بھرنا۔

پرساختن گوش بہ پنبہ مصدر اصطلاحی سماعت نکردن عمداً و اعتنا نکردن بسماعت سند این از ظہوری بر مصدر گذشتہ گذشت (**اردو**) کان میں انگلی دینا یا رکھنا۔ بقول آصفیہ کسی کی آواز نہ سننے کے واسطے دونوں کان بند کرلینا (ناسخ سہ) اپنی کہتا ہے موذن اور کی سنتا نہیں پر کہے ہنگام اذان کیونکر نہ انگلی کان میں کو (کان میں روئی دے کے ہو بیٹھنا) بھی انہیں معنوں میں ہے (دیکھو آصفیہ)

پرسالہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم بمعنی سالخوردہ **مؤلف** عرض کند کہ پر درینجا بمعنی بسیار است کہ گذشت و کنایہ باشد از پیر (**اردو**) بڈھا۔ مذکر۔

پرست بقول برہان و جامع و انند و مؤید بفتح اول و ثانی بروزن الست (۱) پرستندہ و (۲) پرستارہ و (۳) شخصی را نیز گویند کہ در وہم و پندار خود یعنی در فکر و خیال خود ماندہ باشد صاحب سروری برای معنی اول سند شیخ سعدی آوردہ (سہ) گناہ کردن پنہان بہ از عبادت فاش ہ اگر خدای پرستی ہوا پرست مباش کو و فرماید کہ (۴) بمعنی امر است از پرستیدن۔ (سراج الدین راجی سہ) مومن کسی بود کہ بگوید

رضای نفس ؎ چون نفس را پرستی یکباره بت پرست

مولف عرض کند که معنی اول بدون ترکیب

امر حاضر پرستیدن با اسمی حاصل نمی شود چنانکه (بت

پرست) و (بت پرست) و از مجرد پرست این معنی

پیدا کردن بی خبری از قواعد زبان و محققین اول

را شایان است و معنی دوم مخفف پرستار باشد

و اینمعنی را نظر بر قول صاحب جامع تسلیم کنیم که

محقق زبان دانست و از قاعدهٔ زبان خود بی خبر

از ینجاست که اعتبارش برای معنی اول نکردیم و

و معنی سوم هم غلط محض که اینمعنی هم غیر از اسم

فاعل ترکیبی حاصل نمی شود و معنی چهارم البته درست

و موافق قیاس است و (۵) ماضی مطلق مصدر

پرستدن هم و (۶) بمعنی پرستش و عبادت اسم مصدر

پرستیدن (**اردو**) (۱) پرستش کرنے والا۔

پجاری (۲) دیکھو پرستار (۳) خود را سے (۴)

پوجا کر۔ پرستش کر۔ پوج (۵) پوجا۔ پرستش کیا (۶)

پرستش۔ مونث۔ پوجا (عبادت) مونث۔

پرستار اصطلاح ـ بقول برهان و جامع

بر وزن طلبگار (۱) غلام و کنیز و خدمتگار و خادم

و فرمان بردار و مطیع و منقاد و (۲) طاعت و

عبادت کننده ـ صاحبان جهانگیری و موید و

سروری و رشیدی بر معنی اول قانع (سعدی

ره) پرستار امرش همه چیز و کس ؎ بنی آدم و

مرغ و مور و مگس ؎ (حکیم فردوسی ره) پرستار

زاده نیاید بکار ؎ اگر باشدش خود پدر شهریار

(حکیم اسدی ره) که با دختر خویش تا زنده ام ؎

پرستار تست او و من بنده ام ؎ صاحب ناصری

بذکر هر دو معنی برای معنی دوم از کلام خود سند

آرد (ره) شاید از مومنان زمن بر سند ؎ که

نبی را بجان پرستارم ؎ بهار بذکر معنی اول گوید

که (۳) بمعنی بیمار دار مجاز است چنانکه صائب

گفته (ره) تا شدم بی عشق می لرزم بجای خویشتن

هیچ بیماری نگردد از پرستاری جدا ؎ صاحب

ناصری هم ذکر اینمعنی کرده صاحب سفرنگ هم

بشرح ہفتادمی فقرہ (نامۂ شت وخشور فریدون)
گفتہ کہ بمعنی خادم وفرمان بردار است **مؤلف**
عرض کند کہ بخیال ما معنی دوم اصل است کہ مرکب
است از پرست وآر۔ پرست بمعنی پرستش
گذشت وآر امر حاضر از آوردن پس پرستش
آرندہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندہ
ومعنی اوّل بر سبیل مجاز۔ دیگر ہیچ **(اُردو)** (۱)
غلام۔ خدمتگار۔ مذکر۔ باندی۔ کنیز۔ مؤنث۔
(فرمان بردار) مطیع (۲) پوجا کرنے والا۔
پجاری۔ پرستش کرنے والا۔ پوجنے والا (۳)
تیماردار۔ بیمار کا خدمتی۔

پرستاران خیال مصدر اصطلاحی

بقول برہان وبحر کنایہ از شعرا وصاحبان نظم
ونثر۔ صاحب مؤید بر شعرا قانع **مؤلف** عرض
کند آنانکہ در نظم ونثر از مضامین خیالی وفرضی
کار گیرند فارسیان آنان را بدین اسم کنایہ کردند
وشک نیست کہ این خاصۂ شعر است نہ اہل نثر
پس ما با صاحب مؤید اتفاق داریم **(اُردو)**
شعرا اور اہل نثر جو خیالی اور فرضی مضامین پر نظم
ونثر لکھیں۔ مذکر۔

پرستار زادہ نیاید بکار
اگرچہ بود زادۂ شہریار
مثل۔ صاحبان خزینۃ الامثال

وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ این مثلی است کہ
فارسیان بحق کسی می زنند کہ از شرافت کار نگیرد
وحرکات رزیلانہ کند **(اُردو)** دکن مین کہتے ہین
"باندی بچّہ آخر اپنی میّا پر گیا" اور اس فارسی
مثل کا بھی استعمال ہے نیز کہتے ہین "اشراف
سے خطا نہ ہو۔ اجلاف سے وفا نہ ہو"

پرستاری استعمال۔ بقول آصفی خدمتگاری

صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ
قاچار ہم ذکر این بہمین معنی کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ یای مصدری بالفظ پرستار کہ گذشت مرکب
کردہ اند وسند این در ملحقات می آید وشامل باشد

بر ہمہ معانی پرستار (**اُردو**) خدمت گاری۔ غلامی
فرمان برداری۔ اطاعت۔ مؤنث۔

پرستاری کردن استعمال۔ صاحب
پرستاری نمودن آصفی ذکر این کردہ
از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ غلامی و خدمتگاری
و فرمان برداری کردن (ظہیر فاریابی ؎) درون
پردۂ فکرت مرا عروسانند ٭ کہ زہرہ شان بہ تفاخر
کند پرستاری ٭ (اثر شیرازی ؎) نماید ہر کہ چون
مسواک جمعی را پرستاری ٭ کند اہل دعا یا دست و
دندانش نگہداری ٭ (**اُردو**) غلامی کرنا۔ اطاعت کرنا

پرستان اصطلاح۔ صاحبان لغت ازین
ساکت۔ **مولف** عرض کند کہ بکسر رای مہملہ مخفف
پریستان است کہ بحذف تحتانی می آید بمعنی جائی کہ
دران کثرت پریان باشد از قبیل گلستان و چمنستان
و شبستان شعرای فرس استعمال این کردہ اند (نامی
اصفہانی ؎) عیان از پرتو رویش پرستان ٭
پرستان در شب تاریک زندان ٭ (طغرا ؎)
ہمچون تو کسی دیگر اندر نظرم نامد ٭ چندانکہ نگہ
کردم در جان پرستانہا ٭ (**اُردو**) پرستان۔ بقول
آصفیہ۔ اردو۔ اسم مذکر۔ پریون اور دیوؤن کے
رہنے کا فرضی مقام۔ پریون کا اکھاڑا (بحر ؎)
محل پر اس کے پرستان کا ہوا دہوکا ٭ رقیب
پر مجھے عفریت کا گمان ہوا ٭ **مولف** عرض
کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے کم التفاتی اور
بے توجہی سے اس کو اردو کہا ہے اور فرمایا ہے
کہ (یہ لفظ لغات فارسی مین نہین ہے بلکہ اہل ہند
کی گھڑت ہے) درحقیقت یہ فارسی ہے۔ کمال
لکھنوی نے بہی اپنی تالیف دستور الشعرا مین
اس کو ہندی لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ اسکا
استعمال باخفاے نون نہ ہونا چاہیئے بلکہ باعلان
نون جیسا کہ بحر نے کیا ہے اور اختر نے بہی
(اختر ؎) اک پریزاد ہر انسان نظر آتا ہے ٭ جس
طرف دیکھو پرستان نظر آتا ہے ٭ جلال لکھنوی
نے اپنی تالیف (سرمایۂ زبان اردو) مین بہی

اس لفظ کو اردو مانکر کلام تحریر کی سند دی ہے ہم ہی کہتے ہین
کہ تحریر و اختر کا اعلان نون کے ساتھہ اسکو استعمال کرنا انکا
اجتہاد ہے جس سے ہمکو اتفاق ہے ہم ان دونونکو سرپرست
زبان سمجھتے ہین لیکن اسکے فارسی ہونے مین شک نہین ۔

پرست زدن مصدر اصطلاحی ۔ بہار
و وارستہ و بحر و انند گویند کہ سیر باغ یا بازار زدن
و بہار می فرماید کہ گویند ” امروز اندک پرست
بازار بزنیم “ و گوید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ
(میر افضل ثابت ؎) بر در میکدہ بازبزن یک دو
پرست ٭ زلف آشفتہ و خوی کردہ و خندان لب و
مست ٭ من کہ بی ہمرہی عقل زدم یک دو پرست ٭
دیدم از دور گروہی ہمہ دیوانہ و مست ٭ و صراحت
مزید فرماید کہ یکی از صفاہانیہ می گفت (پرست
زدن) آنست کہ مثلاً دو کس راہ می زدند یکی را
وجہی برای باز ایستادن رو دادہ رفیق خود را
گوید ” تو اندکی پرست زن (یعنی آہستہ آہستہ رو) م
و من ہم از قفا می رسم “ **مولف** عرض کند کہ قدم
برداشتن باہستگی است و خرامان رفتن و انیمعنی
از معنی سوم لفظ (پرست پیدا شد کہ مست پندار
و وہم و فکر و خیال را گویند) اصل این (پرست
قدم زدن) بود قدم حذف شدہ (پرست زدن)
باقی ماند و کسی کہ در وہم و خیال و فکر میرود باہستگی
قدم بر دارد ۔ فارسیان کنایۃً این را بمعنی سیر کردن
استعمال کردند و معنی موخر الذکر ہم داخل معنی
مقدم الذکر است کہ در سیر ہم قدم آہستہ برداشتہ
می شود (**اُردو**) آہستہ قدم اٹھانا ۔ سیر کرنا ۔
خرامان خرامان چلنا ۔

پرستش استعمال ۔ بقول برہان بکسر رابع
و سکون شین قرشت (۱) طاعت و عبادت و
(۲) خدمتگاری و (۳) بیمارداری کہ خدمت
بیمار کردن باشد صاحب موید بر معنی اول قانع
صاحب انند ہمزبان برہان **مولف** عرض کند
کہ معنی اول حقیقی است کہ حاصل بالمصدر ۔ پرستیدن
است و معنی دوم و سوم مجاز آن (ظہوری ؎)

در پرستش تا بهشیاری زمستان نگذرد ۞ شیخ میخواہم دو چار می پرست من شود ۞ (اُردو) (۱) پرستش بقول آصفیہ۔ اسم مونث۔ فارسی۔ پوجا۔ عبادت (میرحسن سے) پرستش کے قابل ہے تو اے کریم ۞ کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم ۞ (۲) خدمتگاری۔ مونث (۳) تیمار داری۔ بیمار کی خدمت۔ مونث۔

پرستشبد صاحب سفرنگ بشرح (صد وبست و ہشتمی فقرہ دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) می فرماید کہ بفتح بای فارسی وکسر رای مہملہ وسکون سین مہملہ وکسر تای فوقانی وسکون شین معجمہ وضم بای ابجد وسکون دال مہملہ رنج کشندہ در عبادت الٰہی کہ عربی این مرتاض است **مولف** عرض کند کہ مقصودش غیر از ریاضت کنندہ نباشد و این مرکب است از پرستش کہ گذشت وبد بمعنی صاحب وخداوند ہم بجایش گذشت پس معنی لفظی این عبادت کنندہ و کنایہ از مرتاض (اُردو) مرتاض۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ریاضت کرنے والا۔ نفس سرکش کو تابعدار بنانے والا۔

پرستش خانہ استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی پرستش کدہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس یعنی خانہ کہ دران عبادت کنند (اُردو) عبادت خانہ۔ مذکر۔ مندر۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ معبد۔ دیواستہان۔ دیول۔ بیت الصنم۔ بت کدہ۔

پرستش خواستن استعمال۔ خواہش عبادت خاستن یا پرستش پسندیدن **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) خواہد از خلقی پرستش آفتاب ۞ زیبدش نیلوفر گلزار تست ۞ (اُردو) پرستش چاہنا۔ عبادت کی خواہش کرنا۔

پرستش سو اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح صد و شصت وسومی فقرہ (دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) قبلہ کہ بسویش نماز ادکنند از بہر خدا **مولف** عرض کند کہ

قلب اضافت سوی پرستش است۔ موافق قیاس
(اُردو) قبلہ۔ مذکر۔ جس کی جانب مسلمان
سجدہ کرتے ہین۔

پرستش گری اصطلاح۔ بقول بحر عبادت
کردن وخدمتگاری نمودن۔ صاحب مؤید مینر ماید
کہ بمعنی عبادت وخدمت است **مؤلف** عرض
کند کہ بر پرستشگر کہ بمعنی عبادت کنندہ است یای
مصدری زیادہ کردہ اند ومعنی حاصل بالمصدر
دہد یعنی عبادت سازی وخدمت سازی۔ طرز
بیان ہر دو محققین بالاخوب نیست (اُردو) عبادت
سازی۔ خدمت سازی۔ مونث۔

پرستش نمودن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی عبادت کردن (خسرو سہ) ہندو
از و شوزش تن دیدہ بود ؎ بیشترش گرچہ
پرستش نمود ؎ (اُردو) عبادت کرنا۔ پرستش کرنا۔

پرستک اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری
وجامع بکسر اوّل وثانی وسکون ثالث وضم رابع
وکاف ساکن نام پرندہ ایست کہ پشت ودم
او سیاہ وسینہ اش سفید ومنقارش سرخ بود
وبہ سقف خانہا آشیان می کند واو را بعربی خطاف
می گویند۔ صاحب ناصری گوید کہ پرستوک و
پرستو ہم آمدہ (حکیم سوزنی سہ) بقصر جاہش
ار پرّد پرستک ؎ کند از شہپر سیمرغ کاوک ؎
خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ بابیل
مشہور است وبقول بعض خطاف وبقول
بعض وطواط کہ خطاف کوہی است **مؤلف**
عرض کند کہ ما ذکر این پرند بر افسر گر کردہ ایم
اصل این (خانہ پرستک) بود بکاف تصغیر
یعنی پرندۂ کوچک کہ پرستش خانہ کند وخانہ را
پسند کند وبیرون خانہ بر اشجار آشیان نسازد
خانہ حذف شدہ پرستک باقی ماند وپرستوک
بزیادت واو مزید علیہ این چنانکہ عم وعمو وخال
وخالو وپرستو کہ می آید مخفف پرستوک (اُردو)

ابابیل - مذکر - دیکھو انسر گر -

پرستن بقول بحر بفتحتین بمعنی پرستیدن و فرماید که کامل التصریف است بمعنی بندگی و عبادت کردن و خدمت نمودن مضارع این پرستد - صاحبان موائد و نوادر ذکر این نکرده اند **مولف** عرض کند که آمد این مصدر ہمان پرست که گذشت فارسیان علامت مصدر تن را با این مرکب کرده از دو فوقانی یکی را حذف کردند و اصلاً کامل التصریف نیست بلکه سالم آن است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید - صاحب بحر از مضارع این که بالا مذکور شد سکندری خورد و آن مضارع این نیست بلکه مضارع پرستیدن است که می آید فارسیان استعمالش بر زبان وا نکند و پرستش که گذشت حاصل بالمصدر ہمین باشد (**اُردو**) عبادت کرنا - پوجنا - خدمت کرنا -

پرستندگی استعمال - بقول موید بمعنی عبادت و خدمت باشد **مولف** عرض کند نه خیر بلکه بمعنی حاصل بالمصدر است یعنی عبادت و خدمت سازی مرادف پرستش و این حاصل بالمصدر پرستیدن است که می آید - صاحب موید غور نکرد (**اُردو**) دیکھو پرستش -

پرستنده استعمال - بقول سروری و موید و اننده بمعنی عابد و خدمت گار (شیخ نظامی ؎)

پرستنده چون پرتو شمع دید ٭ ز تاریکی غار بیرون دوید ٭

مولف عرض کند که ہر سه محققین این را اسم جامد دانسته اند و قواعد زبان را فراموش کرده چرا نمی گویند که اسم فاعل مصدر پرستیدن است که می آید - صاحبان موید و اننده مصدر این را هم نوشته اند (**اُردو**) پرستش کرنے والا - پوجنے والا (پجاری - خدمتی)

پرستنده خیال اصطلاح - بقول برہان و بحر و سراج (۱) کنایه از شاعر و (۲) منشی و فرماید که بحذف فوقانی پرسنده خیال هم بہمین معنی آمد (صاحب جہانگیری در ملحقات) بمعنی اول قانع و صاحب رشیدی ہمزبانش **مولف** عرض کند که

مرکّب اضافی است و کنایه باشد بهر دو معنی انچه بعض محققین این را بمعنی اوّل مخصوص کرده اند درست است ازینکه شعرا اکثر مضامین خیالی را منظوم کنند و معنی دوم مجاز باشد که برای آن طالب سند می باشیم (اُردو) (۱) شاعر۔ شعر کہنے والا (۲) منشی۔ انشا پرداز۔

پرستو صاحبان برهان وجهانگیری وسروری ورشیدی وموٴید وسراج ذکر این کرده اند **مولف** عرض کند که ما حقیقت این بر پرستک نوشته ایم که این مخفف پرستوک است که می آید ومعنی مرادف پرستک (شمس فخری ـ) هماى فتح در ایوان جاهش ؎ نهاد است آشیان همچون پرستو ؎ (اُردو) ابابیل۔ مذکّر۔ دیکھو پرستک۔

پرستوک بقول برهان وسروری وجهانگیری ورشیدی وسراج مرادف پرستک **مولف** عرض کند که ما حقیقت این بر پرستک بیان کرده ایم که این مزید علیه آن باشد (یوسفی طبیب ـ) از پرستوک خوری گر لحمش ؎ دیده درا روشنی آید حاصل ؎ خون او را چو بیاشامد زن ؎ شهوت زن همه گردد زائل ؎ (اُردو) ابابیل۔ مذکّر۔ دیکھو پرستک۔

پرستنده بقول برهان وسروری بکسر اوّل وثانی بروزن فرشته (۱) زنی خدمتگار باشد وبفتح اوّل وثانی (۲) پرستنده یعنی کسی که او را پرستند و ستایش کنند همچون خدای تعالی۔ صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل قانع۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل ودوم گوید که بکسرتین اغلب که (۳) بمعنی فرشته باشد که بافا وسین مهمله به معجمه بدل شده یعنی او را پرستند چون ملائک از عالم نور اند وکارهای عالم وابسته ایشان۔ غافلان انها را پرستند یا میتواند که پرسته اسم فاعل باشد از پرستیدن بدان طور که پرست مصدر بود وهای نسبت دران داخل کرده باشند درینصورت عبادت کننده خواهد بود وفرشتگان چون بعبادت الهی مشغول باشند بدان موسوم شدند۔ نیز فرماید که بمعنی کنیز وزن

خدمتگار بفتحتین باشد ماخوذ از پرستیدن **مؤلف**
عرض کند کہ محقق با نام و نشان را می زیبد کہ پرست
را مصدر قرار می دہد و از قواعد زبان خبر ندارد
و بزیادت ہای ہوز این را اسم فاعل گوید حق
آنست کہ پرست بمعنی خدمتی گذشت۔ جا دارد کہ
بعض عجمیان عربی دان یا عربان عجم بزیادت تای
تانیث زن خدمتی را پرستہ گفتہ باشند و تصرف
در اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است و بمعنی دوم
مخفف پرستیدہ کہ اسم مفعول پرستیدن است
و بمعنی سوم بیان کردۂ خان آرزو را بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم اگر سند بدست آید توانیم
قیاس کرد کہ مخفف پرستندہ۔ اسم فاعل پرستیدن
باشد (**اردو**) (۱) خدمتی عورت۔ مونث۔
(۲) وہ جس کی پرستش کریں (۳) فرشتہ۔ مذکر۔

پرستیدن بقول بحر بفتحتین بندگی و عبادت
کردن و خدمت نمودن (کامل التصریف) و
مضارع این پرستد۔ صاحب موارد ہم ذکر این
کردہ (استاد فرخی ے) دلش را پرست از خرد
را پرستی ؛ کفش را ستا از بہار استائی ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر پرست
کہ گذشت و یای زائدہ معروف و علامت مصدر
دن و بہ اصول با مصدر اصلی است کہ اسم
این لغت مال فارسی زبان است و پرستندگی
حاصل بالمصدر این (**اردو**) عبادت کرنا۔
پوجنا۔ خدمت کرنا۔

پرستیدہ بقول اند و موید آنچہ او را پرستند
و ستایش کنند بحق ہمچو خدای تعالی و بہ باطل
ہمچو بت **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ہمان
پرستیدن کہ گذشت ضرورت بیان این نبود
کہ مشتق مصدر است بقاعدۂ فارسی (**اردو**) وہ
جس کی عبادت اور پرستش اور خدمت کریں
عبادت کیا ہوا۔ خدمت کیا ہوا۔

پرستیدہ ثری تاسیون اصطلاح
بقول رہنما بحوالۂ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاجار

شعبدہ بازی یا حقہ بازی۔ صاحب بول چال صراحت مزید کند کہ مفرس (پرسیٹی ڈیجی ٹیشن) لغت انگلیسی است بہ تبدیل و قلب بعض و مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم با وجود لفظ زبان خود کہ در تعریف مذکور شد اصطلاح تازہ قائم کردند کہ مصداق ایجاد بندہ است اگرچہ گندہ باشد (اُردو) شعبدہ بازی۔ مونث۔

پرسست استعمال۔ بمعنی بسیار سست باشد کہ پر بمعنی بسیار گذشت (ظہوری ۵) در سینہ شکست آرزو صبحۂ گلزار ؛ پرسست طپیدم نشکستم قفسی چند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) بہت سست۔ نہایت سست

پرسش اصطلاح۔ بقول بہار بالضم مرادف پرسہ کہ می آید بمعنی (۱) تفقد و عیادت بیمار و (۲) تعزیہ (ابوطالب کلیم ۵) اگر تقریب رفتن چون بنزم او نمیدیدم ؛ برای پرسش آن نرگس بیمار می رفتم ؛ (قاسم بیگ حالتی ۵) بدو دلم راز کار پرسش بسیار تو ؛ این ہمہ شیرین مکن بنت شہر بیمار را ؛ وارستہ بمعنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این (۳) خبرگیری بہار ہم ذکر ہمین کردہ و (۴) استفسار کہ حاصل بالمصدر پرسیدن است و معنی اول مجاز آن و سند معنی دوم در (پرسش کردن) می آید (ظہوری ۵) میتوان افشاندگاہ چین زلفی بر صبا ؛ پرسش مغز پریشان روزگار خویش را ؛ (اُردو) (۱) عیادت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ بیمار پرسی (ذوق ۵) کبھی افسوس ہے آنا کبھی رونا آتا ؛ دل بیمار کے ہین وہی عیادت والے ؛ (۲) تعزیت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونث۔ تسلّی دینا۔ ماتم پرسی۔ پرسا۔ (۳) خبرگیری۔ مونث (۴) پرسش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ پوچھ۔ پوچھ پاچھ (استفسار بھی کہہ سکتے ہین۔ مذکر)

(۱۷۹)

(الف) **پرسش داشتن** استعمال ظهوری
(ب) **پرسش کردن** استعمال الف
(ج) **پرسش گرفتن** کرده که بمعنی لائق
(د) **پرسش نمودن** پرسش بودن
است و بحالت پرسش بودن یعنی بحالتی که کسی پرسش
او کند (ه) بمردم از جدائی ماندار در پرسش احوالم ؛
بره می باش که چشم توقع بی وفائی را ؛ (وله ه)
میزند لاف مروت چون ظهوری صد وفا ؛ بود بیمار
تو عمری پرسشی یک بار واشت ؛ و (ب) بمعنی عیادت
و تعزیت کردن و خبرگیری و استفسار نمودن (تاثیر
اصفهانی ه) بابخت تیره پرسش دل یار کی کند ؛
در شب کسی عیادت بیمار کی کند ؛ (سالک یزدی
ه) وارثی دیگر ندارم ای محبت پیشگان ؛
چون بمیرم پرسش پروانه و بلبل کنید ؛ (عمعق بخاری
ع) بکن پرسشی باری از حال چاکر (حافظ ه)
غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل ؛ که پرسشی
نکنی عندلیب شیدا را ؛ و (ج) مرادف (ب)
(فردوسی ه) دو پرخاش خر با یکی نیک خو ؛ گرفتند
پرسش نه بر آرزو ؛ و (د) مرادف (ب) (عطار
فراهی ه) شد یار و مرا ببوسه خوشنود نکرد ؛
پرسش نه نمود و نیز بدرود نکرد ؛ صاحب آصفی ذکر
(ب و ج و د) کرده ازمعنی ساکت **مولف** عرض
کند که موافق قیاس است و استعمال همان پرسش
است (که گذشت) با مصادر فارسی (اردو) الف
غم خواری کے قابل ہونا یعنی ایسی حالت میں ہونا
کہ کوئی غم خواری کر سکے (ب) عیادت اور تعزیت
اور خبرگیری اور استفسار کرنا (ج) و (د) دیکھو (ب)

پرسق بقول برهان بضم اول و ثالث و
سکون ثانی و قاف - جانوریست که آنرا راسو
گویند و بعربی ابن عرس خوانند اگر درون شکم
او را نمک سود کرده خشک سازند دو مثقال
آن دفع باد سموم کند - صاحبان موید و انندهم
ذکر این کرده اند - صاحب محیط گر مستقل این نکرده
و برر آسو می فرماید که اسم [illegible] است و موش خرما

نیز گویند و بعربی ابن عرس و نزد عامه عرب و اہل مصر عرسه و کنیت آن ابو الحکم و بیونانی موغالی و بسریانی کاجیا و بعبرانی بہاجو و بفرنگی تنکوپس و بہندی نیولا و نیول نامند - حیوانی است معروف چون مریض شود بیضهٔ ماکیان می خورد طلا و نقره را دوست میدارد و ہر جا که می یابد سرقهٔ آن میکند طبع آن بغایت گرم و لحم آن گرم و خشک - قابض نه ملطف - محلل و عجب آنست که چون طعامی را که دران زہر باشد ببیند موہای بدنش ایستاده می گردد و ایستاده می شود گویا که خبر می دہد از زہر **مولف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد (**اُردو**) نیولا - بقول آصفیه - ہندی سا سو - ایک قسم کا بڑا چوہا جو سانپ کو مار ڈالتا ہے

پرسم بقول برہان و سروری و ناصری و رشیدی و سراج بضم ثالث بروزن گندم آرد را گویند که بر خمیر پاشند تا بر جائی نچسپد (احمد اطعمه ؎) گر تو خواہی آب رشته چون اماج ؛ نا ہنا می کو چک از پرسم مخور ؛ (شیخ لسبحق ؎ نمک گشت چون سرکه رویش سیاه ؛ خمیرش چو پرسم بسر بیخت کاه ؛ **مولف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (**اُردو**) وہ آٹا جو خمیر پر چھڑکتے ہین - مذکر -

پرسماوش اصطلاح - بقول انند (۱) شکلی است بر آسمان بطرف شمال منطقه مرکب از بست و شش کواکب و آنرا حامل راس الغول نیز گویند و (پرسیاوش) نیز خوانند که می آید **مولف** عرض کند که سیاوش در فارسی زبان سرخاب را نام است و این مرکب اضافی است (۲) بمعنی حقیقی و استعاره از معنی اوّل نظر بشباہت و این مبدّل آن که تحتانی بدل شد به میم و ہمین یک مثال تبدیل است که بنظر آمد (**اُردو**) (۱) ایک آسمانی شکل کا نام فارسی مین پرسیاوش و پرسماوش ہے جو چھبیس ستارون پر شامل ہے جس کو راس الغول بھی کہتے ہین - مونث (۲)

سرخاب کا پر۔ مذکر۔

پرسندۂ خیال اصطلاح۔ بقول برہان وبحر ومؤید وانند بالضم کنایہ از منشی وشاعر **مؤلف** عرض کند کہ مخفف ہمان پرستندۂ خیال کہ گذشت بحذف فوقانی وصراحت ماخذ ہمہ را انجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پرستندۂ خیال۔

پرسوختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ از بی پروپر افگندہ شدن (سعدی ؒ) یکی بازرا دیدہ بر دوختہ ؛ دگر دیدہ با بازو پرسوختہ ؛ (اُردو) پر جلنا۔ بی پر ہونا۔ اڑنے کے ناقابل ہونا۔

پرسہ اصطلاح۔ بقول برہان وجامع بفتح اول (۱) مخفف پارسہ کہ گدائی باشد وبضم اول (۲) بمعنی پرسیدن واحوال برگرفتن و (۳) بعیادت بیمار رفتن۔ صاحبان جہانگیری وناصری برمعنی اول قانع (قاضی نور اصفہانی ؒ) ہوای پرسۂ یا زارہمت دارد ؛ سحاب آن بکف خود ہمی گشاد ازبال ؛ صاحب بحر بذیل مصدر پرسیدن می فرماید کہ (۴) عزا پرسی است۔ صاحب سروری گوید کہ بمعنی پرسش وعیادت باشد (ابوالقاسم فخری ؒ) صحت ارخواہی درین دیر کہن ؛ خستگان بی وفا را پرسہ کن ؛ وارستہ برمعنی چہارم قانع (آصفی ؒ) رفتن جان مرا پرسہ مکن روز وداع ؛ برلبم آمدہ موقوف خرامیدن تست ؛ صاحب رشیدی با پارسہ ذکر این بمعنی اول کردہ وبجای دیگر این را بمعنی دوم آوردہ۔ صاحب مؤید برمعنی دوم وسوم اکتفا کردہ۔ خان آرزو در سراج نقل اقوال محققین فرمودہ۔ بہار گوید کہ مرادف پرسش است وبس **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر پرسیدن است کہ می آید۔ مرادف پرسش ومعنی دوم اصل است ومعنی سوم وچہارم مجاز آن وبمعنی اول مخفف پارسہ باشد کہ آمد (از مصدر

پرسیدن ہیچ تعلق نیست وصراحت ماخذش بر
پارسا گذشت (اُردو) (۱) دیکھو پارسا و (۲)
و (۳) و (۴) دیکھو پرسش - اردو مین (پرسا ہی)
چوتھے معنون مین مستعمل ہے (خواجہ حسن ۵) دل
دلاسے سے کرے ہے بیقراری بیشتر ؛ خانہ ماتم مین
ہو پرسے سے زاری بیشتر ؛

پرسہ گاہ استعمال - بقول انند بمعنی جای تفقد
مردہ (زلالی در قسیمہ ۵) بپرسہ گاہ خزان مصیبت
بلبل ؛ کہ زد بماتم گل برف بر زمین دستار ؛ مولف
عرض کند کہ موافق قیاس و مقام عیادت و تعزیت
ہر دو را توان گفت (اُردو) مقام عیادت -
مقام تعزیت - مذکر -

پرسی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم و کسر سین مہملہ بمعنی باج و خراج و تاوان مولف
عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بزبان
ندارند اگر سند بدست آید توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است (اُردو) دیکھو باج - مذکر -
(تاوان) بقول آصفیہ - اسم مذکر - فارسی - ڈانڈ - ڈنڈ - جرمانہ - عوضہ - بدلہ - مکافات -

پرسیان بقول برہان وجامع بفتح ثالث بروزن پہلوان گیاہی است کہ بر درخت پیچد کہ آنرا
بعربی عشقہ گویند - خان آرزو در سراج می فرماید کہ گیاہی کہ خلاشہ اش سیاہ خام و برگش سبز رنگ
واکثر در چاہ ہا و کنار جو ہا بہ فاصلہ دو سنگ روید و بتازی شعر الجن و در ہندوستان سنبل گویند
و نا واقفان چنین دانند کہ سنبل کہ در اشعار فارسیان دیدہ اند و زلف را بدان تشبیہہ دہند
ہمین سنبل است کہ بسبب سیاہی خلاشہ آن تشبیہہ دہند و لہذا در عربی شعر الجن گویند و این
غلط است - صاحب انند این را بحوالۂ فرہنگ فرنگ بہ (پرسیان دارو) گفتہ - و صاحب جامع
ہم این را آوردہ - صاحب محیط ذکر مستقل این ببای فارسی نکرد و آنچہ ببای عربی گفتہ ذکرش بجایش

گذشت و آن ورای این است **مولف** عرض کند که ظاهرا مخفف (پرسیاوشان) می نماید معنی اولش که می آید (اردو) دیکهو پرسیاوشان -

(الف) **پرسیاوش** اصطلاح. بقول برهان بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و تحتانی بالف کشیده و واو مضموم و شین معجمه زده (۱) نام گیاهی است که ملاسته آن باریک و سیاه فام و برگ آن سبز رنگ می باشد و بیشتر بر کنار حوض ها می روید و آنرا بعربی شعر الجن و لحیة الحمار خوانند و (۲) شکلی را نیز گویند از اشکال فلکی (مرادف پرسیاوش) که گذشت صاحبان جهانگیری و بحر و رشیدی و انند و ناصری و جامع این را مرادف - - - - - - - -

(ب) **پرسیاوشان** گفته ذکر هر دو معنی بالا فرموده اند و صاحب برهان بذکر (ب) مرادف معنی اول گفته. خان آرزو در سراج بر نام گیاهی قانع. صاحب محیط بر بولوطریخون اشارۀ این کرده که بجایش گذشت **مولف** عرض کند که (الف) اصل است و (ب) مزید علیه آن و حقیقت ماخذ این معنی اول بر (پرسیاوش) بیان کرده ایم توضیح معنی دوم بر (بولوطریخون) گذشت (اردو) الف و ب (۱) دیکهو پرسیاوش (۲) دیکهو بولوطریخون

پرسیدن بقول بحر بالضم (۱) سوال کردن و (۲) احوال کسی گرفتن و (۳) به عیادت بیمار رفتن و (۴) تعزیت نمودن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این پرسد و ارسنه این را با پرسش مرادف دانند و بر معروف قانع و نیز بمعنی تعزیت و عیادت نوشته. صاحب موارد ذکر معنی اول و دوم کرده **مولف** عرض کند که اسم این مصدر همان پرس که بمعنی دومش گذشت فارسیان بقاعدۀ خود بزیادت یای معروف و علامت مصدر دن آن مصدری وضع کردند و معنی اول حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و پرسش و پرسه که گذشت حاصل بالمصدر این و همانا این مصدر

اصلی است کہ اسم این مصدر رمال فارسی زبان است
(اُردو) (۱) سوال کرنا (۲) احوال پرسی کرنا
خبر لینا (۳) عیادت کرنا (۴) تعزیت کرنا غمخواری کرنا

پر سیمرغ بر آتش نہادن مصدر اصطلاحی
بہار گوید کہ آوردہ اند کہ سیمرغ پر خود را بزال زر
دادہ بود و عہد کردہ کہ ہرگاہ مہمی در پیش آید پر مرا
بر آتش بگذار کہ در حال پیش تو آمدہ حاضر شوم
و مہمّ ترا سر انجام دہم چنانچہ قصہ آن در شاہنامہ
مذکور و در افواہ مشہور و این کنایہ از افسون کردن
برای بی قرار گردانیدن کسی بود از عالم نعل در آتش
نہادن (طالب آملی ع) نہ آنسان رفتہ از دستم
کہ باز آن دلنواز آید ؛ پر سیمرغ بر آتش نہم شاید
کہ باز آید ؛ صاحب بحر ہمزبان و نقل نگار بہار
مولف عرض کند کہ ہر دو در تعریف معنی پی
بحقیقت نبردہ اند معنی لفظی این (۱) سیمرغ را
طلب کردن است و بمجاز (۲) طلب کردن کسی
را بہ سحر و افسون۔ فتامل (اُردو) (۱) سیمرغ
کو طلب کرنا۔ بلانا (۲) کسی کو سحر و افسون سے بلانا۔

پرش بقول سروری بفتح اول و کسر رای مہملہ
بمعنی پرواز و پریدن کہ بعربی طیران گویند (مولانا
جامی ع) ز نکتہ مرغ جانش پرورش یافت ؛
زگلزار خوشی بال و پرش یافت ؛ **مولف**
عرض کند حاصل بالمصدر پریدن است مرادف
پرواز۔ مخفی مباد کہ استعمال مجرد این در سند
جامی نیست بلکہ (بال و پرش) مستعمل است
بمعنی پرواز و استعمال مجرد پرش از نظر ما نگذشت
و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند ولیکن باعتبار
صاحب سروری کہ محقق اہل زبان است ما
این را تسلیم کنیم (اُردو) دیکھو پرواز۔ مونث۔

پرشاش اصطلاح۔ بقول اننداج بحوالہ
فرہنگ فرنگ نام ملکی است در ترکستان صاحب
موید گوید کہ پرتاش و پرشاش ہر دو نام ولایت
ترکان است کذا فی الدستور **مولف** عرض
کند کہ حقیقت پرتاش بہ (پ) تاس کہ بہ موحدہ و سین مہملہ

گذشت عرض کرده ایم نه پیدا ارد که (پرشانش) مبدل (پرتاش) باشد که موحده به بای فارسی و فوقانی به شین معجمه بدل شود چنانکه تب و تپ و درخت و [illegible] و خیال ما این است که پرتاش که گذشت لغت ترکی است و این مفرس و لیکن لغات ترکی ازین لغت ساکت و الله اعلم بحقیقة الحال

(اُردو) دیکھو پرتاش۔

پرشدن استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی حقیقی لبالب شدن است و مملو شدن (سعدی ؎) سرچشمه شاید گرفتن بمیل ؛ چو پر شد نشاید گذشتن به پیل ؛ (خسرو ؎) خاک ززردی شده پر زعفران ؛ خنده [illegible] باینهمه در ارغوان (اُردو) بھر جانا۔ پُر ہونا۔ لبالب ہونا۔

(الف) **پرشکستن** استعمال ـ بقول بهار بالفتح معروف ـ صاحبان بحر و انند بر (پرشکستن مرغ) گویند که (۱) پر با هم جمع کردن مرغ برای پریدن **مولف** عرض کند که مجرد این بمعنی حقیقی متعدی است یعنی (۲) پر پرندی را شکستن باشد و

(ب) **پرشکستن مرغ** کنایه باشد بمعنی (۳) در پرواز غالب آمدن هم (ابن جام پرجندی ؎) طوطی طاؤس بال بیضه در آتش نهاد ؛ باز سبک سیر راز اغ سیه پرشکست ؛ **مولف** گوید که برای معنی اول مشتاق سند استعمال می باشیم (اُردو) الف وب (۱) آماده پرواز ہونا۔ دیکھو پر تولنا۔ (۲) پر توڑنا (۳) پرواز میں غالب آنا۔

پرشکنا اصطلاح ـ بقول بحر و انند و غیاث (۱) مراد از معشوق و فرماید که (۲) می تواند که بمعنی عاشق باشد و الف در آخر برای فاعلیت **مولف** عرض کند که در محاوره ندیدیم و نه شنیدیم پر بالضم بمعنی اوست و شکن امر حاضر از مصدر شکستن بمعنی حقیقی و الف فاعل در آخر امر حاضر آمده افادهٔ معنی فاعلیت کند چنانکه

دانا و بینا و معنی حقیقی (پرشکن) که اسم فاعل ترکیبی است - شکن های بسیار دارنده و میتوان معشوق را گوئیم که شکن های بسیار در زلف دارد و برای عاشق هم توان گفت که شکن های بسیار از لاغری بر رخ دارد و میتوان الف آخر را از ملک گیریم بر اسم فاعل ترکیبی که هیچ معنی ندارد و این بهتر است ازین که (پرشکن) را امر حاضر (پرشکستن) گرفته الف فاعل با او مرکب کنیم بای حال طالب سند استعمال می باشیم و معاصرین عجم هم برزبان ندارند (اردو) (۱) معشوق (۲) عاشق - مذکر -

پرشنبه اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ [illegible] بفتح اول و ثالث بمعنی پنجشنبه **مولف** عرض [illegible] قیاس می خواهد که (پرپنشنبه) گوئیم از قبیل [illegible] دیجا دارد که بحذف تحتانی (پرشنبه) گوئیم [illegible] استعمال این از نظر ما نگذشت طالب سند [illegible] (اردو) جمعرات - مونث - پنجشنبه - مذکر -

پرشوم اصطلاح - بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بکسر اول و ضم شین معجمه [illegible] قصب **مولف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم معاصر عجم برزبان ندارند (اردو) نے - مونث - بقول آصفیه - نلی - بانسی -

پرشیدن بقول برہان و جامع بروزن فہمیدن بمعنی (۱) برباد دادن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این پرشد خان آرزو در سراج می فرماید که این مخفف پراشیدن است که گذشت بمعنی (۲) پریشان کردن **مولف** عرض کند که معنی دوم حقیقی است و معنی اول مجاز آن و باعتبار صاحب جامع که محقق اهل زبان است معنی اول را تسلیم کنیم (اردو) (۱) برباد کرنا (۲) پریشان کرنا - دیکھو پراشیدن -

پرغاره اصطلاح - بقول خان آرزو در سراج مبدل پرغاله که می آید **مولف** عرض

عرض کند کہ لام بدل شدہ براے مہملہ چنانکہ الوند و اروند۔ (اُردو) دیکھو پرغالہ۔

پرغازہ اصطلاح۔ بقول برہان وسراج وجامع بروزن دروازہ بیخ و بن پرجانوران پرندرا گویند کہ بگوشت بدن آنہا چسپیدہ است **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد کہ غازہ بمعنی بیخ دُم جانوران می آید (اُردو) پرندکے پروں کی وہ نوک جو گوشت میں قائم رہتی ہے۔ مونث۔

پرغالہ اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف (پرگارہ و پرگالہ) کہ می آید یعنی پارۂ از ہر چیزی **مؤلف** عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ مبدل پرگالہ باشد چنانکہ گلولہ و غلولہ صراحت ماخذ بر پرگالہ کنیم (اُردو) ہر چیز کا ٹکڑا۔ مذکر۔

پرغزہ اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری داننده وسراج مخفف پرغازہ کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ ہمدر انجا بیان کردہ ایم (اُردو) دیکھو پرغازہ۔

پرغول اصطلاح۔ بقول برہان و انند بروزن معقول (۱) گندم و جو نیم کوفتہ و خرد شدہ و (۲) آشی را نیز گویند کہ ازان پزند و (۳) حلوائی ہم کہ آنرا افروشہ خوانند۔ صاحب موئید بر معنی سوم قانع و فرماید کہ قیل ؛ بدّدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ صحیح بباے تازی است **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل آنست چنانکہ اسب و اسپ و ما صراحت ماخذش ہمدر انجا کردہ ایم معنی دوم حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن (اُردو) (۱) نیم کوفتہ گیہوں یا جو۔ مذکر (۲) آش جو نمبر (۱) سے بنائی جاے۔ (۳) حلوا جو نمبر (۱) سے بنایا جاے۔ مذکر (دیکھو برغول)

پرغوتہ اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری وسروری و ناصری و رشیدی وسراج بروزن حمدونہ ہر چیز کہ زشت و ناز یبا باشد **مؤلف**

عرض کند کہ بمعنی گردش برنہجی معنی گذشت وگونہ بمعنی رنگ دارندہ ورنگ۔ فارسیان ہمین مرکب را کنایۃً بمعنی ہر چیز زشت و نازیبا استعمال کردند کہ چیز تغیر در رنگ دارندہ ۔زشت باشد (اُردو) بُری چیز۔ مونّث۔

پرفان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی غمگین داند۔ وہگین **مولّف** عرض کند کہ سند استعمال باید کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان ومعاصرین عجم ازین لغت ساکت اسم جامد است (اُردو) غمگین

پرفروہلیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی گوید کہ کنایہ از درماندہ وعاجز شدن باشد۔ **مولّف** عرض کند کہ مخصوص برای پرندہ و مجازاً بمعنی عام (سلمان س) فکر من کی بخیال تو رسد کز عظمت ٭ مرغ اندیشہ فرومی ہلد آنجا پروبال (اُردو) عاجز ہونا۔

پرفن اصطلاح۔ بقول بہار وانند معروف و فرمایند کہ پُرَہ دراینجا بمعنی بسیار است چون زلف پرفن **مولّف** عرض کند کہ فن لغت عرب است بقول منتخب بہ تشدید نون نوع از ہر چیز و در استعمال فارسی زبان بہ تخفیف نون بمعنی ہنر و داوکشتی فارسیان (پرفن) را بمعنی دغا و فریب استعمال می کنند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن بر زبان معاصرین عجم مستعمل۔ اسم فاعل ترکیبی باشد (اُردو) پرفن اردو مین مستعمل ہے اسم فاعل ترکیبی وہ شخص جو زیادہ دغاباز اور فریبی ہو۔

پرقازہ اصطلاح۔ بہار بحوالۂ مصطلحات گوید کہ خامہ بود فرماید کہ در ولایت از پر باریک قاز (قازنہ خامہ) می بندند کہ از مصوّری معلوم شد (ملّا طغرا) تا دست بہ تصویر رخت بردہ مصوّر ٭ موے قلمش تا سر پرقازہ در آبست ٭ ہم او گوید کہ محلّ تامّل۔ صاحب بحر ہند کر معنی بالا گوید کہ بی اضافت است۔ وارستہ می فرماید کہ بمعنی خامۂ مو **مولّف** عرض کند کہ (پرقازہ) در اصل مرکب است از پر و قاز و ہای نسبت معنی لفظی این چیزی کہ منسوب

به پر قاز است فارسیان به فک اضافت استعمال
این کرده اند - بهار در نقل شعر لفظ سر را حذف
کرده پر را باضافت نوشت و همین محل غلط او را
در تامل انداخت - بخیال ما هیچ محل تامل نیست
(اردو) موقلم مقصود ہے جو قاز کے پر سے بناتے ہیں
جس کو فارسیوں نے (پر قازہ) کہا ہے - مذکر -

پرقو اصطلاح - بقول بہار باضافت قاف
و واو معروف - پر شتر مرغ باشد (واله هروی ۵)
وعده های تو در وفا چو هم اند ؛ نیست یک من
هزار من پر قو ؛ مولف گوید که قو مخفف و مبدل قاز
است که الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ
و زای هوز حذف - پس مرکب اضافی بود و به فک
اضافت مستعمل شد (اردو) قاز کا پر - مذکر -

پرک بقول برهان بفتح اول و ثانی و سکون
کاف (۱) ستاره سهیل و (۲) نام رود خانه و (۳)
مطلق صدا و ندا و فرماید که بانیمعنی بجای حرف
اول تای قرشت هم آمده - صاحب جهانگیری
بذکر معنی اول گوید که با اول مکسور و ثانی زده (۴)
بمعنی پلک چشم (خواجه عمید لویکی ۱۰) طاس کمه
شکسته شد بر سر پای هر مهیا ؛ غور محیط بسته شد
گرد ستاره پرک ؛ (حکیم فردوسی ۵۵) ندانم که
بر هم زند پرک چشم ؛ نگویم سخن پیش او جز بخشم ؛
صاحب سروری بعد لغت پلک پرک را هم بمعنی
چهارم آورده و از دیگر معانی ساکت و فرماید که
بمعنی چهارم رای مهمله بجای لام آمده - صاحب
ناصری بذکر معنی اول و دوم و سوم نسبت معنی
چهارم گوید که با اول مکسور و ثانی زده باشد و
فرماید که (۵) بالضم قریه ایست در لارستان
فارس - قلعه محکم دارد و معرب آن فرک - صاحب
مؤید بر معنی اول و دوم قانع و صاحبان رشیدی
و جامع بر معنی اول و چهارم قناعت کرده - خان
آرزو در سراج بذکر معنی اول گفته که بدین معنی
به بای تازی گذشت و بذکر معنی چهارم می فرماید
که مبدل پلک باشد - صاحب رهنما بحواله سفرنامه

ناصرالدین شاہ قاچاری فرماید کہ (۶) بمعنی نخچیر
گاہ و میدان پرازکا و صاحب بول چال بحوالہ
معاصرین ہم این را بمعنی ششم آوردہ **مولف** عرض
کند کہ بمعنی اول و دوم مبدل برگ است کہ بموقعش
گذشت ہمچون تب و تپ و بمعنی سوم اسم جامد
فارسی قدیم دانیم و بمعنی چہارم مبدل پلک کہ
می آید چنانکہ الوند و اروند و بمعنی پنجم ہم اسم جامد
فارسی زبان کہ وجہ تسمیہ معلوم نہ شد و ہمچنین بمعنی
ششم ہم اسم جامد فارسی جدید است و جا دارد
کہ مفرس پارک انگلیسی زبان دانیم بحذف الف
(اُردو) (۱) سہیل دیکھو برگ کے دوسرے معنے
(۲) دیکھو برگ کے پہلے معنے (۳) صدا - ندا - آواز -
مونث (۴) دیکھو پلک (۵) ایک قریہ کا نام پرک
ہے جو لارستان فارس میں واقع ہے - مذکر (۶)
رمنہ - شکارگاہ - مذکر -

پرکار | اصطلاح - بقول سروری (۱) قلم
آہنین کہ نقاشان و مذہبان و صحافان دوائر
بدان وضع کنند (حکیم سنائی ؎) گرت باید کہ مرکزی
گردی ﴿ زیر این چتر دائرہ کردار ﴿ پای بر جای
باش و سرگردان ﴿ چون سکون و تحرک پرکار ﴿
صاحب جامع گوید کہ پرکارہ ہم بہ ہمین معنی می آید
صاحب رشیدی می فرماید کہ (۲) بضم اول بمعنی
نقاش - بہار بر اقتصار معروف قانع و گوید کہ بالفظ
زدن و کشیدن و نہادن بصلہ بر بیک معنی مستعمل
و فرماید کہ بالضم (۳) عیار و طرار و آنکہ در اکثر
کارہا کامل باشد و این مقابل سادہ است
چنانکہ گویند کہ سادہ پرکار و اطلاق این بر محبوب
حقیقت است و بر چہرہ و زلف و چشم و غمزہ
مجاز (سعید اشرف ؎) آنچہ با تصویر شیرین تیشۂ
فرہاد کرد ﴿ بوسہ من می کنند با چہرۂ پرکار یار ﴿
(طالب کلیم ؎) زلف پرکار تو چون تن بشکستن
ندہد ﴿ ہر کہ از روی تو برخاست بجا می افتد ﴿
(میرزا رضی دانش ؎) خود نمائی بین کہ دائم
مست دیدار خود است ﴿ سر خوش از پیمانہای

چشم پرکار خود است ٭ (صائب ۱۰۸۸ھ) تلخ شد عیشم ز تم آن لعل شکر بار کجاست ٭ دلم از کار شد آن غمزۂ پرکار کجاست ٭ (دله ۱۱۳۵ھ) ز بینش گر دل برد ز بر بر چشم دل دادن ز فغان گوشت چشم تو ای پرکار می زیبد ٭ (باقر کاشی ۱۰۰۰ھ) نمیدانم چه در سر دارد آن پرکار یار امشب ٭ که با بیگانه خوی بانگاه آشنا دارد ٭ **مولف** عرض کند که بہ ضم اول اصل است بمعنی چیزی که پر از کار و بسیار کار است و کنایہ از آلہ کہ بوسیلۂ آن دائرہ قائم کنند فارسیان در (استعمالش بمعنی اول) تصرف کردند کہ بفتح اول خوانند و بمعنی دوم ہم مجاز است و کنایہ کہ نقاش ہم بسیار کار است و معنی سوم ہم مجاز است و بصعت زلف و چشم و امثال آن۔ **(اُردو)** (۱) پرکار۔ مذکر۔ دیکھو پرداال (۲) نقاش۔ نقش کرنے والا (۳) عیار۔ طرار۔ وہ جو اپنے فن مین کامل ہو۔ استاد فن۔

پرکاربستن

استعمال۔ صاحب آصفی گوید کہ (۱) بمعنی سرگردان کردن است و بقول معاصرین عجم (۲) (پرکار بستن بر چیزی) بمعنی مستور و محجوب گردانیدن آنچیز را **مولف** عرض کند کہ بالفتح بمعنی حلقہ کردن و پہ نخ زدن و دور کردن است و گردش نمودن و بس و معنی دوم اگرچہ موافق قیاس است طالب سندمی باشیم مخفی مبادکہ دائرہ اطراف چیزی کردن و آنرا داخل احاطہ نمودن مجازاً آنرا نہفتن است دران ہمین است ماخذ معنی دوم **(اُردو)** (۱) گردش کرنا۔ پھرنا۔ گھومنا۔ چکر لگانا (۲) کسی چیز کو چھپانا۔

پرکارچرخ

اصطلاح۔ بقول بحر و موید بالفتح۔ دور فلک و منطقۂ فلک۔ مرادف پرکار فلک کہ می آید **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است **(اُردو)** دور فلک۔ مذکر۔ آسمان کا دور۔

پرکارزدن

مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بالفتح مرادف پرکار بستن است کہ گذشت

(معزی نیشاپوری ـہ) چون فلک پرکار زد بر دو لشکر
روز نخست ٭ دولت او دست زد در دامن روز
قیام ٭ (اُردو) دیکھو پرکار بستن ۔

پرکار فلک اصطلاح ۔ بقول بہار بالفتح
مرادف ہمان (پرکار چرخ) است کہ گذشت ۔
مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است وکنایہ
باشد (اُردو) دیکھو پرکار چرخ ۔

پرکار کردن اصطلاح ۔ بقول بحر بالفتح
بمعنی سرگردان کردن ۔ بہار بر (پرکار کردن کسی)
ذکر ہمین معنی کردہ (صائب ـہ) سرگشتہ ساخت
خال دل آرای او مرا ٭ پرکار کرد نقطۂ سودای
او مرا ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ مجازاً موافق
قیاس است (اُردو) سرگردان کرنا ۔

پرکار کشیدن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض
کند کہ بالفتح بمعنی حقیقی است یعنی کار از پرکار گرفتن
و دائرہ کردن (معزی نیشاپوری ـہ) رای
او پرکار قدرت بر فلک خواہد کشید ٭ تا ہمہ سیارگان
را زیر پرکار آورد ٭ (اُردو) پرکار پھرانا ۔ پرکار
چلانا ۔ پرکار سے کام لینا ۔ دائرہ بنانا ۔

پرکار گشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند
کہ بالفتح دورہ کردن و چرخ زدن پرکار لازم پرکار
کردن است (ابوالفرح رونی ـہ) ازین گونہ
گشتست است پرکار گردون ٭ چنین حکم کرد است
ایزد تعالی ٭ (اُردو) پھرنا ۔ گردش کرنا ۔

پرکار نہادن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مؤلّف**
عرض کند کہ بالفتح بمعنی پرکار کردن است کہ
گذشت (معزی نیشاپوری ـہ) بر برگ
نسرین زنجیر بر نہاد از قیر ٭ بگرد پروین پرکار
بر نہاد از قار ٭ مخفی مبادکہ سند پیش کردہ آصفی
برای (پرکار بر نہادن) است (اُردو) دیکھو
پرکار کردن ۔

پرکارہ اصطلاح - بقول سروری (ا) [لغت]
مرادف پرکالہ کہ می آید - صاحب ناصری گوید کہ
(ب) مزید علیہ پرکار ہم کہ گذشت - خان آرزو
در سراج می فرماید کہ (ج) مرادف پرغارہ
بمعنی (۱) پارۂ ہر چیزی و (۲) بمجاز پارچہ بافتہ
از ریسمانی **مولف** عرض کند کہ ما این را بمعنی
اوّل بہ کاف فارسی دانیم کہ می آید - صاحب
سروری صراحت کاف نکرد کہ کاف فارسی است
یا عربی و حقیقت معنی بر (پرگارہ) بیان کنیم کہ
با کاف فارسی - می آید و اگر سند استعمال این
بکاف عربی بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدّلش
باشد چنانکہ گند و کند و بمعنی دوم نظر باعتبار
صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است این را
مزید علیہ پرکار تسلیم کنیم - نسبت معنی سوم عرض
می شود کہ پرغالہ کہ گذشت مبدّل پرگالہ است
کہ بہ کاف فارسی می آید و پرگارہ بہ کاف فارسی
و رای مہملہ مبدّلش چنانکہ الوند و اروند - خان آرزو
کہ این را بکاف عربی مبدّل پرغارہ نوشت سہو
کتابت می نماید بمعنی اوّلش و اگر سند استعمال
بدست آید توانیم قیاس کرد کہ کاف فارسی
بعربی بدل شد چنانکہ گند و کند و بمعنی دومش
جا دارد کہ اسم جامد گیریم کہ ازینکہ پارچہ بافتۂ ریسمانی
را پرکارہ نام نہادہ باشند بمعنی حقیقتش کہ پر از
کاریگری است و تخصیص ریسمان را مجرّد بر قول
خان آرزو تسلیم نکنیم ازینکہ سند استعمال پیش نشد
(اردو) [لغت] (ا) دیکھو پرگارہ و پرگالہ (ب) دیکھو پرکار
(ج) (۱) ہر چیز کا ٹکڑا - دیکھو پرغالہ (۲) رسّی
کے بنے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا - مذکر -

پرکاری اصطلاح - بقول بہار بالضم
بمعنی (۱) عیّاری و طرّاری و کامل شدن
در اکثر کارہا و (۲) بمجاز حیلہ و تزویر (آصفہان
مصرع ۱) کہ پرکاری کنی در کار خسرو ؛ (ظہوری
لہ) ہمبازی محبت طفلان شد است دل ؛
پرکاریش نگر کہ چہ مقدار سادہ شد ؛ (حکیم

(۴۶۴)

شرف الدین شفائی ﷺ) سر بپر کاریش گردم کہ می ناخوردہ با دشمن ؛ برون می آید و دستار رامستانہ می پیچد ؛ **مولّف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ پر کار زیادہ کردہ اند (**اُردو**) (۱) استادی مونّث (۲) عیّاری ۔ حیلہ بازی ۔ مونّث ۔

پرکاری دانستن مصدر اصطلاحی ۔ بالضم استاد کامل بودن و واقف بودن از صنعت کامل ۔ (ظہوری ﷺ) بیک دیدن چہا آورد بر سر صبر و طاقت را ؛ اسیر او شوم طفلست پرکاری نمیداند ؛ (**اُردو**) استادی سے واقف ۔ کامل ہونا ۔

پرکاس اصطلاح ۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و ثانی زدہ بمعنی (۱) تلاش کردن و (۲) درہم آویختن ۔ خان آرزو بکاف فارسی قائم کردہ صراحت کند کہ بکاف عربی است ۔ صاحبان برہان و رشیدی و انند و جامع و مؤیّد ہم بکاف فارسی آوردہ اند **مولّف** عرض کند کہ پرکاس و پرکاش بکاف عربی و سین مہملہ و معجمہ در سنسکرت بمعنی نور و ضیا و ظہور و پیدا و ظاہر و روشن و صاف آمدہ عجبی نیست کہ فارسیان ہمین لغت را متصرّف کردہ بمعنی تلاش استعمال کردہ باشند و این محض قیاس است و ظاہرا بہر دو معنی تلاش و آویزش اسم جامد فارسی زبان و بتقلید محقّقین بکاف فارسی صحیح دانیم انچہ خان آرزو کاف عربی را صحیح داند بلحاظ ماخذ باشد و اندرینصورت این را مبدّل دانیم کہ کاف فارسی بعربی بدل می شود چنانکہ گند و کند ۔ محقّقین بالا تعریف خوشی نکردہ اند کہ برای اسمی معنی مصدری نوشتہ (**اُردو**) (۱) تلاش ۔ مونّث (۲) باہم آویزش ۔ مونّث

پرکاش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی برادہ و (۲) التفات بچیزے **مولّف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محقّقین اہلزبان و زباندان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد (**اُردو**) (۱) دیکھو برادہ ۔ مذکّر (۲) دیکھو التفات ۔ مونّث و مذکّر

پرکال بقول سروری وجامع بمعنی پرگار که گذشت۔ خان آرزو در سراج ہم این را با پرکار نوشته **مولف** عرض کند که ظاہر است بدلش معلوم میشود چنانکه چپار وچپال و موافق قیاس (**اُردو**) دیکھو پرکار۔ مذکر۔

پرکاله بقول جہانگیری و ناصری با اوّل مفتوح وثانی زده (۱) بمعنی پاره ولخت از ہر چیز (امیرخسرو ـه) من آب طلب کردم ازان دیدهٔ خونبار ٭ او خود ہمه پرکالهٔ خون جگر آورد ٭ (مختاری ـه) بلبلا امروز من در گلستانم گل مجوی ٭ از جگر پرکاله ہا بر نوک ہر خاری ببین ٭ و (۲) جنسی بافته از ریسمانی که مانند مشقالی بود (علی نقی ـه) ور یار سر شکم ہمه پرکالهٔ خونست ٭ این قافله را راه مگر بر جگر افتاد ٭ صاحب سروری این را مرادف (پرکاله) گفته و بر معنی اوّل قانع (سراج الدین قمری ـه) دیده ام در غم فراق تو کرد ٭ پر ز پرکالهٔ جگر دامن ٭ صاحب موید گوید که پرهٔ از ہر چیزی و قطعه جامه و جز آن و وصلی که در جامه دوزند۔ صاحب جامع بذکر ہر دو معنی بالا گوید که (۳) پینه و وصله **مولف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اوّل که قطره ہم داخل آنست و بمعنی دوم و سوم مجاز معنی اوّل باشد (**اُردو**) (۱) پرکاله بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر (صحیح پرگاله بکاف فارسی۔ ٹکڑا۔ لخت۔ پاره حصّه (قطره) مذکر (۲) رسّی سے بنی ہوئی ایک جنس۔ مونث (۳) تھگلی۔ مونث دیکھو باز افگن

پرکاله برانداختن استعمال۔ بمعنی پاره پاره کردن **مولف** عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ـه) اجل گر بو کند پرکاله ہای دل براندازد ٭ به ہجرانش گل داغی که از باغ جگر روید ٭ (**اُردو**) ٹکڑے گرانا۔ پاره پاره کرنا۔

پرکاله روئیدن مصدر اصطلاحی۔ معنی لفظی این روئیدن پاره وبمجاز ظاہر شدن لخت باشد ولخت لخت شدن (ظہوری ـه

(۲۴۷۳)

(۲۴۷۴)

(۲۴۷۵)

زنخل غم ہمہ پرکالۂ جگر روید؛ کہ فلذ کشیدن او خونبہای
داغ من است؛ **مولف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (**اُردو**) ٹکڑے ٹکڑے ظاہر ہونا ٹکڑے
ٹکڑے ہونا۔ پارہ پارہ ہونا۔

پرکام اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی
و سروری و ناصری و انند و برہان با اوّل مفتوح
و ثانی زدہ بچہ دان و زہدان و آنرا (بوکان)
نیز خوانند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا
گوید کہ بعضی گویند کہ ہمان بوکان است کہ میم بہ نون
بدل شدہ و او را بہ تصحیف چنین خواندہ اند **مولف**
عرض کند کہ این را ہیچ تعلق باآن نباشد صراحت
ماخذ بوکان بجایش گذشت و این بخیال ما بالضم
بود کہ در محاورہ لب و لہجہ آنرا بالفتح کردہ معنی لفظی
این پر از مقصد و کنایہ از زہدان کہ حمل دران قرار
می یابد (**اُردو**) دیکھو بوکان۔

پرکان بقول برہان و ناصری و سراج
بفتح اوّل بروزن ارکان بمعنی جہل باشد کہ در برابر علم است
و آن ساکت بودن از جواب است بسبب عدم
معرفت **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی
قدیم است (**اُردو**) جہل۔ مذکر۔ دیکھو اوام الرواحل

پرکاوش اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری
و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بکسر واو
بروزن افزایش بریدن شاخہای زیادتیست
از درخت انگور و درختان دیگر۔ خان آرزو در
سراج گوید کہ این را پیرایش نیز گویند **مولف**
عرض کند کہ کاویدن بمعنی کندیدن می آید و (پرکاویدن)
بمعنی کندیدن پر و این حاصل بالمصدر آن و
استعارہ از کندیدن برگ ہای درختان و پیرایش
(**اُردو**) کاٹ چھانٹ۔ مونث۔ دیکھو پر کے دوسرے معنے

(الف) **پرکاہ** اصطلاح۔ بمعنی پارۂ کاہ **مولف**
گوید کہ حقیقةً مخففش (ظہوری ے) بخشکیہای زہد
از دجلہ نم باآنکہ می چینیم؛ پرکاہی چرا چون ز
دامانم نمی سازد؛ صاحبان بحر و بہار۔۔۔۔۔۔

(ب) **پرکاہی** قائم کردہ اند (۱) بمعنی مقدار

برگ کاہی و بتحقیق ما (۲) مجازاً بمعنی لحظہ ہم مستعمل ۔
(مسیح کاشی له) پیش ما خوشۂ دنیا پرِ کاہی نبود ؛
گنج این کاہ بیک کاہ ربا ارزانی ؛ (محسن تاثیر له)
بامید وصالت عمرہا شد می جہد چشمم ؛ بکار عاشق بیدل
پرِ کاہی نمی آید ؛ (اُردو) (الف) گھانس کا تنکا ۔ مذکر ۔
(ب) (۱) گھانس کے تنکے کے برابر (۲) ایک لحظہ کے لئے

پرکر بقول برہان بفتح اوّل و کاف تازی و سکون
ثانی و رای قرشت (۱) بمعنی انتظار و منتظر بودن و
چشم براہ داشتن و (۲) مخفف پرکار ہم ۔ صاحب
سروری بذکر معنی دوم گوید کہ (۳) طوق مرصّع کہ
ملوک فرس در گردن می انداختند (استاد دقیقی
له) عدو را از تو بہرہ غلّ و زنجیر ؛ ولی را از تو بہرہ
تاج و پرکر ؛ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت
معنی سوم گوید کہ بہ کاف عجمی است و نیز نسبت
معنی دوم فرماید کہ مشتق از پرکار است **مؤلف**
عرض کند کہ فضولی اوست کہ مخفف پرکار را مشتق
از پرکار گفتہ بخیال ما بمعنی اوّل اسم جامد فارسی
زبان است و بمعنی سوم با کاف تازی و بالضم
کہ مخفف پرکار باشد (اُردو) (۱) انتظار ۔ مذکر
(۲) دیکھو پرکار (۳) طوق مرصّع ۔ مذکر ۔

پرکردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بالضم
بمعنی لبالب و مملو ساختن است چنانکہ پر کردن
ساغر و امثال آن و پر کردن صندوق یا پر کردن
دامن (عالی شیرازی له) بی تو ہر گاہ تماشای
گلستان کردم ؛ ہمچو گل دامن خود پُر ز گریبان
کردم (اُردو) بھرنا ۔ بھر دینا ساغر ہو یا دامن ۔

(۳۷۷۵)

پرکردن از زہر استعمال بمعنی مملو کردن
از زہر است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
(ظہوری له) عشق از زہر بلا پر کرد رطلی بس گران ؛
جان ظہوری ز ہرہ نازم ساغر مرد آزما ستان ؛
(اُردو) زہر سے بھر دینا ۔

(۳۷۷۶)

پرکردن چیزی بہ نکہت استعمال
استعمالِ عطریات کردن کہ نکہت ببسیاری پیدا شود

یا بوی خوش آوردن **مولّف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (ظہوری ؎) تا صبا پر کند بہ نکہت
تو ؛ مغز خالی زعطر سنبل کرد ؛ (**اُردو**) کسی مقام
مین زیادہ خوشبو پیدا کرنا۔

(۳۶۶۶) **پرکردن دکّان ازجنس** استعمال۔
جمع کردن جنس بسیار در دکان باشد **مولّف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) ز جنس
مہر پر کردم دکان بازار می باید ؛ برای سادہ
لوحان مشتری پر کار می باید ؛ (**اُردو**) دکان کو
سامان سے بہر دینا۔

(۳۶۶۷) **پرکردن سال وماہ ازچیزی** مصدر
اصطلاحی۔ پیدا کردن چیزی در لیل و نہار بکثرت
مولّف گوید کہ موافق قیاس است (ظہوری
؎) کند پر صبح شنبہ سال وماہ می پرستان را ؛
بہ خنکیہای ساقی گر شب آدینہ برگردد ؛ (**اُردو**)
لیل ونہار مین کوئی چیز کثرت سے پیدا کرنا جیسے
رات مین خنکی یا دن مین گرمی کثرت ہوا یا آگ وغیرہ کے
ذریعہ سے پیدا کرنا۔

(۳۶۶۹) **پرکردن سینہ** مصدر اصطلاحی۔ سرور
بسیار پیدا کردن **مولّف** عرض کند کہ موافق
قیاس است (ظہوری ؎) ز راست بنشین ساقی
و در پیچ و خم آر ؛ سینہ پرکن ساز ساز قلقل است ؛
(**اُردو**) زیادہ سرور پیدا کرنا۔

پرکردن شکم یا معدہ مصدر اصطلاحی۔
صاحب رشیدی بذکر پرکردن معدہ گوید کہ
کنایہ از پرکردن شکم است **مولّف** عرض کند
کہ (پرکردن شکم) و (پرکردن معدہ) ہر دو
کنایہ باشد از سیر کردن۔ رشیدی تعریف
خوشی نکرد (سعدی ؎) بگفتا کہ دزدان تہوّر
کنند ؛ ببازوی مردی شکم پر کنند ؛ (**اُردو**)
پیٹ بہرنا۔ سیر کرنا۔

(۳۶۷۰) **پرکردن میان** مصدر اصطلاحی۔
لبالب کردن و پرکردن شکم **مولّف** عرض
کند کہ موافق قیاس است بمجاز (ظہوری ؎)

میان ۔ پر کردہ در بار ایک تک ۔ چہ ہر ای گر یہ ام در
بند دارد ۔ (اردو) لبالب کرنا۔ پیٹ بھرنا۔

پرکسون | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ ذخیرہ
فرہنگ بضم اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث زین پوش
مکلّف و قیمتی کہ برای زینت بالای زین افگنند **مولف**
عرض کند کہ کسون بمعنی زینت نیامدہ کہ آن را مرکب
با لفظ پر گیریم پس چارۂ جز این نیست کہ این را اسم
جامد فارسی قدیم دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم
کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند و دیگری از محققین
اہل زبان ہم زبان دان ذکر این نکرد (اردو) پر تکلف
چار جامہ جو زین پر ڈالا جاتا ہے ۔ ند کر۔

پرکشادن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض
کند کہ قصد پرواز کردن و بلند شدن است (سلمان
ساوجی ع) شاہی کہ باز چتر ش ہر گہ کہ پر کشاید ۔ طاؤس
چرخ خوش آید در سایۂ ہمایون ۔ (ظہوری ع) پری
صید است تا پری کشاید ۔ ز خالش دام زلفش
دانہ دارد ۔ (اردو) پرواز کا قصد کرنا۔
بلند ہونا۔

پرکشیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ پر کندن
پرندہ بہ منقار کہ عادت مرغان است در گریز (طغرای
مشہدی ع) صد مرغ دل بمنقار از بال خود
کشید پر ۔ جائی کہ آن پری رو بالشت پر برآرد ۔
(اردو) پر نوچنا۔

پرکم | اصطلاح ۔ بقول برہان و جہانگیری و
سروری و جامع بفتح کاف تازی بر وزن پرچم
ناچیز شدہ و از کار رفتہ و بیکار افتادہ (امیر خسرو
ع) مور کہ پر یافت نہ پرکم بود ۔ پر زدنش زان
سوء عالم بود ۔ (شاعر ع) ای دانۂ تو دادہ مرا
ہر دم دم ۔ یک مرغ چو من بدام تو پرکم کم ۔
مولف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی پرندہ کہ پرکم دارد و کنایہ باشد از ناچیز
و بی کار کہ پرندۂ پرکم معذور باشد از پریدن

بوجہ قلّت پرہا (**اُردو**) ناچیز۔ بے کار۔

پرکن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ مطلع السعدین بضمّ اوّل وثالث بیتی کہ نازک ترین ابیات غزل وقصیدہ باشد لفظاً ومعنیً او ماً **مولّف** عرض کند کہ معنی لفظی این مملوکنندہ واصل این (پرکن ازلطف) بود فارسیان بحذف (ازلطف) کنایہ قرار دادند برای شعر پر ازلطف وذوق سخن۔ ماہدون سند استعمال این رتسلیم نکنیم کہ معاصرین عجم ودیگر محققین زباندان واہلزبان ازین ساکت اند (**اُردو**) وہ شعر جو لفظاً ومعنیً مین قابل تعریف ہو۔ مذکر۔

پرکندن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ از سندش مصدر (پروبال کندن) پیدا است وپرکندن ہم بمعنی حقیقی درست است یعنی پر پرندگان کندن ومعذور از پرواز کردن (ازرقی ہروی ؎) من درین شہر یکی مرغم ودر بند قفس ؎ مرغ اقبال مراکند زمانہ پروبال ؎ (**اُردو**) پر نوچنا۔ پرواز سے معذور کرنا۔

پرکندہ اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از درماندہ وعاجز شدہ **مولّف** عرض کند کہ از مصدر گذشتہ اسم مفعول کہ مخصوص است برای پرندہ در معنی حقیقی ومجازہ بمعنی بالا استعمل حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است (**اُردو**) عاجز۔ درماندہ۔

پرکوک اصطلاح۔ بقول جہانگیری وناصری ورشیدی باول مفتوح وثانی زدہ عمارت عالی۔ صاحب سروری بہ مجرّد عمارت قانع۔ صاحب موئید گوید کہ در شرفنامہ بہ ہمین معنی است ودر ادات بہای عربی است۔ خان آرزو در سراج میفرماید کہ عمارت عالی برکوہ وآن روی کوہ کہ مشہور بکوہ دامان باشد وبقول بعض طرفی از کوہ کہ بسواد آن آب روان باشد واغلب کہ بہای تازی وکاف دران بدل بود چنانکہ برنا وبرناک ولہذا شہری کہ برکوہ واقع است

آنرا برکوه گویند و ابرقوه معرب آنست **مولف** عرض کند که اصل این (برکوه) بود و کنایه از عمارت بلند که عمارتی که برکوه بنا شود و بلندی نماید فارسیان موحده را بدل کردند به بای فارسی چنانکه اسب و اسپ و بای آخر را به کاف چنانکه پروانه و پروانک **(اُردو)** بلند عمارت ـ مونث ـ

پرکها اصطلاح ـ بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار شکارگاه **مولف** عرض کند که پرک بهمین معنی بقولش گذشت و صراحت ماخذ هم در انجا کرده ایم و درینجا ها برای جمع است بمعنی شکارگاه ها غلطی کتابت بیش نباشد که تعریف خوشی نکرد **(اُردو)** شکارگاهین ـ مذکر ـ

پرکین اصطلاح ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و بکسر کاف بمعنی گلخن و معبد مجوسیان **مولف** عرض کند که مشتاق سند استعمال می باشیم که دیگر محققین اهل زبان وز باندان ازین ساکت و اگر سند استعمال ببینیم توانیم گفت که اسم جامد فارسی باشد **(اُردو)** آتشکده ـ مجوسیون کا معبد ـ مذکر ـ

پرکینه استعمال ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی کینه ور و بد اندیش **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که دل او از کینه پر باشد موافق قیاس **(اُردو)** کینه ور ـ کینه رکهنے والا ـ وه شخص جو دل مین کینه رکهے ـ

پرگار اصطلاح ـ بقول برهان بکاف فارسی بروزن سردار (۱) مرادف پرکار و (۲) اشیای عالم و جمعیت و اسباب و سامان و (۳) چنبر و طوق گردن ـ صاحب جهانگیری ذکر هر سه معنی بالا کرده (حکیم آذری ؎) حاصل از دست کرد این پرگار تو بمکافات جمله دست انداز تو (حیدر رودی ؎) همه پرگار من بجای خود است تو دلم است آنکه گم شده و ز ... (۴) بمعنی جنسی با فته ریسمانی ـ صاحب رشیدی بر معنی اول و دوم قانع ـ صاحب موید ذکر معنی اول کرده گوید که با کاف عربی و فارسی هر دو آمده و

بحوالۂ فرہنگ علمی می فرماید کہ ہر کہ با کاف عربی و بای عربی مفتوح گفتہ خطا ست و لیکن مشہور بکاف عربی است ۔ صاحب جامع بذکر معنی اوّل و دوم میفرماید کہ (۵) بمعنی حبس و (۶) خوف کردن ہم **مولف** عرض کند کہ ما این را بمعنی اوّل مبدّل پرکار دانیم چنانکہ گند و گنده و بمعنی دوم قیاس می خواہد کہ بالضم بود و کنایہ و معنی سوم مجاز معنی اوّل و بمعنی چہارم و پنجم و ششم باعتبار جہانگیری و جامع اسم جامد دانیم و لیکن صاحب جامع در تعریف معنی ششم از نزاکت کار نگرفت ۔ مقصودش غیر از خوف نباشد کہ حاصل بالمصدر است **(اردو)** (۱) دیکھو پرکار کے پہلے معنے (۲) اشیاے عالم ۔ اسباب و سامان ۔ مذکر (۳) چنبر گردن ۔ مذکر (۴) وہ کپڑا جو رسّی سے بنا ہوا ہو مذکر (۵) حبس ۔ مذکر ۔ قید ۔ مونث (۶) خوف ۔ ڈر ۔ مذکر ۔

پرگار چرخ | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ مؤید کنایہ از دور چرخ و منطقۂ چرخ **مولف** عرض کند کہ مبدّل ہمان کہ بکاف عربی گذشت چنانکہ گند و گند **(اردو)** دیکھو پرکار چرخ ۔

پرگاره | اصطلاح ۔ بقول برہان بکاف فارسی بر وزن ہموارہ (۱) بمعنی اوّل پرگار و (۲) بمعنی دومش و (۳) بمعنی چہارمش و صاحب رشیدی بذکر معنی سوم گوید کہ (۴) پارهٔ چنبر مرادف پرگالہ و پرغالہ (حکیم نزاری ؒ) بہ خریطۂ تسلیم زن از سوزن اخلاص تو یک رقعہ ز پرگارهٔ ارباب حقائق ؛ **مولف** عرض کند کہ معنی اوّل و دوم و سوم مزید علیہ پرگار بزیادتِ ہای ہوّز و بمعنی چہارم اسم جامد فارسی زبان است بر غالہ کہ بہمین معنی گذشت مبدّل این **(اردو)** (۱) دیکھو معنی اوّل پرگار (۲) دیکھو معنی دوم پرگار (۳) دیکھو معنی چہارم پرگار (۴) دیکھو پرغالہ ۔

پرگاریہ | اصطلاح ۔ بقول صاحب اکسیر اعظم در سومی جلدش بذیل مرض ذیابیطس مرضی است کہ آنرا سلس البول نیز نامند و بقول شیخ الرئیس آنست کہ آب بیرون آید چنانکہ بنوشند و مریض مدام تشنہ و بہ حبس بول غیر قادر باشد و سبب این مرض رداءت حال گرده و علاج آن

اینکہ قرص کافور و قرص گلنار و قرص طباشیر با مبرّدات قابضہ بخورند و ماء الخیار بنوشند و از آب سرد تکرر قی کنند و آب انار ترش و لعاب اسبغول و آب آلو بخارا نیز فائدہ می نماید (الخ) **مولّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است کہ وجہ تسمیۂ آن معلوم نشد (**اُردو**) ذیابیطس ایک بیماری کا نام ہے جس سے پیشاب زیادہ آتا ہے اور پیشاب مین شکر ہوتی ہے۔ مذکّر۔

پرگاس بقول برہان و رشیدی و مویّد باکاف فارسی بروزن کرپاس بمعنی (۱) درہم آویختن و (۲) تلاش کردن و بزبان علمی ہند (۳) طلوع آفتاب **مولّف** عرض کند کہ ما صراحت این پرپرگاس کردہ ایم کہ بکاف عربی بمعنی اوّل و دوم گذشت و این مبدّل آن باشد یا آن مبدّل این چنانکہ کنّد و گنّد و بلحاظ معنی سوم ہم اسم جامد فارسی زبان است صاحب جامع و (خان آرزو در سراج) معنی دوم را درہم آمیختن نوشتہ۔ قیاس ما این است کہ غلطی کتابت باشد واللہ اعلم و مقصود شان غیر از حاصل بالمصدر نباشد یعنی ہم آویزش (**اُردو**) ۱ و ۲ دیکھو پرکاس (۳) آفتاب کا طلوع۔

پرگال بقول مویّد و برہان و اننداں پرکال کہ بکاف عربی گذشت **مولّف** عرض کند کہ این مبدّل آن باشد چنانکہ کنّد و گنّد (**اُردو**) دیکھو پرکال۔

پرگالہ بقول رشیدی (۱) پارۂ از ہر چیزی و (۲) پارچہ از بافتۂ ریسمانی (علی نقی ع) در دربار سر شکم ہمہ پرگالۂ خون است ٭ صاحب برہان بدون صراحت کاف فارسی نسبت معنی اوّل می فرماید کہ لخت و پینہ و وصلہ ہم کہ بر جامہ دوزند و پارچہ ہم ریسمانی مانند متقالی **مولّف** عرض کند کہ ما بدین دو معنی این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و آنچہ بکاف عربی گذشت مبدّل این چنانکہ گنّد و کنّد معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجازش عجب است از محققین کہ ہمین سند علی نقی را بہ (پرکالہ بکاف

عربی) هم آورده اند و در انجا بکاف عربی نقل کرده
(اُردو) دیکهو پرکاره کا (ج)؛

پرگر | اصطلاح - صاحب جهانگیری گوید که
با اوّل مفتوح طوق مرصّعی که ملوک پاستان در
گردن خود انداختندی و گاه در گردن اسپ
خود کردندی و فرماید که این مشتق از کار است
(استاد دقیقی ـه) عدو را از تو حصّه غل و پابند ؎
ولی را از تو بهره تاج و پرگر ؎ صاحب برهان
بذیل (پرکر که بکاف عربی گذشت) ذکر این کرده
صاحبان موید و رشیدی هم این را آورده اند -
مولّف عرض کند که مخفف پرگاره و مجاز است
که طوق هم همچون پرکار مدوّر می باشد و مبدّل
پرکر بمعنی سومش که بکاف عربی گذشت چنانکه گفتند
و گفته عجب است از محقّقین که برای معنی سوم پرگر
هم همین شعر استاد دقیقی را در انجا نقل کرده اند
(اُردو) دیکهو پرگر کے تیسرے معنے -

پرگرداندن | استعمال - بالضم مرادف
(پرکردن) است که گذشت **مولّف** عرض کند
که موافق قیاس است (ابوالفضل نثر) آنکه معدهٔ
آز را پرگرداند و مس وجود را طلای ده دهی کند
و در مرتبهٔ قناعت و در رتبهٔ صلح کل و در حالت محبّت
کاینات است" (اُردو) دیکهو پرکردن -

پرگردیدن | استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مولّف** عرض کند که
بالضم مرادف پرشدن است که گذشت (ادیب
ترمذی ـه) دگرچه عرصهٔ عالم پر از علی گردد ؎ یکی
بعلم و شجاعت چو مرتضی نه شود ؎ (ظهوری ـه)
گردیده همچو آینه پر از صفای او ؎ از خویش صوفیانه
ظهوری بدر نشست ؎ مخفی مباد که (پرگردیدن
جهان از کسی) که از سند اوّل پیدا می شود مراد
ازین است که مانند کسی افراد بسیار پیدا شود
(اُردو) دیکهو پرشدن -

پرگستردن | مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف**

عرض کند که بالفتح بمعنی گشادن پر است که طیور
گاه پریدن می گشایند (فرشتهٔ استرآبادی ـه)
فزون ز دائرهٔ کائنات سایه کند ٭ همای همت
او چون بگسترد پر و بال ٭ (اُردو) پر کھولنا جیسا
پرند پرواز کے وقت اپنے پروں کو کھولتے ہیں۔
پر پھیلانا۔

پرگشتن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که (۱) بالضّم
مرادف پر شدن و پر گردیدن است که گذشت
(مسیح کاشی ـه) گر فتم ساغرم پرگشت از می ٭
چه سازم چون لب می خوردنم نیست ٭ و (۲)
بالفتح بمعنی پر قرار یافتن (جمال اصفهانی ـه)
پر طوطی گشت گوئی جامهٔ هر غنچه ٭ چشم شاهین
است گوئی دیدهٔ هر عبهری ٭ (اُردو) (۱)
دیکھو پر شدن و پر گردیدن (۲) پر قرار پانا۔ پر ہونا

پرگند | اصطلاح۔ بقول سروری بکاف
فارسی بوزن فرزند (۱) بمعنی پارچهٔ از چیزی
مطلقاً۔ خان آرزو در سراج گوید که (۲) مخفف
پراگنده ٭ **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم
جامد فارسی زبان گیریم باعتبار سروری که محقّق
اهل زبان است و بمعنی دوم بحذف الف و های
هوز اگرچه موافق قیاس است ولیکن اهل زبان
بحذف مجرّد الف (پرگنده) را که می آید مخفف
پراگنده نوشته اند مجرّد قول خان آرزو که هندنژاد
است بدون سند استعمال در خور اعتبار نباشد
و (۳) ماضی مطلق پرگندن که می آید (شیخ اوحدی
ـه) خودمدان تا بگوئیم گوید و چند ٭ بسه شب
مغز خویشتن پرگند ٭ (اُردو) (۱) ہر چیز کا ٹکڑا
مذکر (۲) پراگنده۔ پریشان (۳) پراگنده ہوا
پریشان ہوا۔

پرگندگی | استعمال۔ بقول مؤید مختصر پراگندگی
باشد **مؤلّف** عرض کند که حاصل بالمصدر پرگندن است که می آید
موافق قیاس بلحاظ وجود مصدر (اُردو) پراگندگی پریشانی مؤنث

پرگندن | استعمال۔ صاحب سروری گو

محقق اہلزبان است بذیل پراگند کہ ماضی پراگندن گذشت ذکر پرگند کردہ گوید کہ ماضی است و ازین ظاہر است کہ مصدر آن ہمین پرگندن است کہ مخفف پراگندن باشد بحذف الف و ما اشارۂ این ہم دراینجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو پراگندن۔

پرگندہ استعمال۔ بقول برہان و جہانگیری و ناصری و جامع و موید بروزن شرمندہ با کاف فارسی مفتوح مخفف پراگندہ باشد کہ متفرق و پریشان گردیدہ است۔ صاحب سروری از حکیم ازرقی سند آوردہ (۵) ازان قصائد پرگندہ دفتری کردم ؛ کہ [illegible] ندہ بودم بر تاج خسروان ایدر ؛ **مولف** عرض کند کہ اسم مفعول است از مصدر (پرگندن مخفف پراگندن) کہ گذشت (اُردو) پراگندہ۔ پریشان۔

پرگنہ اصطلاح۔ بقول برہان بفتح اوّل و کاف فارسی و نون و سکون ثانی (۱) زمینی را گویند کہ ازان مال و خراج بگیرند و (۲) مرکبی باشد از عطریات و بوہاے خوش کہ آنرا در ہندوستان ارگچہ نام است و در عربی ذریرہ و فرماید کہ بدین معنی بکسر کاف فارسی ہم آمدہ۔ صاحبان جہانگیری و سروری و رشیدی و جامع ذکر این کردہ اند۔ صاحب موید بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ زمین دیار عرفاً دیہی و قصبۂ را گویند کہ بیشتر قریات از مضافات او باشد و خراج آن قریات دراینجا جمع شود۔ صاحب ناصری کہ محقق اہلزبان است بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند کہ بلغت ہند بلوک و ناحیہ را گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر ہر دو معنی کردہ و نقل موید ہم برداشتہ **مولف** عرض کند کہ بہر دو معنی اسم جامد فارسی زبان است و معاصرین عجم صراحت کنند کہ در یک پرگنہ دیہات و قصبات متعدد می باشد پس استعمال این در ہند ہم بہ ہمین معنی است (اُردو) (۱) پرگنہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ وہ زمین جس سے مالگزاری اور خراج لین

ضلع - حصّہ - ضلع کا حصّہ - ملک کا چہوٹا حصّہ (۲) ارگجا - بقولہ - ہندی - اسم مذکّر - خوشبو - ایک قسم کا مرکّب عطر -

پرگو | استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم بمعنی بسیارگو (ظہوری ؎) مغز من گشت تہی در سر من سر نہاد شد وای بر سر کہ چو من ناصح پرگو دارد ﴿ **مولف** عرض کند کہ پرگفتن مصدر این است و این اسم فاعل ترکیبی است موافق قیاس بہار پرگوی را کہ مزید علیہ این است بہمین معنی آوردہ و (پرگوئی) بزیادت یای مصدری از ہمین است بمعنی بسیارگوئی (محمد سعید اشرف ؎) گفتم از پرگوئی ناصح مگر آیم بخود ﴿ حرف او خود بہر خواب مرا ختم افسانہ شد ﴿ **(اردو)** بہت کہنے والا (پرگو) بہی کہہ سکتے ہین - پرگوئی بہی اردو مین مستعمل ہے بمعنی زیادہ گوئی - مونّث -

پرگوک | اصطلاح - بقول برہان وانند بروزن مفلوک عمارت عالی را گفتہ اند **مولف** عرض کند کہ (پرگوک) بہر دو کاف عربی گذشت و صراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آن باشد چنانکہ گند و گنّد **(اردو)** بلند عمارت - مونّث - دیکہو پرکوک -

(الف) **پرماس** | بقول برہان و جامع بروزن کرپاس بمعنی (۱) لمس و لامسہ باشد کہ دست بر جائی سود نست و (۲) بمعنی علم و دانستن و (۳) خلاصی و نجات و (۴) یازیدن یعنی دراز کردن و (۵) نوکردن و بالیدن و (۶) پرداختن - صاحب جہانگیری معنی پنجم را ترک کردہ ذکر دیگر معانی فرمودہ (نثر شرح تعرّف (۱)) روح جسمیست لطیف تر از انکہ وی را حس اندریابد و بزرگ تر از انکہ وی را ہیچ چیز بپرماسد (حکیم سنائی ؎) ہر کہ او نفس خویش نشناسد ﴿ نفس دیگر کسی چہ پرماسد ﴿ (حکیم ناصر خسرو ؎) بعدل او بود از جور بدکنش پرماس ﴿ بخیر او بود از شرّ دشمنان پرواس ﴿ (ابو شکور ؎) ہر کجا گوہریست بشناسم ﴿ دست سوی دگر نپرماسم ﴿ صاحب ناصری

همزبان جهانگیری و فرماید که پرواس بدل ماس است که می آید. صاحب رشیدی به معنی اول ثالث بدین صراحت مزید که دست سودن بچیزی است بجهت ادراک آن که بتازی لمس گویند و کنایه از آن ادراک و تمیز کردن است. صاحب سفرنگ بشرح (پهلوی فقره نامهٔ شت ساسان نخست) برمعنی (علم و نجات) قانع. خان آرزو در سراج بذکر اقوال فرهنگ و رشیدی و برهان گوید که همین لغت مجاز در علم و تمیز استعمال یافته لیکن بمعنی تازی نیز گذشت و بمعنی فارسی اصح و معنی خلاص پرواس است بواو مبدل پرواز - چه زای معجمه بسین مبدل شود و بدین تقدیر بمعنی و نجات نیز مجاز باشد و فرماید که آنچه رشیدی مرادف پرواس گفته خطا است **مؤلف** عرض کند که اصل این بلمس بود بفتح موحده - مرکب از موحدهٔ زائد و لمس که لغت عربی است فارسیان موحده را ببای فارسی بدل کردند چنانکه تب و تپ و لام را به رای مهمله چنانکه الوند و اروند و الف در میان میم و سین آوردند برای سهولت تلفظ چنانکه چهار و چار پس معنی اول حقیقی است و دیگر همه معانی مجاز آن ولیکن طرز بیان محققین بالا برای بعض معانی درست نیست که معنی چهارم در از معنی است و معنی پنجم نمو و ششم پرداز - از ینکه همین است اسم مصدر و حاصل بالمصدر (پرماسیدن) که می آید و ....

(ب) **پرماسیدن** | بقول سروری بمعنی سودن و ....

(ج) **پرماسیده** | بقولش دست مالیده بجهت تمیز نرمی و درشتی - صاحب بحر (ب) را ذکر کرده و مبدلش (پرواسیدن) را آورده که بجایش می آید و صاحب موارد بر معنی (دست مالیدن بر چیزی) اکتفا کرده - کثرت معانی پرماس که بر الف گذشت متقاضی آنست که آنرا المعنی (۱)

لمس کردن و (۲) دانستن و علم حاصل کردن و (۳) نجات یافتن و (۴) یازیدن و دراز کردن و (۵) نمو کردن و بالیدن و (۶) پرداختن گیریم و (ج) را اسم مفعولش دانیم و مصدر (ب) مرکّب و موضوع است از الف و بای معروف و علامت مصدر دتن وکامل التصریف باشد کہ مضارعش پر ماسد آمد و (پر و اسیدن) کہ می آید متبدل (ب) (اُردو) الف (۱) لمس۔ مذکّر (۲) علم۔ مذکّر (۳) نجات۔ خلاصی۔ مونّث (۴) دست درازی۔ مونّث (۵) نمو۔ بالیدگی۔ مونّث (۶) پرداز۔ مذکّر (ب) (۱) چھونا (۲) جاننا (۳) نجات پانا (۴) دست درازی کرنا۔ ہاتھ بڑھانا (۵) نمو کرنا۔ بالیدہ ہونا (۶) دیکھو پرداختن (ج) اسم مفعول (ب) (۱) چھوا ہوا (۲) جانا ہوا (۳) نجات پایا ہوا (۴) ہاتھ بڑھایا ہوا (۵) نمو کیا ہوا (۶) دیکھو پرداختہ۔

پر مالیدن پر مصدر اصطلاحی۔ پرواز کردن و بمقصد رسیدن **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) شب و صال کہ پروانہ خواست پر مالد ؛ بسوخت حسرت اینش کہ بال و پر نگسست ؛ (اُردو) پرواز کرنا۔ اڑنا۔ مقصد حاصل کرنا۔

پرمان صاحب سفرنگ بشرح (شصت و ہفتمی نفترۂ دساتیر آسمانی بفرزا باد وخشوران وخشور) گوید کہ بفتح با و سکون رای مہملہ و میم با الف و نون بمعنی فرمان **مولّف** عرض کند کہ فرمان متبدل این است کہ بای فارسی بدل شد بفا چنانکہ سپید و سفید (اُردو) فرمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ شاہی حکم۔ پادشاہ کی طرف سے کتابت۔

پر ماندن چیزی استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ مملو و لبالب بودنش (خاقانی گونا بادی ے) کسی نماند از درم کیسہ پر ؛ صدف بای

مردم تہی شد زدُرہ ؎ (**اُردو**) بھرا رہنا۔ بھرا ہوا ہونا۔ مملو ہونا۔ لبالب ہونا۔

پرماورد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح نوعی از حلوا و شیرینی **مولف** عرض کند کہ ظاہرا مرکب می نماید ولیکن ترکیب و ماخذ این متحقق نمی شود۔ اسم جامد فارسی زبان دانیم و مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان ازین ساکت (**اُردو**) ایک قسم کا حلوا۔ مذکر۔

پرماہ اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و جامع و سراج بروزن درگاہ (۱) افزاری باشد حکاکان و درود گران را کہ بدان مروارید و دیگر جواہر و چوب و تختہ سوراخ کنند و بعربی مثقب خوانند۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) با اوّل مکسور بمعنی کاہلی در کار کردن نیز۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل معنی دوم را متعلق بہ (پرمہ) کند **مولف** عرض کند کہ (برماہ) بموحدہ گذشت و ما صراحت ماخذش ہمہ را انجا کردہ ایم و این مبدل آنست چنانکہ اسپ و اسپ و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان باعتبار صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است (**اُردو**) (۱) دیکھو برماہ (۲) کاہلی سستی۔ مونث۔

پرمایہ استعمال۔ بالضم بمعنی غنی و قوی و بسیار مایہ دارندہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) از لطف خط مشکبو پرمایہ تر از آرزو ؎ ہم حسن بی انجام او ہم عشق بی آغاز ما (ولہ ؎) آتش پر شعلۂ بر سینۂ افسردہ ریخت ؎ دجلۂ پرمایۂ از چشم بی نم جوش زد ؎ (**اُردو**) غنی۔ قوی۔ پرمایہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

(الف) **پرمخیدن** مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی عاق شدن و ......

(ب) **پرمخیدہ** بقولش بفتح بای فارسی و میم و کسر خا (۱) عاق و (۲) سرکش و خود راے (ابوشکور ؎) بدا و را کی پرمخیدہ پسر ؎ زبہر جہان بر پدر کینہ ور ؎ (فخری ؎) پیش از ظہور

عدل شہنشاہ تاج بخش ٭ گرچہ فلک ہرون وجہان پر مخیدہ بود ٭ مرتاض شد سپہر وجہان ہم مطیع گشت ٭ این ازدو فور رافت شاہ غنیدہ بود ٭ برہان (ب) نسبت (ب) گوید کہ مخالف وخودرای و فرزند را نیز گفتہ اند کہ عاق وعاصی پدر ومادر شدہ باشد صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکر (ب) کردہ اند خان آرزو در سراج بذیل (ب) ذکر (الف) ہم کردہ گوید کہ بعضی بموحدہ گفتہ اند **مولف** عرض کند کہ این مبدل برمخیدن است کہ بموحدہ گذشت چنانکہ اسب و اسپ و ماصراحت ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم ۔ عجب است از محققین کہ ہمین دو سند بالا را بہ تصرف خفیف درانجا ہم نقل کردہ اند (**اُردو**) (الف) دیکھو برمخیدن (ب) دیکھو برمخیدہ ۔

پرمر اصطلاح ۔ بقول برہان و انند و ناصری و سروری بر وزن مرمر (۱) بمعنی انتظار وامید و (۲) زنبور عسل (مسعود سعد سلمان) ملک درجملہ آن مراد بیافت ٭ کہ ہمی داشت سالہا پرمر ٭ **مولف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ موحدہ اوّل بجایش گذشت و این مبدل آن است و معنی دوم مجاز معنی اوّل (**اُردو**) (۱) دیکھو برمر کے پہلے اور دوسرے معنے (۲) بھڑ مونث ۔ دیکھو برمر کے تیسرے معنے ۔

پرگس اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و جامع بکسر ثانی (۱) معروف و (۲) کنایہ از ہرچیز بسیار تنک و نازک و (۳) نوعی از اسلحہ و گاہی بطریق استعارہ شمشیر جوہردار را گویند و (۴) جوہر شمشیر و فولاد جوہردار را پرگس (و پرگسی) نامند و (۵) جنسی از جامۂ ابریشمی و (۶) نوعی از نوا ختن و خوانندگی ۔ صاحب جہانگیری بہ معنی تیغ جوہردار و بافتۂ ابریشمی قانع و ہم او در ملحقات معنی ششم را ہم آوردہ ۔ صاحب سروری ذکر معنی اوّل و سوم و چہارم و پنجم و ششم بحوالۂ تحفۃ السعادۃ کردہ ۔ صاحب ناصری بذکر

معنی اوّل و سوم و پنجم۔ معنی ششم را بحوالۂ برہان نوشتہ۔ صاحبان رشیدی و بہار عجم بر معنی سوم و چہارم و پنجم و ششم قناعت فرمودہ اند۔ خان آرزو در سراج ہمزبان برہان **مولّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است و معنی اوّل حقیقی و دیگر ہمہ معانی مجاز آن کہ پر مگس نازک و مشابہ بہ جوہر شمشیر و آوازی ہم در پریدن پیدا کند (**اُردو**) (۱) مکھی کا پر۔ مذکّر (۲) ہر نازک چیز مونّث (۳) ہتیار کی ایک قسم۔ جوہر دار تلوار مونّث (۴) تلوار کا جوہر۔ مذکّر (۵) ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ مذکّر (۶) باجے کی لے۔ مونّث۔

پرمو اصطلاح۔ بقول برہان وانند بروزن بدخو بمعنی پرمر باشد کہ گذشت **مولّف** عرض کند کہ ہمین لغت بموحّدۂ اوّل گذشت جا دارد کہ این را مبدّل پرمر دانیم کہ رای مہملہ بہ واو بدل میشود چنانکہ کلار و کلاو۔ موافق قیاس است (**اُردو**) دیکھو پرمر۔

پرموتہ بقول برہان وانند و سراج بفتح اوّل و تای مفتوح بروزن فرمودہ بمعنی چیز باشد کہ بعربی شئی گویند چنانکہ چہ پرموتہ می خواہد یعنی چہ چیز می خواہد **مولّف** عرض کند کہ صراحت ماخذ این بر (برموتہ) کردہ ایم کہ بہ موحّدہ گذشت (**اُردو**) دیکھو برموتہ و برمودہ۔

پرمودن صاحب سفرنگ بشرح (ہفتاد و سومی فقرۂ دساتیر آسمانی بفرزاباد وخشوران وخشور) می فرماید کہ بفتح بای فارسی بروزن و معنی فرمودن است **مولّف** عرض کند کہ ہمین است اصل و فرمودن کہ بجایش می آید مبدّل این چنانکہ سپید و سفید و این مرکّب باشد از پرمان کہ بمعنی حکم بجایش گذشت و علامت مصدر و نون آن الف بدل شد بہ واو چنانکہ تاغ و توغ و نون را حذف کردند (**اُردو**) فرمانا۔ حکم دینا۔

پرمودہ بقول برہان بروزن فرمودہ (۱) نام پسر ساوہ شاہ۔ صاحبان جہانگیری و ناصری

ورشیدی و مؤید و جامع و سراج ذکر این کرده اند
وبقول سروری (۲) سخن بیهوده (۳) جامهٔ
باشد که از پیش آتش رنگ گردیده و نسوخته **مؤلف**
عرض کند که اسم جامد زند و پازند است نسبت
معنی دوم عرض می شود که معنی حقیقی این فرموده
در حکم که اسم مفعول است از مصدر پژمودن فارسیان
در محاوره مخصوص کردند با صفت بیهوده (**اُردو**)
(۱) ساوه شاه کے لڑکے کا نام - مذکر (۲) بیہودہ
بات - مؤنث (۳) وہ کپڑا جو آگ کی گرمی سے رنگین
ہو گیا ہو - مذکر -

(الف) **پژمور**	بقول برهان (الف) بمعنی (۱)
(ب) **پژموز**	انتظار باشد و (۲) زنبور
(ج) **پژموزه**	عسل را نیز گویند و (ب)

بقولش مرادف هر دو معنی الف و (۳) بالضم
اول علف را گویند که سبزهٔ خشک شده باشد
و (ج) بقولش مرادف هر سه معنی الف و (۴)
نام پسر ساوه شاه نیز فرماید که باین معنی بالذال
نقطه دار هم آمده و این اصح است بنا بر قاعده
صاحب انند در هر سه لغت همزبان برهان -
خان آرزو در سراج بذیل الف ذکر ب و ج هم
بحوالهٔ برهان کرده فرماید که هر که درین کلام
اندک تأمل کند داند که خبط و غلط و تصحیفات
بسیار دارد و این در کتب لغت معتبره بدین معنی
یافت نه شده مگر آنکه در سروری پژمر بوزن
زنگر بمعنی انتظار آورده و پژمور چنانکه بیای
تازی گذشت **مؤلف** عرض کند که برهان در
لغت فارسی معتبر تر از خان آرزو ست که اهل
نسل عجم است و صاحب جامع که محقق اهل زبان
است پژمیر و پژمور و پژموز و پژموزه هر چهار را
مرادف یکدیگر نوشته بمعنی اول و دوم و (ج) را
بمعنی سوم هم آورده پس خبط و خلط و تصحیفات
خان آرزو ست نه برهان - زیرا چه صاحب جامع
که عجمی الاصل و محقق معتبر است بجدی با برهان
اتفاق دارد و خان آرزو قلت تلاش خود را

ہمہ دانی می شمارد و پرموز بموحدہ بمعنی اوّل و دوم و سوم گذشت و ما ہم درانجا صراحت ماخذ اشارۂ (ج) بر معنی علف درداب کردہ ایم و برموزہ کہ بموحدہ مذکور شد دران معنی چہارم لبقول سروری موجود است کہ او ہم محقق اہل زبان است و معتبر تر از خان آرزو (ی) ہند نژاد پس ما را دہم معنی بیان کردۂ برہان شبہی نیست و تبدیل موحدہ با بای فارسی آمدہ چنانکہ تب و تپ نتامّل (اُردو) (الف) (۱) انتظار ۔ مذکر (۲) ہڑ ۔ مونث ۔ شہد کی مکھی (ب) (۱ و ۲) دیکھو الف (۳) چارپایوں کا چارہ ۔ مذکر ۔ خشک گھانس ۔ مونث (ج) (۱ و ۲ و ۳) دیکھو الف ب (۴) دیکھو پرموز کے پہلے معنے ۔

پرمون بقول برہان و جہانگیری و رشیدی دانند و جامع بروزن گردون بمعنی زینت و آرایش باشد ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ ظاہرا ہمان بذیون است کہ بیای تازی گذشت **مولف** عرض کند کہ بذیون بذال معجمہ و تحتانی عوض میم بمعنی دیبای لطیف گذشت نمی دانیم کہ خان آرزو با وجود اختلاف لفظ و معنی چرا اشارۂ آن درینجا می کند ما این لغت را باعتبار صاحب جامع کہ محقق اہل زبان و معتبر تر از دیگران است اسم جامد فارسی زبان دانیم (اُردو) زینت ۔ آرایش ۔ مونث ۔

پرمہ بقول برہان و جامع بفتح اول و ثالث و سکون ثانی بمعنی (۱) پرماہ است کہ افزار سوراخ کردن باشد و بعربی مثقب و فرماید کہ (۲) بمعنی پدمہ ہم آمدہ کہ لخت و حصّہ و بہرہ باشد و بعضی باینمعنی بضمّ اوّل گفتہ اند و بکسر اوّل (۳) کاہلی درکار را ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع (امیر خسرو ؒ) ہمہ لعل و عقیقی داشتہ بفت ؛ عقیق از پرمۂ یاقوت می سفت ؛ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل و سوم ہم فرمودہ ۔ خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اوّل قناعت کردہ **مولف** عرض کند کہ

بمعنی اوّل مبدّل برمه است که صراحتش بر (برماه) کرده ایم چنانکه اسپ و اسپ بمعنی دوم مبدّل پدمه چنانکه باد آوان و بار آوان و بمعنی سوم اسم جامد فارسی زبان باعتبار جامع که محقق اهل زبانست (اُردو) (۱) دیکهو برماه (۲) دیکهو پدمه (۳) سستی. کاہلی. موَنث

(الف) **پرجهره** اصطلاح - بقول بحر گرہی باشد از پر وغیره که جانوران شکاری مثل باز و شاهین و امثال آن ها از معده برمی آرند. بهار ......

(ب) **پرجهره کردن** را آورده گوید که (۱) بمعنی پرخورده را بر آوردن مرغ شکاری است از معده که آنرا به ترکی دخنی گویند و آن دلیل هضم طعمه است ہ (۲) بمعنی نشاط کردن و مجبر و گشتن ہم و فرماید که معنی دوم اگر باثبات رسد مجاز خواہد بود صاحب انند ہمزبانش **مولّف** عرض کند که پر را در پره ها می زنند و پر ها را صاف و پاک می کنند و ازین طرز عمل گاهی پرش داخل منقار شده در معده می رود و بشکل گلوله خورد جمع شود و با طعمه ہضم نه شود - قی می کنند و آن گلوله پر را برمی آرد و ہمین است پرجهره و (ب) بر آوردنش بذریعهٔ قی و بعد از انکه پرجهره بیرون می آید پرند بسیار خوش و قیت می شود و از ہمین عادت فارسیان بر سبیل مجاز معنی دوم قائم کردند - معاصرین عجم ہم تصدیق معنی دوم می کنند و لیکن در کلام شعرا یافته نمی شود و (اُردو) (الف) پرندون کا وه پر جو سمٹ کر معدے مین چلا جاے - مذکر (ب) (۱) پرجهره کو معدے سے رد کرنا - بذریعهٔ قے نکال لینا (۲) خوشی کرنا - نشاط کرنا -

پرجهه اصطلاح - بقول برهان و جامع بکسر ہ بالفتح و (الف) بمعنی غلولهٔ پر است که جهره پر بلند و ب استعمال آن با مصدر کردن - عادت است که پرند شکاری که در بند برنشیمن می باشند اکثر منقار کرده **مولّف** عرض کند که پرتاه و مخففش پرمه اوّل و سکون ثانی و فتح ہم و ہا بمعنی تاخیر و کاہلی کردن در کارها - صاحب ناصری ہم ذکر این

بمعنی پرماه گذشت فارسیان بر یاد تت های نسبت در آخرش این لغت را وضع کردند معنی لفظی این منسوب به پرماه و کنایه از سستی و کاہلی ۔عادت است که فارسیان چون کسی را کاہل دست در کار ہابینند گویند پرمه کنید او را که بیدار شود ازہمین مقوله شان این اصطلاح قائم شد که پرمهه مجاز از سستی و کاہلی را گفتند مجازاً انچه پرمه بہمین معنی برمعنی سو مش گذشت مخفف این است بحذف ہای آخره (**اُردو**) دیکھو پرمہ کے تیسرے معنے ۔

پُرمی اصطلاح ۔ بقول برہان بضم اوّل وسکون ثانی وفتح ثالث وسکون تحتانی (۱) نوعی از انگور باشد که بعربی عنب گویند **مولّف** عرض کند که این قسم انگور شیرهٔ بسیار دارد ۔ پُرمی بمعنی بسیار شراب است وانگوری که بسیار شراب دارد وکنایه از ہمین قسم خاص است که شیرهٔ بسیار درو است و (۲) بمعنی حقیقی پر از شراب که بصفت جام و ساغر مستعمل چنانکه (حافظ شیرازی) عمرتان باد و مراد ازای ساقیان بزم جم ؛ گرچه جام ما نشد پُرمی بدوران شما ؛ (**اُردو**) (۱) پُرمے انگور کی ایک خاص قسم ہے جسمین شیرہ بہت ہوتا ہے ۔ مذکر (۲) شراب سے بھرا ہوا ۔ جام کی صفت ۔

پرمیو بقول برہان وجامع وجہانگیری وناصری وسروری وسراج بفتح اوّل وسکون ثانی و کسر ثالث وسکون تحتانی مجہول و واو ۔ مرضی باشد که آنرا عوام سوزاک خوانند چه بوقت بول کردن مجرای بول بسوزش درآید وبعربی حرقة البول نام اوست **مولّف** عرض کند که اگرچه مرکّب یافته می شود ومیو در فارسی زبان بکسر میم بمعنی موی می آید ولیکن معنی ترکیبی این با معنی اصطلاحی مطابقتی ندارد وازینجاست که ما این را مرکّب ندانیم ۔ صاحب رشیدی این را لغت ہندی داند وصاحب دلیل ساطع که محقّق سنسکرت است پرمیه و پرمیو ہردو را بالفتح لغت سنسکرت گفته پس ما این را مفرس گوئیم که فارسیان در زبان فارسی استعمال این کرده اند

و در بنخصوص قول ناصری و سروری و جامع اعتبار را نشاید کہ محققین اہل باشند (اُردو) سوزاک بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ حرقت البول۔ ایک مرض کا نام جس سے مجرا سے بول میں زخم پڑکر پیشاب سوزش کے ساتھ آتا اور پیپ بہتی رہتی ہے۔ اس کی وجہ زیادتی صفرا ہے۔

پرن بقول برہان بروزن چمن (۱) پروین را گویند و آن چند ستارہ ایست یکجا جمع شدہ در کوہان ثور و بعربی ثریا خوانندش و (۲) نام منزلی از منازل قمر است و (۳) بمعنی دیروز ہم گفتہ اند کہ روز گذشتہ باشد۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اول گوید کہ این را پَرو و پردہ نیز گویند (کمال اسمعیل سلہ) زبخشش تو اگر بانگ بر زمانہ زنند ؛ بنات نعش ہم در رفتند بشکل پرن ؛ و صاحبان رشیدی و سروری و ناصری و بہار ہم بمعنی اول قانع (خلاق المعانی سہ) بگاہ فکر اگر بر بنات نعش خورم ؛ بنوک کلک بنظم آورم چنان پرنش ؛ صاحب موید معنی اول و دوم را یکی داند و گوید کہ ہمان منزل قمر را ثریا خوانند **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بہر سہ معنی (اُردو) (۱) پروین۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ عقد ثریا۔ وہ چھ ستاروں کا گچھا جو جاڑون مین سب سے اول نظر آتا ہے (۲) منازل قمر سے ایک منزل کا نام فارسی مین پرن ہے اور عربی مین ثریا (۳) کل۔ مذکر۔ روز گزشتہ۔

پرنا بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بروزن رعنا دیبای منقش لطیف و نازک را گویند۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ ہمین را پرنون و پرنیان ہم نام است (منوچہری سہ) از فروغ گل اگر اہرمن آید بر تو ؛ از پری باز ندانی د و رخ اہرمنا ؛ چونکہ زرین قدمی بر کف سیمین صنمی ؛ یا درخشندہ چراغی بمیان پرنا ؛ صاحب ناصری این را مرادف پرنیان و پرنو

گفته نسبت سند منوچهری فرماید که در پرنا الف زائد است و همین عمل است در کل اشعار قصیده که مال منوچهری است **مولف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم و صراحت ماخذ دیگر لغات مبیّن بالا بجای خودش کنیم و درینجا همین قدر کافی است که برنا بموحّده بمعنی خوب و نیک گذشت جا دارد که فارسیان به تبدیل موحّده با بای فارسی چنانکه اسب و اسپ این را برای دیبای لطیف و نازک اسم جامد قرار داده باشند (**اُردو**) دیبا ــ لطیف و نازک ۔ مذکر ۔ ریشمی لطیف اور منقش کپڑا ۔ مذکر

پرناس بقول (موید مطبوعهٔ مطبع نولکشور) بمعنی پرداختن و لمس و علم و خلاصی و دراز کردن و بالیدن **مولف** عرض کند که ما این لغت را در دیگر نسخ موید نیافتیم و (پرماس) به میم سوم به همین معانی گذشت جز این نیست که کاتبین مطبع میم را به نون بدل کرده اند دیگر هیچ (**اُردو**) دیکھو پرماس ۔

پرناک بقول برهان بضمّ اوّل و سکون ثانی و نون بالف کشیده و بکاف زده (۱) آدم جوان و اوّل عمر را گویند و (۲) نام طائفهٔ از ترکان ۔ صاحب ناصری باذکر معنی دوم از معنی اوّل منکر ۔ صاحب جهانگیری در ملحقات متفق با برهان در هر دو معنی **مولف** عرض کند که این بمعنی اوّل ظاهرا مبدّل برناک است که به موحّده گذشت چنانکه تب و تپ و صراحت ماخذ بر (ابرناک) و (اپرناک) کرده ایم و بمعنی دوم قیاس متقاضی آنست که این را لغت ترکی دانیم و لیکن محقّقین ترکی ازین لغت ساکت (**اُردو**) (۱) دیکھو ابرناک ۔ اپرناک ۔ برناک (۲) ترکون کی ایک جماعت کا نام پرناک ہے ۔ مونث ۔

پرنج بقول برهان بفتح اوّل و ثانی و سکون نون و جیم غلّه باشد شبیه بگندم لیکن از ان باریکتر

وضعیف تر - صاحبان جهانگیری و رشیدی و سروری و ناصری این را بکسر دوم گویند و صاحب جامع بهردو اعراب - خان آرزو در سراج می فرماید که این غلّه در هندوستان نمی شود ظاهرا همان برنج است بموحّده که بهندی چاول گویند **مولّف** عرض کند که یکی از معاصرین عجم گوید که فارسیان برنج را که در هندوستان به موحّده مستعمل است به بای فارسی گویند ازینجاست که دیگر همه محقّقین اهل زبان (برنج به بای عربی) را ترک کرده اند چنانکه ما اشارهٔ این بمعنی دوم برنج کرده ایم -

(اُردو) چاول - مذکّر - دیکهو برنج کے دوسرے معنے -

پرند بقول برهان بر وزن کمند (۱) بافتهٔ ابریشمی وحریر ساده و پرنیان منقّش و (۲) زرین پوش و (۳) پروین و (۴) تیغ و شمشیر و (۵) جوهر تیغ و امثال آن و (۶) غبار صحرائی و (۷) مرغ و فرپر و آن سبزهٔ نورسته باشد که دواب برغبت تمام خورند صاحب جهانگیری معنی دوم و هفتم را ترک کرده - (خاقانی سله) دیدهٔ آتش که چون سوزد پرند ؎ برق هجرت آنچنانم سوختنست ؎ (حکیم خاقانی ۲۴ـ) خنجر تو چون پرند روشن و با زینت است ؎ خون دل عاشقان نقش پرند تو باد ؎ (استاد عنصری شه) چه دیبئی که برنگ پرند هندی تیغ ؎ زبرجدیش پود و زمرّدیش تار ؎ صاحب سروری گوید که (۸) زیر تنگ ساده (خسرو شیرین سه) پرند آسمان گون بر میان زد ؎ ببندد و آب و آتش در جهان زد ؎ و ذکر معنی چهارم و پنجم کرده می فرماید که بمعنی پنجم ظاهرا بکسرتین باید چه فرند بکسرتین معرّب این است - صاحب ناصری ذکر معنی اوّل سوم و چهارم و هفتم کرده - صاحب جامع معنی دوم و ششم را ترک کرده ذکر دیگر معانی فرموده و صاحب مؤیّد بمعنی اوّل و چهارم و پنجم قانع - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و چهارم و پنجم گوید که صاحب برهان که بمعنی هفتم آورده از تصحیفات اوست و نسبت معنی چهارم

فرماید که بالضم به بای موحده باشد مشتق از بریدن
و نسبت معنی پنجم صراحت کند که مجاز باشد و نیز فرماید
که بمعنی چهارم (پرند آور) صحیح باشد چه جوهر شمشیر
نقش شمشیر است و صراحت مزید نسبت معنی اول
کند که قوسی بمعنی حریر ساده یک رنگ آورده مستند بدین
بیت فرخی (ے) چون پرند نیلگون بر روی پوشد
مرغزار * پرنیان هفت رنگ اندر سر آرد کوهسار *
مولف عرض کند که بمعنی اول همین اصل است
و برند که بموحده گذشت مبدل این چنانکه اشاره اش
همدرانجا کرده ایم در قول قوسی و خان آرزو درست
نیست که نیلگونی در کلام فرخی بصفت پرند باشد
و بمعنی دوم مجرد قول برهان است و همه محققین اهل زبان
ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود کنایه
دانیم ازینکه زین پوش در رفتار اسپ می پرد فاما اینان
آنرا پرند گفته باشند و وجه تسمیه معنی سوم هم همین
باشد که ستارهٔ پروین را پرند گفتند که همچون پرنده
ایست و بمعنی چهارم برند اصل است که بموحده گذشت
و این مبدل آن چنانکه تب و تپ و معنی پنجم مجاز معنی
چهارم و بمعنی ششم اسم جامد فارسی زبان دانیم نظر
بر اعتبار جامع که محقق اهل زبان نسبت و صراحت طبیعت و خواص
این بر باور نگذشت و همچنین است بمعنی سوم و جاداری که
سبزه نوخیز ابیوجه پرند گفته باشند که از هوای خفیف هم حرکت کند
به نزاکت و معنی هفتم را باعتبار صاحب سروری
اسم جامد فارسی زبان دانیم که زیر تنگ هم مانند
زین پوش در وقت رفتار به هوا می پرد و از سند
خسرو شیرین که صاحب سروری پیش کرد معنی اول
پیدا است نه معنی هشتم و (۹) به تحقیق ما مخفف پرنده
که بر پرنده صراحتش می آید **(اردو)** (۱) ریشمی
کپڑا - حریر سادہ اور منقش - مذکر (۲) زین پوش
- مذکر (۳) پروین - مذکر (۴) تلوار - مونث
(۵) جوہر تیغ - مذکر (۶) غبار صحرائی -
مذکر (۷) سبزہ - مذکر (۸) زیر تنگ - جس کو
بقول آصفیہ (زیر بند) کہتے ہیں - مذکر - گھوڑے کا
تنگ (۹) دیکھو پرندہ -

پرندآور | اصطلاح - بقول سروری بحوالهٔ
تحفه بفتح با و رای مهمله و واو و سکون نون شمشیر جوهردار
باشد (استاد قیصری ـه) بینداخت تیغ پرندآورش ؛؛
همین خواست کز تن ببرد سرش ؛؛ و فرماید که چون
بکسرتین جوهر شمشیر است پرندآور هم بکسرتین باشد
صاحب ناصری از کلام خود سند این داده (ـه)
پرندآور برآورد از نیامش ؛؛ بعزم رزم بهر انتقامش ؛؛
صاحبان رشیدی و بحر و جهانگیری هم ذکر این کرده
خان آرزو بذیل معنی چهارم پرند گوید که بمعنی شمشیر
همین صحیح است چه جوهر نقش شمشیر است مقصودش
جز این نباشد که معنی لفظی این را بمعنی نقش دارنده
گیرد **مولف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی و کنایه
از شمشیر که نقش جوهر دارد اگرچه پرند بمعنی مجرد نقش
نیامده ولیکن مجازاً معنی اوّل پرند دانیم که فارسیان
پرند بمعنی پرنیان منقش آورده اند و مجاز بمعنی نقش
مجرد هم درینجا گرفته باشند و همین است ماخذ اینا
(اُردو) جوهردار تلوار - مونّث -

پرنداخ | اصطلاح - بقول برهان و جامع
بفتح اوّل و ثانی و سکون ثالث و دال بی نقطه
بالف کشیده و بجای نقطه دار زده نیماج و سختیان
صاحب جهانگیری فرماید که این را (اپرانداخ)
هم خوانند که بجایش گذشت - صاحب سروری
می فرماید که اپرنداخ هم بهمین معنی گذشت
صاحب ناصری فرماید که بمعنی چرم و صاحب
رشیدی و خان آرزو و در سراج هم این را آورده
مولف عرض کند که ما صراحت ماخذ این
بر (اپرانداخ) کرده ایم و اصل این (اپرانداخت)
است و این مخفّف آن بحذف الف و فوقانی
(اُردو) دیکهو اپرانداخ و (اپرنداخ)

پرنداور | اصطلاح - بقول برهان همان
(پرندآور) که گذشت **مولف** عرض کند که
درانجا به ممدوده باشد و درینجا بمقصوره دانیم
تبدیل در لغات فارسی بسیار است صاحب موید
بذکر این گوید که پرندوار هم بهمین معنی آمده

(اردو) دیکھو پرندآور۔

پرند بربستن مصدر اصطلاحی۔ بہار و
صاحب آصفی بر (پرند بستن بر چیزی) گوید کہ مستور
ومحجوب گردانیدن آن چیز را و سندیکہ از نظامی
آوردہ از ان (پرند بربستن) پیدا است **مولف**
عرض کند بمعنی جوہر بستن است کہ پرند بمعنی جوہر
شمشیر آمدہ و مراد از قائم کردن جوہر شمشیر باشد
و از شعر نظامی ہمین معنی لطیف تر است (سہ)
ز خوبی چنان ساختش نقش بند ؛ کہ بربست بر نقش
مژگان پرند ؛ **(اردو)** جوہر قائم کرنا۔

پرندک بقول برہان وجہانگیری و ناصری و
جامع بفتح اوّل وثانی ورابع وسکون ثالث و
کاف۔ پشتۂ کوہ کوچک را گویند کہ درمیان صحرا
واقع شدہ باشد۔ صاحب رشیدی گوید کہ پشتہ
وتل درمیان صحرا۔ خان آرزو در سراج میفرماید
کہ بموحدہ ہم گذشت **مولف** عرض کند کہ مبدلش
چنانکہ تب وتپ **(اردو)** دیکھو برندک۔

پرندوار اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی
و ناصری وجامع بواو بالف کشیدہ و برای بی نقط
زدہ (۱) بمعنی شب روز گذشتہ کہ پری شب است
و آنرا بعربی بارحۃ الاولی خوانند۔ صاحب جہانگیری
گوید کہ مرادف پرندوش است بہمین معنی وبقول
موید (۲) بالفتح تیغ گوہردار وقیل بموحدہ۔ خان
آرزو در سراج بحوالۂ برہان بر معنی اوّل قانع۔
مولف عرض کند کہ پرن بمعنی روز گذشت یعنی
دیروز و وار افادۂ معنی فاعلیت کند یعنی صاحب
و خداوند پس اصل این (پرن وار) بود بمعنی صاحب
دیروز یعنی شبی کہ روز گذشتہ متعلق بدوست کہ
اہل نجوم شب را متعلق بروز آیندہ دانند و
دال بعد نون زائد است چنانکہ پیدا و پیداد
و ماخذ معنی دوم ہم ہمین است یعنی صاحب جوہر و درین
دال زائد نباشد کہ پرند بمعنی جوہر تیغ بجایش گذشت
و معنی لفظی این جوہر دارندہ کنایہ از تیغ و امثال آن
(اردو) (۱) روز گذشتہ کی رات یعنی گزری ہوئی رات کے

پہلے کی رات ۔ مونث (۲) دیکھو پرنداور ۔

(الف) **پرندوش** اصطلاح ۔ بقول برہان وجہانگیری و سروری باواو مجہول بروزن کفن پوش مرادف پرندوار است یعنی پیش از دوش (مولوی معنوی سے) پرندوش پرندوش چسان بود خرابات بگوئید نترسید اگر مست وخرابید ٭ صاحب ناصری گوید که این را ....

(ب) **پرندوشین** ہم گویند (انوری سے) بوداز باقی پرندوشین ٭ شیشہ نیمہ بر کنارۂ طاق ٭ صاحب رشیدی صراحت مزید کند که ب و ......

(ج) **پرندوشینہ** شراب وجز آن که دوشب بران گذشتہ باشد ۔ خان آرزو در سراج ذکر الف و ج کردہ می فرماید که (پروندش) قلب بعض الف است **مولف** عرض کند که پرن بمعنی دیروز گذشت و دوش شب گذشتہ را گویند پس معنی لغظی این شب گذشتۂ دیروز و صراحت کامل بر (پرندوار) گذشت ۔ قلب اضافت (دوش پرن) باشد که مرکب اضافی است و ب وج موافق قیاس بقاعدۂ فارسی بمعنی لفظی منسوب بہ شب دیروز و کنایہ از چیزی که بران دو شب گذشتہ (**اُردو**) (الف) دیکھو پرندوار کے پہلے معنے (ب) و (ج) وہ شراب یا وہ چیز جس پر دو راتین گزری ہین ۔

پرند استعمال ۔ بقول اننذ بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بفتحتین و فتح دال (۱) ترجمۂ طائر و (۲) بمعنی کشتی خورد نیز و (۳) بمعنی سیماب **مولف** عرض کند که موافق قیاس است معنی حقیقی این ہر چیز که پرواز دارد یعنی پروازکنندہ اسم فاعل مصدر پریدن که می آید و کنایہ از جانوری و طائری و معنی دوم ہم کنایہ باشد که رفتار کشتی خورد برہوا است و مثل طائر بوسیلۂ پردہ برہوا می رود و معنی سوم ہم کنایہ باشد که سیماب ہم می پرد مخفی مبادکه ہمین لغت بمعنی اول بہ تخفیف ہامے ہوز ہم آمدہ که بجایش گذشت (**اُردو**) (۱)

پرندہ ۔ مذکر ۔ دیکھو پر کے اکیسویں معنے ۔ اُردو
میں بھی پرند انہیں معنوں میں مستعمل ہے اور صاحب
آصفیہ نے دونوں کا ذکر کیا ہے (۲) چھوٹی
کشتی جو پردوں کے ذریعہ سے ہوا کے زور سے
پانی پر چلتی ہے ۔ مونث (۳) سیماب ۔ بقول آصفیہ
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ زیبق ۔ پارہ ۔

پرندین اصطلاح ۔ بقول برہان و رشیدی
و سروری و ناصری بروزن نمدزین ہر چیز کہ از حریر
سازند (حکیم اسدی ؎) ز ہر سوی اندازہ درد...
بجوش ؎ بتان پرندین بر دلہ پوش ؎ خنان آزرد...
در سراج گوید کہ مرکب از پرند و یا و نون نسبت
است مثل سیمین **مولف** عرض کند کہ بلحاظ معنی
لفظی این شمشیر جوہردار را ہم پرندین گفتن غلط نیست
مرادف پرند اور ولیکن محاورہ این را مخصوص کرد...
است از جامہ کہ از حریر ساختہ باشند (اُردو)
ملبوس حریر ۔ مذکر ۔

پرنس بقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی شہزادہ **مولف** عرض
کند کہ لغت انگلیسی زبان است بکسر اول و سکون مابعد معاصرین عجم مفرس کردہ اند (اُردو)
شہزادہ ۔ مذکر ۔

پرنسس بکسر اول و سکون نون و کسر سین مہملہ
لغتی است مفرس ۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ
ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ کہ بمعنی شہزادی
است **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است
(اُردو) شہزادی ۔ مونث ۔

پرنشستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف**
عرض کند کہ بمعنی سایہ کردن است (سلیم طہرانی
؎) کدام روز مرا سایہ بسر انداخت ؎ کہ ہمچو
تیغ بفرقم پر ہما نشست ؎ (اُردو) سایہ کرنا ۔

پرنگ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت
صاحبان ناصری و برہان و جہانگیری و رشیدی

گویند که (۱) بفتحتین شمشیر جوهردار مرادف پرند و
بکسرتین (۲) برنج که یکی از فلزات است جتا
موئید بمعنی دوم قانع - صاحب جامع هم ذکر هردو
معنی کرده - خان آرزو در سراج گوید که مبدل
پرند است چنانکه استخوان رند و استخوان رنگ
و نسبت معنی دوم گوید که ظاهرا بیای تازی است
که کاف فارسی به جیم بدل شده (حکیم زلالی ـه)
برنج دشت و سرکوه و کمرگاه زمین ؛ از پی برشدن
شعله خنک گشت پرنگ ؛ صاحب سروری بمعنی
اوّل قانع - **مولف** عرض کند که بمعنی اوّل
مبدّل پرند چنانکه خان آرزو گفته و بمعنی دوم
اصل برنج بمعنی سومش که گذشت بای فارسی
بدل شده به موحّده چنانکه اسپ و اسب
و کاف فارسی بدل شد به جیم چنانکه لگام و لجام
و معلوم می شود که برنج معرّب همین پرنگ است
و اشارهٔ این به برنج مذکور و بعضی برانند که برنج
مبدّل این هم فارسی است چنانکه در انجا نوشته ایم

(اُردو) (۱) دیکھو پرند کے چوتھے معنے (۲) دیکھو
برنج کے تیسرے معنے -

پرنمودن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند
که مرادف پرکردن است (ابوالفرج رونی
ـه) پر لطائف نموده عرض هوا ؛ در لطافت
گرفته طول جبل ؛ (اُردو) دیکھو پرکردن -

(الف) **پرنو** بقول برهان بروزن بدگو
(ب) **پرنون** و شبخون هردو بمعنی دیبای
منقش در نهایت لطافت و نزاکت - صاحبان
جهانگیری و ناصری و جامع ذکر این کرده اند
(ناصرخسرو ـه) گرچه نه پشمند هردو هرگز بود
است ؛ پیش توای دوربین حریر چو پرنو ؛
(استاد رودکی ـه) نیز د بلبل اندر باغ جز
بربسته و بینا ؛ نپوید آهوا اندر دشت جز به
عالی و پرنون ؛ خان آرزو در سراج پرنا
و پرنو و پرنون و پرنیان را یکجا ذکر کرده -

مولف عرض کند که اصل این برنیان
به موحّده گذشت و صراحت ماخذ ہمدرانجا
کرده ایم و پرنیان که به بای فارسی می آید مبدّلش
چنانکه تب و تپ و صراحت ماخذ این ہردو
بر (برنو وبرنون) کرده ایم که بموحّده مذکور شد
واین ہردو مبدّل آنست و دریجاہمین قدر
کافی است که الف مخفّف ب باشد (اُردو)
دیکھو برنو وبرنون ۔

پرنہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
برہان وبحر دانند کنایه از بیرون کردن باشد
کسی راازجائی و دفع نمودن و آواره ساختن
وازسرخود بلطائف الحیل واکردن **مولف**
عرض کند که معنی لفظی این پر قائم کردن است
برای پریدن وکنایه باشد ازمعنی بالا موافق
قیاس است (اُردو) باہر کرنا ۔ اپنے سے
ٹالنا ۔ دفع کرنا ۔

پرنیاخوی اصطلاح ۔ بقول جہانگیری
درملحقات کنایه ازخوشخوی وصاف دل ۔ صاحب
انند بعوض صاف دل ۔ صاحب دل نوشته
صاحب جامع این را (پرنیان خوی) نوشته
گوید که کنایه ازنرم دل وخوشخوی وخوشحال
مولف عرض کند که مخفّف است بحذف نون و
این معنی پیدا شد ازپرنیان که نرم است وکنایه ازهیئة
لطیف (اُردو) صاف ۔ نرم دل ۔ خوشخو ۔

پرنیان بقول برہان وجہانگیری ورشیدی
وناصری وسروری ومؤیّد مرادف پرنو وپرنون
وبعضی محقّقین صراحت مزید کرده اند که بابای ابجد است
وگفته اند که پوششی بوده که پادشاہان قدیم
آنرا بفال نیک داشتندی و در روزہای
جشن پوشیدندی وبقول بعض این راجبرئیل
ازبہشت آورده وبقول بعض جامهٔ رزم رستم
زال بوده که ازپوست پلنگ دوخته بودند
وشکل صد ورصدی دران مرقوم ۔ خان آرزو
درسراج می فرماید که این ازاعجب عجائب است

زیرا کہ جامۂ رستم برّبیان بدو بای موحّدہ بلکہ بربیان بسہ بای موحدہ است واین لفظی است مشہور خاص وعام ودرین قسم الفاظ تصحیح کردن دال برکمال قلّت تتبع یاعدم فہم یا بی پروائی تمام است (استاد عنصری ؎) آینہ دیدی بران گسترده مروارید خرد ٭ ریزۂ الماس دیدی بافتہ بر پرنیان ٭ **مولف** عرض کند کہ ماصراحت ماخذ این پرنو وپرنون کردہ ایم ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدّل برنیان است کہ بموحّدہ گذشت چنانکہ اسب واسپ (**اردو**) دیکھو پرنو و پرنون ۔

پرنیان خوی اصطلاح ۔ بقول برہان ورشیدی وبحر وبہار وسراج اصل ہمان (پرنیاخوی) کہ گذشت وآن مخفف این است بحذف نون (**اردو**) دیکھو پرنیاخوے ۔

پرنیان خوئی اصطلاح ۔ بقول مؤید بمعنی نرم خوئی وخوشخوئی **مولف** عرض کند کہ بزیادت یای مصدری بر (پرنیان خوی) بمعنی حاصل بالمصدر است وموافق قیاس (**اردو**) خوشخوئی ۔ نرم دلی ۔ مونث ۔

پرنیخ بقول برہان وجہانگیری وسروری ورشیدی وناصری ومؤید وسراج بروزن زرنیخ بمعنی تختۂ سنگ کہ مسطح وہموار باشد **مولف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (رودکی ؎) فگندند برلاد پرنیخ سنگ ٭ نکردند درکار موبد درنگ ٭ (**اردو**) صاف اور ہموار پتّھر ۔ مذکر ۔ پتّھر کی ہموار سِل ۔ مونث ۔

پرنیش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرہنگ بالفتح وبالضم وکسر نون بمعنی درد شکم ومعدہ **مولف** عرض کند کہ بالضم اصح باشد ومعنی عام راکہ بشکم ومعدہ خاص کردند ۔ تصرّف محاورہ باشد وفتح اوّل ہم تصرّف زبان ولب ولہجۂ مقامی (**اردو**) پیٹ کا درد ۔ معدے کا درد ۔ مذکر ۔

پرو بقول برہان وسروری ورشیدی وناصری بفتح اوّل وسکون ثانی وواو بمعنی پروین وآن

ستاره ایست در کوهان ثور - صاحب جهانگیری گوید که (پروه) هم به همین معنی می آید (حکیم اسدی در صفت عمارتی ـه) خم طاق هر یک چو پرّ تذرو ٭ ز بس رنگ یاقوت رخشان چو پرو ٭ (شمس فخری ـه) فروغ رای منیرش اگر جهد در باغ ٭ بجای خوشه ز تاکش همی بر آید پرو ٭ **مولف** عرض کند که مخفف پروین است بحذف یا و نون (**اُردو**) دیکهو پروین -

پروا بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و واو بالف کشیده بمعنی (۱) طاقت و (۲) آرام و فراغت و (۳) صبر و (۴) بمعنی توجه و التفات و رغبت و میل و (۵) ترس و بیم و باک و (۶) سر و برگ و (۷) پرداخت و پرورش - صاحب رشیدی بر معنی دوم و چهارم قانع چنانکه گویند (بی پرواست) صاحب سروری بر معنی دوم و چهارم و ششم قناعت کرده (استاد دقیقی ـه) ابوسعد آنکه از گیتی بد و سرگشته شد بدها ٭ مظفّر آنکه شمشیرش ببرد از دشمنان پروا ٭ (شاعر ـه) داد ما آن شوخ بی پروا نداد ٭ بسکه بی پرواست داد ما نداد ٭ (ناصری ـه) تا خط ز رخش سر زده با من سخنش نیست ٭ چندان بخود افتاد که پروای منش نیست ٭ (امیر خسرو ـه) جوان و شوخ و فراموش کار و بی پرواست ٭ (سیف اسفرنگی ـه) دل از جان و جهان برکش اگر پروای ما داری ٭ بگوی عاشقان آی ار سر سودای ما داری ٭ هم او گوید که سند او برای معنی چهارم می نماید - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم از مولوی معنوی سند آورده (ـه) هر آن پروانه کو شمع ترا دید ٭ شبش خوشتر ز روز آید به سیما ٭ همی پرّد بگرد شمع حسنت ٭ بروز و شب ندارد هیچ پروا ٭ ما این را متعلّق به معنی ششم دانیم ٭ هم او ذکر معنی چهارم و پنجم و ششم کرده - صاحبان جهانگیری و ناصری بمعنی (۸) دانستن هم آورده اند بسند کلام مولوی معنوی (ـه) نمی آرم بیان کردن

ازین بیش ؂ بگفتم اینقدر باقی تو پروا ؂ و صاحب جهانگیری باستثنای معنی سوم و هفتم ذکر دیگر همه معانی کرده۔ صاحب جامع معنی هشتم را علم گوید و ذکر دیگر همه معانی هم کند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که لفظ مشترک است گاهی بمعنی احتیاج مستعمل شود چنانکه مشهور است و گاهی بمعنی فرصت و انکار یکی ازین دو دور از حساب است و چون در عالم احتیاج از محتاج الیه خوفی و رعبی در خاطرها باشد بمعنی خوف و بیم نیز مستعمل چنانکه گویند بی پروا بمعنی لاابالی **مولف** عرض کند که بهر صفت معنی مسلسل که بالا گذشت اسم جامد فارسی زبان است و بلحاظ معنی هشتم گوئیم که (پروائیدن) بمعنی اعتنا کردن می آید و این امر حاضر آنست که در کلام مولوی معنوی مستعمل شد (**اردو**) (۱) طاقت۔ مونث (۲) آرام۔ مذکر۔ فراغت۔ مونث (۳) صبر۔ مذکر (۴) توجه۔ رغبت۔ مونث (۵) ڈر۔ مذکر (۶) پروا۔ مونث۔ بمعنی اعتنا۔ سروکار (۷) پرورش۔ پرداخت بمونث (۸) سمجھ لے۔ جان لے۔ امر حاضر۔

(الف) **پروا باشیدن** استعمال۔ صاحب (ب) **پروا بودن** آصفی ذکر (ب) کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی اندیشه و خوف بودن و سندش متعلق به (پروا باشیدن) است ازینجاست که الف را قائم کرده ایم (جمال اصفهانی سه) تو گر در کوی حکمت خانه سازی ؂ نباشد با جهالت هیچ پروا ؂ (اثر شیرازی سه) از اجل پروا نباشد مردم بی برگ را ؂ همچو ماهی می تواند خورد مفلس مرگ را ؂ (**اردو**) ڈر ہونا۔ اندیشه و خوف ہونا۔

پروا داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که سروبرگ و اعتنا داشتن است (صائب سه) ز ناحق کشتگان پروا ندارد آن سبک جولان ؂

نسوز و دل نسیمی را که ره بر لاله زار افتد ❊ (سعدی ره) اگر کنج خلوت گزیند کسی ❊ که پروای صحبت ندارد بسی ❊ (اُردو) پروا کرنا۔ اعتنا کرنا۔

پروا کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی اعتنا کردن و سر و برگ داشتن و خوف کردن (صائب ره) هر که بی خود بود از خود نکند پروائی ❊ چه غم از محتسب شهر بود مستان را ❊ (وحید قزوینی ره) اسیر عشق بجانان نمی کند پروا ❊ که زهر خورده بدرمان نمی کند پروا ❊ (اُردو) پروا کرنا۔ اعتنا کرنا۔ خیال کرنا۔ خوف کرنا

پروار بقول برهان بروزن خروار (۱) جانوری باشد که آنرا در جائی خوبی بندند و خوراک لائق دهند تا فربه شود و (۲) خانه تابستانی و خانه بادگیر دار را گویند که اطراف آن تمام پنجره داشته باشند و (۳) خانه را نیز گویند که بر بالای خانه دیگر ساخته باشند و اطراف آن باز باشد و (۴) بمعنی گنجینه هم و (۵) تخته های را نیز گویند که سقف خانه را بدان پوشند و (۶) بول و پیشاب بیمار را نیز گویند که پیش طبیب برند صاحب جهانگیری این را مرادف (پرواره) گفته و ذکر هر پنج معنی اوّل الذکر کرده۔ صاحب رشیدی پروار۔ پرواره۔ پربار۔ پرباره۔ پربال۔ پربالا۔ فروار۔ فرواره۔ فروال۔ فرواله۔ همه را مرادف یکدیگر دانسته بهر سه معنی اوّل الذکر و صاحب سروری بذکر معنی دوم و سوم و ششم می فرماید که (۷) بمعنی پرورش (عمادی شهریار ره) سودای تو از برای قربان ❊ بسته است زمانه را به پروار ❊ ما گوئیم که این سند معنی هشتم است نه هفتم و بحواله تحفه گوید که بمعنی مجمرهٔ عود۔ صاحب ناصری می فرماید که (۸) جائی که در انجا جانوری را بندند و بعلف و امثال آن پرورند تا فربه شود و آنرا پرواری گویند و ذکر معنی اوّل هم کنند

وگوید که در اصل پروره بود وذکر معنی دوم وسوم
هم کرده - صاحب جامع بهر شش معنی بیان کرده برهان
متّفق با او وآرسته ذکر معنی دوم معنی هشتم را نوشته
گوید که (۹) بمعنی فربه هم (صائب ره) از لحد خاک
شکم پروره بان واکرده است ۞ تو ز غفلت همچنان
دربند پروار خودی ۞ (ایضاً ره) زان است
دین ضعیف که فرمان دهان شرع ۞ عمامه های
خویش به پروار بسته اند ۞ (قدسی ره) ز لاغری
بتو در روغن استخوان مرا ۞ چه سود داد که گردم بروغنش تا پروار
۞ (یحیی کاشی ره) لقمه اش گوسپند پروار
است ۞ چه عجب بزّه بند این کار است ۞ خان
آرزو در سراج پروار و پرواره را ذکر معنی دوم
وسوم گوید که مبدّل پرباره و پرباره بیای تازی
بجای واو است و پرواری منسوب بدان **مؤلّف**
عرض کند که پرباره بجایش گذشت بمعنی دوم
و ماهمدرانجا صراحت ماخذش کرده ایم که اصلش
پرباره بهردو موحّده و این بمعنی مذکور مبدّل آن
که موحّده به واو بدل شد چنانکه آب وآو ومعنی
سوم مجاز آن بمعنی چهارم هم بمجاز که اکثر گنجینه ها
مثل خانه تابستانی در زمین باشد وبمعنی پنجم این را
اسم جامد فارسی زبان دانیم وهمچنین بمعنی ششم و
بمعنی هفتم مزید علیه پرور که اسم مصدر پروریدن
است بزیادت الف بعد واو وبمعنی هشتم مجاز معنی
دوم که جائی که برای پرورش چارپایان درعجم
سازند آنهم مثل خانهٔ تابستانی خنک باشد وجانورانے
که درینخانه بآرام فربه می شوند آن را پرواری گویند
ومجاز بحذف تحتانی پروار هم که بمعنی اوّل گذشت
عجبی نیست که محقّقین از شعر دوم صائب این معنی
پیدا کرده باشند که وارسته برای معنی هفتم آورده
ومجاز فربه را هم گویند چنانکه معنی نهم است -
اُردو (۱) دیکهو پرواری (۲) دیکهو پربار
(۳) بالاخانه جس مین دریچے هون - مذکّر (۴)
گنجینه - خزانه کا مقام - مذکّر (۵) وه تختے جو
سقف مکان مین لگاتے هین جن سے تخته بندی

کرنے زمین۔ مذکر (۶) قارورہ۔ بیمار کا پیشاب۔
مذکر (۷) پرورش۔ مونث (۸) وہ مکان جہان
چارپایون کو آرام کے ساتھ رکھتے ہین۔ مذکر (۹)
فربہ۔ موٹا۔

پرواره اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری
وسروری ومؤید وسراج مرادف بہمہ معانی پروار
کہ گذشت **مولف** عرض کند ما حقیقت ماخذ این
بر پروار عرض کردہ ایم۔ موحدہ بہای فارسی وواو
بدل شود چنانکہ اسب واسپ وآب وآو وہای
ہوز زائد ہم می آید وحذف ہم می شود (ناصر خسرو
از جہانگیری ــہ) ناگاہ باد دنیا مرد دین را ٭ در
چاہ فگند از سر پروارہ ٭ عجب است از محققین
کہ ہمین کلام ناصر خسرو را بہ تغیر بعض الفاظ برای
(پربارہ) نقل کردہ اند کہ بموحدہ سوم گذشت
(اُردو) دیکھو پہوار۔ پربار۔ بربار۔ بربارہ۔

پرواری استعمال۔ بمعنی منسوب بہ پروار
بزیادت یای نسبت **مولف** عرض کند کہ
اشارہ این بر پروار گذشت موافق قیاس است
واکثر بصفت گاو مستعمل (سعدی ــہ) اسپ لاغر
میان بکار آید ٭ روز میدان نہ گاو پرواری ٭
(اُردو) فربہ۔

پرواز بقول برہان بروزن شہباز (۱)
معروف کہ از پریدن است و (۲) بمعنی نثار ہم
وآن زری باشد کہ بر فرق پادشاہان پاشند
و (۳) بمعنی نور وپرتو وروشنائی و (۴) نشیمن
ونشستنگاہ مرغان و (۵) چوبہا کہ ہر یک بمقدار
سہ وجب طول باشد کہ بجہت پوشیدن خانہ بالای
چوب ہای بزرگ بہم چینند وبوریا روی آن پوشند
وخاک بران ریزند وفرماید کہ نزد محققین (۶)
سیر بود از جانب ناسوت بشریت بجانب لاہوت
حقیقت۔ صاحب جہانگیری بر ہر چہار معنی اول الذکر
قانع (صائب ــہ) در حسرت یک مصرع پرواز
بلند است ٭ مجموعہ برہم زدہ بال وپر من ٭
(سعدی ــہ) ہزار پیرو ولی پیش باشند اندر روی ٭

که کعبه بر سر ایشان همی کند پرواز ۞ (نظامی سله)
چراغی که پروازبینش بدوست ۞ فروغ همه
آفرینش بدوست ۞ صاحب سروری نسبت
معنی اوّل گوید که معنی پر چدن است و ذکر معنی سوم
و چهارم هم کرده. صاحب ناصری بر هر سه معنی
اوّل الذکر قانع و بذیل پروازه گوید که (۷) بمعنی
مکافات است (نظامی ئه) کمن کان ظلم
را پروازبینی ۞ گر از من فتد گردون بازبینی ۞
صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل می فرماید که این معنی
حقیقی نیست چنانکه مشهور است بلکه معنی حقیقی او
پر گشادن است ۞ هم بدین معنی پر باز نیز. صاحب
مؤید ذکر هر پنج معنی کرده و معنی ششم را ترک فرموده
بهار بذکر معنی اوّل و سوم می فرماید که بمعنی اوّل
بلند از صفات و مصرع از تشبیهات اوست و
با لفظ برداشتن و بستن و شستن و کردن مستعمل
خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بذکر قول
رشیدی می فرماید که این بر تقدیری است که
بمعنی حاصل بالمصدر باشد و اگر بمعنی مصدر بود
مشکل در تقدیر اوّل مرکّب است از پر و آز
که مبدّل یاز است و بذکر معنی سوم و چهارم گوید
که اغلب که بمعنی سوم تصحیف پرداز بدال و بمعنی
چهارم پرداز بدال که مغیّر و مبدّل پتواز است
بتا و صاحب جامع نسبت هر پنج معنی اوّل الذکر
هم زبان برهان. **مؤلّف** عرض کند که بمعنی
اوّل اسم مصدر و حاصل بالمصدر پروازیدن
است که می آید پس تسامح برهان است که این
را از پریدن خیال کرد و خیال بعض محققین درست
است که اصل این پر آز باشد موحّده بدل
شد بواو چنانکه آب و آو پس معنی اوّل این
پرندگی است و معنی دوم مجاز آن که در نثار و
تصدّق هم زر و گوهر بالای سر ممدوح می پرانند
و بمعنی سوم و چهارم و پنجم و ششم و هفتم اسم جامد فارسی
زبان دانیم و در معنی چهارم و پنجم و ششم بلندی را
هم دخل است و بدینوجه جا دارد که آن را هم

مجاز معنی اوّل گیریم (اُردو) (۱) اڑان ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مونث ۔ پرواز (۲) نثار بقولہ ۔ مذکر نچھاور ۔ نقد خواہ جنس بطور تصدّق کسی کے سر پر سے پھینکنا (۳) دیکھو پرتو (۴) اموا دیکھو پتواز (۵) وہ تختے جو پختہ مکان کی چھت مین تیرون پر رکھتے ہین جس پر مٹی یا چونا بچھاتے ہین جس کو کن مین کلچی کہتے ہین ۔ مذکر (۶) پرواز خیال ۔ سیر لاہوت ۔ مونث ۔ اصطلاح صوفیہ مین عالم ذات الہی کی سیر کرنا جہان سالک کو مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے (۷) بدلہ ۔ مذکر ۔ مکافات ۔ مونث ۔

پرواز آوردن

استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ (۱) بمعنی پریدن و پرواز کردن و (۲) مجازاً بمعنی قصد و ارادہ کردن (حزین اصفہانی ؎) سوی شہری چرا نا ریم پرواز ؛ کہ باشہزادگان باشیم دمساز ؛ (اُردو) (۱) پرواز کرنا ۔ اڑنا (۲) قصد کرنا ۔ ارادہ کرنا ۔

پرواز ببال دیگری کردن

مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار کار بحمایت کسی کردن (میرزا طاہر وحید ؎) کمال عشقبازان از جمال دیگری باشد ؛ چو رنگ چہرہ پروازم ببال دیگری باشد ؛ **مولف** عرض کند کہ (ببال دیگری پرواز کردن) بہ موعّدہ گذشت و صراحت معنی این ہم ہمدرانجا ندکور ۔ بہار در ینجا سندی کہ برای آن پیش کردہ و تغییر خفیفی کہ در معنی کردہ درست نیست و سندش برای (پرواز ببال دیگری باشیدن) است کہ لازم است و معنی این معطّل بودن وجود کسی و باختیار دیگری بودنش (اُردو) دیکھو ببال دیگرے پرواز کردن ۔

پرواز برداشتن

مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مولف** عرض کند کہ بمعنی پرواز کردن و پریدن و بمجاز بلند شدن است (زلالی

خوانساری ؎) کہ چون آوازطبل باز برداشت ٭
ہمای چتر او پرواز برداشت (اُردو) پرواز کرنا
اُڑنا۔ بلند ہونا۔

پروازِ چشم اصطلاح۔ بقول بحر مرادف
پروازیدہ بمعنی پریدن چشم و تفؤل و شگون بہار
گوید کہ کنایہ از تفؤل و شگون بر اخبار ملاقات
مولف عرض کند کہ چون در غلاف چشم کسی خود
بخود حرکت پیدا شود فارسیان و نیز اہل ہند
این را شگونی دانند و خیال کنند کہ کسی کہ مفارقتش
از مدت دراز است می آید و این علامت آنست
محققین اہل زبان ازین ساکت البتہ معاصرین عجم
بر زبان دارند و حاصل بالمصدر پریدن چشم است
کہ بہمین معنی می آید (اُردو) آنکھہ پھڑکنا۔ بقول
امیر خود بخود پلک یا پپوٹیمین حرکت ہونا جس کے
زائل کرنے کو پلک پر تنکا یا دھاگا رکھہ لیتے ہین
یہہ رنج یا خوشی کا شگون ہے۔ کہتے ہین کہ مرد
کی دہنی اور عورت کی بائین آنکھہ پھڑکے تو کوئی
بچھڑا ہوا ملے اور مرد کی بائین اور عورت کی
دہنی آنکھہ پھڑکے تو صدمہ پہنچے مگر تجربہ کرنے
والون کا قول ہے کہ یہ تخصیص مرد اور عورت کی
دہنی بائین آنکھہ کی ٹھیک نہین ہے بلکہ عورت ہو
یا مرد باعتبار اس شگون کے کسیکی دہنی آنکھہ اچھی
ہوتی ہے اور بائین بُری اور کسیکی بائین آنکھہ
اچھی ہوتی ہے اور دہنی بُری (بحر ؎) الہی
اپنی بغل ہی مین دیکھون آج اسے ٭ یہ بائین
آنکھہ پھڑکنی ہو نیک فال مجھے ٭ (نصیر ؎)
آنکھہ جب پھڑکے ہے بائین تب مجھے کہتا ہے وہ ٭
کچھہ خوشی دکھلائیگا یہ اضطراب نرگسی ٭ آپ
ہی نے فرمایا ہے کہ بعض فصحا آنکھہ پھرکنا کو
رای خفیفہ سے تجویز کرتے ہین اور پھڑکنا جو
تڑپنا کے معنی مین ہے اس مین کوئی رای
خفیفہ کا قائل نہین ہے۔

پرواز دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف**

عرض کند کہ بمعنی آوردن بہ پرواز و قوّت پرواز عطا کردن است (اسیر شہرستانی ے) گر صدق کلامت نہ دہد بال یقین را ؛ پرواز تجرّد کہ دہد روح امین را ؛ (ظہوری ے) از برای دام لیلی میشود سیمرغ بخت ؛ عشق مرغی را کہ پرواز سر مجنون دہد ؛ (اُردو) پرواز میں لانا ۔ پرواز کی قوّت دینا ۔

پرواز دیدن انفعال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ بمعنی قوّت پرواز و بلندی یافتن است ولیکن سند پیش کردہ اش متعلّق بدین مصدر نیست بلکہ متعلّق بہ مصدر ۔ بینیدن است کہ گذشت ۔ (صوفی مازندرانی ے) نمی بینیم در اقبال خود پرواز بستانی ؛ ہم آخر بال مرغ ما درین ویرانہ می ریزد ؛ (اُردو) پرواز کی قوّت پانا ۔

پرواز دیہ اصطلاح ۔ باضافت زای ہوّز ۔ مرکّب اضافی و بقول بحر مرادف پرواز چشم کہ گذشت **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) دیکھو پرواز چشم ۔

پرواز رنگ اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ از تغیّر یافتن و شکستن رنگ **مولّف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر (پرواز ید ن رنگ) است کہ می آید بعض محقّقین این را متعلّق بہ (پریدن رنگ) می دانند و حقیقت ہر دو بر مصادر (پروازیدن و پریدن) عرض کنیم کہ می آید (اُردو) رنگ اُڑ جانا ۔ رنگ کا زائل ہونا (حاصل بالمصدر)

پرواز شستن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ۔ **مولّف** عرض کند کہ زائل کردن و سلب کردن قوّت پرواز از چیزی کو قوّت پرواز داشتہ (قاسم مشہدی ے) بیاد وصل او در کعبہ چندان گریہ می کردم ؛ کہ از بال و پر مرغ حرم پرواز می شستم ؛ (اُردو) پرواز کی قوّت زائل کرنا

پرواز کردن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی است یعنی پریدن و چون اضافت این بسوی چیزی کنند (۲) بمعنی زائل شدن آن چنانکه پرواز کردن رنگ ونقش وطاقت وامثال آن برسبیل مجاز (ظهوری له) درکوی تو پرواز کنان بلبل و قمری ؛ گل باد بران سرو هوادار ندارد ؛ (ظهوری له) هر جا که بلند شست بستی ؛ پروازکنان نشانه برخاست ؛ (طالب آملی له) خال احسان چو زند دست سخاے تو زشوق ؛ نقش زر از ورق گنجفه پرواز کند ؛ صاحب موید نسبت معنی اول می فرماید که پرکشاده کردن پرنده است در پریدن و آن عبارت از سرعت است برای گریختن جانوران مانند باز وبحری ونیز گوید که پرکشاده کردن برای جفت شدن هم و از بهر این پرواز کردن (۳) عبارت از جفت شدن است چنانکه مثل است (س ۵) کند هم جنس با هم جنس پرواز ؛ کبوتر با کبوتر باز با باز **مولف** عرض کند که سند معنی سوم متعلق از ان نباشد وبخیال ما متعلق بمعنی اول است وبس ومعنی سوم را دیگرکسی از محققین زباندان ؛ اهل زبان ذکر نکرد ومشتاق سند دیگری باشیم (**اردو**) (۱) پرواز کرنا - اڑنا (۲) زائل ہونا جیسے (رنگ اڑنا) (۳) جفتی کہانا - بقول آصفیہ چڑہنا - جماع کرنا - نر پرندہ کا مادہ پر چڑہنا - یا مادہ کا نر سے مجامعت کرانا - جانوران کا جفت ہونا -

پروازگاه اصطلاح - بہار بذکر این بر معروف قانع واننداز نقل نگارش از معروف هم ساکت وامی بر همچنین محققین که لغتی را جا دادن و از تعریف سکوت ورزیدن یعنی چه فارسیان وخصوصاً معاصرین عجم شکارگاهی را گویند که دران بواسطهٔ پرند شکاری چون باز وشاهین شکار کنند (**اردو**) پرند شکاری کی شکار کی جگہ - مونث

(الف) **پروازگر** اصطلاح - بقول بہار
و انند کنایہ از تیزرو (حکیم زلالی ے) زعزنی نامہ
پروازگر شد ؎ بکشمیر آمد و شور دگر شد ؎
مولف عرض کند کہ از سند بالا ......

(ب) **پروازگر شدن** بمعنی پریدن
وکنایہ از تیز رفتار شدن ہم پیدا است پس
(الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ب) مصدر
آن (**اُردو**) (۱) وہ قاصد جو ہوا پر جاے
یعنی تیز رفتار ہو (ب) تیز رفتار ہونا (ہوا پر
جانا کہہ سکتے ہیں)

پروازگرفتن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت. **مولف**
عرض کند کہ (۱) بمعنی پریدن است کہ معنی
حقیقی است (الہی ہمدانی ے) شش جہت
ہمچو غباری شد و پرواز گرفت ؎ برق جولان
کہ سر خرمن خاک افتادہ است ؎ صاحب بہار
گوید کہ (۲) گریختن جانوران شکاری ہمچون
باز و شاہین **مولف** عرض کند کہ ہمان معنی
اوّل است وبس (**اُردو**) (۱) اُڑنا - پرواز
کرنا (۲) جانوران شکار کا بھاگنا -

پروازہ اصطلاح - بقول برہان و
جامع بروزن خمیازہ (۱) توشہ طعامی کہ در سیر
و شکار و سفر ہمراہ بردارند یا از دنبال بیاورند
و (۲) درمنہ را نیز گویند کہ از پی عروس بریزند
و جابجا آتش بر آنہا زنند و (۳) آتشی کہ پیش
عروس فروزند و آتشی کہ فارسیان در ہنگامی کہ عروس
را بداماد سپردندی بیفروختندی و دامن
عروس و داماد را باہم بستہ بر گرد آتش طوف
فرمودندی و (۴) بمعنی عیش و خرمی ہم آمدہ
و (۵) ورق نقرہ و طلا کہ آنرا بجہت نثار ریزہ
ریزہ کردہ باشند چہ شخصی کہ زر و ورق می سازد
آنرا (پروازہ گر) می گویند و بعضی ورق طلا و
نقرہ را گویند کہ نقاشان کار فرمایند و شاہد
برین آنست کہ در شیراز شخصی کہ ورق طلا و نقرہ را

بر رومی پوست به چسپاند آنرا اسم پروازه گر میخوانند و بیونانی سارتیقون و اقدتیا و بسریانی ابرتونا
صاحبان جہانگیری و ناصری و رشیدی بمعنی اول و برومی ابرتیون و بعربی شیخ و شجرة الشیوخ
و سوم و پنجم قانع - و صاحب سروری بمعنی چہارم و بہندی جوہری جوا این گویند گرم و خشک
را ترک کرده ذکر دیگر ہمه معانی کرده (شاعر له) در سوم و گویند در دوم جمیع اقسام آن محلل
جانان چه توان کرد که اندر ره عشقت * الا جگر ریاح مفتح - ملطف - مسکن و دوران قبض کمتر
سوخته پروازهٔ ما نیست * خان آرزو در سراج و سکنجبین زیاده و منافع دارد (الخ) (**اردو**)
گوید که تحقیق آنست که پروازه بمعنی نثار است (۱) سفر کا توشہ - مذکر (۲) درمنه یعنی ہندی
مطلقاً خواه بر داماد و عروس نثار کنند خواه بر فراز مین جوہری جوا این کہتے ہین - مونث - اور صاحب جامع الاردو
سلاطین و بدینمعنی بحذف ہا و ببای تازی ہم گذشت نے درمنه پر فرمایا ہے - خشترک ایک گہانس
مولف عرض کند که انچه ببای موحده بمعنی اول مشابہ به برگ سداب (۳) وہ آگ جو فارسیان
و سوم گذشت مبدل این است چنانکه اشارهٔ دلہن کے آگے روشن کرتے ہین - مونث (۴)
این ہمه را انجا کرده ایم و ما درینجا این را به ہمه عیش - مذکر - عشرت - مونث (۵) طلائی اور
معانیش اسم جامد فارسی زبان دانیم نقرئی ورق کے ٹکڑے - مذکر -

با عتبار صاحب جامع که محقق اہلزبان است **پروازه گاه** اصطلاح - صاحب انندکه
و پروازکه به معنی نثار گذشت مخفف این باشد این از معنی ساکت و حوالهٔ بہار می دہد و بہار
مخفی مباد که درمنه بقول محیط بکسر دال و سکون ازین لغت سکوت دارد **مولف** عرض کند
رای مہمله و فتح میم و نون و ہا - اسم فارسی است که حقیقت (پروازگاه) بدون ہای ہوز ششم

(۲۹۰)

بجایش بیان کردہ ایم و این غیراز معنی حقیقی چیزی نیست خیال ما این است کہ صاحب اند بہ تسامح این را قائم کرد و مقصودش غیراز (پرواز گاہ) نباشد (اُردو) دیکھو پروازگاہ

پروازہ گر اصطلاح - بقول انند بالفتح شخصی کہ زرورق می سازد **مولف** عرض کند کہ بعض محققین بذیل پروازہ اشارہ این کردہ اند و موافق قیاس است (اُردو) سونے چاندی کے اوراق بنانے والا -

پرواز ہمّت اصطلاح - بمعنی بلندی ہمّت است (ظہوری ۔۵) بجائی کہ بال اجابت بریزد ؛ بپرواز ہمّت دعائی رساند ؛ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اُردو) ہمّت کی بلندی - بلند ہمّتی - مونّث -

پروازیدن بتحقیق مولف مرادف پریدن آمدہ و پرواز - اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر این (کامل التّصریف) و مضارع این پروازد - محققین مصادر این را ترک کردہ اند (اُردو) دیکھو پریدن -

پرواس بقول برہان بروزن الماس بمعنی (۱) لامسہ و (۲) بمعنی دانستن و (۳) دراز کردن و (۴) بمعنی خلاص و نجات و فراغ و (۵) پرداختن و (۶) ترس و بیم - صاحب جہانگیری این را مرادف پرماس گفتہ - صاحب سروری ذکر معنی اوّل و چہارم و پنجم کردہ (شمس فخری ۔۵) نبود اطلس گردون سزای بارگہش ؛ بسی اگرچہ قضا کرد اندران پرداس ؛ (ناصرخسرو ۔۵) بعہد او بود از جور بد گسستن ؛ بخیر او بود از شرّ این جہان پرواس ؛ و فرماید کہ پرماس بمعنی بیم ہم آمدہ - صاحب ناصری می فرماید کہ مرادف پرماس دگوید کہ این را پرواسیدن ہم گفتہ اند - صاحب رشیدی گفتہ کہ این مبدّل پرواز است کہ سین و زا باہمدیگر بدل شود و دیگر معانی مجاز آن **مولف** عرض کند کہ صراحت کافی معانی بر پرماس کردہ ایم و ذکر ما خذ ہم

بهدر انجا گذشت و این مبدّل آنست و محققین فارسی زبان پرآس و پرواس را بسند این تبدیل آورده اند
و همین است اسم مصدر پرواسیدن هم که می آید و کم و بیشی بعض معانی مجاز است چنانکه لمس کردن در اینجا
معنی پنجم است و ترسیدن سیم در اینجا معنی ششم۔ عجب است از محققین که همین شعر ناصرخسرو را بسند پرماس
هم آورده اند و در اینجا رسیدن را پرماس نوشته اند و این شامل باشد به معانیش (اُردو) دیکهو پرماس

پرواساختن استعمال بمعنی (۱) اعتنا کردن است و (۲) بمعنی گشادن پر و پریدن (ظهوری سله) برای بیدلان سازند صد خیبر ✱ برای خویش یکی پرواسازند ✱ **مولف** عرض کند که در معنی اوّل پروا مرکّب است با ساختن و در معنی دوم پَر مرکّب است با (واساختن) موافق قیاس (اُردو) (۱) اعتنا کرنا (۲) پرکھولنا۔ اڑنا

(الف) **پرواسیده** (الف) بقول برهان و سروری
(ب) **پرواسیدن** بمعنی دست سوده و لامسه
(ج) **پرواسیدن** کرده بجهت تمیز درشتی و نرمی

و (ب) بقول برهان و جامع بر وزن سرخاریدن بمعنی (۱) دست مالیدن و لامسه کردن و (۲) ترسیدن و (۳) واهمه نمودن - صاحب سروری بذکر معنی اوّل گوید که (۴) پرداختن و (۵) فراغ یافتن (سراج الدین راجی سله) ز پرواسیدن آن نازک اندام ✱ شگفت اندر کفم گلهای بادام ✱ صاحب بحر بذکر هر پنج معانی بالا گوید که (۶) دوسیدن (۷) دراز کردن (۸) خلاص و نجات دادن هم او فرماید که کامل التصریف است و مضارع این پرواسد - صاحب برهان (ج) را بمعنی دست مالیده و صاحب سروری بمعنی دست مالیده و پرداخته و فراغ یافته گوید (شهره آفاق ـه) هرکه پرواسیده آن اندام را ✱ در کف خود دیده سیم خام را ✱ **مولف** عرض کند که (ب) مصدری است مبدّل پرماسیدن چنانکه ذکر این بر پرآس

ذکر کردہ ایم کہ اسم ہمین مصدر و شامل است بر ہمہ معانی پر ماسیدن کہ گذشت و الف ماضی مطلقش و (ج) اسم مفعولش شامل بر ہمہ معانی (ب) تسامح محققین است کہ الف و ج را اسم جامد	خیال کردہ اند و در معانی ہر دو با (ب) فرقی کردہ (اُردو) الف ماضی مطلق ب اور (ب) (۱) چھونا مس کرنا (۲) ٹٹولنا (۳) وہم کرنا (۴) دیکھو پرسیدن اختن (۵) فارغ ہونا (۶) جاننا (۷) دراز کرنا (۸) نجات دینا (ج) اسم مفعول (ب)

پرواش بقول انند بالفتح وشین معجمہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی غافل و بی پروا مولف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم وشین معجمہ مرکب می نماید بالفظ پروا و افادۂ معنی نفی کردہ ما در قواعد فارسی اینقسم تصرفش ندیدیم البتہ شین معجمہ در آخر الفاظ برای نسبت می آید چنانکہ پوپش و بالش کہ منسوب بہ پوپ و منسوب بہ بال است پس معنی لفظی این منسوب بہ پروا باشد و در محاورہ بمعنی بی پروا بنظر نیامدہ (اُردو) بے پروا۔ غافل مبتلاے غفلت۔

پرواک بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح با کاف تازی بمعنی (۱) پاسبان و نگاہبان و (۲) بمعنی صدا مولف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی ندیم دانیم۔ دیگر ہمہ محققین و معاصرین عجم ازین ساکت اند (اُردو) (۱) پاسبان۔ نگاہبان (۲) صدا۔ مونث۔

پرواکردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مولف عرض	کند کہ (۱) اعتنا کردن است (ظہوری ۔) از شور خلق کوچہ خراب و محلہ ہم ۰ نخوت

زیاده یاد که پروای کس نکرد ؛ (وحید قزوینی ؎)
اسیر عشق بجانان نمی کند پروا ؛ که زہر خورده بدرمان نمی کند پروا ؛ صاحب بحر گوید که بصلۂ بامعنی (۲) توجہ و التفات کردن و بصلۂ از (۳) ہراسیدن و اندیشیدن و سندی که برای معنی دوم پیش کرده ہمان شعر وحید است که بالا نقل شد (ولہ ؎) شکستگان ز حوادث غمی نمیدارند ؛ که تختہ پاره ز طوفان نمی کند پروا ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت ہمزبان بحر **مولف** عرض کند که بمعنی دوم بدون صلہ ہم بنظر آمده (ظہوری ؎) خوش دید کرد عشق تو پروای بیکسان ؛ دیگر زکس مباش که بر ما فروشد آسمان ؛ و شامل باشد بر ہمہ معانی پروا (**اُردو**) (۱) پروا کرنا ۔ اعتنا کرنا (۲) توجہ اور التفات کرنا (۳) ڈرنا ۔

پروال بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی پرکار **مولف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود مبدلش دانیم که کاف بدل شد به واو چنانکه پوپک و پوپو و رای مہملہ بدل شد به لام چنانکه چنار و چنال دیگر ہمہ محققین فارسی دان و اہلزبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند فارسی قدیم باشد و موافق قیاس (**اُردو**) دیکھو پرکار ۔

پرواماندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که اعتنا بودن ست و جا دارد که بر ہمہ معانی پروا شامل شود (صائب ؎) مطلبش از دیدۂ بینا شکار عبرت است ؛ ورنہ صاحب را چہ پروای تماشا مانده است ؛ (**اُردو**) پروا ہونا دیکھو پروا ۔ یہ اس کے تمام معنون پر شامل ہوسکتا ہے

پروان بقول برہان و جہانگیری و سروری و جامع بر وزن مروان (۱) نام شہریست نزدیک بغزنین و (۲) چرخ ابریشم تاب را نیز گویند یعنی چرخی که بریشم را بدان از پیلہ برآوردند

و آن چرخ را می گردانند (حکیم فردوسی ره) بدو گفت کای نام بردار هند * ز پروان بفرمان
تو تا به سند * صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی نسبت معنی
اوّل گوید که نام موضعی است نزدیک غزنین و فرماید که بحذف الف پرون هم گفته اند مولف
عرض کند که معاصرین عجم تصدیق قول محققین اوّل الذکر می کنند و گویند که ابریشم را در کارگیری
ابریشم معروف است پس معنی اوّل مجاز معنی دوم می نماید و بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان
دانیم (اُردو) (۱) پروان ایک شہر کا نام ہے جو غزنین کے متّصل واقع ہے - مذکر (۲)
چرخا جس کے ذریعہ سے ابریشم پیلہ سے نکالتے ہیں جس کو فارسی میں برخاج بھی کہتے ہیں - مذکر -

پروانک بقول برہان و جامع بر وزن ایوانک (۱) نام جانوریست که فریادکنان
پیش پیش شیر می رود تا جانوران دیگر آواز او را شنیده دانند که شیر می آید و شیر را
بکناری کشند و گویند پس ماندهٔ شیر را می خورد و (۲) کنایه از پیشرو لشکر هم و معرّب آن
فروانق - صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید که معنی دوم استعاره باشد - صاحب سروری
بر معنی اوّل قانع - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم نسبت معنی اوّل می فرماید که بپارسی
این را (سیاه گوش) هم گویند - صاحبان رشیدی و ناصری پروانه را مرادف این گویند
صاحب موید بذکر معنی اوّل گفته که بهندی آن را بهکاری نامند و اهل هند (خالهٔ شیر) هم
خان آرزو در سراج گوید که پروانه که می آید نام جانور مخصوص نیست بلکه هر جانور درنده خورتر
که همراه شیر گردد تا پس خورده او را بخورد و آنچه عزیزان نوشته اند که برای آگاه کردن جانوران
پیشا پیش شیر باشد چنین نیست و فرماید که در گلستان شیخ سعدی مرقوم است که (سیاه گوش)

را گفتند که ترا ملازمت شیر از چه اعتبار افتاد گفت تا فضلهٔ صیدش خورم و از شر دشمنان
ایمن باشم) و بمعنی شیر بچه غلط است و بهمان معنی پروانه است و اغلب که بدین معنی مجاز باشد
و ماخوذ از پروانهٔ شمع زیرا که جانور مذکور مانند پروانه گرداگرد شمع می گردد می باشد **مؤلف**
عرض کند که حق آنست که فارسیان پروانه را مرکب کرده اند از پروان بمعنی دومش و های
نسبت که این پرند عاشق شمع اطراف شمع همچنان می گردد چنانکه پروان و برغاج و پروانک
به کاف تشبیه چنانکه تیره و تیرگی مزید علیه آن که های هوز آخرش بوجه ترکیب با کاف حذف
شده و معنی لفظی این مثل پروانه و کنایه از جانور معروف که عاشق شیر است از آنکه پس خوردهٔ
شیر غذای اوست و دائما اطراف شیر می باشد و همین قدر راست حقیقت این آنانکه پروانه
و پروانک را مرادف یکدیگر خیال کرده اند پی به حقیقت نبرده اند و بنزاکت لفظ و معنی غور
نکرده مجازا پروانه بمعنی پروانک هم استعمال کرده اند و دران صورت استعاره باشد که
بجایش می آید و (سیاه گوش) نام جانوری خورد است از قسم یوز که امرا برای شکار با خود
دارند و بچهٔ شیر هم گویند و صاحب آصفیه همین را (بن بلاو) نوشته که گربهٔ دشتی است و
عجبی نیست که همین جانور پس خورد شیر را می خورد - صاحب محیط تصدیق خیال ما میکند و بر سیاه گوش
می فرماید که بعربی بربه و فرانق معرب پروانک و بترکی قاره قلاق نامند و آن حیوانی است
ایضا رنگ به دو برنگ آهو و گوش آن سیاه و گویند که پیشاپیش شیر می رود و از آمد شیر خبر می دهد
و از حیوان درندهٔ شکاری است - صاحب ناصری بر (سیاه گوش) صراحت کرده که جانوریست
که گوش او سیاه و بشاطر شیر مشهور که زیاده تر صید شیر قسمت اوست و آنرا بترکی (قره قلاغ) گویند

پس متحقق ہمین می نماید کہ پرو انک (سیاہ گوش) را نام است (اُردو) (۱) سیاہ گوش ایک چھوٹے سے جانور کا نام ہے جس کے کان سیاہ ہوتے ہین جس کو ہندی مین ملاو کہتے ہین - جنگلی بلاو (۲) لشکر کا پیشرو - مذکر -

پروانکہ صاحب موید (مطبوعہ مطبع نولکشور) این را با پروانہ می نویسد و گوید کہ مرادف پروانہ است کہ می آید ولیکن در دیگر نسخ قلمی یا این را نیافتیم ولغات دیگر ہم ازین ساکت **مولف** عرض کند کہ مقصود موید از ہمان (پروانک) باشد کہ گذشت وبعض محققین دیگر ہم آنرا مرادف پروانہ گفتہ اند و ما صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم و در اینجا جزین نیست کہ صاحب (موید مطبوعہ) بزیادت ہای ہوز در آخراین تصحیف کردہ دیگر ہیچ (اُردو) دیکھو پروانک وپروانہ -

پروانگی استعمال - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی فرمان وحکم واجازت (لاادری ع) کہ پروانگی داد پروانہ را ؎ **مولف** عرض کند کہ این مرکب است از پروانہ بمعنی سومش و یای مصدری کہ بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرش بدل شد بہ کاف فارسی چنانکہ خانہ وخانگی و دیوانہ و دیوانگی (اُردو) پروانگی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث - اجازت - حکم - آگیا -

پروانہ اصطلاح - بقول برہان وجہانگیری بروزن فرزانہ (۱) معروف وآن جانورکے باشد کہ درشب ہا خود را بشعلۂ شمع وچراغ زند و (۲) جانوری را نیز گفتہ اند کہ پیش پیش شیر فریاد کنان رود و جانوران دیگر را از آمدن شیر خبر رساند و (۳) حکم وفرمان سلاطین (سعدی اوپلہ) روزی برت ببوسم ودر پایت اوفتم ؎ پروانہ را چہ حاجت پروانۂ دخول ؎ (حافظ اوپلہ) کسی بوصل تو چون شمع یافت پروانہ ؎ کہ زیر تیغ تو ہردم سر دگر دارد ؎

(حکیم خاقانی [illegible]) شاها غضنفری تو و پروانه تو من ٭
پروانه در پناه غضنفر نکوتر است (وله [illegible]) پروانه وار
بر پی شیران نهند پای ٭ تا آید از کفلگه گوران کباب
شان ٭ صاحب سروری بر معنی دوم قانع ۔ صاحب
ناصری بذکر معنی اوّل و دوم نسبت معنی سوم گوید
که بمعنی خطی است که برای رخصت سفر وغیره بدست
بعضی مردم دهند که کسی مانع ایشان نشود ۔ صاحب
رشیدی بر معنی دوم قناعت کرده و ارسته بر معنی
اوّل وسوم قانع (ظهوری [illegible]) شمع از شعلهٔ حسن تو
برافروخته است ٭ گرد او پر زده پروانهٔ پروانهٔ
ما ٭ بهار بذکر معنی اوّل می فرماید که مرکّب است
از پر که ترجمهٔ ریش است و وانه که کلمهٔ نسبت
باشد چنانکه انگشتوانه و بذکر معنی دوم گوید که
ماخوذ از معنی اوّل است (چنانکه ما صراحت این
بر پروانک کرده ایم) و بذکر معنی سوم می فرماید
که حکم پادشاهان و امیران که بنام عمال وغیره
از دفتر نوشته می شود چون پروانهٔ تنخواه و پروانهٔ جاگیر
و پروانجات جمع ۔ این که تصرّف فارسی زبان متغیر نیست
چنانکه فرمان لفظ فارسی است و جمع آن فرامین
آمده ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل وسوم
گوید که پروانه جانور مخصوص نیست بلکه هر جانور
درندهٔ خورد که همراه شیر گردد و پس خورده او را
خورد و اغلب که بمعنی دوم مجاز معنی اوّل باشد
صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار
بر معنی اوّل قانع **مؤلف** عرض کند که صراحت
ماخذ معنی اوّل بالا گذشت و ماخذ معنی دوم را
مذکور شد حالا عرض میشود نسبت معنی سوم
که مرکّب است از پروان بمعنی فرمان و یای
نسبت یعنی چیزی که منسوب بفرمان است همان
کاغذ که پادشاهان باجازت و رخصت امری
نوشته می دهند (**اُردو**) (۱) پروانہ ۔ دیکھو
بتنگ (۲) دیکھو پروانک کے پہلے معنے ۔
(۳) پروانہ ۔ بقول آصفیہ ۔ مذکر ۔ حکمنامہ
اجازت نامهٔ شاهی ۔

پروانہ پاچراغ | اصطلاح۔ بقول بہار
کنایہ از عاشق محروم (لاادری سه) محروم
ز وصل گلعذارم ٭ پروانہ پاچراغ یارم ٭
مولف عرض کند کہ این لغت پیدا کردۂ
بہار است از کلام لاادری و از معنی شعر ہمین
قدر روشن است کہ شاعر خود را کنایۃً پروانہ
قرار داده و (پاچراغ) کہ قلب اضافت چراغ پا
(است) کنایۃً قرار داد برای عضوی کہ
در پای یار بخیال او ہمچون چراغ روشن است
و اگر (پاچراغ) را (چراغ پا۔ بدون اضافت)
گیریم وصفت پروانہ قرار دہیم لطف معنی شعر
چہ باشد و (پروانہ چراغ پا) را اگر بمعنی حقیقی
گیریم استعارہ باشد از عاشق نہ کنایہ و معنی
حرمان را درین دخلی نباشد فتامل (اُردو)
عاشق محروم۔

پروانۂ روم | اصطلاح۔ صاحبان
ناصری و انند گویند کہ لقب امیر معین الدین کاشانی است
کہ از جانب ہلاکو خان ابن جوجی خان پوتہ چنگیز
حکومت و فرمان فرمای ولایت روم داشتہ و
بخدمت مولانا جلال الدین محمد صاحب مثنوی
اظہار ارادت می کرد و در نگارش کتاب فیہ ما فیہ
روی سخن مولوی با او ست و یکی از شعرا گفتہ
(ع) سوالی دارم از پروانۂ روم ٭ **مولف**
عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ با شخص
(اُردو) پروانۂ روم۔ امیر معین الدین کاشانی
کا لقب ہے۔ مذکر۔

پروانی | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
و انند نام فنی از کشتی و آن گرد حریف گشتہ پا بیش
برداشتن و از جا ربودن است (میر نجات
سه) چہ شود چون بہ مخالف رسی از پروانی ٭
پای او گیری بہ دور سرش گردانی ٭ **مولف**
عرض کند کہ یای نسبت با پروانہ مرکب کردہ اند
دیگر ہیچ کہ بمعنی منسوب بہ پروانہ و کنایہ از فن
مذکور نظر بہ گرد حریف گشتن چنانکہ پروانہ گرد شمع

موگری دو (اُردو) پہلوائی کشتی کے ایک فن کا نام ہے جس میں حریف کے اطراف چکر لگا کر اچانک اس کے پاؤں کو جگہ سے ہلا دیتے ہیں۔ مذکر۔

پروادہ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی پاسبان و نگاہبان و حارس۔ مولف عرض کند که دیگر محققین اہل زبان و زباندان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان دانیم و فارسی قدیم باشد (اُردو) دیکھو پاسبان۔

پروام بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی پروا که گذشت مولف عرض کند که مزید علیہ آن بزیادت ہای ہوز در آخر چنانکه غم خوار و غم خوارہ و ستم گار و ستم گارہ۔ (اُردو) دیکھو پروا۔ ولیکن حالا استعمالش متروک می نماید و محققین معاصرین ہم این را ترک کردہ اند البتہ در کلام مولوی معنوی استعمال این یافته می شود و بخیال ما مصدر اصلی است که اسم مصدر این پروا مال فارسی زبان است (سہ)

پروائیدن بمعنی پروا کردن است مولف عرض کند که فارسیان بر پروای که مزید علیہ پروا است بقاعدۂ خود یای معروف و علامت مصدر (دن) مرکب کردہ مصدری ساختہ اند شامل بر ہمہ معانی مصدری پروا باشد (کامل التصریف) و مضارع این پروایدنمی آرم بیان کردن ازین بیش ؛ بگفتم اینقدر باقی تو پروا ؛ مخفی مباد که درین شعر استعمال این بمعنی ہشتم پروا است (اُردو) پروا کرنا۔ سمجھنا۔ شامل ہے پروا کے تمام معنوں پر۔

پروبال داشتن مصدر اصطلاحی بقول برہان و بحر و آنند و رشیدی کنایه از

زور و قوت و قدرت داشتن - صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده **مولف** عرض کند که همان (بال و پر داشتن) که بجایش گذشت و اشارهٔ بر (بال داشتن) کرده ایم (ارسلان ے) گرد سرت گشتی و کردی طواف * کعبه اگر بال و پری داشتی * مخفی مباد که نظر بمعنی حقیقی این مخصوص است با پرند و بکنایه مستعمل شد برای غیر پرند هم و بال و پر و پر و بال هر دو یکی است (اُردو) زور و قوت رکھنا

(۱) **پر و بال درہم شکستن** مصادر
(۲) **پر و بال شکستن** اصطلاحی - بقول

بہار و انند هر کدام معروف (صائب لہ) تنگی گردون پر و بال مرا درہم شکست * بیضهٔ فولاد این بیداد بر جوهر نکرد * (میرزا بیدل ۂ) چون برگ گل اگر پر و بالم شکسته اند * پرواز شوخیم به پر رنگ بسته اند * **مولف** عرض کند که کنایه باشد از بی کار و معذور و بی طاقت شدن و کردن که پرندی که پر و بالش شکسته شود معذور می شود (اُردو) ۱ و ۲ - بے کار و بے طاقت اور معذور ہونا - کرنا - صاحب آصفیہ نے (ہاتھہ پاؤن توڑنا) اور (ہاتھہ پاؤن توڑ ڈالنا) پر فرمایا ہے دست و پا شکستن کا ترجمہ ہاتھہ پاؤن کو نکمّا کر دینا - ہاتھہ پاؤن کو کام کا نہ رکھنا (داغ ے) ضعف سے بیمار الفت کیا سنبھالے ہاتھہ پاؤن * اس تپ اعضا شکن نے توڑ ڈالے ہاتھہ پاؤن *

(الف) **پر و بال فرو شدن** مصادر
(ب) **پر و بال فرو هلیدن** اصطلاحی

الف - بقول بحر عاجز و درمانده شدن و ب بقول بہار مرادفش و صاحب انند همزبان بہار (خواجه جمال الدین سلمان ے) فکر من کی بجناب تو رسد کز عظمت * مرغ اندیشه فرو می هلد آنجا پر و بال * **مولف** عرض کند که اگرچه هر دو موافق قیاس است ولیکن برای الف مشتاق سند استعمال می باشیم - مخفی مباد که نظر

بہ سند سلمان مرغ را داخل اصطلاح کردن لازم می نماید کہ پر و بال مرغ فرو شدن و فرو ہلیدن عاجز شدن از پرواز بمعنی حقیقی است بدون مرغ یا امثال آن از مجرد الف و ب انہیمعنی را برای غیر مرغ پیدا کردن بر سبیل مجاز باشد (اُردو) الف و ب عاجز ہونا۔ جیسے مرغ کا بے بال و پر ہونا

پر و بال فشاندن مرغ استعمال۔ صاف پاک کردن مرغ پرہای خود و تازہ دم و آمادہ شدن برای پرواز (ظہوری ۔) در شکر خلاصی چہ پر و بال نشاند ؎ مرغی کہ برای قفس از دام برآید ؎ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس و بمعنی حقیقی (**اُردو**) مرغ کا بال و پر جھٹکنا۔ پرواز کے لئے آمادہ ہونا۔

پر و بال ہلیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف پر و بال فرو شدن **مولف** عرض کند کہ اگر اضافت این بسوی مرغ کنیم موافق قیاس است و برای غیر مرغ مجاز باشد چنانکہ صراحت این بہ (پر و بال فرو شدن) گذشت (**اُردو**) دیکھو پر و بال فرو شدن۔

(الف) **پر و پای** اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن سر و پای بمعنی تاب و طاقت و قدرت و توانائی۔ صاحب سروری گوید کہ ہمان (پا و پر) است (فردوسی ۔) چو این کو ہنر ہا بجای آورد ؎ دلاور شود پر و پای آورد ؎ صاحب ناصری ہمزبانش **مولف** عرض کند کہ از سند بالا۔۔۔۔

(ب) **پر و پای آوردن** مصدر اصطلاحی بمعنی تاب و طاقت و قدرت حاصل کردن پیداست و موافق قیاس و این مخصوص است برای پرند و مجازاً برای غیر آن ہم (**اُردو**) (الف) دیکھو پاے و پر (ب) **طاقت اور قدرت حاصل کرنا۔** طاقت ور ہونا۔

(الف) **پر و تستان** اصطلاح۔ صاحب

(ب) **پر و تستانی** رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ مفترس است

اند (پروٹسٹ بہرو تای ہندی) و آن فرقۂ ایست در نصرانیان کہ پوپ را تسلیم نمی کنند و مرتکب بدعتی نمی شوند و بعض سلطنت ہا ہمچون انگلنڈ و جرمن و پروشیہ پروتستی است فارسیان بقاعدۂ خود بتفخیم بلاد را پروتستان نامند از قبیل ترکستان	و ہندستان و (ب) کسی کہ مذہب پروتست دارد **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است **اُردو** (الف) وہ مقام جہان نصرانیون کا مذہب پروٹسٹ ہے۔ مذکر۔ (ب) پروٹسٹ مذہب رکہنے والا۔

پرور بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ضمّ ثانی و سکون ثالث و رای قرشت بروزن ضرور (۱) بمعنی پیوند انسان بہ انسان و خواہ درخت با درخت و بفتح اوّل و سکون ثانی ہم آمدہ کہ بروزن زرگر باشد و (۲) فراویز و سنجاف جامہ را نیز گویند. صاحب سروری گوید کہ (۳) بمعنی فربہ کنندہ و پرورندہ و (۴) امر باینمعنی صاحب ناصری ذکر معنی اوّل و دوم بحوالۂ برہان کردہ گوید کہ عہدہ براوست کہ پروز بہ زای ہوّز را پرور خواندہ۔ صاحب موید بذکر ہر دو معنی اوّل فرماید بہ رای مہملہ و معجمۂ آخر ہر دو آمدہ۔ خان آرزو در سراج میفرماید کہ بمعنی اوّل درست و بمعنی دوم بزای معجمہ (امیر معزی ؒ) زین شاہ بندہ پرورشاد بیست بندگانرا ؛ تا جاودان بماناد این شاہ و بندہ پرور ؛ (ولہ ؒ) بکین خویش تن دشمنان ہمی فرسای ؛ بمہر خویش دل دوستان ہمی پرور ؛ **مولّف** عرض کند کہ بمعنی دوم با موحّدۂ اوّل بروزن صفدر اصل است چنانکہ صراحت ما خدش بر (بردر) بموحدہ و ہر دو رای مہملہ کردہ ایم و تبدیل موحّدہ بہ بای فارسی آمدہ چنانکہ تب و تپ۔ فارسیان این را بہ تصرّف در اعراب بروزن ضرور ہم خواندہ چنانکہ گنج در بہ فتح واو

را گنجور بہ ضم میم و سکون واو ہم خوانند و این تصرف نتیجۂ لب و لہجۂ مقامی است و آنچہ بہ زای ہوز آخر می آید ہم مبدل این کہ مہملہ بہ معجمہ بدل شود چنانکہ بر تیغ و بر تیغ ومعنی اول بر سبیل مجاز باشد کہ پیوند درخت و انسان ہم سنجافی را ماند نسبت معنی سوم عرض میشود کہ ہمان معنی چہارم است و افادۂ معنی فاعلی نمی کند تا آنکہ با اسمی مرکب نمی شود ہمین باشد اسم فاعل ترکیبی۔ باقی حالِ سوم و چہارم از مشتقات مصدر پروردن است کہ می آید و دینجا بمعنی سوم اسم مصدر را قائم کنیم کہ در فارسی قدیم پرور مبدل برور بمعنی صاحب نتیجہ و صاحب ثمر است و کنایہ از تربیت و پرورش و ہمین اسم مصدر پروردن و پروریدن باشد کہ می آید (اُردو) (۱) پیوند خواہ دو انسانون مین ہو خواہ دو درختون مین ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے پیوند پر فرمایا ہے۔ بمعنی مناسبت خویش و تبارہ ترکیب اشجار (۲) سنجاف ۔ دیکھو پرور (۳) تربیت ۔ پرورش ۔ مونث ۔

پروانیدن بقول بحر متعدی پروردن (کامل التصریف) و مضارع این پروراند **مولف** عرض کند کہ پروردن کہ می آید متعدی بیک مفعول است و این بقاعدۂ فارسی متعدی بدو مفعول بمعنی حکم تربیت و پرورش دادن بکسی و ذریعۂ تربیت و پرورش قرار دادن کسی را و تربیت و پرورش کنانیدن صراحت ماخذ را پروردن کنیم (اُردو) پلوانا۔ پرورش کروانا کسی کے ذریعہ سے ۔

پروردگار اصطلاح ۔ بقول برہان (۱) معروف است ۔ جلّ شانہ و (۲) کنایہ از بادشاہ ۔ او را پروردگار گویند و پرورندہ ہم و بعربی رب النوع خوانند **مولف** گوید کہ از قبیل آمرزگار و ستمگار است کہ

گار آفادہ معنی صاحب کند و درینجا معنی لفظی اینا
صاحب پرورش و رزّاق - صاحب بحر بر معنی
اوّل قانع - و فرماید کہ اطلاق این اکثر بر خداوند
تعالی است - صاحب ناصری ذکر ہر دو معنی
بالا گوید کہ پروردن و پرورش مشتق از انست
و بمعنی پروردن و پرستش نیز می آید - ما می گوئیم
کہ محقق اہل زبان بیہودہ می سراید اصلا پروردن
مشتق ازین نیست بلکہ این مرکّب است از پرور
کہ بمعنی سومش گذشت بزیادت دال مہملہ چنانکہ
پیدا و پیداد و گار کہ حقیقتش بالا مذکور شد
(سعدی سلہ) بنا کردن شکر پروردگار * شنیدم
کہ برگشت ازو روزگار * (حکیم فردوسی ۲ھ)
کہ او ویژہ پروردگار من است * جہان دیدہ
دوستدار من است * خان آرزو در سراج
ذکر ہر دو معنی کردہ (اُردو) (۱) پروردگار -
خداوند تعالی شانہ - مذکر (۲) پادشاہ - مذکر -

پروردن | بقول برہان و جہانگیری
و رشیدی و سراج و جامع بر وزن سر کردن
(۱) معروف است و (۲) بمعنی پرستش و پرستیدن
(حکیم سنائی ۲ھ) بداد اربیت پروردن نیاید
فہم یونانی * بفقہا ربیت یاریگر نباید لشکر ماہی *
صاحب بحر ذکر ہر دو معنی گوید کہ کامل التصریف
است و مضارع این پرورد - بہار بر معنی اوّل
قانع و گوید کہ بمعنی تربیت کردن باشد و بقول
موارد (۳) آراستن ہم چنانکہ (گلستان سعدی)
علم از بہر دین پروردن است نہ از بہر دنیا
خوردن **مولّف** عرض کند کہ مرکّب است
از پرور کہ بمعنی سومش گذشت و آن اسم مصدر
این است و دن کہ علامت مصدر باشد
و حاصل بالمصدر این پرورش - معنی اوّل
حقیقی است و معنی دوم مجاز آن خلاف قیاس
و حق آنست کہ بمعنی دوم استعمال این نیست
و در کلام حکیم سنائی بمعنی پرورش یافتہ می شود
بای حالِ باعتبار محقّقین اہل زبان این معنی را

جا داده ایم و معنی سوم مجاز معنی اوّل (اُردو)
(۱) پالنا - پرورش کرنا (۲) پوجنا - پرستش کرنا
(۳) آراسته کرنا -

پرورده اصطلاح - بقول بہار بمعنی تربیت
یافته و فرماید که در معنی پرورده استعاره است
صاحب سروری فرماید که مرادف پرورده یعنی
فربه شده و پروار کرده شده (سعدی سه)
یکی بچه گرگ می پرورید ؛ چو پرورده شد خواجه را
هم درید ؛ بهار از ملّا مفید بلخی سند دهد (سه)
بگلستان سخن همچو آه بلبل پیچ ؛ به برگ معنی پرورده
چون رگ گل پیچ ؛ **مولف** عرض کند که اسم
مفعول مصدر پروردن است که گذشت (اُردو)
پرورده کہہ سکتے ہین - پالا ہوا - پرورش کیا ہوا

پرورش بقول برہان بروزن سرزنش
بمعنی (۱) پروردن و (۲) پرستش و پرستیدن
و (۳) کنایه از علم و حکمت هم چه پرورش آموز
علم و حکمت آموز را گویند - صاحب جہانگیری
این را با پروردن نوشته مرادفش داند (سعدی
سه) مدام پرورش اندر کنار مادر و مهر ؛ طبع
مدار در وبوی مهربانی نیست ؛ (نظامی سه)
به نیکی زنیکی دهش یاد کرد ؛ بدان پرورش
عالم آباد کرد ؛ صاحب سروری بمعنی پروردن
و فربه کردن نوشته - صاحب ناصری بذکر
هر دو معنی اوّل الذکر نسبت معنی سوم می فرماید
که بمعنی تعلیم دادن نیز - بهار گوید که (۴) بمعنی
تربیت است و با لفظ دادن مستعمل - خان آرزو
گوید که حاصل بالمصدر پروردن بهر دو معنیش و
فرماید که معنی سوم مجاز باشد **مولف** گوید که
ما با او اتّفاق داریم و صراحت معنی محققین بالا
را پسند نه کنیم که پروردن و پرستیدن اصلا
مرادف این نیست بلکه معنی اوّل پروردگی
و معنی دوم - پرستندگی است و معنی سوم
نظر به معنی چهارم که داخل اسم مصدر پروردن
است مجاز باشد (اُردو) (۱) پرورش - مونث

(۲) پرستش ۔ مونث (۳) علم ۔ مذکر ۔ حکمت ۔ مونث (۴) تربیت ۔ مونث ۔

پرورش آمدن

مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ حاصل شدن پرورش و وجہ معیشت باشد (فردوسی ؎) کہ فردا ازان گونہ سازم خورش ؛ کزو آیدت سربسر پرورش ؛ (**اردو**) پرورش حاصل ہونا ۔ وجہ معیشت حاصل ہونا ۔

پرورش آموختگان ازل

اصطلاح بقول برہان کنایہ از (۱) انبیا و (۲) اولیا ۔ و (۳) شعرا ۔ صاحب بحر متفق با برہان ہم او لفظ ازل را ازین اصطلاح حذف کردہ مجرد (پرورش آموختگان) را ہم بہرسہ معنی بالا نوشتہ ۔ صاحب موید مطبوعہ بذکر معنی اول و دوم و بترک معنی سوم گوید کہ (۴) بمعنی مرشد ہم و در دیگر نسخ قلمیش معنی چہارم را نیافتیم **مولف** عرض کند کہ معنی چہارم را خلاف قیاس دانیم و من وجہٍ داخل معنی دوم است و ازینکہ انبیا و اولیا علم لدنی دارند و شعرا الطبیعت فطری ۔ فارسیان این ہرسہ را کنایۃً بدین موسوم کردند کہ تعلیم از ازل یافتہ اند و تعلیم یافتۂ خلقی می باشند انچہ صاحب بحر بحذف لفظ ازل ہم این معنی پیدا کردہ است بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ خلاف قیاس است (**اردو**) (۱) انبیا مذکر (۲) اولیا اللہ ۔ مذکر (۳) شعرا ۔ مذکر ۔

پرورش آموز

اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) خدای تعالی و (۲) پیر و مرشد و ہادی و (۳) اصحاب علم و حکمت و ارباب مجاہدہ صاحب انند بر علم و حکمت آموز قانع **مولف** عرض کند کہ پرورش بمعنی علم و حکمت آمدہ ہمین است معنی حقیقی و دیگر ہمہ معانی مجازیہ آن (**اردو**) (۱) خداے تعالی ۔ مذکر (۲) پیر ۔ مرشد ۔ ہادی ۔ مذکر (۳) صاحبان علم و حکمت ۔ مذکر ۔

پرورش باشیدن وبودن

استعمال صاحب آصفی ذکر (پرورش بودن) کرده از معنی ساکت وستایش برای (پرورش باشیدن) آست (کمال اصفهانی سه) بر سر آمد گوهر تیغ تو در روز نبرد ٭ بر سر آید هر گراز آن دست باشد پرورش ٭ **مولف** گوید که بمعنی حاصل بودن پرورش است بهمه معانی خودش (سعدی سه) پیداست قطره که بقیمت کجا رسد ٭ لیکن چو پرورش بود دانهٔ دری ٭ (**اُردو**) پرورش حاصل ہونا۔

پرورش دادن

استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی پروردن و پرورش کردن و تعلیم دادن شامل بهمه معانی پرورش (عرفی شیرازی) فیض می تابد ز رویت چون نتابد گز ازل ٭ گوهرت را پرورش داد است کان آفتاب ٭ (**اُردو**) پرورش کرنا تعلیم دینا۔

پرورش کردن

استعمال صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که مرادف پرورش دادن است بهمه معانی پرورش (حزین سه) از خون دیده پرورش تاک می کنند ٭ رندان می گسار ز صهبا چه دیده اند ٭ (**اُردو**) دیکھو پرورش دادن

پرورش یافتگان ازل

اصطلاح بقول رشیدی بمعنی (۱) انبیا و (۲) اولیا صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی بالا گوید که (سه) شعرا نیز گویند **مولف** عرض کند که مرادف همان پرورش آموختگان ازل است که گذشت (**اُردو**) دیکھو پرورش آموختگان ازل۔

پرورش یافتن

استعمال صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که لازم مصدر گذشته یعنی پرورش حاصل کردن و شامل است بهمه معانی پرورش

(نظامی ے) سنان کش یکی نیزہ سی ارش ٭ بآب جگر یافتہ پرورش ٭ (اُردو) پرورش پانا۔

پروره بقول برہان و جہانگیری و جامع و سروری بروزن مسخرہ جانوری را گویند کہ در پرواریستہ فربہ کردہ باشند (شہاب الدین مؤید سمرقندی ے) چو مرغ پرورہ مغرور غصمت آگہ نیست ٭ از آنکہ رزق فلامان تست بابرفش آ صاحب رشیدی بہ پرورش دادہ و فربہ کردہ قانع۔ خان آرزو در سراج معنیٔ مخالف محققین اوّل الذکر و موافق قول رشیدی **مؤلف** عرض کند کہ حق آنست کہ اصل این (پرورده) اسم مفعول پروردن است و این مخفف آن بحذف دال مہملہ دیگر ہیچ و در معنی این پروار را ہیچ تعلق نباشد و سندی کہ بالا مذکور شد دران ہم مرغ پرورده با پروار ہیچ تعلق ندارد (اُردو) پلاہوا پالاہوا۔ پالنا کا اسم مفعول۔

پرو ریدن بقول بحر بمعنی پروردن و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این پرورد۔ صاحبان انند و بہار عجم ہم این را مرادف پروردن گفتہ اند (ملّا طغرا ے) چو فصل بہار ترنم رسید ٭ گل نغمہ را آب رو پرورید **مؤلف** عرض کند کہ اسم مصدر این ہم ہمان پرور است کہ بجایش گذشت۔ فارسیان بقاعدۂ خود یای معروف و علامت مصدر (دن) بران زیادہ کردہ مصدری وضع کردہ اند کہ اصلی است زیراکہ اسم مصدر مال فارسی زبان است و (پرورِیش) کہ می آید حاصل بالمصدر این شامل باشد برہمہ معانی پروردن۔ (اُردو) دیکھو پروردن۔

پرو ریش بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگی بالفتح و فتح ثالث و کسر رای مہملہ و سکون تحتانی (۱) بمعنی گلقند و مربا **مؤلف** عرض کند کہ (۲) حاصل بالمصدر پروریدن است و معنی اوّل مجاز این و از ینکہ در مربّی و گلقند

میوہ و گل در شکر پرورش می یابد جا دارد کہ فارسیان
مجازاً بدینمعنی مخصوص کردہ باشند ولیکن محققین
اہل زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت بمشتاق
سند استعمال می باشیم موافق قیاس است۔

(اُردو) (۱) دیکھو گلقند اور مربّا۔ مذکر۔
صاحب آصفیہ نے مربّے یا مربّا پر لکھا ہے کہ
اسم مذکر وہ میوہ جو قند یا شکر کے شیرہ میں ڈالکر پالا
گیا ہو (۲) دیکھو پرورش کا نمبر (۱)

پروز بقول برہان و جامع بفتح اوّل و ثالث بروزن مرکز (۱) اصل و نسب و نژاد و (۲)
فراویز و سنجاف جامہ ہم کہ بعربی عطف خوانند و (۳) گستردنی را نیز گویند کہ فرش و فروش
باشد و (۴) پینہ و وصلہ ہم کہ بر خرقہ و جامہ از رنگہای دیگر دوزند و (۵) بمعنی جامہ دورنگ
بافتہ شدہ کہ او را شب اندر روز نیز خوانند و (۶) بمعنی مَرغ ہم کہ نوعی از سبزہ باشد
در نہایت لطافت و طراوت و (۷) حلقہ زدن لشکر از سوار و پیادہ۔ صاحب جہانگیری
بر معنی اوّل و دوم و ششم قانع و صاحب سروری ذکر معنی اوّل و دوم و چہارم و پنجم کردہ و صاحب
ناصری معنی پنجم را گذاشت و ذکر دیگر معانی کرد و صاحب رشیدی بر معنی اوّل و دوم و ششم و ہفتم
قناعت کردہ۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ تحقیق آنست کہ مطلق بمعنی سنجاف است
کہ از رنگی برنگی دیگر سنجاف کنند خواہ گستردنی باشد خواہ پوشیدنی چنانکہ فوسی تصریح نمودہ
و فرماید کہ بمعنی مَرغ و سبزہ کہ آوردہ اند پریز است بہ تحتانی کہ می آید امّا تبدیل واو بہ یا
در فارسی آمدہ ولیکن بمعنی حلقۂ لشکر بہ تحقیق نہ پیوستہ **مؤلف** عرض کند کہ ما با خان آرزو
اینقدر اتفاق داریم کہ معنی دوم حقیقی است و بدینمعنی اصل این برور بہ موحّدہ و رای آخر
مہملہ گذشت و صراحت ماخذ ہم ہمدرانجا مذکور و بروز کہ بموحّدہ و زای ہوز آخرہ آمدہ

مبدّلش و این مبدّل آن که موحّده بدل شد به بای فارسی چنانکه اسب و اسپ و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که حسب و نسب گویا زینت انسان است مانند سنجاف رنگین که زینت لباس باشد و معنی سوم ہم مجاز معنی دوم که گستردنی و فرش و فروش را ہم حاشیہ رنگین مثل سنجاف جامہ می باشد و معنی چہارم و پنجم ہم مجاز معنی دوم که وصلہ و جامہ رنگین ہم در اختلاف رنگ مثل سنجاف باشد و معنی ششم ہم مجاز که سبزۂ اطراف چمن ہمچون سنجاف در پیرہن می نماید و حلقۂ لشکر ہم که معنی ہفتم است گویا سنجاف میدان را ماند و این ہم مجاز باشد و حقیقت سبزہ بر معنی سوم برترم گذشت باقی حال ہمہ معانی موافق قیاس است باعتبار جامع (فردوسی ﷺ) بدو گفت من خویش کرسیوزرم ٭ بشاہ آفریدون کشد پروزم ٭ (جمال الدین عبد الرزّاق ﷺ) بتی که مرکز مہ لعل آبدار نہد ٭ ہے که پروز گل مشک تابدار کند ٭ (خاقانی ﷺ) گوی گریبان نوچون بنماید فروغ ٭ زرّین پروز شود دامن روح الامین ٭ (حکیم خاقانی ﷺ) پروز و سبزہ دمید بر بسط آبگیر ٭ زلف بنفشہ خمید بر غبب جویبار ٭ (**اُردو**) (۱) اصل و نسب۔ حسب و نسب مذکّر (۲) سنجاف۔ مونّث (۳) فرش۔ مذکّر (۴) تھگلی۔ مونّث (۵) رنگین لباس۔ مذکّر (۶) سبزہ۔ مذکّر (۷) لشکر کا حلقہ۔ مذکّر۔

پروزن بقول برہان و جہانگیری بروزن صف شکن (۱) مخفّف پرویزن باشد که آردبیز است و (۲) ہر چیز سوراخ سوراخ را گویند عموماً۔ صاحب رشیدی می فرماید که پرویزن و پرویزہ و پریزن و پریزہ و پروزن ہر پنج مرادف یکدیگر است بمعنی آردبیز و بمعنی دوم ہم (ناصر خسرو ﷺ) چرخ پنداری بخواہد شیفتن ٭ زان ہمی پوشد لباس پروزن

صاحب جامع نسبت این گوید که مخفف پرویزن است که می آید۔ خان آرزو در سراج ہم گوید که پرویزن اصل است و باقی ہمه مخففش **مولف** عرض کند که صراحت ماخذ ہمه را انکا کنیم (**اُردو**) (۱) دیکھو اردبیز (۲) ہر چیز جس مین کثرت سے سوراخین ہون ۔ مونث۔

پروسنان | اصطلاح ۔ بقول برہان و اننند بفتح اوّل و ثالث و بانون مشدد بروزن تکرمستان ۔ امّت را گویند از ہر پیغمبر که بوده باشد **مولف** عرض کند که مخفف پیرو سنتان است که تحتانی و فوقانی ہردو حذف شد ۔ دیگر محققین اہلزبان ازین ساکت مخفی مباد که (بر بروشان) بہمین معنی گذشت و صراحت ماخذش ہمه را انجا مذکور (**اُردو**) سنت کے پیرو ۔ امتیان (امّت ۔ مونث) دیکھو بربروشان ۔

پروش | بقول برہان و رشیدی و ناصری و اننند بروزن خموش جوششی که از اعضای آدمی بر می آید و بعربی بثر گویند **مولف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است (**اُردو**) پھنسی ۔ مونث ۔ بقول آصفیہ ۔ پھڑیا ۔ وہ دانہ جو جسم پر ہوتا ہے (عربی مین بثر جس کی جمع بثور ہے)

پروش آموز | اصطلاح ۔ بقول اننند و (موید مطبوعه) یعنی علم و حکمت و معاہده آموز و آن (۱) حق تعالی و تقدس است و بمجاز (۲) پیرو مرشد و ہادی و (۳) اصحاب ادب و علم و حکمت و ارباب مجاہده **مولف** عرض کند که صاحب اننند نقل نگار (موید مطبوعه) و در دیگر نسخ قلمی (پرورش آموز) است که بجایش گذشت تصحیف کتابت بیش نیست (**اُردو**) دیکھو پرورش آموز۔

پروون بقول برہان بروزن ارزن (۱) مخفف پروان است و آن شہری باشد نزدیک بغزنین و (۲) چرخ ابریشم را نیز گویند کہ بپا می گردانند۔ صاحبان ناصری و رشیدی بر معنی دوم قانع (ابوالفرج رونی ؒ) از تفاخر چو کرم پیلہ سپہر ؎ تار جہرش کشیدہ بر پروون صاحب سروری می فرماید کہ (۳) نام بژن ابن گیو کذا فی الادوات **مولف** عرض کند کہ بمعنی اوّل و دوم مخفف پروان (**اُردو**) (۱) و (۲) دیکھو پروان (۳) بژن ابن گیو کا نام پروون تھا۔ مذکر۔

پروند بقول برہان و جامع بروزن فرزند (۱) نام مزرعہ ایست از مضافات قزوین و (۲) بمعنی امرو کہ بپسر سادہ باشد و (۳) بمعنی امرو کہ میوہ ایست مشہور۔ صاحبان جہانگیری و سروری بر معنی سوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم بحوالۂ برہان گوید کہ برہان ندارد و دور نیست کہ بمعنی سوم باشد۔ صاحب رشیدی بر معنی اوّل و سوم قناعت کردہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق آنست پروند ہمان پروون است کہ موضعی است از مضافات غزنین کہ بہ تصحیف خواندہ اند و امرود را امرود و انیقسم تصحیفات در تصانیف ارباب لغت فارسی کہ بی تحقیق و تنقیح نوشتہ بسیار است **مولف** عرض کند کہ صاحب جامع محقق اہل زبان معتبر تر از خان آرزو ست کہ موید برہان است در ہر سہ معنی و فارسی زبان مال اوست پس بی تحقیقی خان آرزو ست ما این را بہر سہ معنی بالا اسم جامد دانیم (**اُردو**) (۱) پروند ایک مزرعہ کا نام ہے مضافات قزوین سے۔ مذکر (۲) امرد۔ بقول امیر۔ عربی۔ مذکر۔ نوعمر۔ خوبصورت آدمی جسکے ابھی داڑھی مونچھہ نہ نکلی ہو (۳) دیکھو امرود۔

پروندوش بقول رشیدی بمعنی پرمی شب مرادف پرندوش **مولف** عرض کند که مزید علیه پرندوش باشد که بجایش گذشت بزبان به استعمال این را تسلیم نه کنیم که دیگر محققین اهل زبان و صاحب عجم ازین ساکت (**اُردو**) دیکهو پرندوش ۔

پرونده بقول برهان بسکون ثانی بروزن ارزنده (۱) بسته قماش و اسباب را گویند و بعضی رزمه و بعضی (۲) لفافه قماش و اسباب را گفته اند و بعضی پارچه که قماش را بدان پیچند و بعضی جوال مانندی را گویند دهن آن از پهلوی آن باشد و دران استادان بزاز اسباب دکان خود را نهند و بار ریسما نها بندند و فرماید که بضم ثانی و سکون ثالث و رابع هم آمده ۔ صاحب جهانگیری بربسته جامه قانع و فرماید که این را بلونده نیز خوانند (شاعره) کیسه ام زر و پر ست از بدره ها خانه ام از دست پرز پرونده ؛ صاحب سروری بذکر معنی دوم گوید که در فرهنگ پلونده بلام هم آمده صاحبان ناصری و رشیدی بر معنی اوّل قانع و بقول مؤید بقچه جامه ۔ صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده ۔ خان آرزو در سراج می فرماید که بستنگ قماش و بقچه جامه و گوید که بعضی بضم ثانی و سکون ثالث آورده و اوّل اصح است **مولف** عرض کند که این مبدل برونده بمعنی دوش باشد که بموحده گذشت چنانکه تب و تپ و معنی اوّل مجاز معنی دوم است (**اُردو**) (۱) دیکهو برونده کے دوسرے معنے (۲) دیکهو بقچه ۔

پروه بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و جامع بفتح اوّل و ثالث بروزن مرده (۱) هر چیزیکه در تاخت و تاراج و جنگ و شبخون از دشمن بدست آید و (۲) بمعنی چادر شب و (۳) پروین را نیز گویند و آن چند ستاره است در کوهان ثور (شرف شفروه له) آن جگر گوشه یاقوت که از کان خیزد ؛ در شبیخون سخا پروه یغمای تو باد ؛ صاحبان سروری و

بہار بر معنی سوم قانع و گویند کہ بحذف ہای ہوز ہم آمدہ۔ صاحب ناصری ذکر ہر سہ معنی بحوالۂ برہان کردہ می فرماید کہ بمعنی اوّل۔ بردہ مینماید بہ موحّدہ و دال عوض واو و در سند بالا ہم ہمین انسب۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و سوم گوید کہ بعض بمعنی اوّل بردہ گویند و نسبت معنی سوم فرماید کہ مبدّل ہمان برو کہ بمعنی پروین گذشت ہا در آخر زیادہ کردند **مولّف** عرض کند کہ باعتبار محقّقین اوّل الذکر بمعنی اوّل اسم جامد فارسی قدیم دانیم و بمعنی دوم کہ صاحب ناصری آنرا مجرّد چادر گفتہ عجبی نیست کہ مبدّل پردہ باشد بدال مہملہ کہ دال بدل شد بواو چنانکہ بید و بیو و نسبت معنی سوم با خان آرزو اتفاق داریم **(اُردو)** (۱) تاخت و تاراج کا مال و اسباب۔ مذکّر (۲) چادر۔ مونّث (۳) دیکھو پروین۔

پروہان بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع و سراج با ہای ہوز بروزن خرکمان بمعنی ظاہر و آشکارا (اثیر الدین اخسیکتی ؎) ز وپشت روزگار قوی گشت و این سخن ٭ در روی روزگار بگوییم بپروہان ٭ (ولہ ؎) بپروہان ملک باختر منظفر وبین ٭ کہ زیر گردش خاور ملک ندارد بار ٭ **مولّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد و جادارکہ مبدّل (بردہان) باشد بموحّدہ و دال عوض ہا چنانکہ تب و تپ و بید و بیو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **(اُردو)** ظاہر۔ آشکارا۔

پرویز بقول برہان و جامع بابای مجہول بروزن شبدیز بمعنی (۱) منظفر و منصور و سعید و عزیز و گرامی باشد و بزبان پہلوی (۲) ماہی را گویند و (۳) لقب پسر انوشیروان و چون او ماہی بسیار دوست میداشت بدین سبب او را پرویز می گفتند و (۴) مخفّف

پرویزن هم = آن آلتی که بدان شکر و امثال آن بیزند و بقول بعض آلتِ مخصوص شکر بیختن
= (۵) پرویز را هم گفته اند و (۶) بمعنی سخاوت و (۷) خوش رفتاری و جلوه گری است هم -
صاحب جهانگیری معنی ششم را گذاشت - صاحب سروری بر معنی اول و دوم و سوم قانع
(نظامی ره) ازان بدنام آن شهزاده پرویز * که بودی در سخن گفتن شکر بیز * (وله ره)
زمانه خاک تو هم عاقبت به پرویزن * فرو گذارد اگر مادر ای پرویزی * (مولوی معنوی
ره) شمس الحق تبریزی آنجا که ز پرویزی * از تابش خورشیدت هرگز خطر وی نی *
صاحب ناصری گوید که این معانی اغلب ناموجه است زیرا که بمعنی منظفر قیاسی است
چه فیروز بمعنی منظفر است نه پرویز مگر از روی قلب پیروز را پرویز توان گفت چنانکه درویش
را دریوش و درویزه را دریوزه گفته اند و فرماید که در فارسی پرویز بمعنی ماهی دیده نشد
و گوید که بمعنی آلهٔ شکر بیزی معلوم و بمعنی جلوه گری نامناسب نیست چه پرویز بحسن و جمال
موصوف بود و بمعنی پروین نیز ملائمت دارد زیرا که پروین بعلو و تابش معروف است
و صاحب سفرنگ بشرح نوزدهمی فقره (نامه ستت ساسان نخست) می فرماید که بمعنی
نیک بخت است که متعلق بمعنی اول باشد - صاحب مؤید مطبوعه بذکر هر هفت معنی
بالانسبت معنی سوم گوید که نام پسر هرمز بن نوشیروان که او را خسرو نیز گفتندی و
نیز آن پرویز که بهرام چوبین را بتغلب ملک گرفته بود و ایوان کسری را مرتب کرده (الخ)
و در دیگر نسخ قلمی ذکر پرویز آخر الذکر نیست - خان آرزو در سراج بذکر هر هفت معنی نسبت
معنی سوم گوید که اگرچه علم است و اگر لحاظ معنی کرده لقب قرار دهند جمیع معنی

مذکوره احتمال دارد بهر تقدیر نام پسر هرمز بن نوشیروان که بخسرو شهرت دارد و شیرین معشوقۂ او بود و تعریفی که برای این شهزاده کرده همان است که صاحب مؤید برای پرونه ما بعد الذکر آورده **مؤلف** عرض کند که معنی دوم حقیقی است و اسم جامد فارسی زبان و معنی سوم مجاز آن که لقب بود برای شهزاده و معنی اوّل هم مجاز که اینهمه صفات در شهزادهٔ بود و مجاز برای صفات هم نامش مستعمل شد و معنی چهارم مخفف پرویزن و بمعنی پنجم مبدل پروین چنانکه پائین و پائیز و معنی ششم و هفتم مثل معنی اوّل که سخاوت و خوش رفتاری صفت شهزاده بود و مجازاً لقبش بمعنی ششم و هفتم مستعمل شد و بتحقیق ما (۸) معنی سوراخ سوراخ که اسم مصدر (پرویزیدن) است که بمعنی بیختن می آید اگرچه متروک است ولیکن بجایش قائم کرده ایم که سند مولوی معنوی که بالا گذشت تصدیق این مصدر می کند (اُردو) (۱) مظفّر و منصور۔ سعید۔ عزیز۔ گرامی۔ یہہ سب صفات عربی و فارسی ہین جو اردو مین بہی مستعمل ہین (۲) مجہلی۔ مونّث (۳) پرویز ہرمز بن نوشیروان کے لڑکے کا لقب جس کو خسرو بہی کہتے ہیے جو شیرین پر عاشق تہا۔ مذکّر (۴) دیکہو پرویزن (۵) دیکہو پروین (۶) سخاوت۔ عربی۔ مونّث (۷) خوش رفتاری۔ جلوہ گری۔ مونّث (۸) سوراخ سوراخ

پرویزیدن مصدریست مرکّب از اسم پرویز که بمعنی سوراخ سوراخ گذشت۔ فارسیان بقاعدۂ خود یای معروف و علامت مصدر و آن در آخرش مرکّب کرده وضع کردند بمعنی (۱) بیختن که می آید که سالم التّصریف است و مضارع این پرویزد و حاصل بالمصدر این پرویزی۔ (حکیم نزاری سہ) توخسروی و من از صدق دل نه از سر بند زپه بر آستانهٔ قصر توخاک پرویزم که

و (۳) بمعنی تابیدن ہم سند این از مولوی معنوی
بر پرویز گذشت (اُردو) (۱) دیکھو پخنین (۲) چمکنا

پرویز فلک اصطلاح - بقول برہان وبحر و
مؤید کنایه از خورشید است - صاحب جہانگیری
ہم در ملحقات ذکر این کرده **مولف** عرض کند
که مرکب اضافی است متعلق به معنی اوّل پرویز
یا متعلق بمعنی سوم که معنی لفظی این مظفر ومنصور
فلک یا شہزاده فلک باشد (اُردو) دیکھو
آفتاب - مذکر -

پرویزن بقول برہان وجہانگیری ورشیدی
وسروری وناصری وجامع بروزن گردیدن آلتی
باشد که بدان آرد وشکر وادویه حارّه وامثال آن
کوفته بیزند (حلیم سنائی ؎) کرده از گرز و نیزه از
دشمن ٭ استخوان آرد و پوست پرویزن ٭ خان
آرزو بذیل پروزن گوید که این اصل است و آن
مخفف این که آرد بیز را نام است **مولف** عرض
کند که اسم جامد فارسی زبان باشد و (پرویز) بمعنی
ہشتمش بمعنی سوراخ سوراخ پس این مرکب
است از آن و نون نسبت چنانکه جوش وجوشن
(اُردو) چھلنی - دیکھو اردبیز - مونث -

پرویش بقول برہان وسروری وجامع وناصری ورشیدی وسراج بایای مجہول
بروزن درویش تقصیر وکاہلی در کارہا کردن - صاحب جہانگیری می فرماید که فرویش ہم میگویند
(امیر خسرو ؎) اژدہا پیش است و تیغ اندر عقب ایام تند ٭ ره مده ای دوست سوی
خویشتن پرویش را ٭ **مولف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اُردو)
کاہلی - سستی - مونث -

پروین بقول برہان وسروری وناصری
وجامع بروزن تضمین (۱) چند ستاره کوچک
یکجا جمع شده در کوہان ثور وآنرا بعربی ثریا
خوانند و (۲) نام منزلیست از جملہ بست وہشت

منزل قمر و بعضی گویند این ستاره ها دنبه حمل است نه کوهان ثور و اوّل اصح باشد صاحب جهانگیری می فرماید که شش ستاره معروف است که یک جا واقع اند و آن از منازل قمر است در برج ثور (سعدی سه) خور و ماه و پروین برای تو اند ٭ قنادیل سقفین برای تو اند ٭ (وله سه) همه آرام گرفتند و شب از نیمه گذشت ٭ آنچه در خواب نه شد چشم من و پروین است ٭ **مولف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان و همین است اصل و پرن و پرو که گذشت مخفف این و بمعنی دوم مجاز آن بعضی از معاصرین عجم گویند که پرو اصل است بمعنی اوّل و بزیادت یا و نون نسبت پروین بمعنی منسوب به پرو کنایه از معنی دوم باشد و بجاز مستعمل شد بمعنی اوّل هم و این موافق قیاس می نماید (**اُردو**) (۱) پروین دیکهو پرن (۲) اٹھائیس منازل قمر سے ایک منزل ـ مؤنث ـ

پروین جبین اصطلاح ـ بقول بهار و انند از اسمای محبوب است **مولف** عرض کند که از سندی که او انیمعنی پیدا کرده است (مه پروین جبین) پیدا است که کنایه باشد از محبوب (عبدالواسع جبلی سه) بارخی چون آفتابی ای مه پروین جبین ٭ یا پری چون یاسمینی ای بت نسرین سرین (**اُردو**) محبوب ـ مذکر ـ

پروین کده اصطلاح ـ بقول بهار و انند نقل نگار از عالم آتشکده (حکیم زلالی در تعریف مدینه سه) دران پروین کده چندان بمانم ٭ که شعری چند شعری برفشانم ٭ **مولف** عرض کند که (۱) این بمعنی حقیقی فلک باشد یا برج ثور که مقام پروین است و شاعر آنرا (۲) استعاره قرار داد برای مدینه (**اُردو**) (۱) آسمان یا برج ثور ـ مذکر (۲) مدینه منوّره

پَرّه | بقول برهان و ناصری بفتح اوّل و ثانی مشدّد (۱) صفّهٔ زدن لشکر باشد [illegible] و پیاده
بجهت شکار و غیره و خطی را نیز گویند که از سوار و پیاده کشیده شود و آنرا [illegible]
دامن و طرف و کنارهٔ هر چیز و پهلو نیز گویند همچون پرّهٔ بیابان و پرّهٔ بینی و پرّهٔ کوه و (۳) جزوی
از قفل که قفل بدان محکم و مضبوط شود و (۴) برگ کاه را هم گفته اند و (۵) پرّهٔ آسیا و دولاب
و امثال آن (انوری ؎) گر پرّه زند لشکر عزمت نبود تنگ ٭ جز داخل آن نیز ردیف سرطان
را ٭ (ناصرخسرو ؎) این بار گران بکوبدت بی شک ٭ در گردن و پشت و مهره و پرّه ٭
(مولوی معنوی ؎) بر نشان پای آن سرگشته راند ٭ گرد از پرّه بیابان بر فشاند ٭ (فخر
گرگانی ؎) همیدون پرّه های کوه قارن ٭ به پیشش همچنان آید که گلشن ٭ (سیف اسفرنگی
؎) ناطقه بی اختیار مدح تو سازد ٭ پرّهٔ قفل سخن کلید زبان را ٭ (حکیم خاقانی ؎)
بر نتوانم گرفت پرّهٔ کاهی ز ضعف ٭ گرچه بصورت یکی است روی من و کهربا ٭ (سعدی
؎) بگرد خیمهٔ اسلام شقّه بزنی ٭ که کهربا نتواند کشید پرّه کاه ٭ (حکیم خاقانی ؎) پارهٔ
پدر و مثقب و کمانه و مقل ٭ بخرط مهره گردون و پرّهٔ دولاب ٭ صاحب سروری بذکر
هر پنج معانی نسبت معنی دوم گوید که استخوان پهلو را هم گویند چنانکه در سند ناصرخسرو گذشت
صاحب جامع بذکر معانی بالا پهلو را از معنی دوم جدا کرده معنی جداگانه قرار می دهد [illegible] آورد
در سراج گوید که چند معنی دارد که تفصیل آن در لغت پر گذشت . صاحب رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ
ناصرالدین شاه قاجار می فرماید که (۶) بمعنی بادکش است چنانکه پرّهٔ چرخ یعنی بادکش چرخ
صاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم بذکر معنی ششم گوید که (۷) بمعنی [illegible] هم [illegible]

کنند کہ خان آرزو حق تحقیق ادا نکرد و بدفع الوقتی گریخت حق آنست کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و مخفف پارہ کہ فارسیان صف لشکر را پارۂ لشکر گویند و بمجاز حلقۂ لشکر و خط لشکر را اسم خوانند کہ از ہمان صف لشکر حلقہ و خط پیدا می شود و بمعنی دوم ہم اسم جامد و مجاز معنی اوّل کہ دامن و طرف و کنارہ و پہلو ہم پارہ ایست از اطراف و بمعنی سوم ہم مخفف پارہ کہ کہ مخصوص شد برای قفل و ہمچنین بہ معنی چہارم و پنجم و بمعنی ششم و ہفتم مرکّب است از پر و ہای نسبت کہ بادکش و دولاب را منسوب بہ پر گفتند کہ در ہوا حرکت کند و دور زند (اُردو) (۱) حلقۂ لشکر۔ اور وہ خط جو سواروں اور پیادوں سے قائم ہو۔ مذکّر (۲) دامن۔ کنارہ۔ پہلو مذکّر (۳) قفل کا پردہ۔ مذکّر (۴) گہانس کی پتّی۔ مونّث (۵) پاٹ جیسے چکّی کا پاٹ۔ مذکّر یا چرخ کا حصّہ (۶) پنکھا۔ مذکّر (۷) چرخ۔ مذکّر۔

پرہازہ بقول برہان و سروری و ناصری و جامع و رشیدی بروزن دروازہ چوب پوسیدۂ درکوہی سوختہ باشد کہ بالای سنگ چقماق گذاشتہ چقماق بدان زنند تا آتش در ان افتد صاحب جہانگیری گوید کہ این را پدہ و خفت و پود نیز خوانند۔ خان آرزو در سراج میفرماید کہ پرمودہ بدین معنی گذشت پس این تصحیف باشد **مولّف** عرض کند کہ ما بر (پرہازہ) کہ بموقعدہ گذشت صراحت ماخذ کردہ ایم و ہمین اصل است و آن مبدل این (اُردو) دیکھو پرہازہ کے دوسرے معنے۔

پرہام بقول برہان بروزن فرجام نامی است پارسی باستانی و معرّب آن ابراہیم۔ خان آرزو در سراج این را با پرآہام نوشتہ کہ بجایش گذشت **مولّف** عرض کند کہ این مخفف آن است و صراحت ماخذش ہمد رانجا

کردہ ایم (اُردو) دیکھو پرہ ام۔

پرۂ چرخ استعمال۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بادکش چرخی است و صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور بذکر (پرۂ چرخ خورد) می فرماید کہ پہلوی چرخ بشکند **مولف** عرض کند کہ ما ہر دو را درست دانیم کہ پرّہ بمعنی بادکش و بمعنی پہلو بجایش گذشت پس این بمعنی اوّل مرکب اضافی است و (۲) بمعنی پہلوی چرخ ہم (اُردو) (۱) چرخی پنکھا۔ مذکر (۲) چرخ کا پہلو۔ مذکر۔

(الف) **پرہخت** الف وج۔ بقول رشیدی برقیاس (ب) و ہم او بر (ب) گوید کہ بمعنی
(ب) **پرہختن** ادب کردن است۔ صاحب بحر بر (ب) می فرماید کہ بروزن برجستن
(ج) **پرہختہ** ادب کردن و فرماید کہ بکسر ثالث ہم آمدہ و سالم التّصریف است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید و پرہیختن کہ بزیادت تحتانی می آید مرادف این۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر ہر دو مصدر مذکور کردہ (شمس فخری سہ) بسان ہندوان ترک فلک را بچوب کین بمالید و بہ پرہخت ؛ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مولف** عرض کند کہ این مبدل برہختن است کہ بموحّدہ گذشت موحّدہ بدل میشود بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم و اصل (الف) و (ج) ہمدرانجا مذکور کہ (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ج) اسم مفعولش۔ مخفی مباد کہ محققین نازک خیال ہمین سند شمس فخری را بر برہختن بہ موحّدہ ہم نقل کردہ اند (اُردو) (الف) دیکھو برہخت (ب) دیکھو برہختن (ج) دیکھو برہختہ۔

پرۂ قفل بر کلید زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و بہار و انند کار واشدن نہ مخالف عقل

کردن - بہار گوید کہ کلید بر قفل می زنند نہ پرۂ قفل بر کلید (خواجہ نظامی ؎) چو پیغام شہ با تو کردم پدید ٭ مزن پرّۂ قفل را بر کلید ٭ **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است وکنایہ (**اُردو**) خلاف عقل بیہودہ کام کرنا -

پرّۂ گل اصطلاح - بقول بحر بارای مشدّد بمعنی (۱) برگ گل - خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر معنی بالا گوید کہ این خالی از غرابت نیست و فرماید کہ بعضی گویند کہ بمعنی (۲) برابر بودن چیزی با کسی (وحید ؎) صفای باغ ز زندان غم خلاصم کرد ٭ چو غنچہ پرۂ گل شد کلید قفل دلم ٭ **مولّف** عرض کند کہ معنی دوم کہ از تہین یک سند پیدا کردۂ خان آرزوست لغو است و از مجرد پرۂ گل اصلا پیدا نیست و معنی اوّل موافق قیاس وکنایہ باشد (**اُردو**) دیکھو برگ گل - مذکر -

پرِہما اصطلاح - بقول بحر و انند غیاث باضافت اتافہ باشد یعنی کلغی **مولّف** عرض کند کہ سلاطین سلف بر تاج خود پر ہما قایم می کردند و بمجاز پر ہای دیگر پرندرا قائم مقامش کردند و بہ پر ہما موسوم ساختند - مرکب اضافی است و استعارہ (**اُردو**) کلغی یا کلگی بقول آصفیہ ایک خاص پرند کے چند خوشنما پر جنہیں بادشاہ لوگ اپنے تاج یا ٹوپی یا پگڑی پر رزم خواہ بزم مین لگا یا کرتے ہین - جیغہ (ناسخ ؎) اشک مالا موتیون کا دو کلغی شعلہ تاج ٭ رکھتی ہے تخت لگن مین شوکت شاہانہ شمع ٭

پرِنج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثالث و سکون نون قسمی است از غلہ **مولّف** عرض کند کہ دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند - حیف کہ محققین بالا تعریف کامل نکردہ اند و واضح نشد کہ چہ قسم غلہ است و صاحب محیط کہ محقق مفردات است

ازین ساکت عجبی نیست کہ ہمان پرنج را گذشت
بزیادت ہای ہوز نوشتہ باشد (اُردو) غلہ کی
ایک قسم جس کی حقیقت کامل معلوم نہ ہوسکی۔ ذکر
دیکھو پرنج۔

پرّہ نشین اصطلاح۔ بقول بہار وانند
وسراج مردم سرحد نشین کہ در تحت فرمان سپہ سالار
باشند وفرمایند کہ این لغت گیلانیست۔ صاحب
جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ **مولف**
عرض کند کہ متعلق بمعنی پرّہ باشد اسم فاعل ترکیبی
(اُردو) سرحد نشین فوج۔ مونث۔

پرہود صاحبان انند ومویّد گویند کہ ہمان
برہود کہ بموحدہ گذشت **مولف** عرض کند
کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم قیاس
کرد کہ مبدلش باشد چنانکہ تب وتپ۔ معاصرین
عجم ودیگر محققین ازین ساکت۔ صراحت کامل
ہمدرانجا کردہ ایم (اُردو) دیکھو برہود۔

پرہودہ بقول برہان وناصری وانند و
جامع بروزن فرمودہ (۱) سخن بیہودہ را گویند
و (۲) جامہ کہ از تابش حرارت آتش رنگ گردانیدہ
بسوختن نزدیک شدہ باشد **مولف** عرض کند کہ
بمعنی اوّل ودوم مبدل برہودہ کہ بموحدہ گذشت وآن اسم
مفعول برہودن است واین مبدلش چنانکہ تب وتپ
(اُردو) (۱) بیہودہ بات۔ مونث (۲) وہ کپڑا جس کا
رنگ حرارت آتش سے متغیر ہوگیا ہوگیا۔ مونث۔

پرہون بقول برہان وجامع بروزن
مجنون دائرہ وہر چیز میان خالی را گویند مانند چنبر
وطوق وہالۂ ماہ وامثال آن۔ صاحب ناصری میفرماید کہ
بمعنی محوطہ وحصار نیز آمدہ ودر بای ابجد ہم گذشت **مولف**
عرض کند کہ ہمدرانجا ذکر این کردہ ایم کہ این اصل است وآن
مبدل این چنانکہ اسپ واسب (اُردو) دیکھو برہون۔

پرہیختن بقول برہان بروزن انگیختن بمعنی ادب کردن باشد۔ صاحبان بحر وجہانگیری
ورشیدی وسراج ہم این را آوردہ اند **مولف** عرض کند کہ مزید علیہ ہمان پرہختن کہ بدون

تحتانی گذشت (فرہنگ منظومہ سہ) ہست یاقوت بہرمان پرہیخت ٭ ادب آمد کہ دیوانہ و نگر بیخت ٭ صاحب رشیدی ذکر این و ماضی مطلق و اسم مفعولش کردہ (اُردو) دیکھو پرہیختن

پرہیز بقول برہان و جامع بروزن پرویز (۱) آنست کہ بعربی حذر و احتراز می گویند و نزد محققین اجتناب از ماسوی اللہ و (۲) بمعنی ترس و بیم و نگاہداشت خود از مضرت و (۳) بمعنی تفاوت ہم بنظر آمدہ - صاحب ناصری بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع (منہ لہ) مریض طفل مزاجند عاشقان ورنہ ٭ دوای درد تغافل دوروز پرہیز است ٭ (سعدی لہ) باگرسنگی قوت پرہیز نماند ٭ افلاس عنان از کف تقوی بستاند ٭ صاحب سروری بر معنی اوّل قناعت کردہ - بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ اجتناب از مناہی عموماً و اجتناب بیمار از ناخوردنی خصوصاً و فرماید کہ بالفظ دادن و شکستن و کردن می آید ہم او گوید کہ بمعنی زہد و صلاح ماخوذ است از معنی اوّل (ابو طالب کلیم لہ) دارم دلی کہ ہرگز نشکستہ خاطری را ٭ بیمار گشتہ از غم پرہیز اگر شکستہ ٭ خان آرزو در سراج مجرد معنی اوّل را نوشت **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل اصل است و اسم مصدر پرہیزیدن کہ می آید و دیگر معانی مجاز آن و بہر سہ معنی اسم جامد فارسی زبان معنی دوم و سوم را باعتبار صاحب جامع تسلیم کنیم (اُردو) (۱) پرہیز - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - عذر - احتراز - اجتناب - دوری - علیحدگی - مضر چیزون سے بچنا - بچاو - تقوی - اتقا (۲) ڈر - خوف - مذکر - (۳) تفاوت - مذکر -

پرہیزان بقول سروری اجتناب کنندہ و پرہیزندہ (اثیر الدین اومانی سہ) چہ کنم چارہ

که بی بیمه و موئینه نرم ؛ نامفید است مراد بودن ازان پرہیزان ؛ **مولف** عرض کند که محقق اہل زبان این را اسم جامد دانسته است و قاعدهٔ زبان خود را یاد نداشت که اسم حال است از مصدر پرہیزیدن که می آید و تعریف (اسم حال) بجایش گذشت (**اُردو**) پرہیز کرنے والا (زمانۂ حال میں)

پرہیزانه اصطلاح - بقول بہار و بحر و آنند طعامی که بخورد بیمار دہند و بعربی مزوره خوانند (ملا شیخ علی قمی فائز ــه) بردہ دل را انگست از گردش مستانه ؛ ہست بیمار ترا این مرغ پرہیزانه ؛ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم این را آورده **مولف** عرض کند که بقاعدهٔ فارسی زبان معنی لفظی این لائق پرہیز از قبیل دہقانه و شاہانه و مراد از طعام بیمار (**اُردو**) پرہیزی غذا - مونث - جو بیمار کے لئے مخصوص ہے -

پرہیز دادن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی پرہیز کنانیدن و حکم پرہیز دادن است (دانش مشہدی ــه) باز چون دارم ز خون خوردن دل افگار را ؛ کے توان پرہیز دادن کودک بیمار را ؛ (نظیری نیشاپوری ــه) از شراب سود مندم بخت بد پرہیز داد ؛ مے که می خوردم نمی خوردم غم پرہیز را ؛ (**اُردو**) پرہیز کرانا -

پرہیز داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض کند که بمعنی پرہیز کردن است (ثابت الہ بادی ــه) تائب خورشید تابان تشنگی پرہیز دار ؛ می کنی از صبحدم در کاسۂ گردون حلیب ؛ (**اُردو**) پرہیز کرنا - احتراز کرنا -

پرہیز شکستن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت - صاحب بحر گوید که ترک پرہیز کردن و از پرہیز باز آمدن است

مولّف عرض کند کہ موافق قیاس است
(اثر شیرازی ؎) چنان دلم زشکست دلم بود
خرّم ٭ کہ از شکستن پرہیز خاطر بیمار ٭ (**اُردو**)
پرہیز توڑنا - پرہیز ترک کرنا -

پرہیز فرمودن مصدر اصطلاحی -
صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت
مولّف عرض کند کہ حکم پرہیز دادن است
واحتراز کردن را فرمودن (طالب آملی ؎)
چو نرہا در ریاضت پیشہ بیم شحنۂ عدلش ٭ ہژبر
شیر را پرہیز فرماید ز حیوانی ٭ (**اُردو**)
پرہیز کا حکم دینا -

پرہیز کردن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت - صاحب بحر گوید
کہ حذر کردن از چیز نا موافق **مولّف** عرض
می کند کہ موافق قیاس است (صائب ؎)
سرمہ نتواند بچشم او نگاہ تیز کرد ٭ دیگری بیمار
و می باید مرا پرہیز کرد ٭ (**اُردو**) پرہیز کرنا

پرہیزگار اصطلاح - بقول بہار و انند
کنایہ از صالح و متّقی دیگر محقّقین ازین لغت ساکت
مولّف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست بمعنی
صاحب تقوی کہ پرہیز بمعنی تقوی گذشت از قبیل کامگار
وستمگار (**اُردو**) پرہیزگار - بقول آصفیہ - فارسی
متّقی - گناہون سے کنارہ کرنے والا - مجتنب -

پرہیزیدن بقول بحر بفتح اوّل و یاے
مجہول (۱) حذر و احتراز کردن و (۲) ترس
وبیم نمودن و نگاہداشتن خود را از مضرات
و (۳) پارسائی نمودن و نزد صوفیہ اجتناب
نمودن از ماسوی اللہ و (۴) تفاوت کردن
فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این
(پرہیزد) صاحبان موارد و انند ہم ذکر این کردہ اند
(نظامی ؎) بہ پرہیزم از روز عذر آوری ٭
بہ پرہیزگاری کنم داوری ٭ (سعدی ؎)
کہ شہوت آتش است از وی بپرہیز ٭ بخود بر
آتش دوزخ مکن تیز ٭ **مولّف** عرض کند کہ

فارسیان بر اسم مصدر راینا یعنی (پرہیز) گزلند بقاعدۂ خود یای معروف زعلامت مصدر دن زیادہ کردہ مصدری وضع کردند کہ اصلی است	معنی اوّل اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آن (اُردو) (۱) پرہیز کرنا (۲) ڈرنا (۳) پارسائی کرنا۔ تقوی کرنا (۴) فرق کرنا۔ تفاوت کرنا۔

پری بقول برہان بفتح اوّل و کسر ثانی و سکون تحتانی (۱) معروف است کہ نقیض دیو باشد و (۲) مخفف پریر ہم کہ مخفف پریروز باشد کہ روز پیش دیروز است (حکیم انوری) حکام بکام انوری بود پری ؛ در روی صنمی بدلبری بود پری ؛ و (۳) مضارع مخاطب پریدن و بضم اوّل (۴) بمعنی پر و مملو بودن (ظہوری در سہ نثر) لافد ار پیشش از پری دریا ؛ پوچ گردد در ش حباب آسا ؛ بہار نسبت معنی اوّل گوید کہ ترجمۂ جن (کذا فی الصراح) و در عرف حال نوعی از زنان جن کہ نہایت خوب رو باشند و مانند ملائکہ بال پر دارند و (۵) نام قماشی در نہایت ملاطفت و ملائمت بسان مخمل خوابگی ہم دارد و رنگہا می باشد کہ از ان مسند و فرش سازند (بیدل) ای بیخبر از کمال روشن گہران ؛ دل صیقل زن نفس بتشویش مران ؛ در کار گہ صفا تنزہ باقی است ؛ فرش است پری بخانۂ شیشہ گران ؛ صاحب سروری بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع۔ صاحب ناصری بہ نسبت معنی اوّل گوید کہ روحانی لطیف ضد جن و از دیگر معانی ساکت۔ صاحب مؤید بر معنی اوّل و سوم و چہارم قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ بیای معروف در اصل بمعنی مطلق جن است و در عرف بمعنی نوعی از جنس جن کہ نہایت خوب رو باشد و بیای مجہول مخفف پریر و از دیگر معانی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است

مرکب از پر و یای نسبت و بمعنی دوم مخفف پرپروز و بمعنی سوم موافق قواعد زبان و بمعنی چہارم یای مصدری زیادہ کردہ اند بر لفظ پر و معنی پنجم ایجاد بہار و از کلام بیدل و سندش نزدید انہمعنی کند کہ بیدل در مصرع چہارم پری را بمعنی اوّل استعمال کردہ و بہار بر معنی لفظی غور نکردہ و از لطف سخن بی خبر (اُردو) (۱) پری ۔ بقول آصفیہ ۔ پروالی ایک قسم کی خیالی مخلوق جس کا چہرہ آدمی کا سا اور پر پرندون سے مشابہ تصوّر کئے گئے ہین ۔ جن ۔ جنّات کی بیوی (۲) پرسون (۳) نواُڑسے (۴) بہرتی ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مونّث ۔ تکمیل ۔ پڑی (۵) ناقابل ترجمہ ۔

پری آمدن استعمال ۔ بقول بہار کنایہ از آسیب پری رسیدن (میر خسرو سہ) چو بیہوش خیالم دید شب می گفت ہمسایہ ؎ کہ امشب باز این دیوانہ را یاد پری آمد ؎ **مولّف** عرض کند کہ محقق نامدار غور نکردہ کہ در شعر بالا (یاد آمدن) است نہ پری آمدن ولیکن ما این مصرع را در نسخ دیگر چنین یافتہ ایم (کہ امشب باز این دیوانہ مارا پری آمد) و ہمزبانان بر معنی ہمغد ہم (آمدن) نقل ہم کردہ ایم و مصدر (آمدن پری) بہ ہمین معنی در ممدود گذشت (اُردو) دیکھو آمدن پری ۔

پر یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ (۱) بالضم بمعنی یافتن چیزی بحالت پری چنانکہ (نثر ملّا جامی علیہ الرحمہ) اسکندر گوش خویش را از جواہر پر یافت ؎ و (۲) بالفتح حاصل کردن پر باشد (جمال اصفہانی سہ) تا کہ باشند خلعت باغ از مہ آذار و دی ؎ گہ دم طاؤس وگہ پرّ عواصل یافتہ ؎ ہر دو موافق قیاس است (اُردو) (۱) بھرا ہوا پانا (۲) پر پانا ۔

پر حاصل کرنا۔

پری افسای اصطلاح۔ بقول برہان وجامع افسون گر یعنی صاحب تسخیر وشخصی که از برای تسخیر جن افسون خواند وصاحبان بحر وبہار بمعنی کاہن نوشته اند۔ صاحب سروری گوید که مراد ف پری سای به ہمان معنی بالا۔ صاحب ناصری گوید که ہمین را پری خوان نیز گویند که بعقیدۂ بعضی پری گرفتگان زا دعا وافسون خوانند **مولف** عرض کند که افسانیدن بالفتح بمعنی افسونگری نمودن ورام کردن بجایش گذشت واین اسم فاعل ترکیبی است وموافق قیاس (**اُردو**) دیکھو افسون گر۔

پر پای ولی اصطلاح۔ بقول بحر وبہار و (خان آرزو در چراغ ہدایت) بضم اوّل وواو مفتوح (۱) نام پیر کشتی گیران (میرنجات ـــہ) بلب زمزمه آرا چه خفی وچه جلی ؛ جرگ را گرم کنید از دم پر پای ولی ؛ صاحبان انند وغیاث گویند که بالضم (۲) لقب پہلوان محمود خوارزمی است وگاہی مراد باشد از پہلوان کہن سال و مشتاق فن کشتی که سرآمد پہلوانان زورخانه بود لہذا ہر کسی که از کشتی گیران دارد زورخانه می شود اوّل قدمبوسی بر پای ولی می کند ازین جہت گاہی از لفظ (پر پای ولی) مجازاً معنی معزز ومکرّم گیرند **مولف** عرض کند که اصل این (بوسه بر پای ولی) باشد که عادت کشتی گیران است که پیش از کشتی بر پای استاد خود که مراد از ولی ہمان است بوسه می زنند و باصطلاح ومحاوره بوسه حذف شده (بر پای ولی) بمعنی استاد قائم ماند بیخبری از ماخذ موحّده را به بای فارسی وبای فارسی را به تحتانی بدل کرد (**اُردو**) (۱) کشتی گیرون کا استاد۔ مذکّر (۲) پہلوان محمود خوارزمی کا لقب۔ مذکّر۔

(الف) **پری بستن** مصدر اصطلاحی۔

(ب) **پری بند** صاحب آصفی ذکر
(ج) **پری بندیدن** الف کردہ از معنی
ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقید کردن جن
و پری باشد بزور افسون و (ج) مرادفش
و (ب) بقول بحر بمعنی افسونگر و مسخر جن - بہار
این را مرادف پری افسای گوید - صاحب
جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ - خان آرزو
در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از پری بندیدن
موافق قیاس (قطران تبریزی سہ) چون
پریداران درخت گل ہمی لرزد ز باد ؛ چون
پری بندان بر و بلبل ہمی افسان کند ؛
(اُردو) (الف) پری کا مقید کرنا تسخیر جن
و پری کرنا (ب) عامل - جن و پری کو مسخر
کرنے والا - افسونگر (ج) دیکھو الف -

پری پیکر اصطلاح - بہار ذکر این کردہ
بر معروف قانع - صاحب انند ہمزبانش -
مؤلف عرض کند کہ بمعنی صورت پری دارندہ
و کنایہ از معشوق - اسم فاعل ترکیبی است **(اُردو)**
پری پیکر - بقول آصفیہ - فارسی - پری چہرہ - پری
رو - نہایت خوبصورت حسین - مراد معشوق

پریچہ اصطلاح - بقول برہان و جہانگیری و سراج و
جامع و رشیدی بروزن دریچہ لیف خرما را
گویند و از ان ریسمان تابند **مؤلف** عرض
کند کہ لیف خرما را اہل ولایت در ہمہ اجزای
درخت بسیار خوبصورت دانند و چہ برای
تصغیر است و کنایہ می نماید - اسم جامد فارسی
زبان باشد **(اُردو)** کھجور کے درخت
کی چھال - مذکر -

پری چہرہ اصطلاح - بقول انند
مرادف پری پیکر کہ گذشت **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس است - اسم فاعل ترکیبی
(حافظ سہ) آن ترک پری چہرہ کہ دوش از
بر ما رفت ؛ آیا چہ خطا دید کہ از راہ خطا

رفتن ہ (اُردو) دیکھو پری پیکر۔

پریخانہ استعمال۔ بقول بہار و انند مسکن پریان (میرزا صائب ؎) دل را نگاہ گرم تو دیوانہ می کند ۔ ہ آئینہ را رخ تو پریخانہ میکند ہ **مولف** عرض کند کہ موافق قیاس است باستعارۂ مکانی را ہم گویند کہ یار دران باشد (اُردو) پریخانہ۔ اس مکان کو بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین جہان پریان ہون اور استعارۃً معشوق کا گھر۔ مذکر۔

پریخوان اصطلاح۔ بقول برہان و سروری و بحر و بہار با خای نقطہ دار و واو معدولہ بروزن پریشان افسونگر و شخصی کہ تسخیر جن کردہ باشد (مولوی معنوی ؎) افسون بخوانم و بر روی آن پری بدم ہ از آنکہ کار پریخوان ہمیشہ افسون است ہ (سلمان ساوجی ؎) درون شیشۂ می آتش است ہمچو پری ہ سمن رخان چمن را اگر پریخوان است (میرزا عبد الغنی قبول ؎) تو پری ہستی و من سعدیِ خودت می خوانم ہ بیتوان سوی من آید کہ پریخوان توام ہ **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ عاملان جن و پری بزور عمل پری را حاضر کنند (اُردو) دیکھو پری بند۔

پری خواندن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی جن و پری را حاضر کردن و کنایہ باشد از سحر و افسون کردن و سند این ہمان اسناد است کہ بر پریخوان گذشت۔ (اُردو) سحر و افسون کرنا۔ پریون کو بلانا۔

پریدار اصطلاح۔ بقول برہان و جامع بفتح اوّل بروزن خریدار (۱) کسی را گویند کہ جن داشتہ باشد و (۲) دختری را کہ افسونگران چیزہا بخوانند و بدو بدمند تا او برقص آید و از ماضی و مستقبل چیزی بگوید و (۳) دیوانہ

ومجنون را ہم گفتہ اند و (۴) جا ومقام دیو را نیز۔ بہار این را (۵) مرادف پریخوان گفتہ۔ (خواجہ جمال الدین سلمان سلہ) ساقی بزم پری جام پریدار بود ؛ چون پریدار کف آورده بلب زان باشد (سیف الدین اسفرنگی ۲ے) بنات چرخ بربستہ بغمزه چشم مردم را ؛ چو گیسوے پریداران بوقت رقص در پرّان ؛ (مولوی معنوی شہ) درعشق سلیمانم من ہمدم مرغانم ؛ من مرد پریخوانم من شخص پریدارم ؛ صاحب بحر بر معنی اوّل و دوم و سوم قانع۔ صاحبان ناصری و سروری بر معنی اوّل و صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی دوم و پنجم اکتفا کرده و برای معنی پنجم ہمان سند مولوی معنوی گرفتہ کہ بالا مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم قناعت فرموده **مولّف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پری دارنده و معنی اوّل و دوم و چہارم و پنجم اصل است و معنی سوم مجاز (**اُردو**) (۱) وه شخص جس کو جن اور پری کا سایہ ہوا ہو (۲) وه لڑکی جسپر عامل نے بزور عمل جن و پری کو دارد کیا ہو۔ مونّث (۳) دیوانہ (۴) دیو و پری کا مقام۔ مذکّر (۵) دیکھو پری خوان۔

پری داری استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی افسونگری **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است یای مصدری بر لفظ (پریدار) زیاده کرده اند (**اُردو**) افسونگری کہہ سکتے ہین۔ مونّث۔

پری داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولّف** عرض کند کہ شامل باشد بر ہمہ معانی مصدری پریدار کہ گذشت دیگر ہیچ (**اُردو**) دیکھو پریدار ہے اس کے تمام مصدری معنون پر شامل ہے۔

پری دخت اصطلاح۔ بقول برہان و مؤید بہ وزن ہمی گفت (۱) نام دختر پادشاہ چین

که سام نریمان عاشق او شده بود و زال از و بهم رسید - صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که (۲) هر دختر پری پرورا توان گفت چنانکه گفته اند (سه) پری دختی پری بگذار ماهی ؛ ؛ بر آئیم نکو دی پادشاهی ؛ مولف عرض کند که موافق خیال است (اُردو) (۱) بادشاہ چین کی لڑکی کا نام (۲) ہر خوبصورت لڑکی - مونث -

پریدن بقول بحر (الف) بفتح اوّل (۱) پرواز کردن و بپرواز آمدن و (۲) تفاخر و تکبّر نمودن و (۳) جستن اندام چنانکه (پریدن چشم و لب) و فرماید که رای قرشت درین مصدر و مشتقّات این گاهی بنا بر رعایت وزن شعر مشدّد هم می آرند و (ب) بضمّ اوّل (۱) پُر و مملو کردن و (۲) پر شدن و (الف) (کامل التّصریف) که مضارع آن پَرد باشد بالفتح و (ب) (سالم التّصریف) یعنی بجز صیغه اسم فاعل و صیغهٔ امر و نهی نیامده بهار گوید که (الف) بمعنی (۴) جدا شدن و دور افتادن هم آمده چون (پریدن سرو) و ذکر معنی سوم هم کرده - صاحب موئید بر معنی اوّل (الف) و معنی اوّل و دوم (ب) قانع - صاحب سوا رو بذکر (الف) و معنی اوّلش گوید که بدین معنی با پریدن هم آمده و ذکر معنی دومش فرموده از امیر خسرو سند دهد (سه) ز مجلس تو پرم من که بلبل سخنم ؛ ؛ پریدن همه مرغان چو از گلستان است ؛ ؛ خسرو هم بهمین معنی گفته (سه) نسترن از روی نکومی پرید ؛ ؛ بلبل و قمری هم از و می پرید ؛ ؛ و بذکر معنی سومش از حکیم زلالی اسناد کرده (سه) در بدیه بینی زنبق ز بوئیش ؛ ؛ پریده دیدهٔ نرگس بسوئیش ؛ ؛ و فرماید که (۵) ریخته شدن چون پریدن دم شمشیر و (۶) شوریده شدن چنانکه خواب از چشم پریدن (صائب سه) گلی گفتم بخواب از گلشن رخسار او چینم ؛ ؛ پرید از چشم خواب از ہائی و ہوی عندلیبانم ؛ ؛ مولف عرض کند که (پر) اسم مصدر (الف) است

بمعنی بال و پر- یای مکسور بقاعدۂ فارسی مرکّب شد میان آن و علامت مصدر دن و معنی اوّل حقیقی است و دیگر ہمہ معانیش مجاز آن و در معنی سوم حرکت کردن ہم داخل است چنانکہ پریدن علم و بیرق و امثال آن - و معنی ششم قائم کردۂ صاحب موارد ضرورت ندارد کہ از سند صائب معنی چہارم پیدا است نہ ششم و اسم مصدر (ب) پُری بالضّم است و ما ہر دو را کامل التّصریف دانیم و پَرَد بفتحتین و بضمّ اوّل و فتح دوم مضارع ہر دو و (بپر) امر حاضر و (مپر) نہی (ب) آمدہ - البتہ در محاورہ مستعمل نیست ولیکن اسم فاعلش پُرندہ بالضّم بہ معنی پر کنندہ مستعمل و بر زبان معاصرین عجم ہم چنانکہ" او پُرندۂ شکم است (اُردو) (الف) (۱) اُڑنا (۲) تفاخر اور غرور کرنا (۳) اندام کا پھڑکنا- پھرکنا (۴) جدا ہونا - دور ہونا (۵) جھڑنا ریختہ ہونا (۶) شوریدہ ہونا (ب) (۱) بھرنا - بھر دینا بمعنی متعدی (۲) بھر جانا - لازم

(الف) **پریدن اعضا** مصادر اصطلاحی-

(ب) **پریدن چشم** صاحب اکسیر اعظم در جلد اوّلش الف را مرضی قرار می دہد کہ بعض اعضای انسان خود بخود حرکت می کند و بر می جہد چنانکہ پریدن چشم و لب و پرّۂ بینی کہ در بعض اوقات خود بخود حرکت دران پیدا می شود بہار نسبت (ب) گوید کہ مرادف ہمان پرواز چشم است کہ بجایش گذشت و سند (پریدن دیدہ) از حکیم زلالی بر معنی سوم (الف پریدن) نقل کردہ ایم - صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) موافق قیاس است بترکیب اضافی و (ب) مصدر (پرواز چشم) است کہ گذشت و صراحت ماخذ و اشارہ این ہم در انجا کردہ ایم (اُردو) (الف) اعضا کا پھڑکنا یا پھرکنا (ب) دیکھو پرواز چشم-

پریدن رگ دل مصدر اصطلاحی-

کنایہ باشد از مسرت و مسرور شدن گویند کہ
چون کسی مسرور شود رگ دل می پرد (ظہوری
ع) ہر دم از شادی رگ دل می پرد ؛ غمزہ اش
نشتر بکاری برگرفت (اُردو) مسرور ہونا۔
خوش ہونا۔

پریدن رنگ مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار تغیر رنگ و رفتن آن (ظہوری
ع) رود بوی مشک و پرد رنگ لعل ؛ ظہوری
محال است تغیر ما ؛ (ولہ ع) بزر اگرچہ ہمہ
کار پر کند رنگی ؛ ز کار خویش نگویم کہ رنگ زر نپرد ؛
مولف عرض کند کہ مجاز معنی حقیقی پریدن
است (اُردو) رنگ اڑنا۔ رنگ اڑ جانا۔
دیکھو باختن رنگ۔

پریدن سر مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
کہ بذیل (پریدن ناخن) بیان کردہ بمعنی دور
افتادن سر و بریدہ شدنش باشد **مولف**
عرض کند کہ چون سر از تن بہ تیغ جدا شود خود بخود
حرکت می کند پس فارسیان این را از قبیل پریدن
چشم و گوش اصطلاحی قرار دادہ یعنی پریدن
شدن سر (اُردو) سر تن سے جدا ہونا۔

پریدن گوش مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر از قبیل پریدن چشم کہ عبارت از اشتیاق
بود **مولف** عرض کند کہ شوق چیزی پیدا
شدن است فارسیان گویند کہ چون اشتیاق
چیزی در دل باشد علامت آنست نرمہ گوش
مشتاق می پرد یعنی خود بخود حرکت می کند و این
از قبیل پریدن چشم است (اُردو) کان پھڑکنا
یہہ محاورہ نہیں ہے بلکہ ترجمہ ہے۔ فارسیون
نے (پریدن گوش) کو علامت شوق کے معنون
مین استعمال کیا ہے یعنی انکا خیال ہے کہ جب
کسی چیز کا اشتیاق دل مین ہوتا ہے تو لو
خود بخود پھڑکتی ہے۔

پریدن ناخن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر رفتن ناخن بضرب چوب و امثال آن

خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ۔ (سلیم ؎) رحمت خود می دہد ہر کس دل آزاری کند ؛ چوب گل ما می خوریم و ناخن گل می پرد ؛ **مولف** عرض کند کہ چون ضربی از چوب بناخن رسد و ناخن از انگشت جدا شود فارسیان استعمال این اصطلاح می کنند (اُردو) ناخن پر چوٹ لگ کر انگلی سے نکل پڑنا۔ جدا ہونا۔

پری دیدار اصطلاح۔ بقول بہار رو انند۔ مرادف پریرخ و فرماید کہ ہر کدام معروف **مولف** عرض کند کہ کنایہ باشد از معشوق۔ موافق قیاس است۔ اسم فاعل ترکیبی بمعنی کسی کہ دیدار پری یعنی صورت پری دارد (اُردو) معشوق۔ مذکر۔

پریر اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و موید بر وزن حریر روز پیش از دیروز کہ روز سیم است (حکیم انوری ؎) پریر وقت سحر چون نسیم باد شمال ؛ ہمی رساند بار وح بوی عنبر تر ؛ **مولف** عرض کند کہ مخفف پریروز است کہ می آید (اُردو) پرسون۔ روز گذشتہ کے پہلے کا دن۔ مذکر۔

(الف) پری رخ اصطلاح۔ بہار ذکر (الف و ج) کردہ از

(ب) پری رخسارہ

(ج) پری رو معنی ساکت و صاحب انند نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از معشوق است **مولف** عرض کند کہ ہر سہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس (اُردو) یہہ تینون الفاظ بمعنی معشوق بقاعدۂ فارسی اردو مین مستعمل ہین۔ مذکر

پریروز اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند روز پیش از روز گذشتہ را گویند (صائب ؎) تا پریروز شکرخند و نمید انستی ؛ این زمان صاحب چندین شکرستان شدۂ ؛ **مولف** عرض کند کہ پری مخفف پریدہ باشد بعض معاصرین عجم می گویند کہ فارسیان نسبت ایّام سہ قسم استعمال کنند روان۔ دوان۔ پران۔ روان

برای روز حال و دوّان برای روز گذشته و آینده
و پرآن برای روز ما قبل گذشته و این آینده مقصود
شان این است که دوّان متصل است از روان
و پرآن دور است از روان پس روزی که پدیده ما قبل
دی روز باشد و دی هم مخفف دویده است که
صراحتش بر (دیروز) کنیم و پرپریر که گذشت مخفف
این است و جا دارد که این را مبدّل پاروز
دانیم که الف بدل شد به تحتانی چنانکه حسّاب و
حسیب و صراحت معنی پر ایجابش گذشت و
همین ماخذ آخر بهتر از اوّل است (اُردو)
پرسون - دیکھو پرپر - مذکّر -

پرپیز بقول برهان و جهانگیری و جامع و مؤید
با تحتانی مجهول بروزن مویز (۱) فریاد و فغان
و (۲) سبزه که در کنار جوی و رود خانه و تالاب
و جای آب بسیار بروید و (۳) پرویز یعنی آرد بیز
هم (علی فرقدی ـه) از پریزت چنان بلرزد
کوه ۞ که زمین بو جهن بلرزاند ۞ صاحب ناصری
پریز بمعنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که بمعنی قریز
است و بمعنی سوم مخفف پرویزن صاحب رشیدی
بر معنی سوم ایستاده قانع **مؤلّف** عرض کند
که بمعنی اوّل و دوم اسم جامد و قریز که بمعنی دوم
می آید مبدّل این و بمعنی سوم مخفف (اُردو)
(۱) فریاد - فغان - مؤنث (۲) سبزه - مذکّر
(۳) دیکھو پرویزن -

پریزاد اصطلاح - بقول بحر بمعنی زادهٔ
پری و حسین و جمیل بهار بر معروف قانع -
مؤلّف عرض کند که بمعنی حقیقی مستعمل است
و کنایه باشد از معشوق (اُردو) پریزاد -
مذکّر - معشوق -

پریزبان اصطلاح - بقول بحر شخصی را
گویند که آرد می بیزد **مؤلّف** عرض کند که از
قسم نگاه بان و ساربان که اصل این پرویز بان
بود واو بکثرت استعمال حذف شد معاصرین عجم
بر زبان ندارند و دیگر محققین هم ازین ساکت

(اُردو) آٹا چھاننے والا۔

پریزن بقول برہان وجہانگیری ورشیدی وموید وجامع بروزن کشیدن مخفف پرویزن آرد بیز باشد **مولّف** عرض کند کہ موافق قیاس است باعتبار جامع کہ محقق اہلزبان است اعتبار را شاید (**اُردو**) دیکھو پرویزن۔

پریان اصطلاح ـ بقول بحر بہ تحتانی بعد زای ہوّز مرادف پریزبان کہ بہ موحّدہ بہ نجم گذشت **مولّف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد کہ مبدّل پریزبان باشد چنانکہ بالبوس وبالیوس (**اُردو**) دیکھو پریزبان۔

(الف) **پریزیدان** اصطلاح ـ صاحب بول چال نسبت (الف) گوید کہ بمعنی صدرنشین

(ب) **پریزیدن** مجلس است وصاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار (ب) را بہ ہمین معنی گفتہ **مولّف** عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق ہر دو می کنند مفرّس است از لغت انگلیسی (پریزیڈنٹ بہ دال وتای ہندی) فارسیان حال بہ تبدیل وحذف واضافہ این را مفرّس کردند دیگر ہیچ (**اُردو**) مجلس کا صدر نشین ـ پریسیڈنٹ ؎

پریسال اصطلاح ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ دو سال گذشتہ را گویند و فرماید کہ آنرا پیرار نیز گویند **مولّف** عرض کند کہ اصل این پراسال است و مابصراحت ماخذش اشارۂ این ہم کردہ ایم تعریف انند خوش نمی نماید فارسیان سال پیوستہ یعنی ماقبل سال گذشتہ را گویند از قبیل پریروز دپری شب (**اُردو**) دیکھو پراسال۔

(الف) **پری سای** اصطلاح ـ الف

(ب) **پری سودن** بقول برہان و

بحر و بہار و سروری مخفف پری افسای که تسخیر کنندهٔ پریان باشد (استاد لیبی ـــه) گہی چو مرد پری سای گرد نہ گون صور ؛ ہمی نماید زیر نگینۂ لبلاب ؛ صاحب آصفی ذکر (ب) کرده وہمین سند لیبی را آورده **مؤلف** عرض کند که مصدر (الف) است بمعنی افسون کردن و تسخیر جن و پری نمودن (**اُردو**) (الف) دیکھو پری افسای (ب) دیکھو پری افسائیدن ـ

پری سوز
اصطلاح ـ بقول برہان و جہانگیری و بحر و بہار و ناصری و جامع و سراج و انند نام دیری و معبدی بود در زمان خسرو پرویز و بعضی گویند نام مقامی است که شیرین از وشت الجوک بانجا رفت (نظامی ـــه) از انجا تا دیر پری سوز ؛ پرید ندی پریرویان دران روز ؛ **مؤلف** عرض کند که سامعین را ہم نسبت ماخذ این گویند که این ہر دو مقام یکی است که معبد فارسیان بود و شہرت این داشت که ہر دیو و پری گرفته که انجا می رفت و به دیر پری منسوب بود او نجات می یافت (**اُردو**) پری سوز ـ مذکر پارسیون کے ایک معبد کا نام جس کا یہہ اثر کہا جاتا ہے کہ جس کسی کو جن و پری کا سایا ہوا اس کو اس مقام پر لیجانے سے سایہ دفع ہو جاتا ہے ـ افسوس ہے کہ اس مقام کی نسبت صراحت مزید نہو سکی ـ

پریش
بقول برہان بروزن فریش مخفف پریشان و بمعنی (۱) افشاندن و پریشان کردن آمده ـ صاحب جہانگیری نسبت معنی اوّل می فرماید که بمعنی پریشان و (۲) امراز پریشان کردن و (۳) بمعنی پریشان کننده (حکیم سنائی ـــه) در خموشی نبوده لہو اندیش ؛ گاه گفتن نبود لغو پریش ؛ صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم و سوم گوید که (۴) بمعنی پریشانی ہم آمده (حکیم انوری ـــه) باد بر سدهٔ تو می نرسد که باد فکرت نه باد خاک پریش ؛ (شمس فخری ـــه)

اگر که در سر زلف بتان ز باد صبا ٭ نماند در همه
ملکش دگر مجال پریش ٭ صاحبان ناصری و رشیدی
معنی چهارم را گذاشته‌اند که هر سه معنی کرده‌اند
صاحب جامع فرماید که بمعنی پریشان و پریشانی
و پریشان کردن و امر و اسم فاعل. خان آرزو
در سراج می فرماید که بکسرتین پریشان کننده و
امر پریشان کردن و بر نیفیاس پرشدن و شنیده
مؤلف عرض کند که همه محققین بالاسکندری
نخورده اند ولی به حقیقت نبرده اند این بمعنی اول
مخفف پریشان است و اسم مصدر پریشیدن
که می آید و بمعنی دوم امر حاضر پریشیدن و بمعنی سوم
اصلا نیامده و تا آنکه امر حاضر با اسمی مرکب نشود
افاده معنی فاعلی نمی کند و بمعنی چهارم حاصل بالمصدر
پریشیدن است بمعنی پریشانی مخفی مباد که این
اسم مصدر مخصوص برای معنی لازم است و
(پریشان) برای متعدی و تصرفی که در مصادر
می نماید نتیجه محاوره باشد که صراحتش در مصادر
کنیم (اُردو) (۱) دیکھو پریشان (۲) پریشیدن
کا امر حاضر- دیکھو پریشیدن (۳) نا قابل ترجمه
(۴) دیکھو پریشانی- مونث-

پریشان بقول سروری (۱) پراگنده و
متفرق (سعدی ـه) پریشان کن امروز گنجینه
چست ٭ که فردا کلیدش نه در دست تست ٭
و (۲) پرآزرده و مشوّش نیز (دله ـه) بخندید
و گفت ای دلارام جفت ٭ پریشان مشو زینما
پریشان که گفت ٭ بهار بند کر معنی اول گوید که بالفظ
داشتن و شدن و کردن مستعمل **مؤلف**
عرض کند که اسم مصدر پریشانیدن است که
بجایش می آید هر دو معنی یکی است برای چیزی
و کسی و استعمال این با مصادر در ملحقات می آید
مخفی مباد که اگر چه پریش و پریشان هر دو اسم
مصدر پریشیدن و پریشانیدن است لیکن
پریش برای لازم مخصوص و پریشان برای متعدی
و تصرفی که در معنی مصادر است نتیجه محاوره باشد

که صراحتش بمصادر کنیم (اُردو) پریشان -
دیکھو افشردل -

پریشان اختلاطی استعمال - بہار
ذکر (پریشان اختلاط) کرده از معنی ساکت -
صاحب انند نقل نگار بہار **مولف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که صحبت
و اختلاط او پریشان باشد و از ہمین است -
(پریشان اختلاطی) بزیادت یای مصدری
بمعنی آشنائی که مستقل نباشد و دران پریشانی
نماید (صائب ؎) این پریشان اختلاطیہا
بکل بیگانگی است ٭ آشنای خود نه ناآشنا
می بایدت ٭ (**اُردو**) پریشان صحبت - وه
اختلاط جس مین اطمینان نه ہو -

پریشان افتادن استعمال - بمعنی
پریشان بودن و پریشان واقع شدن **مولف**
عرض کند که موافق قیاس است (ظہوری ؎)
جمع آن دل که ز آغاز پریشان افتد ٭ سر آن
سر که ز فکر سر و سامان افتد ٭ (**اُردو**) پریشان
ہونا - پریشان واقع ہونا -

پریشان بر آمدن استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف** عرض
کند که بحالت پریشانی بیرون آمدن است -
(فقیر دہلوی ؎) شاید بزلف خویش گرفتار
شده فقیر ٭ ز آئینه خانه یار پریشان بر آمده ٭
(**اُردو**) حالت پریشانی مین باہر آنا - پریشان آنا

پریشان بستن دستار استعمال - درست
بسته نشدن دستار بلکه پریشانیش بمعنی حقیقی
است **مولف** عرض کند که موافق قیاس
است (ظہوری ؎) کاکل از ہر جا سرے
بر کرد خلقی گشته جمع ٭ ہیچ واقف از پریشان
بستن دستار نیست ٭ (**اُردو**) پگڑی کا پریشانی
کے ساتھ باندھا جانا -

پریشان بودن استعمال - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مولف**

(۲۷۰)

عرض کند کہ بحالت پریشانی بودن است۔ (آذرای اسفرائینی ؎) گر رسیدی بہ خم طرۂ او دست مرا ٭ کی چنین خاطر مجموع پریشان بودی ٭ (اُردو) پریشان رہنا۔ پریشان ہونا۔

پریشان جلوہ اصطلاح۔ بہار بذیل پریشان ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولف** عرض کند کہ قلب اضافت جلوۂ پریشان باشد بمعنی جلوۂ کہ پریشانی دارد (بیدل ؎) تو زینت محفل پریشان جلوہ است از حسن ہرجائی ٭ شکستن کو کہ پروازی دہد آئینہ ما را ٭ (اُردو) جلوۂ پریشان بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین یعنی وہ جلوہ جو پریشان ہو۔

پریشان حال استعمال۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی سراسیمہ و مضطرب **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ حال او سراسیمہ باشد و پریشان یعنی کسی کہ حالت پریشان دارد (اُردو) پریشان حال وہ شخص جو بہت سراسیمہ اور مضطرب ہو۔

پریشان خاطر استعمال۔ بہار ذکر این بذیل پریشان کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ دل او پریشان است۔ مرادف (پریشان حال) کہ بجایش گذشت۔ موافق قیاس (صائب ؎) برق آفت در کمین خرمن جمعیت است ٭ تا پریشان خاطرم خاطر پریشان نیستم ٭ (اُردو) پریشان خاطر۔ کہہ سکتے ہین۔ دیکھو پریشان حال۔

(الف) **پریشان خرام** اصطلاح۔
(ب) **پریشان خرامیدن** بہار ذکر (الف) بذیل (پریشان) کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقلش برداشتہ **مولف** عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ خرام او پریشان است یعنی بہ پریشانی می خرامد صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت

سوتّفت عرض کند که به پریشانی خرامیدن و
بناز و عشوه و بیراه رفتن باشد (صائب ؎)
گردیده است بسکه قدم گاه خضر سبز ٭ روی زمین
ز سرو پریشان خرام ما ٭ (اُردو) (الف)
پریشان خرام اس شخص کو بقاعدۂ فارسی کہہ
سکتے ہین جو پریشانی کے ساتھہ خرام ناز کرے
(ب) پریشانی کے ساتھہ خرام کرنا۔

پریشان خرج استعمال بہار بدیل
پریشان ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف**
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی
که خرج او پریشان باشد و از ہمین است (پریشان
خرجی) بزیادت یای مصدری بمعنی پریشانی
در خرج (میرزا رضی دانش ؎) ہیرزی داشتن
کستان بنشین و خون کن در جگر ٭ جمع کن دل
از پریشان خرجی مژگان من ٭ (اُردو)
پریشان خرج وہ شخص جس کا خرج پریشان ہو
اسم فاعل ترکیبی۔

پریشان داشتن استعمال صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف**
عرض کند که بمعنی پریشان کردن است موافق
قیاس (صائب ؎) ز اقبال جنون خورشید
روئی در نظر دارم ٭ که مغز صبح را دارد پریشان
جوش سودائیش ٭ (اُردو) پریشان رکھنا
پریشان کرنا۔

پریشان دماغ استعمال بہار بدیل
پریشان ذکر این کردہ از معنی ساکت **مولّف**
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی
که دماغ او پریشان باشد و مطمئن نباشد (طالب
آملی ؎) جنون عشق پریشان دماغ کرد مرا ٭
چنانکه بوی گل از بوی او نمیدانم ٭ و از ہمین
است (پریشان دماغ کردن کسی را) بمعنی
پریشان کردنش (اُردو) پریشان دماغ۔
بقاعدۂ فارسی وہ شخص جس کا دماغ پریشان
ہو اور مطمئن نہ ہو۔

پریشان رای استعمال۔ بہار ذکر این بذیل پریشان کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ رای او پریشان وصائب الرای نباشد واز ہمین است (پریشان رائی) بزیادت یاے مصدری بمعنی پریشانی رای (طالب آملی ے) نگاہ پیمانہ کشی گاہ عزائم خوانی ؎ ای عنان گیر ہوس این چہ پریشان رائی است ؎ (اُردو) پریشان راے بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کی راے پریشان ہو اور اسی سے ہے (راے کی پریشانی) (پریشان رائی) (پریشانی راے) مونث۔

پریشان رقم استعمال۔ بہار ذکر این بذیل پریشان کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی کسی کہ تحریرش پریشان باشد (صائب ے) آنراکہ زحرفش نتوان سربدرآورد ؎ در پردۂ دل زلف پریشان رقمی ہست ؎ (اُردو) پریشان رقم بقاعدۂ فارسی وہ شخص جس کی تحریر ہین پریشانی ہو۔

پریشان روزگار استعمال۔ بہار ذکر این بذیل پریشان کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ کسی کہ پریشان باشد دلیل وبہار نشاط بہ پریشانی بگذرد (بیدل ے) پریشان روزگار آشفتگی را دوست میدارد ؎ سنر دگر زلف سازدواز دلم تعویذ بازوئی ؎ (اُردو) پریشان روزگار بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو دن رات پریشان رہے۔

پریشان ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت **مولف** عرض کند کہ بمعنی پریشان کردن است (حزین اصفہانی ے) کلاہ از سرفگن تا طرۂ مشکین فرو ریزد ؎ پریشان ساز کاکل را کہ مشک چین فرو ریزد ؎ (ظہوری ے) کمند قادر انداز ان ندارد

چین گیرائی ؎ شود گر جمع صد کاکل پریشانم نمیاید ؎ (اردو) پریشان کرنا۔

پریشان سخن استعمال۔ بہار ذکر این بذیل پریشان کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ سخن او پریشان باشد یعنی پریشان گوی و پریشان بیان (صائب ؎) شانہ را دست شد از بی ادبی خشک اینجا ؎ منہ انگشت بگفتار پریشان سخنان ؎ (اردو) پریشان سخن۔ پریشان گو بقاعدۀ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو پریشان باتین کرے۔

پریشان سفر استعمال۔ بہار بذیل پریشان ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسے کہ سفر او پریشان و بیک سلسلہ نباشد (صائب ؎) ما پریشان سفران قافلۂ سیلابیم ؎ چہ خیالست کہ افتد خبر از مادریشی ؎ (اردو) پریشان سفر بقاعدۀ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کا سفر ایک سلسلہ مین نہو۔

پریشان سیر استعمال۔ بہار بذیل پریشان ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف پریشان سفر باشد کہ گذشت و موافق قیاس (اسم فاعل ترکیبی) است (صائب ؎) پریشان سیر ناقوسی ز دل در آستین دارم ؎ کہ آوازش برآید ہر دم از بتخانۂ دیگر ؎ (اردو) پریشان سیر بقاعدۀ فارسی کہہ سکتے ہین (دیکھو پریشان سفر)

پریشان شدن استعمال۔ بہار بذیل پریشان ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی پریشان گردیدن لازم پریشان ساختن و کردن است (میرزا بیدل ؎) حاصل گرد جہان گشتن ہمان بی حاصلی است ؎ چرخ را از صبح مغز سر پریشان می شود ؎ (اردو) پریشان ہونا۔

(۱) **پریشان شدن حکم**
(۲) **پریشان شدن دفتر** استعمال (۱ و ۲) بہار ذکر این

(۳) پریشان شدن مغز بذیل پریشان کرده **مؤلف** گوید که همان پریشان شدن است که بجایش گذشت و دریجا اضافت آن بسوی حکم و دفتر و مغز است و بس بمعنی حقیقی۔ صاحب آصفی بر (۱) گوید که کنایه باشد از بیجا نوشته شدن حکم و بی ربط بودن آن۔ و صاحب بحر هم ذکر (۱) به همین معنی کرده و همچنین پریشان گشتن مرادفش (اشرف ۵) کاکلش در جلوه آمد زلف چون کاری نساخت ؛ حکم قتل من پریشان گشته بود از سرنوشت ؛ (بیدل ۵) راز دل گل می کند چون غنچه از بادنفس ؛ بیدل از شیرازه این دفتر پریشان می شود ؛ سند (۳) بر (پریشان شدن گذشت **(اردو)** (۱) پریشان حکم دیا جانا (۲) دفتر پریشان اور پراگنده هونا (۳) مغز پریشان هونا۔

پریشان طره استعمال۔ بهار بذیل پریشان ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشان کاکل۔ اسم فاعل ترکیبی است و کنایه باشد از معشوق (ظهوری ۵) پریشان طرّگان از دانهٔ خال ؛ جهان مردمک در دام دارند ؛ **(اردو)** پریشان طره بقاعدهٔ فارسی کهه سکتے هین۔ وه شخص جس کی کاکل پریشان هو کنایه هے معشوق سے۔ مذکر۔

پریشان کار استعمال۔ بهار ذکر این بذیل بپریشان کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که کار پریشانی کند۔ (میرخسرو ۵) زر در دمن دلت هم سوی رحمت میکشد لیکن ؛ ز بی سامانی بخت پریشان کار می ترسم ؛ **(اردو)** پریشان کار بقاعدهٔ فارسی اس شخص کو کهه سکتے هین جس کے کامون مین پریشانی هو۔

پریشان کاکل استعمال۔ بهار ذکر این بذیل پریشان کرده از معنی ساکت صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل

ترکیبی است بمعنی کسی که کاکل پریشان باشد مراد از معشوق
پریشان طرّه و کنایه از معشوق (اردو) پریشان
کاکل بقاعدهٔ فارسی معشوق کو کہہ سکتے ہیں جس کی
کاکل پریشان رہتی ہے۔ مذکر۔

پریشان کده اصطلاح - بہار گوید که از عالم
می کده و تنگده نیست که به قلب اضافت باشد بلکه
به تقدیم صفت بر موصوف است ای خانهٔ پریشان
و خراب (اسیر ۵) در پریشان کدهٔ یاس بود
فیض رسا چو سایهٔ بید خوش آینده شمالی دارد چو
مؤلف عرض کند که بمعنی پریشان مقام قلب
اضافت توصیفی است (اردو) مقام پریشان
یعنی مقام خراب۔ مذکر۔ یعنی گری ہوئی عمارت مؤنث

پریشان کردن استعمال - صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که مرادف پریشان ساختن بمعنی پراگنده کردن
و اضافت این می شود بسوی چیزها چنانکه پریشان
کردن خاطر و دل و غیر ذلک (سعدی ۵)
که بر خاطر پادشاهان غمی ٭ پریشان کند خاطر عالمی
۵ (اردو) پریشان اور پراگنده کرنا۔

پریشان کردن سیم و زر - مصدر اصطلاحی
بقول بحر داد و دهش و ریزش سیم و زر **مؤلف**
عرض کند که موافق قیاس است و از ریزش
مقصود صاحب بحر جز این نباشد که بخشش و نثار
بر سر مخاطب (اردو) داد و دہش کرنا سیم
و زر کا نثار کرنا۔

پریشان گرد اصطلاح - بهار ذکر این
بذیل پریشان کرده و سندی از میرزا رضی دانش
آورده صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض
کند که بخیال ما نظر به سند دانش گرد به کاف
فارسی و فتح آن امر حاضر گردیدن
بمعنی گردش کردن است و (پریشان گرد)
بمعنی سروش کننده به پریشانی (۵) در
بیابان هم تنهائی کجا داریم ما ٭ گرد باد آنجا ز
یاران پریشان گرد ماست ۵ (اردو)

پریشان پھرنے والا ۔

پریشان گردانیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی پریشان کردن است (حسن غزنوی ؎) اگر گنجی بدست آرد فراہم کرده چون پروین ٭ ز بخشش چون بنات النعش گردانَد پریشانش ٭ (اردو) پریشان کرنا ۔

پریشان گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشان شدن است (شمسی بدخشی ؎) کاکلت چند بگرد مه تابان گردد ٭ بسر خود مگذارش که پریشان گردد ٭ (ظهوری ؎) همت بگمارد که نگردید پریشان ٭ جمع آمده درکام و زبان ملتمسی چند ٭ (اردو) پریشان ہونا ۔

پریشان گریه اصطلاح ۔ بهار ذکراین بذیل پریشان کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی گریه کننده به پریشانی و پریشان حال گریه کنان (میرزا محمد زمان راسخ ؎) جنون بمعموره و ویرانهٔ چند پریشان گریهٔ دیوانهٔ چند ٭ (اردو) پریشان رونے والا ۔

پریشان گشتن استعمال ۔ بهار بذیل پریشان ذکراین کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشان شدن است و مرادف پریشان گردیدن چنانکه پریشان گشتن حکم و پریشان گشتن دستار و پریشان گشتن کسی (محمد سعید اشرف ؎) کاکلش در جلوه آمد زلف چون کاری نساخت ٭ حکم قتل من پریشان گشته بود از سر نوشت ٭ (صائب ؎) که یک گل از چمن روزگار بر سر زد ٭ که همچو صبح پریشان نگشت دستارش ٭ (اردو) پریشان ہونا ۔ دیکھو پریشان شدن و گردیدن ۔

پریشان گفتگو استعمال ۔ بهار ذکراین بذیل پریشان کرده ازمعنی ساکت و صاحب انند

نقل نگارش مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی که سخن او پریشان باشد و گفتگو به پریشانی کند مرادف (پریشان سخن) که گذشت (صائب ہ) پریشان گفتگوئی کز خط تسلیم سرپیچد ؎ بهل تا از رگ گردن طنابش در گلو باشد ؎ (اردو) دیکھو پریشان سخن ۔

پریشان گفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که کنایه از پریشانی گفتگوے کسی است ۔ دیگر ہیچ ۔ (تاثیر اصفهانی ہ) بزلفش داشتم عرض تمنائی واز دہشت ؎ پریشان آنقدر گفتم که مطلب از میان گم شد ؎ (اردو) پریشان گفتگو کرنا ۔ پریشان سخن ہونا ۔

پریشان گو استعمال ۔ بقول بحر آنکه سخنان بی معنی گوید ۔ بهار بذیل پریشان ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و مرادف پریشان سخن و پریشان گفتگو (عرفی ہ) من پریشان گوی سهو اندیش و سودا هرزه دوست ؎ من بسودا مانم و ماند بمن سودای من ؎ (اردو) دیکھو پریشان سخن ۔

پریشان ماندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بحالت پریشانی بودن است (قاسمی گونابادی ہ) بدوران او کس پریشان نماند ؎ پریشان بجز زلف خوبان نماند ؎ (اردو) پریشان رہنا ۔

پریشان مغز استعمال ۔ بمعنی پریشان دماغ است و اشاره این بر پریشان شدن گذشت که بهار بذیل پریشان نقلش کرده مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو) پریشان دماغ ۔ وہ شخص جس کا دماغ پریشان ہو ۔ پریشان حال ۔ پریشان

پریشان مو استعمال ۔ بهار ذکر این بذیل پریشان کرده از معنی ساکت و صاحب انند فریدیه علیه این (پریشان موی) را قائم کرده مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است از قبیل پریشان کاکل

کہ گذشت (اردو) پریشان مو کہہ سکتے ہین وہ شخص جس کے بال پریشان ہون ۔

پریشان نالہ استعمال ۔ بہار ذکر این بذیل پریشان کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است مراد از کسی کہ نالہ ہای پریشان کند (میرزا معز فطرت ؎) جنونم گوش شہرت شد بدامن چون کشم پا پا را ؎ پریشان نالۂ عشقم خبر کن کوہ و صحرا را ؎ (اردو) پریشان نالہ بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو پریشانی سے نالہ و فغان کرے اور جس کا نالہ پریشان ہو ۔

پریشان نظر استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و گوید کہ مرادف پریشان نگاہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و مراد از کسی کہ نظر بہ پریشانی کند (صائب ؎) خوب کردی کہ رخ از آیینہ پنہان کردی کہ بہ پریشان نظری قابل دیدار تو نیست ؎ (اردو) پریشان نظر اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو نگہ نہ جمائے اور پریشان نگاہ ہو ۔

پریشان نغمہ استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش ۔ مؤلف عرض کند کہ کسی کہ نغمۂ او پریشان باشد موافق قیاس است از قبیل پریشان سخن (اردو) پریشان نغمہ اس شخص کو کہہ سکتے ہین جو پریشانی کے ساتھ نغمہ کرے ۔

پریشان نفس اصطلاح ۔ بہار بذکر این گوید کہ معروف و انند نقل بر دارش مؤلف عرض کند کہ مراد از پریشان طبیعت کہ در کاری مستقل نباشد معنی متلوّن اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎) بحچہ تقصیر جو آئینۂ روشن یارب ؎ تختۂ مشق پریشان نفسانم کردند ؎ (اردو) متلوّن ۔ یعنے وہ شخص جس کی طبیعت مین استقلال نہو ۔ بقاعدۂ فارسی پریشان نفس بھی کہہ سکتے ہین ۔

پریشان نگاه استعمال ـ بهار ذکر این کرده از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس و مرادف پریشان نظر که گذشت (صائب ۵) فریب چشم پریشان نگاه او مخورید که در دو روز هزار آشنا گرفت و گذاشت (اردو) دیکھو پریشان نظر ـ

پریشان نوشتن استعمال ـ صاحب آصفی می فرماید که بمعنی بی ربط نوشتن است **مؤلف** عرض کند که از قبیل پریشان گفتن (لا ادری ۵) ننوشته هیچکس چو من اوصاف زلف تو جمعی نوشته اند و پریشان نوشته اند (اردو) پریشان لکھنا ـ پریشان نگاری کرنا ـ

پریشان نویسی اصطلاح ـ بهار گوید که (۱) بمعنی بی ربط نوشتن و (۲) باصطلاح منشیان متاخر طرزیست خاص در نوشتن انشا و آن بسیار دقیق است و مدح است نه قدح و بسند این همان سند لا ادری آورده که پریشان نوشتن گذشت صاحب بحر در معنی دوم نقل نگارش خان آرزو در چراغ هدایت ذکر معنی دوم کرده **مؤلف** عرض کند که حاصل بالمصدر (پریشان نوشتن) است بمعنی اوّل و معنی دوم هیچ و خلاف محاوره و طبع آزمائی همه محققین هند نژاد (اردو) (۱) پریشان نگاری ـ حاصل بالمصدر (۲) ناقابل ترجمه ـ

پریشانی بقول بهار و انند معروف و فرماید که با لفظ کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که یای مصدری بر لفظ پریشان زیاده کرده اند برای معنی مصدری یعنی اضطراب و پراگندگی و اسم مصدر و حاصل بالمصدر پریشانیدن است که می آید و استعمال این با مصادر متعدده در ملحقات عرض کنیم هیچ تخصیص با مصدر کشیدن نیست (اردو) پریشانی بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مؤنث

اضطراب - انتشار - پراگندگی - سرگردانی -
فکرمندی - تردد - مصیبت - بپت -

پریشانی بردن مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشانی کشیدن است و مبتلای پریشانی شدن (فغانی شیرازی ؎) خوابت بروز چهره پریشانی خمار ؎ دارد لبت نشانهٔ دندان چو می کنی ؎ (اردو) پریشانی مین مبتلا ہونا -

پریشانی داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشان بودن است (شمس شهرستانی ؎) نمی دانم چرا گردون بکام من نمی گردد ؎ اگر علیم پریشانی است زلف یار هم دارد ؎ (اردو) پریشان ہونا - حالت پریشانی مین ہونا -

پریشانیدن بقول بحر بفتح اول و یای معروف (۱) بدحال و بیخود و پریشان گردانیدن و (۲) پریشان شدن و بیخود گشتن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این (پریشاند) صاحب مؤید این را مرادف پریشیدن بهمه معانیش گفته **مؤلف** عرض کند که حقیقةً این مصدر متعدی است و پریشیدن لازم و اسم مصدر این پریشان و حاصل بالمصدرش (پریشانی) باشد ولیکن در محاوره استعمال این بمعنی لازم هم شده باشد که معنی دوم قائم شد ولیکن سند استعمال این بمعنی دومش از نظر ما نگذشت صاحب موارد هم که محقق مصادر است بر معنی اول قانع - (اردو) (۱) بدحال و پریشان کرنا - (۲) پریشان ہونا -

پریشانی ریختن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر شدن پریشانی است (ظهوری ؎) کی گذارد خاطر جمع از برای هیچ جمع ؎ زین پریشانی که از زلف پریشان تو ریخت ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) پریشانی ظاہر ہونا -

پریشانی کردن مصدر اصطلاحی - صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشان شدن است (عرفی ؎) نی وزد زجهان باد بر دلم هرگز ٭ که زلف شاهد طبعم کند پریشانی ٭ (اردو) پریشان ہونا۔

پریشانی کشیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مبتلاے پریشانی شدن است۔ بهار بذیل پریشان اشارهٔ این کرده (صائب ؎) این پریشانی دل از فکر پریشان می کشد ٭ قطرهٔ ما خویش را گر جمع سازد گوهر است ٭ (اردو) پریشانی میں مبتلا ہونا۔ پریشان ہونا۔

پریشانی گرفتن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پریشان شدن و مبتلای پریشانی گردیدن است (مجیر بیلقانی ؎) ربود چشم من از لعل تو گهر ریزی ٭ گرفت زلف تو از کار من پریشانی ٭ (اردو) پریشان ہونا۔ مبتلای پریشانی ہونا۔

پری شب اصطلاح۔ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ شب پیش از شب گذشته **مؤلف** عرض کند که حقیقت و ماخذ این بر (پریروز) بیان کرده ایم (اردو) شب پیوسته۔ مؤنث۔

پریشید بقول برہان و سروری و مؤید بمعنی پریشان کند و پراگنده سازد (حکیم سنائی ؎) مرد بد دل خیانت اندیشد ٭ راز خود پیش خلق بپریشید ٭ (امیر معزی ؎) تاکه دینار پریشید بر زان باد خزان ٭ باد بر سیم و سمن خامهٔ تو مشک پریش ٭ **مؤلف** عرض کند که همهٔ محققین بالا این را بدین معنی اسم جامد دانسته اند و نمیدانند که پریشیدن بمعنی پریشان شدن و کردن مصدریست که می آید و این مضارع آن است و درخور آن نبود که بیانش کنند حقیقت معانی بر محلش بیان کنیم و حقیقت ماخذ هم (اردو) پریشان کرے۔ پریشان ہووے۔

پریشم بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بمعنی ابریشم۔ صاحب مؤید هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که الف حذف شد و موحّده بدل شد به بای فارسی

چنانکه تب وتپ اگرچه موافق قیاس است ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم و محققین اهل زبان
ازین ساکت اند (اردو) دیکھو برشیم ۔

پریشن بقول برهان و سروری و انند بروزن
کشیدن مخفف پریشان بمعنی افشاندن و پریشان
کردن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
اگرچه استعمال این از نظر ما نگذشت ولیکن باعتبار
سروری که محقق اهل زبانست این را تسلیم کنیم
(اردو) دیکھو پریشان یہہ اُس کا مخفف ہے

(الف) **پریشید** (الف) بقول برهان ماضی
(ب) **پریشیدن** (ب) و (ب) بقولش بروزن پرکشیدن
(ج) **پریشیده** (ج) دیدن (۱) بمعنی بدحال و
پریشان گردانیدن و (۲) بی خود گشتن و (ج)
بقولش بمعنی پریشان شده و برباد داده و متفرق
ساخته ۔ صاحب سروری بذکر الف گوید که مرادف
پراشید که بجایش گذشت (حکیم فرخی ره) بروان
آمد از خیمهٔ و زان دو زلف ؎ بنفشه پریشید بر
نسترن ؎ هم او ذکر (ب) هم کرده معنی همزبان
برهان و هم او ذکر (ج) بمعنی پریشان شده و برباد
داده می کند (شیخ سعدی ره) پریشیده عقل و
پراگنده هوش ؎ ز قول نصیحت گر آگنده گوش ؎
صاحب بحر نسبت (ب) می فرماید که بمعنی پریشانیدن
(کامل التصریف) و مضارع این پریشد ۔ صاحب
موارد بر (ب) می فرماید که پریشان و پراگنده
کردن است و بس **مؤلف** عرض کند که پریشش
بجایش گذشت و اسم مصدر همین است که فارسیان
بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر دن آن
با او مرکب کرده مصدری وضع کردند که اصلی
است ازینکه اسم این مصدر حال فارسی زبان
است و معنی حقیقی این پریشان و پراگنده شدن
که لازم است محاورهٔ فارسی استعمال این بمعنی
متعدی هم کرد و این مجاز باشد و (الف) ماضی
مطلق و (ج) اسم مفعول این است که بعض
محققین آن را اسم جامد فهمیده اند و تسامح

کرده اند مخفی مباد که پریشانی و پراگندگی یکی برای
اشیا باشد چنانکه پریشان کردن گوہر و دیگری برای
طبیعت انسان چنانکه پریشان کردن طبیعت انسان
واین شامل باشد برای ہردو (اردو) الف
(ب) کا ماضی مطلق (ب) (۱) پریشان کرنا (۲)
پریشان ہونا (ج) ب کا اسم مفعول ۔

پری طلعت اصطلاح ۔ بقول بہار وانند
معروف **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است یعنی طلعت ہمچون پری دارنده کنایه از
یار (صائب سہ) آئینه شو وصال پری طلعتان
طلب ٭ اول بروب خانه دگر میہمان طلب ٭ ۔
(اردو) پری طلعت بقاعدهٔ فارسی معشوق کو
کہہ سکتے ہیں ۔ مذکر ۔

(الف) پری گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
(ب) پری گرفته آصفی ذکر (الف) کرده
از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که (۱) پری
را قید کردن چنانکه گویند عاملان پری را در شیشه
بند کنند یا بجائی مقید کنند و (۲) مبتلا شدن به آسیب
جن و پری یعنی گرفتن پری انسانی را نیز به اثر خود
وازہمین مصدر راست (ب) اسم مفعول آن
بقول برہان (۱) کسی که جن باو یار شده باشد و
او از مغیبات خبر دہد و از ماضی و مستقبل گوید
و دزد برده را پیدا کند و ہر چیزی که در خاطر
بگذرانی وازو بپرسی بگوید واگر خوابی دیده باشی
و فراموشش کرده باشی وازو بپرسی جواب بگوید
و تعبیر نماید و از احوال غائب ہم خبر دہد که بعربی
او را کاہن خوانند (رودکی سمرقندی سہ) ہمن
بلرزد ہمچون پری گرفته زباد ٭ بروکند چو پریاے
عندلیب افسون ٭ صاحب بحر نسبت (ب) گوید
(۲) کسیکه آسیب پری داشته باشد و جن باو یار
باشد صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر (ب) کرده
در تعریف با برہان متفق و صاحب جامع بر ترجمه
کاہن قانع خان آرزو در سراج نسبت (ب) میفرماید
که مرادف مہمان پری دار و بقول بعض کاہن [illegible]

عرض کند که (الف) مصدر است و (ب) اسم مفعول الف بهر دو معنی یعنی کسے که پری را گرفته یعنی عامل و کاهن و کسے که جن و پری او را گرفته یعنی آسیب زدهٔ جن و پری (اردو) (الف) (۱) جن و پری کو مقید کرنا (۲) سایهٔ جن و پری مین مبتلا هونا (ب) (۱) وه شخص جو جن و پری کو زور عمل سے گرفتار کرے۔ عامل (۲) آسیب زده یعنے وه شخص جس کو جن اور پری کا ستا هوا هو۔

پرینان بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر رای مهمله۔ پوست شتر را گویند مؤلف عرض کند که معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر محققین ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که اسم جامد فارسی زبان است (اردو) اونٹ کی کھال۔ مؤنث۔

پرینه اصطلاح۔ بقول موارد (بذیل برنهادن) به بای فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های هوز یعنی علامتی است که برکنارهٔ زراعت برای رمانیدن طیور سازند (خلاق المعانی ۵)
اگر نیست اندر چمن ها پرینه ٭ چرا زاغ راجی نهد بر شگوفه ٭
مؤلف عرض کند که پرین به معنی پرنده ایست و های هوز آخره برای نسبت پس معنی لفظی این منسوب به پرنده و کنایه از سامانی که برای پرانیدن و رمانیدن طیور بر کنار زراعت مهیا سازند (اردو) وه سامان یا وه جهنڈیان جو زراعت سے پرندون کو اڑانے کے لئے مهیا کرتے هین۔

پریورت بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار مکانی که داخل آن مکانات متعدد برای سکونت می باشند مؤلف عرض کند که هیچ نگشود که اصل این مال کدام زبان است و درین شک نیست که مفرس و متصرف فارسیان معاصر باشد و اسم جامد فارسی جدید

دانیم (اردو) وہ بڑا مکان جس میں متعدد سکونتی مکانات ہوں۔ مذکر۔

پریوش اصطلاح۔ بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند که بمعنی لفظی این شکل پری است و کنایه باشد از معشوق۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (حافظ ؏) دانم که بگذرد ز سر جرم من که او ٭ گرچه پریوش است ولیکن فرشته خوست ٭ (اردو) پری وش پری جمال بقاعدهٔ فارسی معشوق کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

پریون بقول برہان و ناصری و جامع بر وزن افیون علتی باشد با خارش که آن را بعربی جرب و بفارسی گر نیز گویند۔ صاحب مؤید گوید که دردی که پوست را آواره کند و درشت گرداند و جوششی است با خارش که آن را داد گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان گوید که این غلط است لفظاً و معنیً چرا که بباء موحده است چنانکه گذشت نه گر است و نه جرب بلکه قوبا و داد باشد **مؤلف** عرض کند که ما بر (بریون) بموحده صراحت با تفاق کرده ایم و این مبدل آنست و اشارهٔ این هم در آنجا موجود (اردو) دیکھو بریون۔

بای فارسی بازای ہوز

پز بقول انند و مؤید بالفتح و سکون زای معجمه (۱) امر است از پختن و (۲) بمعنی چرک و ریم و (۳) گل کہنه و نرم و (۴) بمعنی کہنه و مندرس و (۵) زمین پست و بلند کوه کتل و بضم اوّل (۶) برف ریزه ها که از شدّت ہوای سرد مانند زرک از آسمان ریزد و (۷) چوبی زرد را نیز گویند که بدان مداوا کنند و آنرا تازی وج خوانند۔ **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل امر حاضر است از پزیدن که می آید نه پختن و بمعنی دوم و سوم و چهارم و پنجم و ششم اسم جامد فارسی زبان و آنچه بموحده بمعنی پنجم گذشت مبدل این که اشاره این در آنجا کرده ایم و حقیقت معنی هفتم براد وی گذشت

و در سنسکرت این رائج نام است عجبی نیست که
فارسیان موحده را به بای فارسی بدل کردند چنانکه
تب و تپ و جیم را به زای معجمه چنانکه جوجه و چوزه
(اردو) (۱) پکانا کا امر حاضر۔ پکا (۲) پیپ
مؤنث (۳) پرانی اور نرم مٹی۔ مؤنث (۴) پرانا۔
(۵) دیکھو تر (۶) برف کے ٹکڑے مذ (۷) دیکھو دوی

پزاختن بقول برہان و سراج بفتح اول بروزن
نواختن بمعنی گداختن باشد و فرماید که بکسر اول
ہم آمده صاحبان جہانگیری و ناصری و سروری
ہم ذکر این کرده اند و صاحب بحر ذکر این کرده
گوید که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
واسم مفعول نیامده **مؤلف** عرض کند که این
مبدل بزاختن است که بموحده به ہمین معنی گذشت
چنانکه تب و تپ و صراحت ماخذ ہمه را انجا کرده ایم
و تصرف در اعراب نتیجۀ محاوره و لب و لہجۀ مقامی
است (اردو) دیکھو بزاختن۔

پزانیدن بقول بحر بروزن رسانیدن متعدی
پختن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع
این پزاند **مؤلف** عرض کند که متعدی بیک مفعول
این پزیدن است که می آید و بقاعدۀ فارسی متعدی
بدو مفعول ہمین پزیدن۔ پزانیدن درست است
بمعنی اہتمام پخت و پز کردن بواسطۀ غیری (اردو)
پکوانا۔ پکانا کا متعدی به دو مفعول۔

پزاوه بقول برہان و ناصری و جامع و جہانگیری
و جامع بروزن کجاوه۔ داشی و کوره را گویند که
دران ظروف سفالین و خشت و گچ و آہک پزند
(امیرخسرو) زین دیر بازطاس سفالینه کرم مجوی
کاندر پزاوه دیگ تہی می پزد ہلال (خان آرزو
در سراج گوید که تحقیق آنست که این لفظ مرکب است
از پز بمعنی پشته و آوه بمعنی داش و چون داش چیزی
بلند و پشته شکل می باشد بدان موسوم شده و می تواند
که آوه کلمۀ نسبت باشد که افادۀ معنی تشبیه کند
پس معنی ترکیبی آن کوه خرد و پشته مانند و نظیر این
لفظ کجاوه است که مرکب است از کج و آوه

که کلمهٔ نسبت است چون بر سر کجاوه پوششی از چوبهای کج می سازند بدان موسوم شده و بر هر دو تقدیر به زای فارسی باید که باشد و آنچه به زای تازی لفظ هندی گویند خطاست چرا که در هندی زای تازی نیست و می تواند که از عالم توافق دو زبان باشد ـ غایتش در فارسی پژاوه به زای تازی یا فارسی بود و در هندی پجاوه بجیم و در هندوستان همین مشهور است مؤلف عرض کند که این لغت مرکب می نماید از پژ که اسم مصدر پژیدن است بمعنی پخت چنانکه (پخت و پز) و آوه کلمهٔ نسبت چنانکه خان آرزو خیال کرده و معنی لفظی این منسوب به پخت و کنایه از پجاوه که گذشت و جا دارد که اصل این پژاوه باشد که اشارهٔ آن به پجاوه کرده ایم (اردو) دیکهو پجاوه ـ

پژپوهیدن بقول برهان با بای فارسی و نون قرشت بر وزن پهلو شکن بزبان زند و پازند بمعنی دادن باشد که در مقابل گرفتن است و فرماید که پژپوهمی یعنی میدهم و پژپوهید یعنی بدهید صاحبان انند و (جهانگیری در ملحقات) ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که مصدر متروک است و حالا در محاوره مستعمل نیست و به همین معنی به موحدهٔ اول هم گذشت ضرر نیست که آن مبدل این باشد چنانکه اسپ و اسب (اردو) دینا ـ

پژد بقول برهان و جهانگیری و ناصری و سروری و جامع بفتح اول و سکون ثانی و دال ابجد (۱) بمعنی خون باشد که بعربی دم گویند و بقول بعض (۲) جان است که بعربی روح خوانند ـ خان آرزو در سراج گوید که معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن مؤلف عرض کند که ما این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان فارسیان بهر دو معنی متروک است (اردو) (۱) خون ـ مذکر ـ (۲) جان ـ مؤنث ـ

پژداغ بقول انند ومؤید بالفتح والضم وقیل بالکسر آنچه زنگ آئینه وتیغ وامثال آن بزدایند وبنازیش مصقله خوانند **مؤلف** عرض کند که اصل این (داغ بر) بود به فتح موحده اسم فاعل ترکیبی بمعنی برندهٔ داغ وقلب آن برداغ ومبدلش پژداغ که موحده بدل شد ببای فارسی چنانکه تب وتپ ورای مهمله بزای هوّز چنانکه برغ وبزغ وتصرف در اعراب نتیجهٔ لب ولهجهٔ مقامی است (**اردو**) صیقل کا آله ـ مذکر ـ

پژدک بقول برهان وناصری وانند بفتح اوّل ودال ابجد بروزن نغزک کرمکی باشد که گندم را خورد وخراب کند **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است وبس (**اردو**) گیهون کا کیڑا جو گیهون مین پیدا هوتا هے اور اسکو خراب اور ضائع کرتا هے اور کها جاتا هے ـ مذکر ـ

پژشک بقول برهان وناصری وجامع بکسر اوّل وثانی بروزن سرشک (۱) طبیب وجراح را گویند و(۲) بفتح اوّل وثانی بمعنی چغد باشد وآن پرنده ایست معروف ومنحوس (ازرقی ؎)

باده خوار زمی چو سنگین دل پزشک دست کار ۸
دست پر بسپار دارد آستین پر نیشتر ۸ صاحب نفرنگ

بشرح نود وهشتمی فقرهٔ (دساتیر آسمانی لفرزاباد وخشوران وخشور) گوید که بمعنی طبیب ومعالج وفرماید که بزای فارسی نیز **مؤلف** عرض کند که

با حقیقت ماخذ این بجشک بموحده وجیم وکاف عربی وبزشک به موحده وزای هوّز وکاف فارسی عرض کرده ایم ومعنی اوّل حقیقی است وفارسیان مجازاً بمعنی دوم استعمال کردند ازینکه جهال فرس طبیب خصوصاً جراح را همچون چغد منحوس دانند ازینجاست که پزشک جراح را هم نام نهادند حیف است که بعض محققین همین سند ازرقی را به تبدیل بعض الفاظ بر برشک هم نقل کرده اند (**اردو**) (۱) دیکهو بجشک (۲) چغد ـ مذکر ـ دیکهو بلبل کنج ـ

پزغ بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثانی وسکون غین معجمه شاخچهٔ نوکه از درخت تاک روید **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم ازین ساکت اسم جامد فارسی قدیم باشد (اردو) درخت انگور کی نئی نکلی ہوئی شاخ۔ مؤنث۔

پزغند بقول برہان وانند بضم اول وغین نقطه دار وسکون ثانی ونون ودال بی نقطه بمعنی بزغنج است وآن لیته مانندی باشد بی مغز که بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ این بر بزغنج کردیم واین مبدل بزغند است موحده بدل شد ببای فارسی چنانکه اسب واسپ (اردو) دیکھو بزغنج۔

پزگر بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بالفتح وکاف عجمی وسکون را بمعنی طباخ وباورچی **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر محققین ومعاصرین عجم ازین ساکت اند لیکن موافق قیاس است از قبیل دادگر وصیقل گر وپز اسم مصدر پزیدن است چنانکه ریخت اسم مصدر ریختن (اردو) باورچی دیکھو باورچی۔

پزمایه اصطلاح۔ بقول سروری بوزن ہمتا گاوی که فریدون به شیر او بزرگ شد (حکیم فردوسی) یکی گاو پرمایه خواهد بدن ٭ جہان جوی را دایه خواهد بدن ٭ (وله) یکی گاو کش نام پرمایه بود ٭ ز گاوان ورا برترین پایه بود ٭ وفرماید که در مؤید بکسر بای فارسی وسکون رای مهمله دیده شد **مؤلف** عرض کند که ما این را مبدل برمایه دانیم که بجایش به همین معنی گذشت به تبدیل موحده به بای فارسی چنانکه اسب واسپ ورای مهمله بدل بزای هوز چنانکه برغ وبزغ حیف است که بعض محققین سند دوم را به تصرف خفیف برای پرمایه هم آورده اند (اردو) دیکھو برمایه۔

پزوند بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث بسته جامه را گویند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و (پرونده) به موحده ورای مهمله وبای هوز در آخر به همین معنی گذشت

اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مبدل و مخففش باشد کہ موحدہ بدل شدہ بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ و رای مہملہ بہ زای ہوز چنانکہ برغ و بزغ و حذف ہا چنانکہ گیاہ و گیا (اردو) دیکھو بروندہ کے دوسرے معنے ۔۔

پزوی بقول برہان و سروری و ناصری بفتح اوّل و سکون ثانی و واو بہ تحتانی کشیدہ فرومایہ ترین مردمان را گویند و بعربی ارذل و فرماید کہ بفتح اوّل و ثانی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم باشد (اردو) ارذل ۔ کمینہ ۔ وہ شخص جو شراف نہو بلکہ رذیل ہو ۔

پزہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ہا (۱) نیشکر را گویند و (۲) بمعنی سلاح جنگ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این پختہ شدہ و بمعنی اوّل حقیقی است و اسم جامد فارسی زبان و بمعنی دوم مجاز آن ۔ فارسی قدیم باشد ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) نیشکر ۔ مذکر ۔ (۲) جنگی ہتیار ۔ مذکر ۔

پزی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طرف و جانب **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین ازین ساکت اند ۔ فارسی قدیم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) جانب ۔ طرف ۔ دیکھو براحیل ۔

(الف) **پزیدن** (الف) بفتح اوّل بقول سروری و انند بر وزن گزیدن بمعنی پختن (مولوی معنوی) وحسوران و خشکہ در باغ جہان بد ہمہ پختست ہای غورۂ و فرماید کہ بہ زای ہوز است یعنی پزیدن ۔ صاحب سروری برای (ب) **پزیدہ** گوید کہ بوزن گزیدہ بمعنی پختہ **مؤلف** عرض کند کہ محققین عشق مصادر این را ترک کردہ اند و بذیل پختن پز در امضارع قرار دادہ اند و حقیقت این است کہ پخت بالضم و نیز بالفتح اسم مصدر راست و پختن از پخت

و پزیدن از پز وضع شد و پز د مضارع پزیدن
است نه پختن و پزیدن کامل التصریف) و (پختن
سالم التصریف) آمده که غیر از ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نمی آید۔ و (ب) اسم مفعول الف
باشد و الف لازم نیامده بلکه متعدی است (اردو)
الف دیکھو پختن کے دوسرے معنے (ب) دیکھو پختہ کے دوسرے معنے

پزیرا صاحب سفرنگ بذیل سی و سومی فقرهٔ (نامهٔ شت وخشور ساسانی) می فرماید که بکسر اول
و زای هوز و تحتانی معروف و رای مهمله با الف۔ مادّه وهی دلی **مؤلف** عرض کند که فارسی قدیم
است و پذیرا که به ذال معجمه به همین معنی بزعمی چهارمش گذشت مبدل این است که فارسیان عربی دان تصرفی
کرده زای هوز را به ذال معجمه بدل کردند چنانکه بزله و بذله (اردو) دیکھو پذیرا کے چوتھے معنے

(الف) **پزیرائی** صاحب سفرنگ بشرح صد و
(ب) **پزیرنده** پنجاه و سومی فقرهٔ (نامهٔ شت
وخشور ساسان) الف را بمعنی قابلیت آورده
و (ب) را بذیل دوازدهمی فقرهٔ (نامهٔ شت ساسان
نخست) بمعنی قبول کننده گوید و از همین دو لغت
پیداست که

(ج) **پزیریدن** مصدر این است بمعنی قبول
کردن که اشارهٔ این بر (پذیرفتن) کرده ایم
و اسم این مصدر پزیرا است به زای هوز محققین
مصادر (پذیرانیدن) و (پذیرفتن) و (پذرفتن)
را بذال معجمه نوشته اند که گذشت و این مصدر
اصلی را ترک کرده اند بخیال ما همهٔ مصادر بالا
مبدل است که زای معجمه بدل شد بذال معجمه
چنانکه صراحتش بر پذیرا کرده ایم و پذیرفتن
که بجایش گذشت مبدل این است که
تحتانی ثانی بدل شد به فا و همین است مثال
اول این تبدیل که از نظر ما گذشت (اردو)
الف قابلیت۔ مؤنث۔ پزیرائی بھی کہہ سکتے ہیں
بقاعدهٔ فارسی (ب) قبول کرنے والا (ج) قبول
کرنا۔ دیکھو پزیرفتن ۔

بای فارسی با زای فارسی

پژ بقول برهان بفتح اوّل وسکون ثانی (۱) زمین پست وبلند و (۲) کوه وکتل را گویند که بعربی عقبه خوانند و (۳) بمعنی کهنه ومندرس هم و (۴) گل کهنه ونرم و (۵) پوک وریم وبضم اوّل (۶) برف ریزها که از شدّت هوای سرد مانند ژرگ از آسمان بریزد و (۷) چوبی باشد زرد که بدان مداوا کنند وآنرا بعربی فوّج خوانند صاحب سروری بمعنی دوم وسوم وپنجم وهفتم قانع وجامع ناصری ذکر معنی اوّل وسوم وپنجم کرده وصاحب جهانگیری معنی دوم وسوم وپنجم را آورده (ابوالفرج رونی سلمه) در ترازوی همت اعلاش ۰ وانکه سنگ آمده پژ بهمن ۰ (خواجه عمید لویکی سلمه) در جناب تو وهم خاطر گشت ۰ راست چون لاشه در کریوهٔ پژ ۰ (استاد خسروی سلمه) سفر خوش است کسی را که مراد بود ۰ اگر سراسر کوه وپژ آید اندر پیش ۰ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اوّل پشتهٔ بلند است نه پشتهٔ پست وبلند وبمعنی دوم در فرهنگهای معتبره نیست بلکه همان کریوه وکتل است ونذکر معنی سوم گوید که بمعنی پنجم همان فژ که مبدل این است ورشیدی هر دو را مرادف یکدیگر دانسته خطاست ونذکر معنی ششم می فرماید که بدین معنی بیای تازی است وذکر معنی هفتم هم کرده صاحب جامع بذکر همه معانی معنی چهارم را ترک کرده **مؤلف** عرض کند که همین لغت به همین معانی به (بژ ـ بزای هوز) گذشت وخیال ما اینست که همین اسم جامد فارسی قدیم باشد به همه معانی وآنچه به زای عربی گذشت مبدل این چنانکه ژند وزند (اردو) دیکهو بژ ـ

پژ آسمان اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ فلک الافلاک را گویند **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت توصیفی ومعنی لفظی این کهنه آسمان که پژ بمعنی کهنه ومندرس بجاانش

گذشت وکنایه باشد از فلک الافلاک (اردو) فلک الافلاک ـ دیکھو اورہ افلاک ـ اسم مذکر ـ

پژراد بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مرد معمر و سالخورد **مؤلف** عرض کند که مخفف (پژرزاد) است ـ فارسی قدیم یعنی زند و پازند ـ معنی لفظی آن کهنه زاد وکنایه از پیر معاصرین عجم برزبان ندارند و زردشتان قدیم تصدیق این می کنند (اردو) بڈھا ـ

پژرار بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی قدم **مؤلف** عرض کند که پژر بمعنی زمین پست وبلند گذشت ومعنی لفظی این پست و بلند آرنده ـ اسم فاعل ترکیبی وکنایه از قدم باشد (اردو) قدم ـ مذکر ـ

پژراگن بقول برہان وجہانگیری وسروری وناصری ورشیدی باکاف فارسی بروزن ساکن بمعنی زشت وپلید وچرکن (ابوشکور ـ ه) لطیف وجوانم چوگل در بہار ـ با پژراگن نیم سالخورده نیم ـ خان آرزو در سراج می فرماید ومؤلف را با او اتفاق که این مرکب است از پژر و آگین بمعنی پر از چرک و ریم که پژر بمعنی چرک و ریم گذشت و آگن مخفف آگین پس این اسم مفعول ترکیبی است بمعنی چیزی وکسی که زشت وپلید باشد (اردو) غلیظ ـ ناپاک ـ میلا ـ

پژراوند بقول برہان وجامع بروزن داماد (۱) چوبی که در پس در اندازند تا در گشوده نگردد و (۲) چوب گازر را نیز گویند صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع وصاحب سروری بذکر ہر دو معانی گوید که بمعنی اول پژوند ہم آمده (شمس فخری ـ له) در ہم شکند ار چه بود حصن عدو را از سد سکندر در دازقاف پژاوند با صاحب ناصری گوید که بمعنی (پس آوند) وفرماید که این مرکب است از پژ و آوند پژ بمعنی کوه وکتل گذشت و آوند نسبت است یعنی در محکمی نسبت دارد بکوه ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول می فرماید که بمعنی دوم چوبی که گازران برجامه زنند

وگوید که صاحب برهان پژوند بمعنی پس در نشیب دو
هم آورده و بفتحتین هم گفته **مؤلف** عرض کند
که پژند درینجا بمعنی کوه و تل است و آوند بمعنی
دلیل و حجت که بجایش گذشت و معنی لفظی این
دلیل و حجت کوه دارنده در استواری و کنایه از
بسکله و معنی دوم مجاز آن، صاحب برهان هرچه
پژوند نوشته ما ذکرش همدرانجا کنیم و آوند
برای نسبت نیامده چنانکه ناصری آورده۔
(اردو) (۱) دیکھو بسکلہ (۲) وہ لکڑی جس سے
دھوبی کپڑوں پر مار کر میل صاف کرتے ہیں پژوند
پژاوه بقول سروری واند بوزن کجاوه
و آتشی باشد که ظرف سفالین دران پزند (امیر
خسرو ؎) ای زیره پا بطاس سفالینه گرم نه
کو کاندر پژاوه دیگ تهی می پزد کلال (وله ؎)
کس زماد زنزاد بارز رومال که از پژاوه سبوی
پز نماید **مؤلف** عرض کند که پجاوه بمعنی تنور
خشت پزان بجایش گذشت و پژاوه به زای عربی
مرادف این که آن اصل است و این مبدلش
چنانکه زند و ژند و صراحت ماخذش همدرانجا
کرده ایم (اردو) دیکھو پزاوه۔

(الف) **پژپژا** بقول برهان و جهانگیری بضم هر دو
بای فارسی و سکون هر دو زای عجمی کلمه باشد که
شبانان بز را بدان نوازش کنند و بسوی خود
خوانند و آن را ------

(ب) **پژپژی** هم گویند (حکیم سنائی ؎)
انشود دل بحرف قرآن به × انشود بز به پژپژی
فربه × خان آرزو در سراج و نیز صاحبان رشیدی
و مؤید واند هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض
کند که همین لغت به موحده گذشت یعنی (بژبژا)
و صاحب سروری سند حکیم سنائی را همدرانجا
نقل کرده و بچ بچ هم به همین معنی مذکور شد و اصل
همه (بزبز) به موحده و زای هوز است موحده
بدل شده به بای فارسی و زای هوز به زای
فارسی چنانکه تب و تپ و آزیره و آژیره بست

(ب) عرض می شود که تسامح محققین است که یای
وحدت را مصدری یا زائد دانستند (پژپژی)
بمعنی نیست بلکه یای وحدت با همان الف مرکب
است ازینجاست که صاحب سروری بر
(پژپژا) همین سند سنائی را آورد (اردو) دیکھو پژپژی

پژسا بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول
و ثالث کل را گویند **مؤلف** عرض کند که معاصرین
عجم و دیگر همه محققین ازین ساکت اسم فاعل
ترکیبی باشد معنی لفظی این کسی که در سر او چرک و ریم
باشد و کنایه از کچل و کل که سر او زخم داشته
و موی نداشته باشد - موافق قیاس است -
(اردو) وه شخص جس کے سر مین زخم هون اور
بال نه هون - گنجا -

بمعنی عشقه باشد صاحبان انند و
قانع - صاحب محیط اعظم برغشت می فرماید که بفتح
عین و شین و قاف و ها بفارسی اخفاک و تال
و شاک پیرگی و بهندی چاند بیل نامند و آن
نباتیست شبیه به لبلاب و بسیار کم برگ و
شاخهای آن بسیار از لبلاب قوی تر از آن
و دراز تر بهر درختی که می پیچد آن را خشک گرداند
و بعض اطبا آنرا کشوث دانسته اند و آن نزد اکثری قسمی
از لبلاب است **مؤلف** عرض کند که محقق اهل زبان
در ترجمهٔ این غلط کرد که عشقه نوشت و این همان بزغنج
است که بجایش گذشت و بزغند هم مذکور شد چرین نباشد
که این مبدل آنست که موحده بدل شد به بای فارسی
و زای عربی به زای فارسی چنانکه تب و تپ و

پژغند بقول سروری به زای فارسی بوزن فرزند و ژند **(اردو)** دیکھو بزغند اور بزغنج -

پژفند بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول و ثالث گفتگوی بیهوده و هرزه **مؤلف** عرض
کند که فارسی قدیم است - معاصرین زردشت تصدیق این کنند که لغت زند و پازند باشد که حالا
برزبان نیست **(اردو)** بیهوده گفتگو - مؤنث -

پژکاله بقول برہان و جامع بفتح اوّل بمعنی (۱) حصّه و بهره و (۲) لخت و پاره باشد از هر چیزی و (۳) وصله را نیز گویند که بر جامه دوزند وبعربی رقعه گویند. صاحب سروری این را مرادف پرکاله گوید و بر معنی دوم وسوم قانع. خان آرزو در سراج ذکر این کرده می فرماید که پرکاله بجایش گذشت لیکن ثبوت زای فارسی مشکل است **مؤلف** عرض کند که هیچ مشکل نیست. لغت فارسی زبان است وصاحبان جامع وسروری که محقق اهل زبانند هر دو متفق ومؤید برهان پس ما این رابمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و پرکاله که بهای مهمله گذشت مبدل این چنانکه ترگم و برگم و معنی اوّل وسوم مجاز معنی اوّل **(اردو)** (۱) حصّه. مذکر (۲) ٹکڑا. مذکر (۳) پیوند. مذکر. دیکھو پرکاله.

پژگی صاحب انند بحواله فرهنگ فرنگ بدیل بازرگ گوید که این مرادف آنست **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که اسم جامد زند وپازند است. دستوران معاصر هم بر زبان ندارند. **(اردو)** دیکھو بازرگ.

پژم بقول برهان و رشیدی و جامع بفتح اوّل وسکون ثانی ومیم (۱) بمعنی کوه باشد که بعربی جبل خوانند و فرماید که بکسر اوّل هم آمده. صاحب جهانگیری فرماید که بدین معنی مرادف پژ که گذشت. صاحب سروری مذکر معنی اوّل گوید که (۲) بمعنی اندوه وپژمان بمعنی اندوه زده. خان آرزو در سراج می فرماید که فرید علیه پژ باشد بمعنی اوّلش که در اواخر بعض کلمات فارسی زیادت میم جائز است و هم او بذیل دژم که بموحده اوّل گذشت گوید که (۳) بمعنی شبنم ریزه است که چیزها را سفید می نماید و هم او بجای دیگر این را مخفف پژوم گفته که می آید **مؤلف** عرض کند که حیف است ازو که ذکر این معنی درینجا نکرد شک نیست که میم تخصیص بر بعض الفاظ فارسی می آید چنانکه نهم و پنجم و امثال آن

ولیکن این اضافه باعتبار مانیست که بر هر یک لفظ کنیم - اگرچه ژر بمعنی پاره های برف گذشت ولیکن محققین اهل زبان این را بدین معنی فریدعلیه آن نگفته اند چنانکه برای معنی اول و بمعنی دوم اسم جابجا فارسی زبان دانیم باعتبار سروری که صاحب زبان است (اردو) (۱) دیکھو ژر کے دوسرے معنے (۲) دیکھو اندوہ (۳) شبنم - مؤنث -

ژرمان بقول برهان بکسر اول (۱) بمعنی افسرده و بی رونق و غمناک و مخمور و اندوهگین و فرماید که باین معنی بفتح اول و ضم اول هر دو آمده نیز گوید که بضم اول (۲) بمعنی خواهش و آرزو هم صاحب جهانگیری می فرماید که بمعنی اول مرادف ژرمرده و ژرمریده (سیف اسفرنگی ره) در انتظار عهد شب قدر زلف تو ژرمان تراست چراغ بروزم زمان زمان صاحب سروری بر معنی اول قانع و از معنی مخمور محترز که هیچ تعلق با معنی اول ندارد (شمس فخری ره) نشسته خسرو دل شاد بر سریر شهی عدو گریخته بر کوه خسته و ژرمان صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که به زای عربی هم گذشت و این اصح است - صاحب رشیدی این را بمعنی اول مرادف ژرمند و ژرمرده و ژرمریده می داند و در مؤید مطبوعه نول کشور فضولی است است و در دیگر نسخ قلمی بمعنی اول با لفظ مخمور هم صاحب جامع همزبان برهان بهر دو معنی - خان آرزو در سراج بذکر ژرمرده و ژرمان و ژرمند و ژرمریده بمعنی اول گوید که اصل این هر چهار لغت (ژرمریدن) است و از جهت تخفیف (ژرمردن) مانده و ژرمند و ژرمان - اسم فاعل بحذف دال از جهت تخفیف و هائیکه در آخر اسم فاعل آید چون رونده و دونده و گاهی محذوف نیز شود چنانکه (تیغ کشنده و ژرمان) آن در برهان بفتح اول و ضم آن هر دو آمده و بضم اول بمعنی دوم و این غلط است چه آن ژرمان به بای است نه میم چنانکه در فرهنگها مرقوم هم بمعنی مخمور و رو تجشکی مرکب تحجه شده تحقیق آن شده است که این ژرمان

آن پژمان نیست که به بای تازی آورده شد بلکه
اشتقاق آن پژمان بمعنی مخمور و شراب زده از پژم
است بمعنی بزم زده و مخمور و اشتقاق این پژمان
از پژمردگی است نیز فرماید که الف و نون در مشتقات
افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه خندان و گریان و در جائی
برای نسبت چنانکه توران و اسپهان و کاشان و
گاهی زائده چنانکه مستان و خامان و آبادان پس
خطای صاحب برهان خود واضح **مؤلف** عرض کند
که اصل این پژمر است که بمعنی انتظار می آید و صاحبان
مؤید و اسند ذکرش کرده اند و ما بر (برمر بموحدهٔ
اول) صراحت کرده ایم که (پژمر) به بای فارسی
بمعنی پر از تلخی است و مراد از پر از اندوه و مبدل
همین است پژمر به بای و زای فارسی که می آید
چنانکه برکم و پژکم پس پژمر اسم مصدر است که
فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت
مصدر دن بر او زیاده کرده مصدری وضع
کردند یعنی (پژمریدن) بمعنی اندوهگین شدن

و صراحت دیگر معانی بجایش کنیم و محقق همین است
(پژمردن) بحذف تحتانی و پژمریده و پژمرده بزیادت
های هوز به ماضی مطلق بمعنی مفعول است موافق
قاعدهٔ فارسی زبان و این مصدر را هیچ تعلق از
پژمان نیست بلکه پژمان مرکب است از پژم که
بمعنی دوم اندوه گذشت و بزیادت الف و نون
اسم حال است بمعنی فاعلی یعنی بزمانهٔ حال اندوه دار
این است حقیقت این اسم که خان آرزو نسبت
آن طبع آزمائی کرده اگرچه برمان به موحده و زای
هوز مرادف این بمعنی اول است ولیکن معنی تنگی
در برمان بر سبیل مجاز است چنانکه صراحتش همینجا
کرده ایم و پژمان که بموحده و زای فارسی گذشت
مبدلش و پژمند که می آید اصل آن (پژم مند)
بود یک میم حذف شده (پژمند) باقی ماند و آنچه
خان آرزو آن را اسم فاعل پژمردن یا پژمریدن
بحذف دال داند و طبع آزمائی کند غلط است
که هر دو مصدر مذکور سالم التصریف است

نہ کامل التصریف پس غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول
از مشتقاتش نمی آید و آنچہ خان آرزو این را
از پژمردگی دانست غلط کرد کہ پژمردگی حاصل بالمصدر
پژمردن است کہ می آید پس حقیقت جویان دریابند
کہ خطای برہان است یا خان آرزوی با نام و
نشان، و معنی دوم را باعتبار محققین خصوصًا صاحب
جامع کہ محقق اہل زبانست تسلیم کنیم و این ہم
مجاز باشد بمعنی آرزومند نہ مجرد آرزو کہ محققین
بر شراکت معنی غور نکردہ اند کہ در آرزو ہم غمگینی
موجود است کہ بران خان آرزو غور نکرد و مجموعہ
را از معنی اول ہیچ تعلق نیست و آن متعلق است
با پژمان کہ گذشت (اردو) (۱) افسردہ۔
غمگین (۲) آرزومند۔

پژماورد بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح
و فتح واو نوعی است از فالودہ و قسمی از طعام
مؤلف عرض کند کہ تعریفی خوب نیست اگر
سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد
کہ مبدل (بژماورد) است کہ بزای تازی گذشت
چنانکہ باژ و باژ (اردو) دیکھو بژماورد۔

پژمایہ بقول برہان و انند بفتح اول بروزن
ہمسایہ ہمان گاو کہ ذکرش بر برمایہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی
است کہ این مبدل آنست چنانکہ باز و باژ
و جا دارد کہ این را مبدل (برمایہ) قرار دہیم
کہ بہ موحدہ و رای مہملہ عوض زای فارسی مذکور
شد چنانکہ اسب و اسپ و برکم و پژکم (اردو)
دیکھو برمایہ۔

پژم صاحبان انند و مؤید گویند کہ بفتح یکم و
سوم بمعنی پژمر است یعنی انتظار **مؤلف** عرض
کند کہ ما حقیقت این بر پژمان بیان کردہ ایم
کہ معنی حقیقی این پر از تلخی است و مجازًا بمعنی انتظار
مستعمل و ہمین است اسم مصدر پژمردن و پژمریدن
کہ می آید (اردو) انتظار۔ مذکر۔

(الف) **پژمردگان** الف جمع پژمردہ کہ می آید

(۳۷۹۲) (ب) **پژمردگی** و آن افادهٔ معنی مفعولی پژمردن کند به همه معانیش و (سه) حاصل بالمصدر اوست (ظهوری الف ـ ع) ؎ غم پژمردگان را رستم افغان نیست ؎ که غم ها با دل خرم در افتد کم (و له ب ـ ع) در غم پژمردگی های دلم ؎ غنچه را آن گوشهٔ دستار نیست ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (**اردو**) الف ـ پژمرده لوگ (۲) پژمردگی مونث بقول آصفیه ـ افسردگی ـ مایوسی ـ کملاہٹ مرجھاپن ـ

(۳۷۹۳) **پژمردگی داشتن** استعمال ـ بمعنی پژمرده و افسرده بودن (ظهوری ع) گل حرمان که در هر برگ صد پژمردگی دارد ؎ بخوناب جگر در سینه های تنگ می روید ؎ **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ پژمردگی بجایش کرده ایم (**اردو**) مبتلای پژمردگی ہونا ـ پژمردہ ہونا ـ

(۳۷۹۴) **پژمردگی رستن** مصدر اصطلاحی ـ ظاہر شدن و پیدا شدن افسردگی است **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ع) ز کشت راحتم پژمردگی رست ؎ ز شستی تیر باران تمناست ؎ (**اردو**) پژمردگی ـ افسردگی ظاہر ہونا ـ پیدا ہونا ـ

پژمردن بقول بحر بر وزن دل بردن (۱) افسردن و پژمان شدن و (۲) غمناک شدن و (۳) بی رونق شدن و درهم کشیده شدن و رو بخشکی آوردن ـ ضد تازگی ـ و فرماید که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید ـ بهار گوید که لازم است ولیکن از کلام علی قلی بیگ خراسانی معلوم می شود که متعدی هم آمده (ع) از گلشن سپهر چه گل شگفد که من ؎ پژمرده ام بدست گل آفتاب را ؎ **مؤلف** عرض کند که مقصود بهار همین است که هر سه معنی بالا را متعدی هم گیریم یعنی افسرده کردن و غمناک کردن و بی رونق کردن هم ـ صاحب موارد بر معنی اول قانع ولیکن لازم و متعدی را آورده حقیقت اینست که چو پژمرگ گذشت اسم این مصدر باشد

وبمعنی اوّل حقیقی است شامل برای انسان و نبات
چنانکه پژمردن دل و پژمردن گل و دیگر معانی مجاز
آن (اردو) (۱) افسردہ ہونا۔ مرجھانا۔ افسردہ
کرنا (۲) غمناک ہونا۔ غمناک کرنا۔ (۳) بیرونق
ہونا۔ بیرونق کرنا۔

پژمردہ بقول برہان بکسر اوّل وضم میم بروزن
دل بردہ بمعنی پژمان وافسردہ وغمناک واندوہگین
وبی رونق باشد وروی بخنگی آوردہ وترنجیدہ
ودرہم کشیدہ صاحب سروری برافسردہ وبیرونق
قانع وفرماید کہ پژمریدہ کہ می آید مرادف این۔
(استاد رودکی ؎) ہر گلی پژمردہ می گردد زدہر ٭
مرگ بفشارد ہمہ در زیر غن ٭ صاحبان جہانگیری
وناصری ہم ذکر این کردہ اند وخان آرزو در
سراج بذیل پژمان این را آوردہ وما صراحت
ماخذ وحقیقت این ہمہ را انجا کردہ ایم مؤلف
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) پژمردہ
بقول آصفیہ کملایا ہوا۔ مرجھایا ہوا افسردہ۔ مایوس

(۳۶۶۵) **پژمردہ آمدن نگہ** استعمال۔ بیرونق و
غمناک افتادن نگاہ مؤلف عرض کند کہ
موافق قیاس است (ظہوری ؎) زخویش
تا نگویم سخن افسردہ می آید ٭ برویش تا نبینم
نگہ پژمردہ می آید ٭ (اردو) نگہ غمگینی کے ساتھ پڑنا

(۳۶۶۶) **پژمردہ خاطر** استعمال۔ بمعنی کسیکہ دل او
پژمردہ دل پژمردہ وافسردہ باشد یعنی ضد
شگفتہ دل کہ خوش نباشد مؤلف عرض کند
کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) نازم بہ
تازہ روئی پژمردہ خاطران ٭ سرسبزی بہار جہان
از خزان ما ٭ (ولہ ؎) پژمردہ دل مباش ظہوری
زجور دور ٭ عالم زعدل بادشہ دادگر شگفت ٭
(اردو) پژمردہ خاطر۔ پژمردہ دل کہ سکتے ہیں
وہ شخص جو شگفتہ دل اور خوش دل نہو۔ وہ
شخص جو ملول اور افسردہ خاطر ہو۔

(۳۶۶۷) (الف) **پژمردہ دل بودن** استعمال (الف)
(ب) **پژمردہ ساختن** بمعنی ملول بودن

(ج) **پژمرده شدن** و شگفته دل نبودن

(د) **پژمرده ماندن** مثالش از ظهوری

بر پژمرده دل گذشت و (ب) متعدی آن
که دیگری را ملول ساختن است ظهوری
ع) پرتوی از خاطرم پژمرده تر می سازدش
٭ باوجود آنکه از خورشید نیلوفر پرست ٭ و (ج)
بمعنی افسرده شدن (وله ع) بگرمی شده پژمردهٔ
نگاه به دل ٭ به بین جوانی پیری به بین جوان افتیست
٭ و (د) مرادف (ج) (وله ع) بخندهٔ قطرهٔ می دلق
ظهوری می خواست ٭ ماند پژمرده و رخ حیف
که تقوی نه شگفت ٭ **(اردو)** الف افسرده
دل ہونا۔ ملول ہونا (ب) افسردہ کرنا۔ پژمردہ
کرنا۔ ملول کرنا (ج) ملول ہونا۔ افسردہ ہونا
(د) ملول رہنا۔ رنجیدہ رہنا۔

پژمردم به واو پنجم. بحث این بر پژوم می آید
(اردو) دیکھو پژوم۔

(الف) **پژمرید** (الف) بقول مؤید بمعنی

(ب) **پژمریدن** پژمرده شدن و آب درو نماند
صاحب بحر نسبت (ب) گوید که مرادف پژمردن
و سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم
مفعول نیاید **مؤلف** عرض کند که (الف) ماضی
مطلق (ب) و (ب) مصدریست که مرکب کرده‌اند
از (پژمر) که اسم مصدر این گذشت و یای معروف
و علامت مصدر (دن) و پژمردن که گذشت مخففش
همین است و این شامل باشد بر همه معانی پژمردن
که بجایش بیان کرده‌ایم و اشارهٔ این بر (پژمان)
هم کرده‌ایم **(اردو)** (الف) ماضی مطلق (ب)
کا اور (ب) دیکھو پژمردن۔

پژمریده بقول برهان و سروری و جهانگیری
و سراج بکسر اول و رای قرشت به تحتانی رسیده
و فتح دال بمعنی پژمرده (فخر گرگانی ع) چو گشتی
بود مهرش پژمریده ٭ امید از آب و از باران
بریده ٭ **مؤلف** عرض کند که بر ماضی مطلق
پژمریدن که گذشت های هوز زیاده کرده‌اند

که افادهٔ معنی مفعولی کند و لمجاظ معنی متعدی پژمریدن اسم مفعولش اصل پژمرده که آن مخفف این است (اردو) دیکھو پژمرده ۔

پژمند استعمال ۔ بقول سروری بوزن فرزند بمعنی غمگین و پژمرده صاحبان رشیدی و سراج گویند که مرادف پژمان که گذشت **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بر پژمان عرض کرده ایم از قبیل غرد مند است بمعنی صاحب اندوه و غم که از پژمند یک میم حذف شده پژمند باقی ماند (اردو) دیکھو پژمان ۔

پژموی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی آبله رو و چیچک رو **مؤلف** عرض کند که تحتانی آخره زائد است ۔ واو نسبت بر پژم زیاده کرده اند بمعنی لفظی این منسوب به اندوه و جا دارد که منسوب به شبنم ریزه کنیم که پژم به معنی اندوه و شبنم ریزه گذشت و کنایه از آبله رو ۔ اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم بر زبان ندارند و لیکن موافق قیاس بنظر بسکوت دیگر محققین مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) چیچک رو ۔

پژن بقول برهان و سروری و جامع و سراج و رشیدی و انند بر وزن و بمعنی زغن است که غلیواج باشد **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد دگر هیچ (اردو) چیل ۔ زغن غلیواج ۔ مؤنث

پژند بقول برهان بر وزن گمند (۱) نوعی از برغست و آن گیاهی است خودرو و خوش بوی که مانند اسفناج داخل آش کنند و آن را بعربی قنابری خوانند و (۲) بمعنی حنظل هم آمده صاحب جهانگیری می فرماید که بمعنی اوّل همان برغست است که گذشت و از معنی دوم ساکت صاحب سروری نسبت معنی اوّل گوید که آن را قنابری و غملول و کملول گویند (حکیم عسجدی ست) بیت زهم قیمت لعل باشد بلور ٭ چو نه همرنگ گلنار باشد پژند و بحوالهٔ شمس فخری گوید که (۳) بمعنی هنبان ...

است (ب) بوی خلقت بهر زمین که گذشت که نیشکر آورد بجای پژند ها وصراحت فرمید کند که بیای تازی هم آمده صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج بحوالهٔ رشیدی بذکر هر سه معنی گوید که در نسخهٔ میرزا بیای تازی آورده لیکن از لفظ تجنیذ معلوم می شود که پژند به ها باشد نه به بای فارسی وتحقیق خان آرزو نیست که پژند و پژند هر دو بدین معنی آمده واحتمال تصحیف دارد مؤلف عرض کند که این مبدّل پژند باشد وبس چنانکه تب وتپ وصراحت کامل همراینجا کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو پژند کے دوسرے معنے (۲) دیکھو پژند کے چوتھے معنے (۳) جنگلی کھیرا دیکھو ازرنگ وبادرنگ ۔

پژمکار بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث بمعنی (۱) نجار و (۲) آهنگر و (۳) دباغ مؤلف عرض کند که ازینکه دیگر همه محققین اهل زبان و زباندان ومعاصرین عجم ساکت اند اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی قدیم دانیم وصراحت کامل بر (پژن گر) می آید (اردو) (۱) بڑھائی (۲) لوہار (۳) چمڑون کی دباغت کرنے والا ۔

پژنکر بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث بمعنی دباغ مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین زباندان واهل زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان خوانیم وبحذف الف مخفف پژنگار بمعنی سوهش یا آن را مزید علیه این دانیم وظاهرا درین هر دو لغت لفظ پژن مرکب با گار یا گر معلوم می شود از قبیل (ستمگار یا ستمگر) و پژن بمعنی زغن بجایش گذشت ومعنی لفظی این هیچ مناسبت با معنی دباغ ندارد ولیکن یکی از پیران معاصرین عجم گوید که بزمان سلف نجاران وآهنگران بت زغن از چوب وآهن می ساختند وپارسیان آن را تیمنًا وتبرکًا در خانه می داشتند ازینکه همین پرند گوشت مردگان

ایشان می خوردود تا غان بر پردهای چرم نقش زغن می کردند و ازین نقش قیمت چرم زیاده می شد که ایشان بتعظیم نقش و بیت زغن می کردند و زغن را پرند تبرک می دانند عجبی نیست که ازهمین عادت این هرسه پشیه و را این را بدین اسم موسوم کرده باشند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو پژنگار کے تیسرے معنے۔

پژنگره بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتحتین و سکون نون و فتح کاف عجمی خرگوش را گویند مؤلف عرض کند که معاصرین عجم تصدیق این می کنند که اسم جامد فارسی قدیم یعنی زند و پازند است و دیگر محققین اهل زبان و زبان‌دانان ازین ساکت (اردو) خرگوش۔ بقول آصفیہ۔ گدھے کے کان والا جانور۔ ستا۔ سا پا۔ ایک بلی کی برابر تیز رفتار جانور کا نام۔ مذکر۔

پژو بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اوّل وضم ثانی (۱) بمعنی خون باشد که بعربی دم خوانند و (۲) بمعنی جان نیز **مؤلف** عرض کند که بعض معاصرین سالخورد عجم گویند که اسم جامد زند و پازند است معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و همین لغت به زای هوّز ودال مهمله هم گذشت اگر سند استعمال این پیش شود توانیم عرض کرد که این مبدّل آنست چنانکه زند و ژند و بید و بیو (اردو) (۱) خون۔ مذکر (۲) جان۔ مؤنث۔

پژواک بقول برهان و جهانگیری و ناصری و جامع بر وزن غمناک آن آنست که چون در کوه و گنبد به آواز بلند چیزی بگویند در جواب همان را بشنوند که بعربی صدا باشد۔ خان آرزو در سراج گوید که این مرکب است از پژ بمعنی کریوه و کتل و اک کلمه ایست برای نسبت لیکن تحقیق آنست که صحیح پژوال است بلام و بکاف تصحیف باشد ورنه زیادت واو وجهی ندارد۔ **مؤلف** عرض کند که این مبدّل پژوال است که به موقعد اوّل ولام در آخرش بجایش گذشت چنانکه تب و تپ

و صراحت ماخذ این هم همدرانجا مذکور است که لام بدل شده بکاف چنانکه لماک و اکماک (اردو) دیکھو پژوال ۔

پژوال صاحب سروری ذکر این کرده مرادف پزوال داند که بعد هٔ اوّل بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که ابدال آن دانیم چنانکه تب و تپ و صراحت ماخذش همدرانجا مذکور (اردو) دیکھو پزوال ۔

پژول بقول برهان و جامع بروزن قبول (۱) کعب پا و استخوان شتالنگ را گویند و (۲) پستان زنان و (۳) گلوله که طفلان بدان بازی کنند و (۴) بمعنی فندق که آن مغزی باشد و معرب آن بندق ۔ صاحب سروری بکمعنی اوّل و دوم و سوم گوید که (۵) بمعنی پریشان و درهم و پژمرده ت ان نیز (شمس فخری ۱ه) چه که بر تخت ناز میی خوش پو چه که در گل نهی دو دست پژول (مولوی معنوی ۵ه) گر من زدست بازی ام رم پژولی پو نه زیرک نبودمی و خردمند گولمی پو صاحب مؤید بذکر معنی دوم و سوم می فرماید که (۶) نام بازی که بچگان می بازند **مؤلف** عرض کند که این اسم جامد فارسی زبان است بمعنی اوّل که اشاره آ بر بجل کرده ایم ... معانی مجاز آن و معنی پنجم هیچ است که ازین تعلق ندارد بلکه مشتق مصدر پژولیدن است که می آید محقق زباندان بر قواعد زبان خود غور نکرده و (پژولمی) را متعلق ازین کرده و فی نفسه آن مخفف (پژولیدمی) باشد که صیغهٔ متکلم تمنائی است از پژولیدن و آنچه پژول بمعنی دوم گذشت و بجول بجیم عربی مرده و مبدل این است چنانکه اسپ و اسب و کرژک و کجک (اردو) (۱) دیکھو بجول و پژول (۲) دیکھو پستان (۳) گیند جس سے لڑکے کھیلتے ہیں ۔ مذکر (۴) دیکھو بندق (۵) ناقابل ترجمہ (۶) ایک کھیل جو گیند سے کھیلا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

(الف) **پژولاند** بقول سروری بمعنی پریشان

و درهم کند و پژمرده سازد (مولوی معنوی ص)
خیالی در تو آویزد بخفتی ٭ ترا او همی پژولاند پژولی
صاحب بحر ذکر ......

(ب) **پژولانیدن** گوید که متعدی پژولیدن
است و کامل التعریف و الف مضارع ب حذف حب
سفرنگ بشرح شصت و یکی فقره (نامهٔ سوم دشت
شای کلیو) گوید که درآوردن چیزی در چیزی
مؤلف عرض کند که درهم آمیختن باشد حقیقتة
پژولیدن لازم است و این متعدی آن ولیکن
فارسیان پژولیدن را هم بمعنی متعدی استعمال کرده اند
که می آید و اسم مصدر این و پژولیدن هر دو همان
پژول است که بمعنی گلوله گذشت و گلوله کردن معنی
حقیقی است و کنایه از درهم شدن و درهم ساختن
و (ب) بقاعدهٔ فارسی چنانکه رسیدن و رسانیدن و
امثال آن و این بمعنی متعدی شامل باشد برهمه
معانی پژولیدن که می آید **(اردو)** الف پریشان
کرے (ب) پریشان کرنا دیکھو پژولیدن یہ اسکے
تمام معانی متعدی پر شامل ہے۔

پژول پستان اصطلاح بقول انند بحوالهٔ
فرہنگ فرنگ بمعنی بزرگ پستان باشد **مؤلف**
عرض کند که تعریف خوشی نکرد معنی حقیقی این گلوله
پستان است که مراد از گرد پستان باشد همچون گلوله
یا سخت پستان همچون گلوله اگر سندِ استعمال پیش شود
تصفیهٔ این اختلاف معنی می کردیم محقق مباد که پژول
بمعنی گلوله گذشت و بمعنی بزرگ نیامده پس معنی
بیان کرده محققین بالا موافق قیاس نیست صاحب
عجم با ما اتفاق دارند اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) بڑی چھاتیاں والی عورت۔ گول
اور سخت چھاتیاں والی۔

پژولش بقول برهان بروزن نکوهش بمعنی
(۱) پژمرده و پریشان و درهم شده۔ صاحب
سروری درست گوید که بمعنی پژمردگی و پریشانی
و درهم شدگی و فرماید که (۲) بمعنی نرمی هم آمده
صاحب ناصری فرماید که درهم شدن و پژولیدن

و پریشان گردیدن و پژولیده و درهم گردیده
و می فرماید که (۳) بمعنی تفحص و جستجو و (۴) بازپرس
صاحب رشیدی بذکر پژولش و پژولیدن گوید که
بمعنی درهم شدن و برین قیاس پژولیده و
پشولش و پشولیدن و پشولیده و صراحت فرید
کند که صحیح درین کلمات بای تازی است و زائد
و اصل کلمه ژولش و ژولیدن است و شولش
و شولیدن ولیکن چون حرف با بسیار مستعمل شد
گویا از اصل شده بنابران بای تازی مذکور شد
و در بای فارسی خطاست - صاحب جامع این را
بمعنی درهم و پریشان شدن مرادف پژولیدن
می داند - خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی
کرده گوید که بمعنی نصیحت کردن و جستجو و بازپرس
و تفحص خطاست و آن معنی پژوهش و پژوهیدن
به ها است نه لام با آنکه پژوهش هم بمعنی نصیحت
نیامده **مؤلف** عرض کند که غیر از سروری که
محقق اهل زبان است دیگر کسی پی بتحقیقت نبرد
و ما هر دو معنی بیان کرده اش را صحیح دانیم و معنی
اوّلش اصلی است و دومی معنی مجاز آن از آنکه
پژول بمعنی پستان هم گذشت و معنی نرمی در پژولش
از ان پیدا شد و این حاصل بالمصدر پژولیدن
است و معنی سوم و چهارم هیچ تعلق ازین ندارد
مخفی مباد که بژولش به موحده اوّل بجای خودش
گذشت و ما بجای صراحت ماخذش کرده ایم و بژولیدن
بموحده اوّل نیامده که آن را اصل دانیم اگرچه مصدر
ژولیدن به همین معنی می آید و صراحت ماخذش همدر آنجا
کنیم ولیکن بوجود پژول که اسم مصدر پژولیدن
است ضرورت ندارد که این را مبدّل (بژولیدن
به موحده) قائم و بای زائد دران تسلیم کنیم حق آنست
که این حاصل بالمصدر پژولیدن است که می آید
فضولی و بی خبری از ماخذ است که بعض محققین در
معنی این پریشان بیان و پژولش اختیار کرده اند
(اردو) (۱) پریشانی (۲) نرمی (۳ و ۴) ناقابل
ترجمه بلحاظ تصفیهٔ آخر -

(الف) پژولید
(ب) پژولیدن
(ج) پژولیده

(الف) بقول برهان بروزن نکوهید به معنی پژمرده شد و آب و تاب روی نماند و (ب) بقولش بکسر اوّل بروزن نکوهیدن (۱) پژمرده شدن و پریشان گردیدن و (۲) پژمرده کردن و (۳) درهم آمیختن و فرماید که بمعنی تداخل هم آمده که درهم شدن باشد و گوید که باین معنی بفتح اوّل هم گفته اند و (۴) نصیحت کردن و (۵) جستجو و بازپرس و تفحص نمودن هم و نسبت (ج) گوید که پژمرده شده و نرم گردیده و بی آب شده و نصیحت کرده شده و بازپرس کرده شده. صاحب سروری بر (الف) می فرماید که پریشان و درهم و پژمرده شد و کرد و نسبت (ب) گوید که بمعنی پژمرده شدن و کردن است و (۶) نرم شدن و (ج) بمعنی نرم شده و پژمرده و درهم و پریشان (خان آرزو در سراج) و صاحب رشیدی هرچه نوشت بر پژولش نقلش کرده ایم که پژولش و پژولیدن را به یکجا نقل کرده اند و پژولیده را هم برین قیاس گویند صاحب بحر بذکر (ب) معنیٔ متفق با برهان و فرماید که کامل التصریف است. و پژولد مضارع این **مؤلف** عرض کند که این وضع شد از اسم مصدر پژول که بجایش مذکور شد و صراحت ماخذ این بر پژولانیدن هم کرده ایم که متعدی این است بقاعده فارسی و این مصدر مخصوص است برای لازم و آنچه فارسیان این را هم به بعض معانی متعدی استعمال کرده اند. تصرف محاوره باشد و پژولش که گذشت حاصل بالمصدر این و معنی چهارم و پنجم را تسلیم نه کنیم از آنکه سند استعمالش از نظر ما نگذشت و محققین اهل زبان ازین ساکت البته معنی ششم را مجاز معنی اوّل دانیم بلحاظ ماخذ که پژول بمعنی پستان هم آمده و هرآئینه نرمی تعلق دارد بآن و برای معنی پنجم مصدر پژوهیدن به های هوّز عوض لام می آید. مخفی مباد که (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ج) اسم مفعولش.

(اردو) (الف) دیکھو (ب) یہ اس کا ماضی مطلق ہے (ب) (۱) پژمردہ ہونا پریشان ہونا (۲) پژمردہ کرنا (۳) باہم ملجانا (۴) نصیحت کرنا (۵) جستجو اور بازپرس کرنا (۶) نرم ہونا (ج) اسم مفعول ہی (ب) کا

پژولیدہ کردن استعمال بمعنی متعدی پژولیدن است و مرکب از اسم مفعول پژولیدن کہ بجایش گذشت صاحب سروری سند استعمال این بذیل پژولیدہ آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (جامی ۵) نبرد آن ہمہ آب و گفتش کہ ای پژولیدہ بنشین را (اردو) دیکھو پژولیدن یہ اسکے تمام معانی متعدی پژولانا ہے

پژوم بقول برہان و ناصری و رشیدی و جامع و سروری بفتح اول بروزن معلوم (۱) فقیر و درویش و گدا و (۲) خوار و بی اعتبار را گویند و پژومان جمع پژوم است ـ صاحب جہانگیری گوید کہ (پژمردم مرادف این **مؤلف** عرض کند کہ ما این را باعتبار محققین اہل زبان اسم جامد دانیم و یکی از معاصرین عجم گوید کہ در فارسی قدیم یعنی ژند و پاژند مردم بود و لباس و چادر را گویند و معنی لفظی پژمردم کہنہ چادر است و کنایہ از گدا و بمجاز مجاز بمعنی بی اعتبار ہم و این مخفف پژمردم باشد (اردو) (۱) فقیر (۲) بے اعتبار ـ

پژوند بقول برہان و انند بروزن دربند (۱) چوبی باشد کہ در پس در گذارند تا در کشودہ نگردد و (۲) چوب کازران و (۳) کنایہ از مردم پس در نشین و (۴) دیوث و می فرمایند کہ این معنی بفتح اول و ثانی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ این مخفف ہمان (پژاوند) کہ گذشت بمعنی اول و دوم و صراحت ماخذ ہمہ را آنجا کردہ ایم و معنی سوم و چہارم مجاز معنی اول کہ ایشان ہم مثل دربند پس در می باشند (اردو) (۱ و ۲) دیکھو پژاوند (۳) دروازے کے آڑ میں بیٹھا ہوا ـ (۵) دیوث ـ دیکھو بازن ـ

پژوندہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

بفتح اوّل و ثالث قرمساق را گویند مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مزید علیه همان ژوند که	به معنی چهارمش گذشت (ارد و) دیکھو ژوند کے چوتھے معنے۔

ژوه بقول برہان بکسر اوّل و ضم ثانی و سکون ہا بمعنی (۱) تفحص و تجسس و بازجستن و بازجوست و (۲) جوینده و طالب و خواہنده و (۳) امر بدین معنی و (۴) پشتهٔ بلند و (۵) آستر قبا و مانند آن را نیز گویند۔ صاحب سروری ذکر معنی دوم و سوم کرده از دیگر معانی ساکت (شیخ نظامی ع) سپهبد بر آمد چو بر تیغ کوه ٭ بشد نزد آن پیر دانش ژوه ٭ و فرماید که بفتح اوّل هم آمده۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل یعنی تفحص و تجسس گوید که بمعنی امر و اسم فاعل از ان هم و نسبت معنی چهارم و پنجم می فرماید که خطاست و صراحت مزید کند که صحیح ژره است بدون واو و بمعنی آستر قبا و غیره نیست بر آن ژیره است به رای مهمله۔ صاحب جامع ذکر هر پنج معانی بالا کرده مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان و اسم مصدر ژوهیدن که می آید و بمعنی سوم موافق قیاس که امر حاضر است از ژوهیدن و بمعنی چهارم و پنجم هم اسم جامد و قول صاحب جامع که محقق اہل زبانست معتبر تر از خان آرزوی هندی و بمعنی دوم هیچ که محققین ناواقف از قواعد فارسی این معنی را بسند نظامی قائم کرده اند و نمی دانند که این معنی بدون ترکیب با امر حاضر حاصل نمی شود (ارد و) (۱) تفحص تجسس۔ مذکر۔ (تلاش۔ مؤنث) (۲) ناقابل ترجمه و (۳) امر حاضر یعنے ڈھونڈ اور تلاش کر (۴) بلند ٹیله۔ مذکر (۵) دیکھو آستر۔

ژوهش بقول برہان بروزن نکوهش بمعنی تفحص و تجسس و جستجو و فرماید که بمعنی مصدر نیز آمده	که جستجو کردن باشد صاحب جهانگیری ژوهش و ژوهیدن را یکجا نقل کرده گوید که بمعنی بازجست

وتفحص باشد (فردوسی ؎) بدین گیتی اندر نکوهش
بود ٭ همان پیش یزدان پژوهش بود ٭ صاحب سروری
بر تفحص و تجسس قانع و صاحب ناصری هم بانش ـ بهار
گوید که بالکسر و بالضم و واو مجهول است بمعنی تفحص
و فرماید که بالفظ افتادن و رفتن مستعمل خان آرزو
در سراج این را مرادف پژوهیدن گفته گوید که بر بنا
قیاس است پژوهندگی و پژوهنده **مؤلف**
عرض کند که حق آنست که این مرادف پژوهندگی
است و هردو حاصل بالمصدر پژوهیدن باشد
وبس (اردو) تفحص ـ مذکر ـ تلاش ـ مؤنث ـ

پژوهش افتادن مصدر اصطلاحی ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند که واقع شدن تفحص و تلاش باشد (نظامی
؎) پراگندگی در سپاه اوفتاد ٭ پژوهش در آن رزم
شاه اوفتاد ٭ مخفی مباد که اوفتادن فرید علیه
افتادن است و از سند بالا (پژوهش اوفتادن)
پیداست عیبی ندارد که هردو یکی است (اردو)
تجسس واقع ہونا ـ تلاش ہونے لگنا ـ

پژوهش رفتن مصدر اصطلاحی ـ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که مرادف پژوهش افتادن است
(کمال اصفهانی ؎) بحجر سجد مست تو بنده انتما
نکند ٭ بهر کجا که پژوهش رود ز نسل و نژاد ٭ ـ
(اردو) دیکھو پژوهش افتادن کا ترجمہ ـ

پژوهش کردن استعمال ـ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بمعنی تفحص و تلاش کردن است (ابوشکور
بلخی ؎) اگر روزی از تو پژوهش کنند ٭ همه
مردمانت نکوهش کنند ٭ (اردو) تلاش کرنا ـ

پژوهندگی بقول برهان و ناصری بر وزن
فروشندگی بمعنی جستجو نمودن و خواستن ـ صاحب
سروری بر تفحص و تجسس قانع (نظامی ؎)
در و کرد باید پژوهندگی ٭ که از ما ندارد شکوهندگی
٭ **مؤلف** عرض کند که مرادف پژوهش و

حاصل بالمصدر پژوهیدن است که می آید (اردو) تلاش ـ مؤنث ـ تجسس ـ مذکر ـ

(الف) **پژوهنده** بقول برهان و ناصری
(ب) **پژوهید** الف بر وزن فروشنده
(۱) بمعنی بازپرس کننده و تفحص نماینده و (۲) حکیم و عاقل و خردمند و زیرک را گویند و هم اوبر (ب) گوید که ماضی پژوهیدن است صاحب سروری بر معنی اول الف قانع (نظامی ـ) پژوهنده بود حجت نمای ؛ دران انجمن گشت شاه آزمای ؛ و هم او ذکر (ب) کرده گوید که بمعنی تفحص و تجسس کرد (فردوسی ـ) پژوهید بسیار و پرسید چند ؛ نیامد ز خوبان کس او را پسند ؛ **مؤلف** عرض کند که الف اسم فاعل و ب ماضی مطلق پژوهیدن است شامل بر همه معانیش که می آید و معنی دوم الف مجاز معنی اول است و حق آنست که ضرورت بیان این هر دو نبود و صراحت مصدرش که می آید کافی بود (اردو) الف (۱) ڈھونڈنے والا (۲) عاقل (ب) ڈھونڈا ـ

پژوهیدن بقول برهان بر وزن نکوهیدن (۱) تفحص و تجسس کردن و جستجو نمودن و (۲) خواستن ـ صاحب جهانگیری بر پژوهش قانع و هر دو را مساوی داند و صراحت معنی مصدری چنانکه باید نکرد ـ صاحب سروری نسبت معنی اول گوید که تفحص و تجسس بلیغ کردن است (ابوالمؤید ـ) در پژوهیدن اسرار علوم ؛ شوی از کاهلی آخر محروم ؛ خان آرزو در سراج بر تفحص و تجسس قناعت کرده و پژوهش را با این نقل کرد و فرق در مصدر و حاصل بالمصدر نکرد ـ و صاحب جامع هم زبانش ـ صاحب بحر گوید که تفحص و تجسس نمودن و (۳) باز خواستن است و فرماید که کامل التصریف و مضارع این پژوهد صاحب موارد ذکر هر سه معنی کرده **مؤلف** عرض کند که این مرکب است از اسم مصدر پژوه که بمعنی اولش گذشت بزیادت یای معروف و علامت مصدر ـ

وآن ژویدن است از ژوهندگی که گذشت حاصل بالمصدر این آنچه صاحب سروری لفظ بلیغ را در معنی اول ذکر کرده و خود درست نداشت بلکه معنی اول حقیقی است و معنی دوم وسوم مجاز آن واین مصدر اصلی است که اسم این مصدر مال فارسی زبان است (اردو) (۱) تجسس وجستجو کرنا (۲) چاہنا خواہش وخواست کرنا۔

ژوهیده بقول برهان وسروری بر وزن نکوهیده خردمند وعاقل وزیرک ودانا۔ مؤلف عرض کند که اسم مفعول مصدر ژوهیدن است بمعنی کسی که تفحص وتجسس دارد وکنایه باشد از عاقل ودانا (شمس فخری ؎) دولت ونصرت وسعادت را نیست کاری بغیر جز دیده ٭ تا که باشند متمکن باشند ٭ بر در خسرو ژوهیده ٭ مخفی مباد که همین معنی بر ژوهنده هم گذشت که اسم فاعل ژوهیدن بود موافق قیاس است۔ (اردو) عاقل۔ دانا عقلمند۔

ژوی بقول برهان ومؤید بفتح اول وثانی وثالث به تحتانی کشیده مردم فرومایه وارازل وبضم اول وثانی هم باین معنی آمده صاحبان جهانگیری وجامع بر ارذل قانع **مؤلف** عرض کند که همین لغت به زای عربی هم گذشت وما آن را اسم جامد فارسی زبان گفته ایم بعض معاصرین عجم گویند که این اصل است وآن مبدل این چنانکه ژند وزند واین مرکب می تواند از ژود ویای نسبت ومعنی لفظی این خونی باشد یعنی کسی که خون کسی ریزد وکنایه از ارذل که خون ریختن کار ارذلان است مخفی مباد که آنانکه این را بمعنی جمع گفته اند غور بر لفظ نکرده اند جمع این ژویان است (اردو) دیکھو ژوی۔

ژوین بقول برهان وسروری وناصری بر وزن قزوین بمعنی کثیف وچرکن باشد وکثیف شدن وچرکین داشتن هم۔ صاحبان جهانگیری وجامع و رشیدی بر چرکن وکثیف قانع (حکیم سنائی ؎) پیشم آرد دوات بن سوراخ ٭ قلم سست وکاغذ ژوین

پ (پور بهای جامی ۹) صاحب انصاف من لستان
از و پ کو نگاهی بر من مسکین نکرد پ از جفا ها در حق
من هیچ ماند پ کان پلید مدبر پژوین نکرد پ مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این خونین به یا و نون نسبت
از قبیل چرکین که پژ و بمعنی خون بجایش گذشت
و بمعنی کثیف شدن و چرکین داشتن اصلا درین
لغت نیست محققین اوّل الذکر غور بر لفظ نکرده اند
(اردو) کثیف. غلیظ. میلا. کچیلا. وہ شخص
یا چیز جو صاف و پاک نہ ہو. اور کثافت رکھتی ہو.

پژره بقول برهان و جهانگیری و جامع بفتح اوّل
و ثانی و اخفای ها (۱) زمین پشته پشته و کتل و کریوه
که بعربی عقبه خوانند و (۲) آستر جامه بکسر اوّل
وضم ثانی و اظهار ها (۳) مخفف پژوه است
که بمعنی تفحص و تجسس و بازخواست باشد صاحب
سروری جائی ذکر معنی اوّل کرده و بجای دیگر
معنی دوم و سوم را آورده صاحب ناصری بمعنی
اوّل قانع و گوید که همان پژ است که گذشت
صاحب رشیدی بذکر هر سه معنی بالا فرماید که به
بای فارسی وضم زا و اظهار ها بمعنی (۴) تفحص
کننده و (۵) امر به تفحص کردن و فرماید که برین
قیاس است پژوهش و پژوهنده و پژوهندگی
خان آرزو بذکر معنی سوم و چهارم و پنجم نقل رشیدی
برداشته مؤلف عرض کند [illegible]
توجه نگماشته اند بمعنی اوّل [illegible] است
که گذشت و جا دارد که مبدل پژه بمعنی اوّلش [illegible]
چنانکه تپ و تب و آزیر و آژیر بمعنی دوم
اسم جامد فارسی زبان است و مخفف پژوه بمعنی
پنجمش بمعنی سوم مخفف پژوه بمعنی اوّلش چنانکه
گذشت و بمعنی چهارم غلط محض و بمعنی پنجم اگر سند
استعمالش پیش شود توانیم گفت که مخفف امر [illegible]
باشد صاحبان رشیدی و سراج غور نکردند که از
امر حاضر معنی فاعلی بدون ترکیبش با اسم حاصل
نمی شود چنانکه (حق پژوه) و مخففش (حق پژه) [illegible]
مجرد پژوه یا پژه را بمعنی چهارم گرفتن بی خبری از

قانون فارسی است اگر برخلاف قیاس جائی این قسم استعمال از نظر گذشته باشد می باید که نقل سند کنند و محققین هند نژاد را نمی رسد که استعمال خلاف قیاس را بدون سند اہل زبان پیش کشند (اردو) (۱) دیکھو پژ کے دوسرے معنے (۲) دیکھو پژوہ کے پانچویں معنے (۳) دیکھو پژوہ کے پہلے معنے (۴) ناقابل ترجمہ (۵) دیکھو پژوہ کے تیسرے معنے

پژمان بقول برہان بضم اول بروزن سلطان بمعنی آرزو و خواہش دل و غبطہ و فرماید که صفتی است در آدمی که چون چیز خوب پیش کسی بیند خواہد که آن چیز یا مثل آن چیز او ہم داشته باشد بی آنکه بہ صاحب آن چیز نقصانی برسد و محروم شود و آدمی را این صفت محمود است برخلاف حسد که برعکس این بود حسود خواہد که آن چیز را او داشته باشد و بغیر از وکسی نداشته صاحبان ناصری و مؤید ہم ذکر این کرده اند و گویند که ہمان پژہان که بوعده گذشت مؤلف عرض کند که ما بر پژہان صراحت ماخذ کرده ایم که این اصل است و آن مبدل این و این اسم جامد فارسی زبان است و حقیقت معنی ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو پژہان

پژیون بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث کشتی بزرگ را گویند مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال بدست آید توانیم قیاس کرد که اسم جامد فارسی قدیم باشد دیگر ہمہ محققین زباندان و اہل زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت (اردو) بڑی کشتی۔ مؤنث۔

بای فارسی باسین مہملہ

پس بقول برہان و جہانگیری بضم اول و سکون ثانی (۱) مخفف پسر که در مقابل دختر باشد (فردوسی ؎) بیامد نخست آن سوار دلیر ؍ پس شہریار جہان اردشیر ؍ (ولہ ؎) پس آگاہ کردند از آن کارزار ؍ پس شاہ را فرخ اسفندیار ؍ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید که بالکسر باید اما تحقیق

آنست که پسر نیز بضم باست صاحب ناصری فرمی باید فرماید که این مخفف پسر باشد چنانکه دخت مخفف دختر
است بلکه دُت مخفف دخت است که بجایش می آید. خان آرزو در سراج گوید که مخفف پسر نباشد
که پسر بکسر اوّل است و این بضم اوّل. نیز فرماید که این غالباً بکسر لهجه و زبان بعضی مردم است بهار
گوید که (۲) گاهی برای تعقیب محض آید و گاهی برای تفریع. تعقیب آنست که ثانی را محض تاخیر در
زمان باشد و اوّل را دخلی در وجود ثانی نبود چنانکه بگوئی اوّل زید آمد و پس پدرش و پس برادرش
و تفریع آنکه اوّل را با وجود تقدّم ذاتی و زمانی معاً دخل در وجود ثانی بود مثال این هردو چنانکه
بگوئی زید کلید در دست داشت دست جنبانید پس کلید حرکت نمود پس جنبانیدن دست را
تقدّم ذاتی است فقط بر حرکت کلید و وجود حرکت کلید را جنبش دست سبب گردیده و چنانچه
گفته شود که زید باکل سقمونیا مبادرت نمود پس او را اسهال شد که اکل سقمونیا را با وجود تقدّم
ذاتی تقدّم زمانی هم هست بر وجود اسهال و اکل سقمونیا علّت و سبب است برای اسهال
(کذا افاده الاستاد) فقیر مؤلف گوید که از خواص این کلمه یکی آنست که مقطوع الاضافه هم آید چون
پس کوچه و پس دیوار (واله هروی ع) نخندد غنچهٔ در باغ عاشق تا نه نشنید؛ ز تنگی یک تبسم
وار پس دیوار باغ او؛ (ارادتخان واضح ع) چو دور در نظر آمد ز وصال مراد؛ دواند عشق به
پس کوچهٔ خیال مرا؛ و همچنین پس شام که ترجمهٔ سحر است و این مجاز باشد چه شام طعام شام را گویند
و پس شام طعامی که بعد از طعام مذکور خورند و آن نیست مگر طعام سحری مؤلف عرض کند که بمعنی
اوّل شبهی نیست که مخفف پسر است و تحقیق اعراب بجایش کنیم و در این جا همین قدر کافی است پس بالضم
بمعنی پسر حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بمعنی دوم عرض می شود که بهار تعریفی خوشی نکرد و این بالفتح باشد

صاحب تحقیق القوانین می فرماید که از حروف عطف یکی (پس) است که (الف) در دو اسم واقع شده افادهٔ جمعیت با ترتیب و بی مهلت دهد یعنی دال باشد برینکه اسم ثانی بلحاظ ترتیب بغیر مهلت شریک نسبت اسم اوّل است چنانکه ؏ زید آمد پس عمر ؏ و (ب) گاهی بمقام تفصیل چنانکه ؏ فعل باعتبار اصالت بر دو نوعست ماضی و مضارع پس ماضی آنست که دلالت کند بر زمانهٔ گذشته و مضارع آنکه دال بود بر زمان حال و آینده و (ج) گاهی بر سر جزای شرط آید چنانکه (سعدی ؎) گر سنگ همه لعل بدخشان بودی پس قیمت سنگ و لعل یکسان بودی ؏ و (د) گاهی بر جملهٔ نتیجه آید چنانکه (سعدی در گلستان) هر نفسی که فرو می رود ممد حیات است و چون بر می آید مفرح ذات پس در هر نفسی دو نعمت موجود است و بر هر نعمتی شکری واجب ؏ و بتحقیق ما (ﮦ) بمعنی واپس هم که بر (پس آوردن) می آید (اردو) (۱) دیکھو پیس (۲) (الف) بعد (ب) پس (ج) پھر (د) پس (ﮦ) واپس -

پس آنگاه استعمال - بقول انند بمعنی بعد از آن (حافظ ؎) دل بی تو ایان سکین بجوی ؏ و پس آنگاه جام جهان بین بجوی ؏ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و بحذف الف (پس انگه) هم آمده (نظامی ؎) پس انگه قلم بر عطارد شکست ؏ که آئی قلم را نگیرد بدست ؏ (اردو) بعد ازان - پھر -

پس آوردن مصدر اصطلاحی صاحب (الف) آصفی ذکر این کرده بذیل آن بر (پس آورده) گوید که دختری که پدرش هزار جا داده و هیچکس قبول نکرده و باز پس بخانه آورده **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی این (واپس آورده) و صاحب بحر (ب) **پس آورده** که بمعنی مفعولی است می فرماید که ربیب یعنی پسر زن باشد و ارسته هم با نش (حکیم شفائی ؎) هزار جای پس آورده دختری بودش ؏ از و بکارت و عفت چو نیکوئی بیزار ؏ **مؤلف** عرض کند که از سند شفائی اصطلاح

(ج) **پس آوردہ دختر** | پیداست که قلب اضافت (دختر پس آوردہ) و کنایہ از دختریست که پدرش از خانۂ شوہر واپس آوردہ از ینکہ با شوہر اتفاق نیفتاد و نوبت بہ طلاق یا خلع رسید آنچہ صاحب آصفی در معنی الف این معنی را شمول (ہزارجا) داخل کردکار از غور نگرفت و آنانکہ از (ب) معنی ربیب پیدا کردہ اند ہندنژاد و سند استعمال ندارند و آنچہ وارستہ سند شفائی را برای ربیب گرفت درست نیست (اردو) (الف) واپس لانا (ب) ربیب۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ پلا ہوا لڑکا۔ پالا پوسا لڑکا۔ پہلے خاوند کا لڑکا۔ سوتیلا بیٹا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ ربیبہ اس کا مؤنث ہے (ج) وہ لڑکی جسکو شوہر کے ساتھہ نااتفاقی کی وجہ سے اس کے باپ نے بذریعۂ طلاق یا خلع اپنے گھر واپس لایا ہو۔ مؤنث

پس آہنگ | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) فوج پسین مقابل جناح و (۲) آہنی باشد کہ کفش گران در پس کفش نہند تا بہ آن کفش را فراخ و قالب را دران کنند۔ صاحب سروری بذکر معنی دوم گوید کہ این را در عربی مؤخر گویند و بتذکرۂ معنی اول می فرماید کہ (۳) پس رو را نیز گویند۔ صاحبان انند و غیاث بر معنی اول قانع **مؤلف** عرض کند کہ معنی سوم حقیقی است یعنی آہنگ کنندۂ پسین و کسی کہ در پس رود و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (۱) وہ فوج جو پیچھے رہے۔ مؤنث۔ ساقہ (۲) وہ لوہے کا آلہ جسکو موچی گرگابی کو پھیلانے اور وسیع کرنے کے لئے اسکے حصۂ پسین مین رکھکر قالب کو جوتی مین داخل کرتے ہین جس کی وجہ سے قالب بآسانی داخل ہوتا ہے اور پیچھے کا جوڑ ضائع نہین ہوتا۔ مذکر (۳) پس رو۔ پیچھے چلنے والا۔

پسا | بقول برہان و جہانگیری و جامع بروزن و معنی تسا و آن شہریست در ملک فارس و فسا معرب آن۔ صاحب ناصری گوید کہ این را پارسا کرد

می خوانند و بتدریج تخفیف یافته پسا شد و پیا (بتشدید یا)
که درمیان اعراب (بساسیری) گویند از اهل آنجا
بوده و در بلوک شهر پسا سروی است که سی ذرع بلندی دارد
و قطر بیخ آن زیاده از دو ذرع **مؤلف** عرض
کند که ماخذ بیان کردهٔ ناصری که اهل زبان است
اعتبار را شاید و موافق قیاس (اردو) پسا
ملک فارس میں ایک شہر کا نام ہے جس کا معرب
فسا ہے۔ مذکر۔

پساچین اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و
ناصری و رشیدی و بحر بروزن ساکین بقیهٔ میوه
باشد که در باغها بعد از چیدن میوه جابجا مانده باشد
صاحب جهانگیری گوید که این را (سبدچین) هم
گویند۔ خان آرزو در سراج می فرماید که اغلب
که مرکب باشد از پس بمعنی بعد و چین از چیدن اما
معنی الفی که درمیان است خوب واضح نیست
مؤلف عرض کند که بیچاره غور نکرد الف بعد
لفظ پس زائد است و این اسم مفعول ترکیبی است
بمعنی پس از وقت میوه چیدن، چیده شده۔ رسم
است که چون وقت میوه چیدن آید میوه از باغ
می چینند و میوه که در آنوقت خام بنظر آید بر درخت
می گذارند و پس از چند روز آن میوه باقی مانده
را می چینند و نام همین است (پساچین) موافق قیاس
(اردو) وہ میوہ جو وقت مقررہ کے بعد درخت
سے توڑتے ہیں۔ مذکر۔

پسادست اصطلاح۔ بقول برہان و بحر
و سروری و رشیدی بفتح اول و دال ابجد بمعنی
نسیه یعنی امروز چیزی بخرند و قیمت آن را پس از
چند روز دیگر بدهند (ابوشکور) ستد و
داد مکن هرگز جز دستادست ٭ که پسادست خلاف
آرد و الفت ببرد ٭ صاحب سروری می فرماید که
(دستادست) بمعنی نقد باشد۔ صاحب ناصری
بذکر این صراحت کند که از قبیل (پیشادست)
که بیعانه را گویند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده
گوید که الف درین هم همچون (پساچین) است

بہار این را مرادف (پیشادست) گوید کہ می آید و فرماید کہ مقابل نقد است **مؤلف** عرض کند کہ مخفف آن ۔ بمعنی قیمت بعد از وقت ادا کردہ شدہ اسم جامد فارسی زبان موافق قیاس **(اردو)** ادھار ۔ مذکر ۔

پس از خواندن و رقصیدن بالہ دادن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر ماضی مطلق این کردہ گوید کہ بعد از سرود دو کس باہم رقصیدند **مؤلف** عرض کند کہ بال بمعنی رقص لغت انگلیسی است و (بالہ دادن) بمعنی رقص کردن مصدر مفرس معاصرین عجم و لفظ رقصیدن درین زائد می نماید یکی از معاصرین عجم گوید کہ صاحب رہنما در ترجمہ این سکندری خوردہ معنی لفظی این ۔ بعد سرود و رقص یک مرد و یک زن باہم راحت گرفتن و یکجا نشستن است ۔ بخیال ما قول اینش درست نمینماید **(اردو)** گانے کے بعد مرد و عورت کا باہم ناچنا ۔ ناچنے اور گانے کے بعد مرد و عورت باہم آرام لینا جیسا کہ مصر انہوں کا طرز عمل ہے ۔

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی کہ بورانی است بادنجان و بادنجاست بورانی مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ از حقیقت حال امری معمولی بدیر آگاہ شود **(اردو)** یہی فارسی مثل اردو مین اس مقام پر مستعمل ہے جب کہ کوئی شخص ایک معمولی بات سے دیر مین واقف ہو

پس افتاد اصطلاح ۔ بقول مؤید ذخیرہ و آنچہ بعد از مردن کسی بماند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف (پس افتادہ) باشد بمعنی (پس ماندہ) و دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان و معاصرین عجم ازین ساکت اند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم **(اردو)** کسی متوفی کا چھوڑا ہوا اثاثہ ۔ مذکر ۔

پس افتادن مصدر اصطلاحی ۔ (۱) پیروی کردن و (۲) در تعاقب کسی رفتن و تعاقب کردن

مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ۔
(ظهوری ۵) بجنگ مصلحت پا برنیاید پیشه کاهان
را که پس افتادن بپای سالکان پیش بین باشد ۔ و
به تحقیق ما (۳) درراه از رفقا باز ماندن چنانکه
از (پس افتاده) ظاهر می شود که می آید (اردو)
(۱) پیروی کرنا (۲) تعاقب کرنا ۔ پیچھا کرنا ۔ پیچھے
بدنبال افتادن (۳) رفقا سے پیچھے رہجانا ۔

پس افتاده اصطلاح ۔ بقول برهان و بحر و
ناصری (۱) کسی را گویند که در راه از رفقا باز مانده
باشد و (۲) پس انداز و ذخیره اندوخته نیز بهار
ذکر معنی دوم کرده و صاحب آصفی فرماید که (۳)
بمعنی مردود و از (فقرهٔ ملا طغرا) سند آورده ؛؛
آئینه سکندر پس افتادهٔ راه پیش بینی ؛؛ **مؤلف**
عرض کند که ما فقرهٔ ملا طغرا را متعلق به معنی اول دانیم
و بلحاظ معانی (پس افتادن) این را بمعنی (۴) پیرو
و (۵) متعاقب یعنی تعاقب کننده دانیم (اردو)
(۱) رفقا سے پیچھے رہا ہوا (۲) پس انداز ۔ ذخیره
مذکر (۳) مردود ۔ (۴) پیرو (۵) پیچھا کرنے والا
تعاقب کرنے والا ۔ متعاقب ۔

پس افگنده اصطلاح ۔ بقول برهان (۱) بمعنی
پس انداز و ذخیره و اندوخته خواه از اموال و
اسباب بجهت ضروریات دنیوی خواه از اعمال
صالحه و طالحه بجهت نفع و نقصان اخروی و (۲)
بمعنی میراث ۔ صاحب سروری گوید که (۳) معروف
و ذکر معنی اول هم کند (شیخ اوحدی ۵) هم بعلم
خود خوش بده پندی که ندارد جز این پس افگندی
(اثیر الدین اومانی ۵) زهی بداده چو خورشید
نور بخش از پیش بکف تو هر چه پس افگند بحر و کان
باشد ۔ و فرماید که (پس اوگند) هم به همین معنی آمده
بهار گوید که چیزی که از خرج ضروری باز گیرند و
برای زمان تنگی نگاه دارند مرادف (پس افتاده)
و فرماید که بعضی بمعنی دوم هم گفته اند ۔ صاحب
مؤید معنی اول و دوم را آورده **مؤلف** عرض
کند که بمعنی حقیقی ماضی مطلق مصدر پس افگندن

است یعنی چیزی پس پشت افگندن و همین است
معنی سوم و (۴) پس افگنده بزیادت های هوز برای
افادهٔ معنی مفعولی کند و این مخفف آن است بحذف
های هوز و معنی اول و دوم کنایه باشد از همان
(اردو) (۱) ذخیره۔ مذکر۔ دیکھو پس انداز کے
پہلے معنے (۲) میراث۔ مؤنث۔ (۳) پس افگندن
کا ماضی مطلق (۴) وہ چیز جو پس پشت ڈالدی گئی۔
(پس افگندن) کا اسم مفعول پیچھے ڈالدی ہوئی۔

پس افگندن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان
و بحر (۱) چیزی از خرج یومیه خود نگاه داشتن و
ذخیره کردن و (۲) میراث گذاشتن۔ **مؤلف**
عرض کند که بمعنی حقیقی (۳) افگندن چیزی پس پشت
است و معنی اول و دوم مجاز آن و سند استعمال
بر (پس افگند) گذشت که متعلق از همین مصدر
است (اردو) (۱) ذخیره کرنا (۲) میراث
چھوڑنا (۳) پس پشت ڈالنا۔

پس افگنده اصطلاح۔ بقول بحر (۱) مرادف
معنی اول (پس افگند) (۲) سرگین دواب و
پیخال طائران و (۳) میراث۔ مرادف معنی
دوم (پس افگند) صاحب رشیدی بر معنی
اول قانع۔ صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر
معنی اول و سوم کرده و خان آرزو در سراج
متفق با رشیدی۔ **مؤلف** عرض کند که اسم
مفعول مصدر (پس افگندن) است که گذشت
و (پس افگند) مخفف این بحذف های هوز که
اشاره این همه را انجا کرده ایم و برای معنی دوم
طالب سندی باشیم اگرچه موافق قیاس است که
معاصرین عجم ازین معنی ساکت و دیگر محققین اهل زبان
و زباندان ذکر این نکرده اند (اردو) (۱) دیکھو
(پس افگند) کے پہلے معنے (۲) پیخال۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ فضلۂ پرند (چارپایوں کا گوبر) (۳)
میراث۔ مؤنث۔

پساک بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح
(۱) گلدسته و (۲) بارگل که در روز عید از آن

آرایش دستار کنند۔ صاحب برہان بر (اپباک) که بموحده گذشت می فرماید که به بای فارسی هم آمده مقصودش خبر این نباشد که (۳) این مرادف آن است **مؤلف** عرض کند که به معنی اوّل و دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم و به معنی سوم مبدل اپباک چنانکه تب و تپ (اردو) (۱) گلدسته۔ مذکر (۲) پھول کا ہار۔ مذکر (۳) دیکھو ابباک بموحدہ کے ساتھ۔

اپساندن بقول برہان بفتح اوّل و ثانی بالف کشیده و نون مکسور و فوقانی مفتوح بنون دیگر زده بلغت زند و پازند بمعنی افشاندن و فرماید که باین معنی باضافهٔ ها نیز آمده یعنی (اپسهاندن) و (اپسانی و اپسهانی) بمعنی افشانم و (اپسانید و اپسهانید) بمعنی بفشانید **مؤلف** عرض کند که بقول معاصرین زردشت اپسهان بمعنی آردبیز است و بر زبان معاصرین متروک و لغت زند و پازند یعنی فارسی قدیم و به مجاز آله را هم نامند که در وقت آبرسانی بر روی ظرفی قائم کنند که پر از سوراخها است و بهندی آن را پهنوارا نام است و اپسان بحذف های هوز مخفف آن اپس بزیادت علامت مصدر (تن) بران مصدری وضع شد و توانیم گفت که این مخفف (اپسهاندن) است که بهمین معنی می آید و آن مرکب است از اصل لغت اپسهان و حالا بر زبان متروک صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده (اردو) چھڑکنا۔ دیکھو۔ اپسهاندن۔

اپس انداختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندی که پیش کرد به (اپس انداز کردن) می آید **مؤلف** عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی انداختن چیزی پس پشت است و (۲) کنایه از ذخیره کردن (اردو) (۱) کسی چیز کو پس پشت ڈالدینا (۲) ذخیرہ کرنا۔

اپس انداز اصطلاح۔ بقول بحر (۱) آنچه بعد از صرف نگاهدارند۔ بهار این را مرادف

پس افگند گفته وسند این بر (پس انداز کردن) می آید - خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (۲) چیزی که پس پشت انداخته شده و معنی اوّل مجاز آن که کنایه از ذخیره باشد **(اردو)** (۱) پس انداز - بقول آصفیه - فارسی - اندوخته - جمع - بچت - وه روپیه جو خرچ سے بچا کر رکھا جاے - صرف سے بچا ہوا روپیه (۲) وه چیز جو پس پشت ڈال دی گئی ہو - یعنی حقیقی -

پس انداز کردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر (۱) چیزی از خرچ روزمرّه باز گرفتن و ذخیره کردن **مؤلف** عرض کند که مرکّب است از ہمان (پس انداز) که گذشت و معنی حقیقی این (۲) چیزی در پس پشت انداختن - پس معنی اوّل مجاز معنی دوم است (خواجه آصفی ع) اسباب حسن ماه مرا خال و خط بس است ۞ گیسوی تاب داده پس انداز می کند ۞ (ملا طغرا ع) ہزار داغ پس انداز کرده چون طاؤس ۞ دلی که در غم او گشته پیش بین قبور ۞ **(اردو)** (۱) پس انداز کرنا - ذخیره کرنا (۲) کسی چیز کو پس پشت ڈال دینا تا که وقت پر کام آے -

(الف) **پس اندیش** اصطلاح - بقول بحر و بہار مقابل پیش بین بمعنی اندیشه کنندهٔ ایام گذشته (خواجه نظامی ع) مخالف پس اندیش و او پیش بین ۞ بد اندیش کم مہر و او بیش کین ۞ **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و بس صاحب آصفی از ہمین سند مصدر

(ب) **پس اندیشیدن** قائم کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که اندیشهٔ ایام گذشته کردن ضد (پیش اندیشیدن) است **(اردو)** الف وه شخص جو گذشته واقعات سے ڈرے اور پیش بین نه ہو - (ب) گذشته واقعات سے ڈرنا خوف کرنا

پس انگاه اصطلاح - بہار و صاحب بحر این را به الف مقصوره نقل کرده **مؤلف** عرض کند

که همان است که به الف ممدوده بمعنی (پس آنگاه) گذشت (اردو) دیکھو پس آنگاه ۔

پسانیدن بقول برهان و جهانگیری و رشیدی و ناصری بر وزن رسانیدن آب دادن باغ و زراعت را (مولوی معنوی سه) ای روزی دهار رسان جان کسان و ناکسان ؛ تره کاری و باغی پسان هموار و ناهموار ه؛ صاحب بحر این را کامل التصریف گفته و مضارع این پسانَد خان آرزو بذکر معنی بالا بحواله قول محققین گوید که از بیت مستفاد نمی شود مؤلف عرض کند که معنی شعر رانفهمیده ازینجاست که استفاده نکرد ۔ (تره کاری باغ پسان) اسم فاعل ترکیبی است و ازین مرکب متحقق شد که پسان امر حاضر است ازهمین مصدر مخفی مباد که این مرادف پسانتن باشد و اسم مصدر این هم همان پسان که ذکرش درانجا کرده ایم آن متروک است و این مستعمل و مخصوص برای باغ و زراعت (اردو) آب رسانی کرنا ۔ سینچنا ۔

پساو لغتی است از زندو پازند بمعنی لمس که صراحت کامل این بر پساویدن می آید (اردو) دیکھو پساویدن

پس اوکند اصطلاح ۔ بقول برهان با واو بر وزن و معنی پس افکند است مؤلف عرض کند که این مبدل آنست چنانکه فاهم و واهم اشتقاق این هم درانجا کرده ایم (اردو) دیکھو پس افگند ۔

پساوند اصطلاح ۔ بقول برهان و جهانگیری و جامع و سراج بر وزن دماوند قافیه شعر را گویند ۔ همچو دچار و نگار و بهار (لبیبی سه) همه پوچ و همه خام و همه سست ؛ معانی ازچکامه تا پساوند ؛ صاحب ناصری بذکر معنی بالا می فرماید که (۲) بمعنی ردیف هم آمده و سرواره قافیه را هم گویند ۔ (ملک الشعرا صبای کاشانی سه) ز سرواره خویش بیرون کنند ؛ پساوندش ار دل بود خون کنند ؛ مؤلف عرض کند که همین لغت به موحده گذشت و این اصل است و آن مبدل

این چنانکه بهمه راجع نوشته ایم مخفی مباد که پس بمعنی قبل و بعد هر دو آمده و آوند مبدل آینده و معنی لفظی این قبل ردیف آینده و کنایه از قافیه و بعد قافیه آینده کنایه از ردیف حیف است که محققین سند استادیسیبی را به تغییر خفیف بر پساوند هم نقل کرده اند (اردو) (۱) قافیه - دیکهو پساوند (۲) ردیف - بقول آصفیه وه لفظ جو غزل یا قصیدے وغیره کے مصرعون یا بیتون کے اخیر مین قافیه کے پیچهے بار بار آئے - مؤنث -

(الف) **پساونده** صاحب سفرنگ (شرح نوزدهی فقره (نامه شت وخشور تیخیرو) گوید که الف ببای فارسی مفتوح و سین مهمله با الف کشیده و کسر واو و سکون نون و فتح دال ابجد و های هوز بمعنی لمس کننده و قوتی که چیزها را بلمس دریافت کند - (صاحب بحر بر ....

(ب) **پساویدن** گوید که بفتح اوّل (۱) آب دادن و (۲) مالیدن و (۳) لامسه کردن و (۴) هستی نمودن آمده (کامل التصریف) و مضارع این پساید - صاحب برهان بر معنی دوم و سوم و چهارم قانع و نسبت معنی دوم دست مالیدن گوید - صاحب ناصری این را دست بسودن گفته و ذکر معنی سوم هم فرموده از معنی اوّل و چهارم ساکت - صاحب جامع هم به ترک معنی اوّل بمعنی دوم دست مالیدن گوید و ذکر معنی سوم و چهارم هم کند مؤلف عرض کند که بلغت زند و پازند (پساو) بمعنی لمس است و حقیقت این چنان باشد که رسم عجم است که چون کسی خواهد که از آمدن خویش دیگری را آگاه کند آهسته از پس او آید و بر گردنش لمس کند و او خبردار شده روی گرداند و آگاه شود پس (پس آی) بمعنی پس آینده اسم فاعل ترکیبی مستعمل شد برای لمس کننده و تحتانی بدل شد به واو چنانکه انگیل و انگول - فارسیان بقاعدهٔ خود از همین اسم مصدر بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن

مصدری وضع کردند که معنی حقیقی آن لمس کردن است و معنی دوم وچهارم مجازش۔ صاحب بحر که بذیل این معنی اوّل را نوشته آن متعلق است به (پسانیدن) گذشت وصراحت ماخذش همدرانجا مذکور۔ همه محققین اہل زبان وزبان‌دان معنی اوّل را ترک کرده اند معلوم می شود که تسامح صاحب بحر است که ذکرش بذیل (پساویدن) کرد اگر سند استعمال پیش شود ما برای تبدیل نون با واو همین یک لغت را مثال دانیم که پیش ازین از نظر ما نگذشت مخفی مباد که الف اسم فاعل ب باشد (اردو) الف، اسم فاعل ب اور قوت لامسہ کو تشفی۔ اور (ب) (۱) دیکھو پسانیدن (۲) ملنا۔ (۳) چھونا۔ (۴) مستی کرنا۔

پس ایست اصطلاح۔ بقول سفرنگ بشرح پنجاه وهفتمی فقرهٔ (نامهٔ شت وخشور ساسان) بمعنی مقتدی ومتبع۔ مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ایستاده شونده درپس وکنایه باشد از مقتدی ومتّبع۔ موافق قیاس (اردو) مقتدی۔ اقتدا کرنے والا۔ پیرو۔

پس بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که معنی لفظی این در تعاقب بودن است وپس۔ اضافت این بسوی چیزی وکسی می توان و (پس کاری بودن) متعلق است ازهمین تعمیم همچنین است (پس کسی بودن) (اردو) پیچھے رہنا۔ تعاقب کرنا

پس پس فردا اصطلاح۔ بقول بول‌چال بحوالۂ معاصرین عجم روزی که بعد (پس فردا) می آید **مؤلّف** عرض کند که موافق قیاس است مرکب اضافی که اضافت پس است بسوی (پس فردا) واستعمال این بدون کسره هردو پس باشد۔ (اردو) اترسون۔ بقول امیر آج سے چوتھا روز جو آئیگا (ظفر ع) کہا آنے کو ای دل اوس نے کل پر سون اترسون تک ٭ نہ گھبرا صبر کر دو تین دن کے بعد آئیگا ٭

(۴۰۲)

پس پشت نشستن استعمال ۔ (۱) بمعنی حقیقی نشستن پس کسی است و (۲) کنایه باشد از در کمین نشستن که پس پشت مرکب اضافی کنایه از کمین (ظهوری ے) به محفلی که پس پشت غیر ننشینیم ۔ یمن نکردن روی سخن مروت نیست ﴿ (اردو) (۱) پیچھے بیٹھنا (۲) گھات میں بیٹھنا ۔

پست بقول برهان و سروری و جامع و رشیدی و مؤید بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی (۱) نقیض بلند (سعدی ے) ولیکن خداوند بالا و پست ﴿ بعصیان در رزق برکس نه بست ﴿ بهار گوید که مقابل بلند است چون (بخت پست) و مقابل بالا و بهر تقدیر مرادف کوتاه و فرق بینها آنکه پست در حقیقت چیزیست که مقابل بلند بود و ارتفاعی دران نبود بخلاف کوتاه که قدری ارتفاع دران ضرور است و طول باید و بعضی جا پست بمعنی کوتاه مستعمل می شود چون (قد پست) و (دیوار پست) و بمعنی کم و اندک چون (قیمت پست) و (چاشنی پست) (ظهوری ے) گر مدعی رود به فلک زیر دست ماست ﴿ بالا روش این همه از بخت پست اوست ﴿ (شیخ اوحدی ع) ای ز لعلت قیمت یاقوت پست ﴿ (صائب ے) نه لبست غنچهٔ منقار عندلیبان را ﴿ فغان که چاشنی نوخند گل پست است ﴿ (میرخسرو ے) جانا نرفتنی است چو دلها ز زلف تو ﴿ چندین گره چه می زنی آن زلف پست را ﴿ هم او فرماید که با لفظ شدن و کردن مستعمل ۔ خان آرزو در سراج باتفاق تعریف بیان کرده بهار گوید که حق تحقیق آنست که کوتاه مقابل دراز است و پست مقابل بلند و جای دیگر مجاز **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و ما با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) پست بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ بلند کا نقیض ۔ نیچا ۔ نشیب ۔

(۲) پست ۔ بقول برهان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی زمین هموار **مؤلف** عرض کند که باعتبار

صاحب جامع و ناصری کہ محققین اہل زبان و معتبر تر از برہان اند این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و مجاز معنی اوّل (اردو) زمین ہموار۔ ہموار زمین۔ مؤنث۔ جس مین نشیب و فراز نہو۔

(۳) پست۔ بقول برہان و جامع و بہار بالفتح بمعنی خراب کہ در مقابل آباد است۔ صاحب ناصری گوید کہ پست کردن بمعنی خراب کردن آمدہ (سراج الدین سگزئی ے) انگر تا نیاری بہ بیداد دست ؛ کہ آباد گردد ز بیداد پست ؛ صاحب رشیدی گوید کہ این معنی بطریق کنایہ و مجاز است نہ بر سبیل حقیقت خان آرزو در سراج بحوالۂ جہانگیری ذکر این کردہ گوید کہ اغلب کہ مجاز باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما با خان آرزو اتفاق داریم (اردو) ویران۔

(۴) پست۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح کنایہ از مردم خسیس و بخیل و دون ہمت۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ مرد بد صفت و غریب باشد **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل دانیم و مراد از مرد پست ہمّت (اردو) پست۔ بقول آصفیہ خسیس۔ بخیل۔ دون ہمت۔ کم رتبہ۔ کمینہ۔

(۵) پست۔ بقول برہان بالفتح آنکہ نتواند ببال ہمت پرواز عروج بمدارج کمالات حقانی یا مراتب دیگر کند **مؤلف** عرض کند کہ این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) وہ شخص جو ہمت کے ذریعہ سے کمالات حقانی یا دوسرے مراتب مین بلند پروازی نہ کر سکے۔

(۶) پست۔ بقول برہان و جامع بکسر اوّل ہر آردی را گویند عموماً و آردی کہ گندم و جو و نخود آن را بریان کردہ باشند خصوصاً کہ آن را العربی سویق خوانند چہ (سویق الشعیر) آرد جو بریان کردہ و (سویق الحنطہ) آرد گندم بریان کردہ را گویند۔ صاحبان جہانگیری و سروری و ناصری و رشیدی و سراج ہم ذکر

ذکر این کردہ اند (نظامی ؎) منم رو از جہان در گوشہ کردہ ٭ کف پست جوین را توشہ کردہ ٭ صاحب محیط اعظم بر پست می فرماید کہ بالکسر اسم فارسی سویق است و بر سویق گوید کہ لغت عرب است و بفارسی پست و ملخان و بترکی فادوت و بیونانی کیموکیج و بہندی ستو گویند و آن اسم جمیع ماکولات است خواہ حبوب باشد یا اثمار و بعرف اطبا عبارتست از آرد بریان کردہ و مشہور آنست کہ از ہفت چیز کہ آن گندم و جو و کنار و کدو و انار و دانہ و سنجد و سیب است گرفتہ می شوند باین طریق کہ حبوب بہ آتش بپزند حتی کہ نضجی بہم رسد پس بر دارند و آب آن دور کنند و در آفتاب خشک نمایند بعدہ بریان کردہ بسایند و فواکہ را قطع کردہ خشک سازند پس نرم بسایند و طبع سویق ہر شی قریب الطبع اصل آنست لیکن یبوست زائد از ان اکتساب نماید و مائل بحرارت می گردد و بہتر آنست کہ باعتدال بریان کنند کہ نہ خام ماند و نہ سوختہ گردد و سویق جو و گندم جہتہ تسکین التہاب و تشنگی و تپ حار و امراض اطفال نافع (الخ) (نظامی ؎) تن اینجا بہ پست جوین ساختہ ٭ دل آنجا بہ گنجینہ پرداختہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان باشد **(اردو)** ستو بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ بھنے ہوے اناج کا آٹا جسے اکثر پورب کے غربا اتھکر کھاتے اور موسم گرما مین عام آدمی چاول یا گیہون کے ستو گھول کر پیتے ہین تا کہ جسم مین ٹھنڈک رہے۔

(۷) پست۔ بقول برہان و جامع و سراج بالکسر مرکبی باشد کہ بعضی از چلہ نشینان و فقیران و جوگیان ہندوستان از جگر آہو و مغز بادام و امثال آن سازند کہ ہرگاہ مقدار بیضہ از ان بخورند تا چند روز محتاج بہ طعام نشوند واللہ اعلم **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی ششم باشد و بس **(اردو)** وہ ستو جو بعض فقرا اور جوگی ہندوستان مین ہرن کے جگر اور مغز بادام وغیرہ سے مرکب کر کے

بناتے ہین کہا جاتا ہے کہ جب اُس مرکب کا ایک خوراک بقدر پستہ کھا لیتے ہین تو چند روز تک اُنکو اشتہا نہین ہوتی ۔ مذکر ۔

(۸) پست ۔ بقول سروری بالکسر حبوب و فواکہ یابسہ مؤلف عرض کند کہ مجاز ہمان پست باشد کہ بمعنی ششمش گذشت (اردو) حبوب و فواکہ یابسہ ۔ مذکر ۔

پست آمدن استعمال ۔ بمعنی پست شدن است در درجہ و مرتبہ و بمعنی مطلق پست شدن ہم مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) ز غمشما دبنایش جلوہ ہای سدرہ پست آمد ؂ سخن می رفت اندر ویش سخن بر مہ پرست آمد ؂ (اردو) مرتبہ مین پست ہونا ۔ کم ہونا ۔ پست ہونا ۔

پستا بقول برہان و ناصری و مؤید و سراج و آنند و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بالف کشیدہ (۱) بر سر کاری رفتن کہ قبل ازین شروع دران شدہ باشد ۔ صاحب جہانگیری در تعلقات گوید کہ (۲) بمعنی بسیار ہم مؤلف عرض کند کہ ہیچیک از محققین بالا تعریف خوشی نکردہ و از نیکہ سند استعمال پیش نہ شد نقص تعریف شان ظاہر نشد اگر لفظاً غور کنند نہ در معنی اوّل معنی مصدری درست می شود و نہ حاصل بالمصدر ۔ فارسیان پستا کاری را گویند کہ آغازش قبل ازین شدہ باشد کہ پس بمعنی قبل و بعد ہر دو گذشت معاصرین عجم گویند ” ما رجوع کردیم بر پس تا “ یعنی رجوع شدیم بر کاری کہ پیش ازین آغازش شدہ بود و ظاہر است کہ ازین استعمال پستا بمعنی مجرد کاری است کہ آغازش قبل ازین شدہ و کلمہ تا بالفظ پس مرکب است و پس ۔ اسم جامد فارسی زبان و بمعنی دوم ہم اسم جامد دانیم و مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) وہ کام جس کا آغاز اس سے پہلے ہو چکا ہو ۔

۔ مذکر (۲) بہت خراب ۔

پسادست اصطلاح ۔ بقول برہان باد الف انکہ بروزن (ہرجادست) بمعنی نسیہ باشد (مرادف پیسادست) صاحبان جامع و ہفت و بہار ہم ہمراہ این را مرادف (پیسادست) دانند کہ گذشت خان آرزو در سراج بذکر (پیسادست) بہ تحتانی گوید کہ غالباً این تصحیف باشد و (پیادست) تحتی کہ بدون تحتانی گذشت و فرماید کہ صاحب برہان را این قسم تصحیفات بیشمار است ۔ مؤلف عرض کند کہ خان آرزو غالبا در خود میرفت کہ پیش او بود این را بہ تحتانی عوض فوقانی یافت یا در تعریف بالا بہ تسامح عوض فوقانی تحتانی نوشته و غور نکرد کہ خود او الف (پسادست) و نیز الف (پساچین) را فہمید کہ بمعنی باشد و حق تحقیق ادا نکرد و حق آنست کہ (پیادست) اصلاست موافق قیاس و (پسادست) بحذف فوقانی مخففش و اگر (پسادست) را اصل گیریم این را مزید علیہ آن دانیم و تصحیفش نخوانیم کہ محققین اہل زبان ذکر ہر دو کردہ اند مخفی مباد کہ زیادت فوقانی در بعض افعال [illegible] چنانکہ ہیس و ہیست و فراشن و فراشت [illegible] آشتی و [illegible] آشت [illegible] باضف اول بمعنی آخر میآید (اردو) دیکھو (پیادست)

پست افتادن استعمال ۔ صاحب آصفی [illegible] بمعنی [illegible] مؤلف عرض کند کہ از بالا بہ پستی افتادن است (اردو) گر [illegible] کرمانی [illegible] آدم کہ از [illegible] داشتی [illegible] افتند فراز بر زمین پست [illegible] (اردو) [illegible] سے نیچے گرنا ۔

پستان بقول بہار ترجمہ ثدی و فرماید کہ آلہ ۔ برنج ۔ بیضہ ۔ ترنج ۔ حباب ۔ قبہ ۔ نورہ ۔ گوی و نار از تشبیہات و صفات اوست ۔ صاحب مؤید در تعریف و ترجمہ این با بہار متفق (یکی از

شعرا۔ بهار ے) دو پستانش که آرام دو دست اند ٭ دو مخمور گران سر خود پرست اند ٭ (ظهوری ے) به تعریف بلندیهای پستان خطبهٔ خوانم ٭ اگر از منبر گردون گردان زینه برگردد ٭ (مفید بلخی ے) نیم از پرورش مادر گیتی راضی ٭ زانکه خون خورده ام از آبلهٔ پستانش ٭ (بهار ے) دو نار تازه هر یک نونهالی ٭ دو برج قلعهٔ حسن و جمالی ٭ (وله ے) ز سینه تا کمر دریای سیماب ٭ دو پستان حباب و ناف گرداب ٭ دو پستان هر یکی چون قبهٔ نور ٭ حبابی خاسته از عین کافور ٭ (ملا مفید بلخی ے) چه شد وصلی که می کرد استخوان سینهٔ تنگم ٭ چو چوگان بازئی با گوی پستان در گریبانش ٭ (وله ے) طعم شیر و شکر چه میداند ٭ آنکه غافل ز نار پستان است ٭ صاحب محیط می فرماید که بکسر اوّل ترجمهٔ ضرع و ثدی عربی و بهندی چوچی گویند و آن عضو عصبانی قلیل الدم است که دران شیر پیدا می شود و گوشت آن مثل و شیند و طعم آن شیرین و بهترین آن فربه پر شیر از حیوان معتدل جوان فربه است که لحم آن حیوان نیکو باشد مزاج آن رطب و گویند مائل به برودت۔ پستان ممتلی از از شیر چون نیکو هضم یابد غذای صالح قریب غذای گوشت دهد و اگر هضم نیک نیابد خلط خام بلغمی پیدا کند و آن ردی از برای سرد مزاجان و بلغمی مزاجان و ضعیف الاحشاست **مؤلف** عرض کند که شک نیست که این لغت فارسی است و صاحب کنز که محقق ترکی زبان است بصراحت این را لغت فارسی گوید عجب است از محققین اہل زبان و زباندان که این اسم جامد را ترک کرده اند و ملحقات این را آورده بخیال ما این مرکب است از پست که بمعنی چوب بر نشستن نشانش گذشت و الف و نون زائد تان و استعاره باشد از عضو ودی که بر سینهٔ زنان در جوانی بلند شود بهار سکندری خورد که همه تشبیهات این را ذکر کرده۔ دانست که بعضی از ان صفات اوست (اردو) پستان

بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مؤنث ـ چھاتی ـ چوچی ـ

پستان سفید کردن مصدر اصطلاحی ـ

بقول بهار کنایه از بیرحمی و سنگدلی (ملا قاسم مشهدی ــه) الفتی جو دید با بخت سیاهم زان سبب کرد در روز نخستین دایه ام پستان سفید ـ مؤلف عرض کند که عادت اهل ولایت است که چون دایه خواهد ترک ملازمت کند و شیر به شیرخوار ندهد پستان را به پستان می مالد تا طفل به رنگ و بویش که خلاف عادت است خوف کند و شیر نخورد و دایگان ملازم به بیخبری مادر طفل اکثر در شب این قسم عمل می کنند و چون طفل شیرش نخورد او ملازمت خود ترک می کند فارسیان از همین طرز عمل که در حقیقت بیرحمی است این اصطلاح را قائم کرده اند (اردو) بیرحم ہونا ـ سنگدلی کرنا ـ

پستان سیاه کردن مصدر اصطلاحی ـ صاحب بحر عجم می فرماید که بمعنی مالیدن دوای سیاهی بر پستان تا طفل وحشت کند و شیر نخورد و این کنایه از شیر باز داشتن است مؤلف عرض کند که این طرز عمل مادران است که هر گاه می خواهند که بعد عمر معینه طفل را از شیر پستان باز دارند و نگذارند که دیگر بخورد این قسم عمل می کنند از اینجاست که این اصطلاح بمعنی بیرحمی قائم نه شد بلکه کنایه باشد از باز داشتن طفل از شیرخواری (اردو) دوده چھڑانا ـ

پستان مادر بریدن مصدر اصطلاحی ـ

بقول برهان و بحر و مؤید و جامع کنایه از حرص و شره و بی همتی و ناحق شناسی و بی حقیقتی و بی وفائی ساختن مؤلف عرض کند که موافق قیاس و کنایه لطیف است هر کس چیزی دارد که مادر او را بوسیله پستان پرورش کرده است و چون او مرتکب این فعل شود بی وفائی و ناحق شناسی او ست پس این اصطلاح قائم شد برای بی وفایان و حق ناشناسان اگرچه سند استعمال پیش نشد ولیکن قول جامع که محقق اهل زبان است سند ما را ماند (اردو) ناحق شناس

کرنا۔ بے وفائی کرنا۔

پست بودن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که اهل زبان پست بودن کار را است بمعنی ... و این مخصوص باکار نیست که برای همت و طبیعت و امثال آن هم آید چنانکه معنی اول پست است و مقابل بلند بودن کار و همت و امثال آن (اشتدائی ه) ... پست ... و استعمال آن هم استعمال توان کرد چنانکه پست بودن منزل (اردو) پست ہونا جیسے ہمت پست ہونا۔ طبیعت پست ہونا۔ مکان پست ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (پست ہونا) پر فرمایا کہ کم ہونا جیسے ارادہ پست ہونا۔ مغلوب ہونا۔ پست رہنا بھی کہتے ہیں جیسے "داون کی ہمت کے آگے میری ہمت پست رہی"۔

پستر | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح مقابل پیشتر **مؤلّف** عرض کند که معنی لفظی این بسیار پس است چنانکه گویند "زید در زمان پس تر بود و یا پستر رود" (اردو) بہت پیچھے۔

پستم | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث و رابع بمعنی برف و یخ **مؤلّف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و حالا به زبان معاصرین عجم متروک (اردو) برف۔ مؤنث۔ یخ۔ مؤنث۔

پست شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلّف** عرض کند که مقابل بلند شدن است برای عمارت و امثال آن و بر سبیل مجاز برای همت و مثل آن هم مستعمل (جمال اصفهانی ه) بدست امر شود طی صحائف ملکوت * بپای قهر شود پست قبهٔ گردون * (ابوشکور بلخی ه) ای گشته من از غم فراوان تو پست * شد قامت من ز بار هجران تو پست * فارسیان گویند که "همت

من پست شد دیگر از من کاری نمی آید،، وانٔ ہمین است پست شدن حوصلہ و امثال آن۔ (اردو) پست ہونا جیسے گھر پست ہونا۔ حوصلہ پست ہونا۔

پست فطرت اصطلاح۔ بقول بہار و آنند معروف **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل پست ہمت۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ پست طبیعت است و بلندی در خیالات ندارد۔ (ابوطالب کلیم ؎) پست فطرت ہوس گوشۂ عزلت نہ کند ٭ تا گدا بر سر رہ نیست دلش خرم نیست ٭ (ملا طاہر غنی ؎) نمی شود سخن پست فطرتان مشہور ٭ بلند نیست صدا کاسۂ سفالین را ٭ (اردو) پست فطرت۔ بقاعدۂ فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کے خیالات فطرتاً پست ہون یعنی جس کی طبیعت مین بلند پروازی نہو۔

پست کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ متعدی پست شدن است و پست کردن کسی را کم کردن مراتبش و پست کردن ہمت خود را کم ہمت شدن کسی است و برای ظرف مکان ہم چنانکہ او خانہ را در تعمیر پست کرد،، (مغزی نیشاپوری ؎) گردون بلند کردۂ او را نکرد پست ٭ دولت عزیز کردۂ او را نکرد خوار ٭ (ظہوری ؎) شد ظہوری ز تو پامال فلک گر خواہد ٭ نتواند کہ کند پست سرافرازمرا ٭ (اردو) پست کرنا۔ بقول آصفیہ۔ مغلوب کرنا۔ ہمت توڑنا۔ شکست دینا۔ **مؤلف** عرض کرتا ہی کہ اس کا استعمال مکان کے لئے بھی ہو سکتا ہے جیسے،، معمار نے اس مکان کو بہت پست کر دیا ہے۔

پست کردن زمزمہ مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از نرم کردن آواز تا خوب نماید (محمد قلی سلیم ؎) فریاد شد ز خانۂ ہمسایہ ہا بلند ٭ مطرب ز بسکہ زمزمہ را پست می کند ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت ہم ذکر

این کرده **مؤلف** عرض کند که مقابل بلند کردن زمزمه باشد وخصوصیت بازمزمه ندارد بلکه عام است برای آواز ومراد فاتش (اردو) آواز پست کرنا۔ آواز گھٹانا۔ آواز بلند کرنا۔ اُٹھانا کا مقابل۔

پست کردن هوا مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار وبحر واننذ کنایه ازکم کردن آرزوی نفس (حکیم زلالی ؎) هوای بی دماغی پست کردان * رضا را با قضا همدست کردان * **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است ومراد ازکم کردن هوس (اردو) هوس کم کرنا۔

پست گردیدن استعمال۔ صاحب

پست گشتن آصفی ذکر این کرده ازمعنی ساکت **مؤلف** عرض کند که هر دو مراد پست شدن است که گذشت (سلطان سویدی ؎) بچمن اگر درآئی قد سرو پست گردد * زدو لعل جان فزایت دل خلق مست گردد *۔

(سراج سکزی ؎) نگرتا نیاری زبیداد دست * که آباد گردد زبیداد پست * (ظهوری ؎) که گردون زادبار می گشت پست * فلانی گرفتش باقبال دست * (اردو) پست هونا۔ دیکھو پست شدن

پست گشتن سراپرده مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر وبهار واننذ بمعنی فروافتادن سراپرده (ظهیر الدین فاریابی ؎) چون برفراخت خسرو سیارگان علم * درخاک پست گشت سراپردهٔ ظلم * **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است وکنایه وبمعنی حقیقی هم استعمال توان کرد که کم شدن آن است (اردو) سراپرده گرجانا۔ قائم نرهنا۔ کم هونا۔ پست هونا۔

پست ماندن استعمال بمعنی حقیقی پست واقع شدن باشد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری ؎) جام هستی پست مانده در بنای آن هوا * نردبان هفته ز اگر زینهٔ آدینه نیست * (اردو) پست رهنا۔ پست هونا۔

(۴۱۰۵)

دیکھو پست بودن ۔

پست وبلند استعمال ۔ بمعنی نشیب وفراز باشد **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) پست وبلند سینہ باید گرد تدبیر تا نباشد داغ کہ یک لخت ناہمواری ماند (اردو) پست وبلند ۔ نشیب وفراز ۔ مذکر ۔

پستہ بقول بہار ومؤید بالکسر (۱) بار درختی است معروف وفستق معرب آن وبہترین آن قزوینی است و (۲) کنایہ از دہان محبوب ۔ صاحب محیط اعظم ہرچہ نسبت معنی اول این گفتہ ما بر پستیج ذکرش کردہ ایم ۔ اسم جامد فارسی زبان است ومعنی دوم بشباہت تنگی دہن معشوق است کہ ہمچون پستہ بند باشد **مؤلف** عرض کند کہ (۳) بمعنی قدر قلیل ہم مستعمل چنانکہ بر (پستہ بنگ) می آید ۔ تکمیل بحث معنی دوم بر (پستہ دہان) گنیم (اردو) (۱) دیکھو پستیج (۲) دہن معشوق ۔ مذکر (۳) قدر قلیل ۔ تھوڑا سا ۔

پستہ بنگ اصطلاح ۔ بقول بہار وانند کنایہ از قدری بنگ (درویش والہ ہروی ؎) از پیرمغان پستہ بنگی بہ گزک خواہ ؎ چون ہیچ مکان دختر رز بی پسری نیست ؎ (حکیم شرف الدین شفائی ؎) ہیچ دانی کہ چسان معدہ کنی دوزخ تاب ؎ پستہ بنگی اگر بر سر تریاک خوری ؎ **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان برای قدری قلیل لفظ پستہ استعمال کنند چنانکہ بر معنی سوم پستہ ذکرش کردہ ایم و (پستہ بنگ) باضافت بمعنی قدری قلیل بنگ موافق قیاس است (اردو) تھوڑی سی بنگ ۔

پستہ دہان اصطلاح ۔ بقول بہار وبحر وانند از اسمای محبوب است واین از جہتہ تنگی دہان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ ہمچون پستہ دہان تنگ دارد ۔ (ظہوری ؎) ز سرو قامت بادام چشم وپستہ دہان

سرشک لاله رخان فندقی و عنّابیست ؎ آنکه بهار پستہ را بمعنی دہن معشوق گفتہ کہ ذکرش بر معنی دوّمش گذشت از ہمین استعمال باشد۔ اندرین صورت مجرّد پستہ برای دہن معشوق استعارہ باشد کہ طالب سندش می باشیم (اردو) پستہ دہان معشوق کو کہہ سکتے ہین۔

(الف) **پستۂ شکّر افشان** اصطلاح۔
(ب) **پستۂ شکّر شکن** صاحب مؤیّد
(ج) **پستۂ شکّر فشان** بذکر الف گوید کہ بمعنی لب ہای شیرین است و صاحب بحر بنسبت ب و ج) می فرماید کہ لب و دہان معشوق و صاحبان برہان و (جہانگیری در ملحقات) و جامع ذکر ج کردہ اند و (خان آرزو در سراج) و رشیدی بر دہان معشوق قانع و لب را ترک کردہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف (اردو) دہان اور لب معشوق کو بقاعدۂ فارسی پستۂ شکّرفشان کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔

پستۂ غالیہ اصطلاح۔ بقول محیط لغت فارسی است برای حبّ الآس۔ عربی و ہم او بر حبّ الآس گوید کہ ثمر درخت آس است کہ بفارسی تخم مورد و موردانہ و پستۂ غالیہ نامند و آن بقدر فلفل شبیہ بحبّ بلسان و در ابتدا سبز و بعد پختہ شدن سیاہ رنگ و ذائقہ آن مرکّب از شیرینی و اندک زمختی و تلخی می باشد و ثمر آن مرکّب القوا و نافع است جہت سرفۂ گرم و حابس اسہال و مدر بول و دافع سموم **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این پستۂ خوشبودار ندہ و کنایہ باشد برای حبّ الآس (اردو) درخت آس کا پھل۔ دیکھو آس۔

پستۂ قندی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند (۱) نقل پستہ را گویند کہ بشکّر گرفتہ باشند و شکّر نوش کنند و (۲) کنایہ از سخن ہای شیرین (خواجہ آصفی ؎) میان پستہ لبان نقل مجلس این سخن است ؎ کہ ہست شور جہان پستہ ہای قندی ما ؎ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است

که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن (اردو) (۱) پستہ کے نقل جو پستہ اور شکر کے ساتھہ بنائے جاتے ہین۔ مذکر۔ (۲) میٹھی باتین۔ مؤنث۔

پستہ لب اصطلاح۔ بقول بہار و بحر و انند از اسمای محبوب است (کمال ۵) کمال آن پستہ لب گر خواستی نقل ؎ شکر ہا در دہان پستہ کردی ؎ مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ لب ہا ہمچون پستہ دارد کنایہ باشد از معشوق (اردو) معشوق۔ مذکر۔

پست ہمّت اصطلاح۔ بہار و انند بر معروف قانع مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کنایہ از کسی کہ کم ہمّت باشد (میرزا رضی دانش ۵) کی از بال ہما ہر پست ہمّت قسمتی دارد ؎ بر آن سر سایہ انداز د کہ شور دولتی دارد ؎ (اردو) پست ہمّت۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کم ہمّت۔ کم حوصلہ۔ بزدلا۔ دون ہمّت۔

پستی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح مقابل بلندی مؤلّف عرض کند کہ بالفظ پست یای مصدری مرکّب کردہ اند (ظہوری ۵) برون نیامدہ از حضیض پستی طبع ؎ اگر باوج روی در شوی بلند انجا ؎ (ولہ ۵) کالا بچہ بالائی قیمت بچہ پستی ؎ صبر است سبک ناز خریدار گرانست ؎ (اردو) پستی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بلندی کی نقیض۔ نچائی۔ نیچ پن۔

پستی گزیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی تواضع اختیار کردن است مؤلّف عرض کند کہ ورای معنی حقیقی۔ کنایہ باشد موافق قیاس (اردو) تواضع اور انکسار اختیار کرنا۔

پس جانشین اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و سراج و جامع بکسر ثانی کنایہ از شخصی است کہ چون صاحب دکان برخیزد او بجای صاحب دکان بنشیند و کالا بفروشد بہار گوید کہ این را در عرف گماشتہ گویند مؤلّف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن سین مہملہ ہیچ ضرورت اضافت نیست

فاعل (اردو) گماشتہ۔ بقول آصفیہ فارسی وہ شخص جس کے کوئی کام سپرد کیا گیا ہو۔ نائب۔ کارندہ (وہ شخص جو مالک دوکان کے عوض دکان پر کام کرے)

پسچین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و ثالث۔ چوبی درشت و سخت کہ ازان کمانہا سازند و فرماید کہ بموحدہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و مقصود از چوبی است کہ در ساخت کمان در پس او خم و چین باشد (اردو) ایک سخت لکڑی جس سے کمان بناتے ہیں مؤنث

پس خم اصطلاح۔ بہار ذکر این با پس خم زدن کردہ گوید کہ بجای معجبہ گریختن و فرماید کہ (خم زدن) ہم بدین معنی آید و تحقیق آنست کہ راہ کج کردہ از پی کسی در آمدن و بازگریختن بنوعی کہ کسی بران اطلاع نیابد مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی لفظی این (خم پس) مرکب اضافی است یعنی خمیدگی بسوی پس (سالک یزدی ؎) ہلال عید بشرم کمان ابروش ٭ نہادہ است بطاق بلند پس خم را ٭ و استعمال این با مصادر فرس در ملحقات می آید و بلحاظ معنی ملحقات این را (۲) کنایہ توانیم گفت از گریز۔ صاحب بحر بذیل پس خم زدن ذکر معنی دوم کردہ (صائب ؎) اشارت برمنی تا بدل وحشی نژاد من ٭ چو ماہ نو ازین ہنگامہ فکر پس خمی دارد ٭ (اردو) (۱) پیچھے کی جانب خم۔ مذکر (۲) گریز مؤنث۔ بقول آصفیہ۔ بھاگڑ۔ فرار۔

پس خم زدن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید کہ بمعنی گریختن و خم زدن نیز بہمین معنی و فرماید کہ تحقیق آنست کہ راہ کج کردہ از پی کسی در آمدن و بازگریختن بنوعی کہ کسی بران اطلاع نیابد (امانی ؎) روزیکہ امانی از پی او می رفت ٭ اقبال رفیق بود ہر سوی رفت ٭ چون دید کمان ابروش پس خم زد ٭ کانجا سخن از قوت بازو می رفت ٭ (صائب ؎) نمی توان دل مردم ربود و پس خم زد ٭

سواد زلف ترا مو بموی می جویم ؎ (محسن تاثیر ع)
مه حصاری می شود از هاله پیش عارضش ؎ شام
پس خم می زند از زلف چوگانش هنوز ؎ (محمد رضا
فکری ع) جلوهٔ داشت شب عید برین بام
هلال ؎ دیده چون گوشهٔ ابروی ترا پس خم زد ؎
صاحبان برهان و بحر و وارسته بمعنی گریختن و خان
خان آرزو در چراغ هدایت ذکر همین معنی کرده
و هم او در سراج این را به همین معنی آورده ۔
مؤلف عرض کند که (۱) بمعنی حقیقی است
یعنی خم زدن بسوی پس چنانکه ورزش سازان
عمل کنند و (۲) بمجاز بمعنی گریختن به پس ۔ سند
اما نی برای معنی اول است و دیگر اسناد بالا برای
معنی دوم (اردو) (۱) پیچھے خمنا جیسا کہ
ورزش میں خما کرتے ہیں (۲) واپس گریز کرنا بھاگنا

پس خم گرفتن مصدر اصطلاحی بقول بحر
بمعنی روگردانیدن **مؤلف** عرض کند که مراد
(پس خم زدن) باشد بهر دو معنیش اگرچه سند استعمال
پیش نشد ولیکن موافق قیاس است (اردو)
دیکھو پس خم زدن ۔

پس خورده اصطلاح بقول بحر معروف که
در عربی سور گویند صاحب انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
گوید که نان ریزه و طعام که از خوردن باقی ماند
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (اردو)
پس خورده بقول آصفیه فارسی اسم مذکر جھوٹا
آگے کا بچا ہوا ۔ آلش ۔

پس خیز اصطلاح بقول بهار و بحر و وارسته
دانند شاگرد کشتی گیر که بعد پاک شدن کشتی حریف
کهنه سوار از جهت تعلیم با او کشتی گیرد (میر نجات
ع) برتر از سرو گل و نخل و سمن مایهٔ تست ؎ پیست
پس خیز تو هر سایه که همسایهٔ تست ؎ (حکیم زلالی ع)
قطرهٔ از ابر تیغش نطفه کان تن دهد ؎ موجی از پس خیز
دستش مهد دریا می شود ؎ **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی برخیزنده از برای کشتی
و کنایه باشد از معنی بالا (اردو) کشتی کا دوسرا جوڑ

جو حریف کی ناکامی کے بعد اُس کے ساتھہ بغرض تعلیم کُشتی کرے۔ مذکّر۔

پس دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی واپس دادن **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حقیقی و سند این از انوری ہر (از سر تازیانہ دادن) گذشت (اردو) واپس دینا۔

پس دست کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر کنایہ از پنہان کردن و ذخیرہ نہادن بہار گوید کہ مرادف (پس دست نشاندن و پس‌ستی) (میر خسرو ع) چنارین کہ زر غنچہ را کند پس دست ؂ گل و شگوفہ صبا را برای زر گیرند ؂ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔

(اردو) پس انداز کرنا۔ ذخیرہ کرنا۔

پس دست گرفتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ (۱) بمعنی پنہان ساختن و (۲) ذخیرہ نمودن **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) چھپانا (۲) ذخیرہ کرنا۔

پس دست نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند مرادف (پس دست کردن) کہ گذشت (میر جلال الدین حسن ع) نتوان ز شحنۂ عشق بگریدنت نہانی ؂ کہ چو رنج نمائی او را پس دست در نشانی ؂ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است مخفی مباد کہ از سند بالا اصلی (پس دست در نشاندن) پیدا است علیحدہ نیست ہر دو یکی است (اردو) دیکھو پس دست کردن۔

پس دستی اصطلاح۔ بقول بہار و بحر مرادف (پس دست کردن) (ظہوری ع) پیشبندی گرچہ کردم گریہ را ؂ خندۂ پس دستیم را آب برد ؂ **مؤلّف** عرض کند کہ ہر دو محققین سکندری خوردہ اند این مرادف (پس دست کردن) اصلا نیست بلکہ بمعنی اخفا و ذخیرہ است بدون

اضافت پس بمعنی حاصل بالمصدر (اردو) اخفا۔ مذکر۔ ذخیرہ۔ مذکر۔

پس دکان بردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند بمعنی فریب و بازی دادن **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ ہر سہ محققین بالا ہندنژاد اند و محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) دھوکا دینا فریب کرنا

پسر بقول بہار (۱) مرادف پس و پور۔ ہر دو بضم۔ از شان اوست کہ مقطوع الاضافۃ ہم آید (میرزا معز فطرت ؎) دلم را بردہ بار از کف پسر بیرحم بترازی ٭ متاع آرزو ارزان کنی مطلب گران سازی ٭ (سیفی ؎) پسر اوزبک کہ دو زلف چو کمند است او را ٭ تاج چتر است کہ بر سرو بلند است او را ٭ (ملک شرقی ؎) دیرینہ ہمدمی کہ دلم زخمدار اوست ٭ مارا برادر است ترا گر پسر عم است ٭ (ظہوری ؎) ز شور عشق تو نازم کہ بر خلاف پسران ٭ نصیحت شکرین نیز از پدر تلخ است ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضم ہمچون دختر و پس بالضم کہ گذشت مخفف این مانند دخت ولیکن در محاورہ بکسر اول و فتح دوم مستعمل و عجب است از محققین زباندان و اہل زبان کہ این لغت معروف را ترک کردہ اند و صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است بصراحت این را لغت فارسی گفتہ (اردو) بیٹا۔ ابن۔ فرزند۔ مذکر۔

پسر آبتین اصطلاح۔ بقول انند و مؤید بادشاہ ایران زمین و قاتل ضحاک **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و بحث آبتین در ممدودہ بمعنی اول ش گذشت (اردو) آبتین کا لڑکا۔ ایران کا بادشاہ جو ضحاک کا قاتل تھا۔

پسراک بقول بہار و وارستہ و انند لغت ترکی است بمعنی استرکہ از تناسل حمار بر مادیان بوجود آید (ملا وحشی ؎) ز چرخ عربدہ جو غافلی کہ بر سر تست ٭ بہوش باش کہ بر کشتی است این پسراک ٭

مؤلف عرض کند که فارسیان استعمال این کرده اند (اردو) دیکھو استر۔

پسر اندر اصطلاح۔ بقول رشیدی مرادف پسندر بالضم۔ پسر شوہری کہ از زن دیگر یا از شوہری دیگر باشد صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بر پسرزن قانع یعنی ربیب **مؤلف** عرض کند کہ اصل این (اندر حکم پسر) است و بحذف حکم اندر پسر ماند و قلب آن پسر اندر و از ینکہ ربیب بحق شوہر پسر را ماند و پسر زن اوّل یعنی پسر علاتی بحق زن بحکم پسر است فارسیان ہر دو را (پسر اندر) گفتند و مخفف این است (پسندر) کہ می آید۔ موافق قیاس۔ اسم مرکب (اردو) علاتی لڑکا۔ (ربیب دیکھو پسرآوردہ)

پسر انتک اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر ہر دو بای فارسی ثمری است مشابہ عناب صاحب محیط ذکر این نکرد و بر پسر گوید کہ بکسر بای فارسی و فتح سین و سکون رای مہملہ اسم مونگ است و ہم او بر (پستر لنگ) بفتح بای فارسی و سکون سین مہملہ و فتح تای فوقانی و سکون رای مہملہ و کسر لام و سکون نون و کاف فارسی می فرماید کہ اسم ہندی چیتھرہ است یعنی چرچیٹہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین زباندان و اہل زبان و معاصرین عجم ازین لغت ساکت و متحقق نشد کہ این چہ قسم ثمر و پسر کہ بمعنی مونگ بالا مذکور شد آن ہم لغت ہندی است چنانکہ صاحب محیط بر مونگ صراحت کردہ۔ حیف است کہ از تحقیق مزید این لغت عاجزیم (اردو) ایک پھل جو عناب سے مشابہ ہی۔ مذکر

پسر تاک اصطلاح۔ بقول بہار و انند مرادف (پسر رز) (۱) کنایہ از خوشۂ انگور و (۲) ساقی (علی خراسانی ؎) بود تا پردہ نشین در حرم دیدۂ انگور ہا جلوۂ دختر رز جز پسر تاک نکردہ ہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) (۱) انگور کا خوشہ۔ مذکر (۲) ساقی۔ مذکر۔

پسر خواندگی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفرزندی گرفتن طفلی را کہ بعربی تبنی گویند

مؤلف عرض کند که (پسر خوانده) بمعنی تبنّی می آید و از همان است (پسرخواندن) بمعنی تبنّی کردن (و پسرخواندگی) حاصل بالمصدرش (اردو) - تبنیت - پوتبنی -

پسرخوانده اصطلاح - بقول بحر و انند بمعنی فرزند تبنّی **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است یعنی کسی که او را پسر خوانند بحقیقة پسر نیست همان تبنّی است (اردو) تبنّی - بقول آصفیه عربی - گود لیا ہوا - فرزند بنایا ہوا - پسر خوانده - لے پالک -

پسرداعی اصطلاح - صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که همشیره زاده را گویند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه ایست که معنی لفظی این مقتضی پسر است (اردو) همشیره زاده - بھانجا - بہن کا بیٹا - خواہرزاده -

پسررزه اصطلاح - بقول بہار و انند مرادف پسرتاک بهر دو معنیش - صاحب بحر گوید که باضافت کنایه از ساقی است و بس (واله هروی سلم)
ما توبه شکستیم بیاد پسر رز * در صحبت ما دختر رز در چه شمار است * (شوکت بخاری ۵۲)
کس نیست به بزم باده بیگانه زکس * ساقی پسر رز است و می دختر رز * **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل کنایه باشد - موافق قیاس و بمعنی دوم هم که ساقی خدمت رزی کند همچون پسر (اردو) دیکھو پسر تاک کے دونون معنے -

پسرزاده استعمال - بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ فرزندزاده را گویند **مؤلف** عرض کند که متعریف خوشی نکرد - فرزند شامل است بر پسر و دختر ہر دو پس پسرزاده قلب اضافت زادهٔ پسر است نه زادهٔ دختر اندرین صورت این را فرزندزاده نتوان گفت (اردو) پوتا - پسرزاده - لڑکے کا بیٹا -

پسرسبکتگین اصطلاح - بقول بہار و انند

کنایہ از سلطان محمود غزنوی (حکیم شرف الدین شفائی
ے) جلوہ لیلی از تو شد آفت قیس عامری ؛ بر
پسر سبکتگین فتنہ کنی ایاز را ؛ **مؤلف** عرض
کند کہ سبکتگین بمعنی سبک قدم و لقب پدر
سلطان محمود بود ۔ مرکب اضافی است ۔
(**اردو**) سلطان محمود غزنوی ۔

پس رفتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندش
از والہ ہروی است (ے) از تو رسد ہر کہ را
رو بسوی مقصدیست ؛ یافتم از پس رویت
فیض دم پیشوا ؛ و بر (پس رو) فرماید کہ مرادف
پیرو ست **مؤلف** عرض کند کہ (پس کسی رفتن)
بمعنی حقیقی (۱) در پس کسی رفتن و قدم بر داشتن
و (۲) کنایہ باشد از پیروی کسی کردن ۔ از سند
بالا (پس روی) پیدا است کہ حاصل بالمصدر
(پس رویدن) است و این مصدریست متروک
کہ بجایش می آید و رَوْ امر حاضرش و رود مضارع
آن کہ (کامل التصریف) باشد و مرادفش (پس رفتن)
سالم التصریف ؛ متقنین و محققین مصادر سکندری
خوردہ اند کہ رو ۔ و رود ۔ را از مشتقات
(رفتن) دانستہ اند در حالی کہ از رفتن بوجہ
سالم التصریفی آن غیر از ماضی و مستقبل و اسم
مفعولش نباید سند (پس رفتن) بمعنی دو دمش از
ظہوری یافتہ ایم (ے) اینکہ گویند ظہوری پس رفت
؛ اندکی بیشتر از بہتان است ؛ (**اردو**) (۱)
پیچھے جانا (۲) پیروی کرنا ۔

پسرک استعمال ۔ بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ
مصغر پسر است **مؤلف** عرض کند کہ موافق
قیاس بہ کاف تصغیر و جا دارد کہ بہ کاف تحقیر و زائد
ہم گیریم (**اردو**) چھوٹا لڑکا ۔

پسر کہ بد گہر افتد پدر چہ کار کند مثل ۔ صاحبان خزینۃ الامثال
و امثال فارسی ذکر این
کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ فارسیان این مثل را بحق پسر ناخلف می زنند

(اردو) دکن مین کہتے ہین ”ناخلف لونڈے سے باپ کی جان ناک مین“ یہہ کہاوت ناخلف لڑکے کے لئے مستعمل ہے ۔

پسر گیر اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) فرزند متبنّیٰ و (۲) کسیکہ تبنّیٰ گیرد و (۳) دایۂ اتابک **مؤلف** عرض کندکہ موافق قیاس کہ بمعنی اوّل اسم مفعول ترکیبی است یعنی پسری کہ گرفتہ شد از دیگری و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی و بمعنی سوم لقب (اردو) (۱) دیکھو پسر خواندہ (۲) تبنّیٰ لینے والا جس کو دکن مین لطفی باپ کہتے ہین (۳) وہ دایہ جس نے پادشاہ اتابک کی پرورش کی تھی ۔ مؤنث ۔

پسر نوح با بدان بنشست خاندان نبوّتش گم شد مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکراین کردہ از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلف** عرض کندکہ فارسیان این مثل را بحق فرزند ناخلف می زنند مقصود آنست کہ پدر نیک بخت از ناخلفی پسر معذور است (اردو) یہی فارسی مثل اردو مین ناخلف اولاد کے لئے مستعمل ہے ۔ دکن مین کہتے ہین ”نوح پیغمبر کیا کر سکے جو ہم کر لینگے“ ”آلے کا بگڑا ہے نوح کا بیٹا ہے“

پس رو اصطلاح ۔ بقول بہار مرادف پیرو کہ ترجمۂ تابع است وسندش ہمان شعر والہ ہروی است کہ بر (پس رفتن) مذکور شد صاحبان بحر و اتند و مؤیّد ہم ذکراین کردہ اند **مؤلف** عرض کندکہ اسم فاعل ترکیبی است از مصدر (پس رویدن) کہ صراحت معنیش بر (پس رفتن) کردہ ایم (اردو) پیرو ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مقلد ۔ تقلید کرنیوالا ۔ تبع ۔ کسی کے قدم بقدم چلنے والا ۔ چیلہ ۔ مرید ۔

پس رویدن مصدر اصطلاحی ۔ بفتح اوّل و کسر واو مصدر یست مرکب از لفظ پس و مصدر رویدن ۔ ما بر (پس رفتن) اشارۂ این کردہ ایم کہ این مرادف آنست و صراحت ماخذ (رویدن) بجایش کنیم کہ بمعنی رفتن باشد **مؤلف** عرض کندکہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو (پس رفتن)

پسر ہند اصطلاح۔ بقول بہار بحوالۂ عنصر دانش کنایہ باشد از امیر معاویہ (شیدا ؎) ہند خو نخوار گر بود چہ عجب ؛ کہ بود مادر معاویہ ہند ؛ صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ در کلام شیدا استعمال (پسر ہند) نیست و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین زبان دان واہل زبان ازین ساکت نمیدانیم کہ بہار این اصطلاح را از کجا پیدا کرد (اردو) امیر معاویہ۔ مذکر۔

پسری بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر بمعنی طفلی **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بزیادت یای مصدری بر لفظ پسر (اردو) طفلی جیسے ”ایام طفلی یاد ہے“ مؤنث۔

پسر بچہ اصطلاح۔ بقول برہان وناصری و مؤید و جامع بارای قرشت و تحتانی مجہول وجیم فارسی بر وزن سر خیچہ (۱) پسران بدکارہ و (۲) مردم سفلہ۔ صاحب جہانگیری بر پسران بدکار قانع و صاحب سروری بر بدکار و سفلہ قناعت کردہ خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ مرکب باشد از پسر کہ بضم ہم آمدہ و کلمۂ ایچہ کہ حرف تصغیر است و برای نسبت نیز آید چنانکہ کاف۔ **مؤلف** عرض کند کہ ایچ مبدل ہیچ است چنانکہ ایون و ہیون و ہیچہ مرکب از ہیچ و ہای نسبت یعنی لفظی (پسر بچہ) کسی کہ منسوب است بہ پسر ہیچ و ناکارہ پس در معنی اول ہای زائد باشد و بمعنی دوم ہای نسبت فتامل۔ تسامح محققین است کہ در تعریف این استعمال جمع کردہ اند و معنی صحیح پسر بدکار و مرد سفلہ باشد و بس (اردو) (۱) بدکار لڑکا۔ (۲) سفلہ شخص۔

پس زانو نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بحالت فکر وغور نشاندن کسی را **مؤلف** عرض کند کہ (پس زانو نشستن) لازم این کہ می آید۔ (ظہوری ؎) بر در کنج غم دگیر پس زانو نشاند ؛ دولت پہلو نشینی طالع دون بر نتافت ؛ (اردو) فکر وغور میں بٹھانا۔

پس زانو نشستن مصدر اصطلاحی بقول
بهار و بحر و انند بفکر و اندیشه فرو رفتن مؤلف
عرض کند که آنکه متفکر و متردد باشد زانوی خود
استاده کند و سر خود را متصل زانو دارد یا تکیه
سر بزانو کند از همین عادت این اصطلاح قائم
شد (ملا جامی ؎) همان بهتر که خاموشی گزینیم ز
پس زانوی خاموشی نشینیم ؛ (ظهوری ؎)
چشم جان گشت ظهوری بتحمیل روشن ؛ پس زانو
بنشین آئینه بی زنگار است ؛ (اردو) فکر
و غور کرنا ۔

(الف) **پس ستادن** مصدر اصطلاحی بقول
انند داده را باز گرفتن مؤلف عرض کند که محقق
هند نژاد غور بر لفظ و معنی نکرد و از سندش می گشائی
که سکندری خورده است و مقصودش از ....

(ب) **پس ستاندن** باشد (صائب ؎) پس
نستاند کریم داده خود را ؛ ابر گوهر امید آب ندارد
بهار ذکر (ب) بهمین معنی کرده و صاحب بحر هم
این را آورده (اردو) واپس لینا ۔

پس سر خاریدن مصدر اصطلاحی
بقول بهار (۱) عذر و بهانه آوردن صاحب
بحر بذکر معنی بالا گوید ۔ (۲) منفعل شدن هم مؤلف
عرض کند که عادت است که چون کسی منفعل شود یا
عذر و بهانه جوید سر خود می خارد از همین عادت
این مصدر اصطلاحی قائم شد که موافق قیاس است
و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) عذر
کرنا ۔ بهانه کرنا (۲) منفعل ہونا ۔ نادم ہونا ۔

پس سر کردن مصدر اصطلاحی بقول بهار
(۱) کنایه از دور کردن بطائف الحیل (ظهوری
؎) دیده ام جلوه های کاکل را ؛ پس سر کرده ام
تغافل را ؛ صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که مرادف
(پس سر نمودن) و بمعنی (۲) ره گم دانیدن هم آمده
بر معنی دوم قانع (ظهوری ؎) کرده زخم پس سر
آرزوی مرهم را ؛ حیف درد است که افیونی
افیون گردد ؛ مؤلف عرض کند که موافق قیاس

(اردو) (۱) لطائف الحیل سے ٹالنا (۲) منہ پھیر لینا۔

پس سر نمودن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان (۱) کنایہ از روگردانیدن بخجالت و (۲) کسی را که مخل طبیعت باشد بلطائف الحیل از سر وا کردن۔ بہار بذکر معنی اوّل گوید که (۳) بمعنی اعزاز کردن و (۴) بمعنی سر فرو افگندن بود از خجالت (صائب ﷺ) ہست گر کشور رازان تو مختصر بنمای ؎ ورنہ بیرون شو ازین خانہ پس سر به نمای ؎ (ظہوری ﷺ) سازت برگی که ساق نرگس با اوست ؎ وز تار رگی دل مہندس با اوست ؎ ناہید ز شرم گو مجیک زیر بغل ؎ بنما پس سر که روی مجلس با اوست ؎ صاحب بحر این را مرادف (پس سر کردن) بہر دو معانیش گفتہ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی اوّل قانع و سند ظہوری را برای آن گیرد و صاحب رشیدی ہم بانش و صاحب جامع قناعت بر معنی اوّل و دوم کردہ و خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل می فرماید که تحقیق آنست که اگر نمودن آن بمعنی کردن باشد بمعنی دوم است و اگر نمودن بمعنی ظاہر کردن باشد بمعنی چہارم۔ نیز فرماید که روگردانیدن در خجالت نمی باشد بلکه در اعراض و سرتابیدن **مؤلف** عرض کند که مقصودش جز این نباشد که در معنی اوّل خجالت را داخل نہ کنیم و اندرین خصوص ما اتفاق داریم با خان آرزو و بمعنی اوّل و دوم این را مرادف (پس سر کردن) دانیم و معنی سوم ہم درست می شود که چون برای تعظیم کسی سر بزمین شوند یا سر را خم دہند پس سر ظاہر می شود برای این مشتاق سند استعمال می باشیم که محققین اہل زبان ازین معنی ساکت اند و معنی چہارم موافق قیاس و بخیال ما سند ظہوری بکارش می خورد (اردو) (۱) و (۲) دیکھو پس سر کردن (۳) اعزاز کرنا (۴) خجالت سے سر جھکانا۔

پس شام اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و جامع و بحر بر وزن بدنام بمعنی سحور باشد و آن طعامی است که در ایام رمضان نزدیک بصبح

خورند۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ تحقیق آنست کہ این مجاز است در اصل وشام مخفف آشام بمعنی طعام شام پس (پس شام) طعامی کہ بعد از شام خورند و آن نیست مگر طعام سحری و بکثرت استعمال اضافت حذف شد **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ شام بمعنی طعام شب بجایش بیان کنیم و در ینجا اتفاق داریم با خان آرزو در لغت زیر بحث (اردو) سحری۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ بول چال مین حای حطی ساکن ہے۔ جیسے "روزہ نہ رکھین نماز نہ پڑہین۔ سحری بھی نہ کھائین تو کافر ہی نہ ہو جائین" (رنگین ؎) اُٹھتے ہی پچھلے پہر رات کو کھاکر سحری ہا شوق سے رکھیو توکل مین ترے واری روزہ ہا **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ سحری سے وہ غذا مراد ہے جو رمضان مین طلوع صبح صادق سے پہلے کھاتے ہین۔

پس غدہ بقول برہان وانند باغین نقطہ دار و دال بی نقطہ بروزن طبقچہ آمادہ و مہیا ساختہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این بسغدہ بہ بوحدہ گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم واشارۂ این ہم کہ این مبدل آنست چنانکہ تب و تپ (اردو) دیکھو بسغدہ۔

پس فتادن مصدر اصطلاحی۔ مخفف (پس افتادن) کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و شامل باشد بر ہر سہ معانیش و استعمال ظہوری کہ بذیل می آید متعلق است بمعنی سومش و (پس فتادن مرحلہ و کار) پیش رفت نہ شدن آن است و بس (ظہوری ؎) ہیچ خواست کہ صد مرحلہ از پیش فتد پس ہا ز دست ظہوری بعنان فرس ما ہا (ولہ ؎) دو ہمش ز خودسری کار صبا فتادہ پس ہا قرب بنام ما گر پیش بر دنسیم را ہا (اردو) دیکھو پس افتادن۔

پس فردا اصطلاح۔ بقول بہار و بحر وانند روز پیش روز آیندہ صاحب بول چال بحوالہ معاصرین عجم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اصل این

(۸۰۸)

باضافت است وبفک اضافت هم مستعمل (میرزا حسین
ے) حسن آخر چرا اندیشی امروز؛ از ان فردا
کہ پس فرداندارد؛ (اردو) پرسون دیکھو اسکو

پس کار بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
وبحر وارستہ بمعنی مشغول شدن بکاری (حکیم
شفائی ے) گفتمش شوی از تو بیزار است؛
گفت تا صبح در پس کار است؛ **مؤلف**
عرض کند کہ معنی لفظی این درپی کاری بودن
ومجازاً مشغول شدن بکاری است۔ موافق
قیاس مخفی مبادکہ از سند بالا (درپس کاری)
پیدا است یعنی سند بکار این نمی خورد ولیکن
معاصرین عجم این را ہم بر زبان دارند عیبی ندارد
(اردو) کسی کام کے درپے ہونا۔ کسی کام مین
مشغول ہونا۔

پس کار خویش غافل نشستن مصدر
اصطلاحی۔ بقول انند کنایہ از اقدام کردن
در کاری و در انجام آن اندیشہ نکردن (شیخ
شیراز ے) پس کار خویش آنکہ غافل نشست؛
زبان بد اندیش بر خود نہ بست؛ یعنی ہر کہ بی تامل
اقدام کرد در کاری۔ زبان بد اندیش خود را
بر خود نہ بست بلکہ کشاد و ہمچنین درین بیت
(ے) کسی را نباید چنین کار پیش؛ کہ غافل نشیند
پس کار خویش؛ **مؤلف** عرض کند کہ بغفلت
درپی کاری بودن است وبس (اردو)
کسی کام کے پیے مین غافل بیٹھنا۔

پس کار رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار وبحر و وارستہ واانند مشغول شدن بکاری
مرادف پس کار بودن (نعمت خان عالی ے)
میمون وخرس وگفتار رفتند چون پس کار؛
این شکل شد پدیدار از زشت وپلشت ومضحک؛
مؤلف عرض کند کہ رفتن کسی درپی کاری
است ومجازاً مشغول شدن دران (اردو)
کسی کام کے پیے مین جانا۔ کسی کام مین مشغول ہونا

پس کار نشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول

وارستہ متعدی (پس کار نشاندن) کہ می آید (والہ ہروی
ے) اشک بر چہرہ ما ہست بہار آتش را ٭ عشق
بنشاند عجب در پس کار آتش را ٭ صاحب بحر ذیل
مصدر لازم نقل این شعر ہم کردہ **مؤلف** عرض
کند کہ بمعنی در پی کاری نشاندن و مشغول بکاری
کردن است و معاصرین عجم بر زبان دارند و
لیکن سند بالا بکار این نمی خورد کہ متعلق است بہ
(در پس کاری نشاندن) (**اردو**) کسی کام کے
پیچھے بٹھانا۔ مشغول کرنا۔

پس کار نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار
و بحر مرادف (پس کار بودن) کہ گذشت (حیاتی
گیلانی ے) در پس کاری نشین چند نصیحت کنی
٭ از پدر و جد خویش موعظہ نشنودہ را ٭ (میرم سیاہ
ے) میرم کہ بود جفتہ زدن کار او مدام ٭ کس را
طلاق داد و پس کار خود نشست ٭ وارستہ ہم فرماید
و صاحب بحر نقلش کند کہ صاحب سراج اللغۃ یعنی
خان آرزو در شرح این بیت شیخ شیراز (ے
شاید پس کار خویشتن بہ نشستن ٭ لیکن نتوان دہان
مردم بستن ٭ بمعنی گذشتن از کار و مطلب نوشتہ
و حالانکہ این معنی باستناد اشعار مذکور خلاف
قدما و متأخرین است۔ نون نافیہ کہ در شعر شیخ
بر نشستن است و افادہ ترک کار و مطلب می کند
آن را موحدہ فہمیدہ کہ نشانی غلط گردیدہ (فافہم)
مؤلف عرض کند کہ ما در سراج اللغات خان آرزو
این را نیافتیم شاید در شرح کلام شیخ شیراز در کتابی
دیگر نوشتہ باشد باقی حال درین خصوص اتفاق داریم
با وارستہ (**اردو**) دیکھو پس کار بودن۔

پس کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر (پس کردن)
بمعنی پستر دور کردہ می کند **مؤلف** عرض کند کہ
ازین استعمال معاصرین (پس کردن کسی را) بمعنی
دور تر کردن کسی را پیدا است یعنی از صف اولین
در صف آخرین آوردنش و از کلام ظہوری ہم

تائید این می شود (ے) زہی بیگانگی کامد چنان پیش پا٭ کہ ہر جا آشنائی بود پس کرد پا٭ (اردو) جگہ سے بہت دور ہٹا دینا۔

پس کشیدن پا استعمال۔ باز ماندن از پیش رفتن۔ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ے) افتاد عشق پیش۔ خرد پا کشید پس ٭ دارم امید گم شدنی رہنما رسید ٭ (اردو) پاؤن پیچھے کھینچنا۔ آگے بڑہنے سے باز آنا۔

پس کوچہ اصطلاح۔ بقول بول چال بحوالۂ معاصرین عجم بمعنی کوچہ باشد مؤلف عرض کند کہ ازین معنی لفظ پس تعلقی ندارد و ما این را بدین معنی از زبان معاصرین عجم نہ شنیدیم و بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (اردو) کوچہ مذکر۔ گلی۔ مؤنث۔

پس کوہہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح مقابل پیش کوہۂ زین مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است کہ ہر زین دو کوہہ دارد یکی در پیش و دیگری در پس۔ فارسیان پیشکوہہ و پس کوہہ بحذف لفظ زین استعمال کردند برای زین معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) زین کا وہ بلند حصہ جو مقام نشست کے پیچھے ہو۔ مذکر

پس گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند دادہ را باز گرفتن (میرزا امین و صف ے) من از خوبان عاشق کش نگاری طفل خو دارم ٭ کہ گر گاہی دہد بوسے ز من فی الحال پس گیرد ٭ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دی ہوئی چیز کو واپس لینا۔

پسگک صاحب انند بحوالۂ ناصری گوید کہ بفتح اول و ثانی و فتح کاف فارسی و سکون کاف تازی بقول برہان بمعنی تگرک و ژالہ است۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری بفتح اول و ثانی و کاف فارسی و سکون ثالث و کاف نوشتہ و صاحب برہان بہ نون سوم پسنگک آوردہ کہ بجایش می آید ہر دو محققین بالا نون را در کتابت

(۳۷۰۶)

حذف کرده اند ما صراحت کامل این بجایش کنیم و درینجا همین قدر کافی خیال کنیم که تصحیف است (اردو) دیکھو پسینگک۔

پس گوش اگندن مصدر اصطلاحی بقول برہان و جامع کنایه از (۱) فراموش کردن۔ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کرده (کمال اسمعیل ؒ) دماغی کو بیوید آن سرغمهای خوش بو بیت ٭ پس گوش اگند حال حدیث غم جوانی ٭ بهار بذکر معنی بالا گوید که (۲) ناشنیده انگاشتن ہم۔ صاحب بحر با ہر دو معنی متفق با بہار۔ صاحب رشیدی بر معنی اول قانع۔ خان آرزو در سراج متفق با رشیدی **مؤلف** عرض کند که مقصود از معنی دوم اغماض کردن است و موافق قیاس و ما سند کمال اسمعیل را متعلق به معنی دوم دانیم و این کنایه باشد به مجاز و معنی اول مجاز مجاز و (۳) بمعنی حقیقی چیزی را پس گوش انداختن است چنانکه ٭ او زلف خود را داما پس گوش می اگند ٭

(اردو) (۱) فراموش کرنا۔ بھولنا (۲) اغماض کرنا (۳) کان کے پیچھے ڈالنا۔

پس گیر اصطلاح۔ بقول بہار و انند بحوالۂ ملحقات کنایه از پسر خوانده **مؤلف** عرض کند که بضم اول باشد مخفف (پسر گیر) بمعنی اول و دوش که پس بالضم بمعنی و مخفف پسر گذشت و صراحت ماخذ بر (پسر گیر) کرده ایم (اردو) دیکھو پسر گیر کے پہلے اور دوسرے معنے۔

پس لشکر اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بحذف اضافت (۱) دنبال جیش و پس عسکر را گویند **مؤلف** عرض کند که (۲) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی لشکری که پس باشد داگر باضافت خوانند بمعنی اول باشد۔ صاحب انند غور نکرد و (فک اضافت) را بمعنی اول مخصوص کرد و جا دارد که بفک اضافت ہم معنی اول گیریم و لیکن باضافت اصل است و بفک اضافت ہر دو معنی پیدا می شود (اردو) (۱) لشکر کا پچھا۔ (۲) وہ لشکر جو پیچھے ہے

پس مانده | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی باقی مانده **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) پس مانده بقاعدهٔ فارسی [illegible] باقی مانده -

پس ماندهٔ سگ قابل طهارت نیست

مثل - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بحق چیزی استعمال کنند که بعد تصرف کافری یا دشمنی بدست آید و مقصود از اظهار نفرت است و بس - از جواز و عدم جواز شرعی بحثی نیست (اردو) دکن مین کہتے ہین "کتّے کا جھوٹا ہمارے کس کام کا" "کتّے کا جھوٹا کتّے کو مبارک" یہ اُس مقام پر کہتے ہین جب کسی کافر یا دشمن کی متصرفہ چیز ہاتھ آئے

پس ماندهٔ سگ هم سگ را شاید | مثل

صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف مثلی که قبل ازین گذشت (اردو) دیکھو (پس ماندهٔ سگ قابل طهارت نیست) کا دوسرا ترجمہ

پس ماندهٔ گاو را بخر باید داد | مثل - صاحبان خزینة الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف مثل گذشته و پیوسته (اردو) دکن مین کہتے ہین "کتّے کا جھوٹا سور کو کھلاؤ" جو چیز کسی دشمن یا کافر کے قبضہ سے ملتی تھی قدما اُس کی نسبت اظہار تنفر کے لئے اِس کہاوت کا استعمال کرتے تھے -

پسیم بده | اصطلاح - صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاجار گوید که (بفتح اوّل و دوم و کسر چهارم و پنجم) بمعنی واپس ده مرا **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است امر حاضر از (پس دادن - بمعنی واپس دادن) با میم متکلم بمعنی واپس ده مرا (اردو) مجھکو واپس دے -

پسند بقول برهان و سروری بر وزن سمند (۱) قبول کرده و پذیرفته و (۲) قبول کننده (مسعود سعد سلمان) خاطر من پسند من شاهی است ٭ بر عروسان مدحت تو غیور ٭ (حکیم اسدی ...) گرم دسترس در سرای تو نیست ٭ پسند اینکه هست و هم اید ربایست ٭ و صاحب سروری صراحت مزید کند که (۳) بمعنی قبول کردن و روا داشتن هم آمده بهار نسبت معنی اول گوید که خوش و مرغوب و پسنده و پسندیده مرادف این و فرماید که با لفظ آمدن و افتادن مستعمل و نفی آن بلفظ نامی کنند و خان آرزو در سراج می فرماید که بمعنی اول پسندیده و فرماید که بمعنی دوم یعنی پسند کننده چنانکه (مشکل پسند) و (خودپسند) نیز ازین عالم است و این بی ترکیب مستعمل نشود و فرماید که بو شده هم گفته اند و اشتقاق این از لفظ بس است و بلفظ کافی ازان تعبیر توان نمود و تفرقه در میان این دو لفظ بقرینه و مقام توان کرد و فرماید که واجب آنست که ببای پارسی خوانند و تحقیق آنست که هرجا ببای عربی واقع شود ببای فارسی نیز توان خواند بخلاف (اسپند ببای فارسی) که بسیار جا واقع شود که آن را ببای عربی نتوان خواند (اینست تحقیق قوسی) و حق تحقیق آنست که بسند بمعنی کافی ببای تازی است و بمعنی برگزیده ببای فارسی و تفاوت درین معنی بسیار است و حمل یکی ازین بر دیگری بتوجیهه طالب علمانه که ابر دمن الیخ است بسیار رکیک و قبیح **مؤلف** عرض کند که بسند موحده بمعنی کافی بجایش گذشت و ما حقیقت ماخذش همدرانجا بیان کرده ایم و این مبدل آنست چنانکه اسب و اسپ و اثر این تبدیل همین که بمعنی اول مستعمل شد یعنی معنی کافی ترقی کرده بخوش و پسند دل رسید و اسم جامد است بمعنی اول و معنی دوم هیچ که بدون ترکیب اسم فاعل ترکیبی حاصل نمی شود و سند اسدی هم مستعمل است بمعنی اول و تسامح سروری بلش نباشد که بمعنی سوم قائم کرد و به همین معنی

اول اسم مصدر پسندیدن باشد کہ می آید (اردو) (۱) پسند بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث مقبول۔ منظور نظر۔ من بھاتا۔ مرغوب خاطر (۲ و ۳) ناقابل ترجمہ۔

پسند آمدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقبول خاطر شدن است (نظامی ؎) سپہ را جواب چنین ارجمند ؛ پسند آمد از شہریار بلند ؛ (سعدی ؎) بگو آنچہ داری سخن سود مند ؛ دگر ہیچکس را نیاید پسند ؛ (اردو) پسند آنا۔

پسند افتادن استعمال۔ مرادف (پسند آمدن) کہ گذشت صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) چشم پرخون کی پسند حیرت افتادی چنین ؛ گر بیفتادی پسند عید ما قربان ما ؛ (وحشی یافقی ؎) مرا زپیش محبت ہمین پسند افتاد ؛ کہ گرچہ ہست صد آزار سرگرانی نیست ؛ (اردو) دیکھو پسند آمدن۔

(الف) **پسند باشیدن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر (ب) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقبول خاطر بودن و مرادف پسند آمدن و افتادن است و بہ ہمین معنی باشد (الف) ہم سند آصفی کہ برای (ب) پیش کرد بکار (الف) ہم می خورد از ینجاست کہ (الف) را بالای (ب) جا دادہ ایم (قاسمی گونابادی ؎) خم زلف یارم نباشد پسند ؛ پسندم بود حلقہ ہای کمند ؛۔ (اردو) پسند ہونا۔

(ب) **پسند بودن**

پسند داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقبول خاطر داشتن چیزیست دلپسند کردنش (شفائی اصفہانی ؎) رنجاندش بجرم نگہ دمبدم زمن ؛ دار دولی پسند دل بہانہ اش ؛ (اردو) پسند کرنا۔ جیسے میر ادل اسبات کو پسند کرتا ہے۔

پسندر اصطلاح۔ بقول برہان بضم اول و

فتح دال بر وزن سخنور مخفف پسر اندر است که پسر زن باشد از شوہر دیگر یا پسر شوہر باشد از زن دیگر و فرماید که بکسر اوّل بر وزن سکندر ہم آمدہ صاحبان جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند (استاد عنصری ؎) جز باد ندر نماند این جہان کینہ جوی ہٗ با پسندر کینہ دارد ہمچو با دختندر ا ہٗ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و صراحت ماخذ ہمدر انجا بتقد (اردو) دیکھو پسر اندر۔

پسندرہ اصطلاح۔ بقول اند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم بمعنی ولد الزّنا و حرام زادہ مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد کہ مرکب است از پسندر و ہای نسبت بمعنی پسندر کہ بجایش گذشت کہ علاتی و ربیب است پس زیادت ہای تحقیر این را بمعنی بالا قائم کرد یعنی کسی کہ ہمچون ربیب است مگر بحقارت و کنایہ از ولد الزّنا (اردو) حرام زادہ۔ ولد الزّنا۔ مذکر۔

پسند شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مقبول خاطر شدن است (رفیع قزوینی ؎) پروانہ را چراغ و مرا داغ شد پسند ہٗ ہر کس بقدر طبع کند انتخاب را ہٗ (اردو) پسند خاطر ہونا مقبول ہونا۔ مرغوب ہونا۔

پسند فتادن استعمال۔ بمعنی مقبول طبع شدن مخفف پسند افتادن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) انکہ بجلوہ گہش برگزیند می آرند ہٗ چہ دولتی کہ فتد دیدنی پسند آنجا ہٗ مرادف پسند شدن کہ گذشت (اردو) دیکھو پسند شدن۔

پسند کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ متعدی پسند شدن بمعنی قبول کردن (کمال خجندی ؎)

(۱۱۸۴)

دل را غمت بعلت قلبی نمی خرید ؛ لیکن چو دید روی تو بر روی پسند کرد ؛ (اردو) پسند کرنا قبول کرنا ۔

پسند گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف پسند شدن است که گذشت (محتشم کاشی ؎) من چون کنم که طور بد با پسند من ؛ گردد پسند خاطر شکل پسند تو ؛ و از همین قبیل است پسند گشتن (اردو) دیکھو پسند شدن ۔

پسند گشتن استعمال ۔ مرادف پسند گردیدن و پسند شدن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس باشد (ظهوری ؎) برای طره گره خورد لم نگشت پسندش ؛ بنازم این همه دلها که او بدست فرو کرد ؛ (اردو) پسند ہونا ۔ دیکھو پسند شدن اور پسند گردیدن ۔

پسندن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی (الف) پسندیدن باشد مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین مصادر این را ترک کرده اند خلاف قیاس نیست مخفف پسندیدن باشد و پسنده بمعنی پسندیده که می آید از همین است و جا دارد که این را مصدر مستقل دانیم که مرکب است از پسند و علامت مصدر در آن بحذف یک دال از دو دال جمع شده ماخذ اول بهتر است از ماخذ آخر (اردو) دیکھو پسندیدن یہ اسکا مخفف ہے (الف) **پسنده** بقول برهان و سروری و بهار مخفف پسندیده باشد که بمعنی برگزیده است ۔ (حکیم سنائی ؎) نیک بخت آن کسی که بنده اوست ؛ در همه کارها پسندهٔ اوست ؛ (مولانا کاتبی ؎) هجر از بلاک کاتبی ام فرده داد دوش ؛ پسند گرچه این سخن آمد پسنده ام ؛ مؤلف عرض کند که از مشتقات مصدر پسندن هم توان گفت که بجایش گذشت و مزید علیه پسندهم و ------

(ب) **پسنده آمدن** بمعنی پسند آمدن از کلام مولانا کاتبی روشن است (اردو) الف

(۳۸۱۷) (۳۸۱۸)

پسند ـ مؤنث ـ جیسے ’’انکی پسند کا کیا کہنا دنیا سے نرالا ہے‘‘ (ب) پسند آنا دیکھو پسند آمدن ـ

پسندیدن بقول بحر بفتحتین بمعنی (۱) خوش آمدن و (۲) خوش کردن و (۳) ستودن و (۴) قبول کردن و پذیرفتن (کامل التصریف) و مضارع این پسندد و فرماید کہ صیغۂ اسم فاعل این نیامده صاحب موارد بر معنی چہارم قانع و فرماید کہ پسند و پسنده حاصل بالمصدر این است **مؤلف** عرض کند کہ لا و اللہ بلکہ حاصل بالمصدر این پسندیدگی است و پسند اسم مصدر و امر حاضر است کہ فارسیان بقاعدۂ خود بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر (دن) بر اسم مصدر مصدری وضع کردند و معنی چہارم حقیقی است و دیگر معانی مجاز آن و برای آن شتاق سند استعمال می باشیم کہ از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و خلاف قیاس ہم و پسنده اسم مفعول پسندن یا مخفف پسندیده باشد کہ اسم مفعول این است (اردو) (۱) خوش آنا مرغوب ہونا (۲) خوش کرنا (۳) تعریف کرنا (۴) قبول کرنا پسند کرنا ـ

پسندیده بقول بہار مرادف پسند و پسنده بمعنی خوش و مرغوب و فرماید کہ با لفظ آمدن و افتادن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول مصدر پسندیدن است چنانکہ پسنده اسم مفعول پسندن و پسند اسم مصدر ہر دو مصادر مذکور ـ و پسند ہرگز مرادف پسندیده نیست ـ محقق ہند نژاد بر قواعد و محاورۂ زبان غور نکرد و استعمال این با مصادر آمدن و افتادن از نظر ما نگذشت البتہ (پسندیده گفتن) شنیده ایم کہ بجایش می آید (اردو) مرغوب ـ پسندیده بھی کہہ سکتے ہین ـ

پسندیده دین استعمال ـ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت وانند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دین خوش و دین مقبول و منتخب دارنده ـ اسم فاعل ترکیبی است (شیخ شیراز ۵) حکایت شنو کودک نامجوی ہا پسندیده دین

بود و پاکیزہ خوی ہو (اردو) مقبول دین رکھنے والا۔ پسندیدہ دین بھی بقاعدۂ فارسی کہہ سکتے ہین

پسندیدہ رای استعمال۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ رای او مقبول است و صائب رای ای رای صائب و قابل پسند دارندہ (شیخ شیراز ؎) پسندیدہ رائی کہ بخشید و خورد ؛ جہان از پی خویشتن گرد کرد ؛ (اردو) صائب رائے ۔پسندیدہ رائے بھی کہہ سکتے ہین۔ وہ شخص جس کی رائے پسندیدہ اور مقبول ہو۔ اسم فاعل ترکیبی۔

پسندیدہ رو استعمال ۔بقول بحر و انند و مؤید بفتح را بمعنی خوش رفتار و نیکو روش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است (اردو) خوش رفتار نیک روش ۔ صفت۔

پسندیدہ کار استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ کار او پسند و مقبول عام است (شیخ شیراز ؎) پسندیدہ کاران جاوید نام ؛ تطاول نکردند بر مال عام ؛ (اردو) پسندیدہ کار۔ اس شخص کو کہہ سکتے ہین جس کا ہر کام پسند اور مقبول خلائق ہو ۔

پسندیدہ کیش استعمال ۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ اخلاق و طبیعت او پسندیدہ باشد (شیخ شیراز ؎) کلہ دلو کرد آن پسندیدہ کیش ؛ چو حبل اندر و بست دستار خویش ؛ (اردو) پسندیدہ اخلاق اور پسندیدہ کیش اور خوش اخلاق کہہ سکتے ہین

(الف) **پسندیدہ گفتن** استعمال ۔ صاحب

(ب) **پسندیده گو** آصفی ذکر (الف) کرده
از معنی ساکت و بسندش کلام شیخ شبیر از نقل کرده
که از این استعمال (ب) پیداست و خیالش همین
باشد که (ب) از (الف) است **مؤلف** عرض
کند که (الف) بمعنی تقریر خوش و پسندیده کردن
باشد و (ب) اسم فاعل ترکیبی است از مصدر
(پسندیده گوئیدن) که می آید بمعنی کسی که تقریر پسندیده
می کند (ب) برهمن ز شادی برافروخت روی
ع پسندید و گفت ای پسندیده گوی (اردو)
(الف) پسندیده گفتگو کرنا (ب) پسندیده گو۔
خوش تقریر اس شخص کو کهه سکتے هین جس کی
گفتگو پسند آئے ۔

پسندیده گوئیدن استعمال ۔ مرادف پسندیده
گفتن **مؤلف** عرض کند که گفت و گو هر دو
اسم جامد فارسی زبان است بمعنی سخن و اول
اسم مصدر گفتن است و ثانی اسم مصدر گوئیدن
فارسیان یای زائد بر گوی زیاده کردند چنانکه
پا و پای و جو و جوی و پس از آن بقاعده خود
یای معروف و علامت مصدر دن با او مرکب
کرده مصدری ساختند و گویائی حاصل بالمصدر
همین است و گو و گوی امر حاضر و گوینده اسم
فاعل این که با وجود ترک مصدر بر زبان است
و مصدر گفتن که بترکیب گفت با علامت مصدر
تن بحذف (یک فوقانی از هر دو فوقانی جمع شده)
وضع شد بر زبان است و گوئیدن کامل التصریف
باشد مگر بعض مشتقاتش مستعمل نیست چنانکه گوئید
بیای معروف ماضی مطلق این که عوض آن گفت
ماضی مطلق گفتن بر زبانست (اردو) دیکهو
پسندیده گفتن ۔

پس نشاندن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
که بدون ترکیب بالفظی دیگر چنانکه (پس دست
نشاندن) که گذشت بمعنی حقیقی است معنی نشاندن
کسی در پس کسی (اردو) پیچهے بٹهانا ۔

پس نشستن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بدون اضافت پس باشد معنی دیگر (چنانکه پس زانو نشستن گذشت) ... حقیقی است بمعنی (۱) نشستن کسی پس کسی (۲) مجازاً بمعنی در کمین نشستن (ظهوری ۵۰) ... پس نشین شو راست رخ ؛ باکج رو فرزین نگشت شو ؛ (پس نشین) اسم فاعل ترکیبی ازهمین است بمعنی کسی که در پس نشیند (اردو) (۱) پیچھے بیٹھنا ۔ (۲) گھات مین بیٹھنا (رند ۵) نکلے تھے چمن سے کہ پہنسے کنج قفس مین ؛ لو گھات ہی مین بیٹھا تھا صیاد ہمارے ؛

پشگک بقول برهان وجامع بفتح اول وثانی وکاف فارسی وسکون ثالث وکاف بمعنی تگرگ (ژاله) باشد ۔ صاحب جهانگیری صراحت کند که کاف آخر عجمی است ۔ خان آرزو در سراج گوید که اغلب که سنگک باشد به کاف فارسی اول وکاف عربی دوم **مؤلف** عرض کند که درست می فرماید که به سنگ کاف تصغیر زیاده شده سنگک شد بمعنی سنگ خورد وبعد ازان بای زائد در اولش زیاده کردند و پس ازان موحده بدل شد به بای فارسی چنانکه تب وتپ بای حطی ... کنایه باشد موافق قیاس (اردو) اولا ۔ دیکھو پشک کے پانچوین معنے ۔

(الف) **پس نهادن** مصدر اصطلاحی ۔ (ب) **پس نهاده** صاحب آصفی ذکر الف کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که پس انداز و ذخیره کردن است و ب بقول بهار (بذیل پس افتاده) مرادفش ۔ صاحب بحر گوید که مرادف پس انداز و بمعنی میراث **مؤلف** گوید که ظاهر اسم مفعول (الف) است ۔ (اردو) الف پس انداز کرنا ۔ (ب) دیکھو پس افتاده اور پس انداز ۔

(الف) **پس وپیش** اصطلاح ۔ (۱) بمعنی

حقیقی است و مجاز آن (۲) ظاهر و باطن و (۳) بمعنی حیص وبیص۔ صاحب اننذ بحواله فرہنگ فرنگ (ب) **پس وپیش نمودن** را بمعنی حیص و بیص کردن و در رای خود متردد بودن نوشته **مؤلف** عرض کند که خواجه نظامی الف را بمعنی دوم استعمال کرده ومعاصرین عجم بمعنی شورش برزبان دارند و موافق قیاس است (الف ۲)

پس وپیش چون آفتابم یکی است ۔ فروغم فراوان فریب اندکیست ۔ (اردو) الف (۱) آگے پیچھے (۲) ظاہر و باطن۔ مذکر (۳) حیص بیص۔ دکن مین تردد رای کے معنے مین مستعمل ہے (ب (دکن مین) حیص بیص کرنا۔ رائے مین مستقل نہ ہونا۔ متردد ہونا۔

پسودن بقول بحر بروزن نمودن (۱) دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳) سوراخ کردن و فرماید که کامل التصریف است و پساید مضارع این۔ صاحب برہان (پسوده) را که اسم مفعول این است بمعنی دست زده و دست مالیده و سوراخ کرده گوید خان آرزو در سراج می فرماید که پسوده مخفف پرسوده است که مبدل آن فرسوده باشد و بمعنی دست مالیده و دست رسیده پسوده به بای تازی است سوده اصل است و با از اصل کلمه نیست بلکه زائده صاحب موارد بسودن را مرادف پسودن گفته که بموحده گذشت **مؤلف** عرض کند که این مبدل بسودن است و بس چنانکه تب و تپ ومعنی دوم حقیقی است ومعنی اول و سوم مجاز آن (اردو) دیکھو بسودن۔

پسوریدن بقول بحر و مؤید و انند بضم اول نفرین و دعای بد کردن است (سالم التصریف که بجز ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید **مؤلف** عرض کند که مبدل بسوریدن که بموحده گذشت چنانکه اسب و اسپ وصراحت ماخذ این همدر آنجا کرده ایم (اردو) دیکھو بسوریدن۔

پسهانتن همان پسانتن است که بدون ہا

گذشت **مؤلف** عرض کند که ما صراحت ماخذ در بحث این همه را بجا کرده ایم۔ صاحبان برہان واننند و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کرده اند لغت زند و پازند است (اردو) دیکھو پیاتن۔

پسیچ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و کسر ثانی و یای مجہول و جیم در آخر بمعنی قصد و اراده و تیاری و آمادگی و می فرماید که در برہان و رشیدی و جہانگیری و غیاث بموحدہ و جیم فارسی آورده اند **مؤلف** عرض کند که ما صراحت ماخذش ہمہ را بجا کرده ایم و در ینجا ہمین قدر کافی است که موافق قیاس و اگر سند استعمال پیش شود مبدلش دانیم چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو بسیچ کے دوسرے معنے

پسین بقول انند (۱) مقابل پیشین و (۲) آخر روز (محمد قلی سلیم ؎) باہم دو برادر سیه فام بہبین ٭ گوئی که دو پاره کرده یک سرگین ٭ لیکن به قدر بلند و پست ایشان ٭ فرق است چو سایه های پیشین و پسین ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر معنی اول گوید که منسوب به پس است و معنی دوم وقت بعد از زوال و نقل سند بالا کند۔ **مؤلف** عرض کند که یا و نون نسبت بر لفظ پس زیاده کرده اند و بس۔ نسبت معنی دوم طالب سند می باشیم که معاصرین عجم بر زبان ندارند و سند استعمال پیش نه شد و قول ہر دو محققین ہند نژاد کافی نیست (اردو) (۱) پسین۔ منسوب به پس (۲) آخر روز۔ بعد زوال۔ مذکر۔

پسین خلیفه اصطلاح۔ بقول رشیدی و سراج امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنه (خاقانی ع) بہتر خلف از پسین خلیفه ٭ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس و قلب اضافت خلیفهٔ پسین است که مرکب توصیفی است (اردو) جناب امیر علیه السلام۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنه۔ خلیفهٔ چہارم۔ مذکر۔

پسینیان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی متاخرین و مقابل پیشینیان **مؤلف** عرض کند

که موافق قیاس و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) متاخّرین۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم	مذکر۔ متاخّر کی جمع۔ پچھلے زمانہ والے متقدّمین کا نقیض۔

بای فارسی باشین معجمه

پش بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) موی گردن و کاکل اسپ را گویند و (۲) طرّه که بر سر و دستار و کمر گذارند و فش معرّب آنست و (۳) ناقص و فرومایه از هر چیز و (۴) شبیه و نظیر و مانند و بضم اوّل (۵) جغد و آن پرنده ایست نامبارک و بکسر اوّل (۶) مخفف پیش۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اوّل و دوم و سوم قانع (پوربهای جامی ؎) کفلهاش گرد و پُش و دم دراز ٭ پر و بال فربه و لاغر میان ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل و دوم و سوم و چهارم می فرماید که (۷) با اوّل مفتوح هر بند را گویند عموماً مانند بند آهن و مس و امثال آن که بر تخته های صندوق ها زنند (فردوسی ؎) چراگفت بگرفتمش زیر کش ٭ همی بر کمر کردمش پنجه پش ٭ و فرماید که این لغت بهای ابجد نیز صحیح است صاحب سروری ذکر معنی دوم و سوم و پنجم کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بر مجرّد کاکل و موی گردن اکتفا کرده مخصوص به اسپ نمی کند و بذکر معنی دوم و سوم و چهارم و پنجم می فرماید که فش بمعنی اول و دوم معرّب نیست بلکه مبدّل است و بمعنی چهارم وش (یا وفش) به واو است نه پش و نسبت معنی پنجم گوید که در جغد و چغذ تصحیف شده و ذکر معنی ششم هم کرده مؤلف عرض کند که ما این را بمعنی اوّل اصل دانیم و صراحت ماخذ بر معنی سوم (لش) کرده ایم که بموقعه گذشت و معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد که طرّه هم مثل موی گردن و کاکل اسپ است

ومعنی سوم مبدل ابش به موحده که بمعنی پنجم گذشت چنانکه اسب و اسپ ومعنی چهارم مبدل وش که واو بدل شد به بای فارسی چنانکه وآم و پآم ومعنی پنجم باعتبار جامع که از اہل زبان است اسم جامد دانیم ومعنی ششم موافق قیاس که تحتانی از بیش حذف شد ومعنی ہفتم اصل لبش است که بموحده گذشت ... وصراحت مانخواهیم مخفی مباد که صاحب ناصری ... بای معنی ہفتم نقلش بالا گذشت برای معنی اول ابش بموحده ہم آورده ... (اردو) (۱) دیکھو بش کے چوتھے معنے (۲) دیکھو بش کے تیسرے معنے (۳) دیکھو بش کے پانچویں معنے (۴) شبیہہ - مانند - دیکھو وش (۵) بعد - دیکھو بلبل گنج (۶) آگے (۷) دیکھو بش کے پہلے معنے -

پشام بقول برہان و جہانگیری و ناصری و رشیدی و سراج و جامع بروزن سلام ہر چیز تیرہ رنگ را گویند مؤلف عرض کند که فارسی قدیم است و اصل این منسوب بشام باشد یعنی سیاه و تیره بحذف لفظ منسوب بشام آمده باشد و فارسیان با رسیل تبدیل چنانکه اسب و اسپ این را ببای فارسی استعمال کردند (اردو) تیرہ - بقول آصفیہ - فارسی کالا - سیاه یعنی وہ چیز جو تیرہ رنگ ہو - مؤنث -

پشت بقول برہان بروزن و معنی پیشان است و فرماید که معنی پیشان را در یک فرہنگ لفظ گذر نوشته با ذال نقطه دار و در فرہنگ دیگر با رای نقطه دار (والله اعلم) صاحب ناصری

فرماید که بزای ہوز سوم است یکی از آلات مشہور حرب چنانکه منسکی از فرہنگ شعوری نقل نموده مصنف برہان معترض شده که چون لفظ (گرز به رای مہمله دوم) و (گذر به زای معجمه دوم) در کتابت

بمتجانس بدیگر گرداند درین مقام برین خلاف
تبریزی (صاحب برہان) اشتباه دست داده
وطرفه اینکه صاحب جهانگیری هم در تفسیر لفظ چشانک
گندر به ذال معجمه نوشته وگفته که آن را پشتان
وافشان هم گویند واین خطای فاحش است -
خان آرزو در سراج گوید که گندر به ذال معجمه صحیح
است و فرماید که چشان وفشان هم به همین معنی
می آید **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان
همین است که مرکب شد با پش بمعنی طرهٔ دستار
والف ونون نسبت ومعنی لفظی اینست منسوب بطرهٔ
دستار وکنایه از آلهٔ حربی که گرز نام دارد به
زای معجمه سوم که بر سرش طره نما چیزی باشد از
آهن وچشان وفشان مبدل این که صراحت تبدیل
بجایش کنیم درینجا همین قدر کافی است که اسم
جامد فارسی قدیم است (اردو) گرز، نگر دیکھو
پاره کے دوسرے معنے -

پش پش اصطلاح - بقول خان آرزو در
سراج بکسر هر دو بای فارسی کلمه ایست که گربه را
بدان رانند وفرماید که در هندوستان بدان خوانند
مؤلف عرض کند که عجب است که دیگر محققین
اهل زبان وزباندان هر دو ازین ساکت ندانیم که
خان آرزو از کجا این اسم صوت پیدا کرد معاصرین عجم
ازین بی خبر اند البته مزارعین دکن گربه را بدین صوت
می خوانند واهل علم دار السلطنت حیدر آباد به هر دو
سین مهمله ولیکن برای راندن گربه در دکن
صوت (چھت چھت) بالکسر است (اردو)
چھت چھت دکن میں اس آواز سے بلیوں
کو ہنکاتے اور بھگاتے ہیں -

پشت بقول برہان بضم اول (۱) معروف که بعربی ظهر خوانند و (۲) پناه وپشتیبان و
(۳) بیرون هر چیز و (۴) نام بلده ایست در نواحی نیشاپور مشتمل بر دویست وبیست و
شش قریه وفرماید که چون این قریه بمنزله پشتی باشد نیشاپور را بدین نام خوانند و (۵) نام قریه

هم هست از ولایت بادغیس در خراسان و (۶) حیز و مخنث را نیز گویند صاحب ناصری بذکر
معنی اوّل و دوم و سوم و چهارم گوید که نشاپور را (پشت نشاپور) هم نام است (عسجدی
ع) برخیز و برافروز بلا قبلۂ زردشت ٭ بنشین و برافگن شکم قاقم بر پشت ٭ (ناصری ع
جهاندار پشت و پناه تو باد ٭ و بذکر معنی ششم از کلام خود سند آورده (ع) شیخ عبد الغفور
تبریزی ٭ نه مسلمان نه قوم زردشت است ٭ هستش انگشتری بسوی قفا ٭ که دران حلقه
هردم انگشت است ٭ طرفه حالیست اینکه این مابون ٭ خلق را پیشوا و خود پشت است ع
صاحب سروری ذکر معنی اوّل و چهارم کرده۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر معنی اوّل
فرموده نسبت معنی ششم گوید که مابون را گویند و فرماید که (۷) نیز چیزی که داخل شراب کنند برای
تقویت نشه (صائب ع) بادۂ بی پشت از سر زود بیرون می رود ٭ بوسۂ لبهای نوخط
را قوامی دیگر است ٭ (وله ع) از سیه مستی کند کم خویش را هرکس کشید ٭ زان لب نوخط
شراب پشت دار بوسه را ٭ و در سراج هم این را آورده۔ بهار گوید که بالضم ترجمۂ ظهر است
و قایمین از صفات اوست و بمعنی مدد و معاون و قوت و توانائی مجاز است و بمعنی کون ده
هم و همچنین بمعنی دوائی که برای تقویت مستی در شراب اندازند (ملا قاسم مشهدی ع) دل
بی عشق ندارد خبر از جلوۂ حسن ٭ پشت از باده بود آئینۂ مینا را ٭ صاحب جامع بر هر چهار
معنی اوّل الذکر و معنی ششم قانع مؤلّف عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است
و همین است معنی حقیقی این و معنی دوم مجاز آن و معنی سوم هم بمجاز که پشت هم حصۂ بیرونی و بالائی
جسم است و معنی پس درین داخل است که در ملحقات (پشت بلور قرار داده) بمعنی پس بلور

قرار دادہ می آید و ہمچنین معنی ششم آنچہ خان آرزو بزلہ بردارش بہار معنی ہفتم قائم کردہ ایجاد بندہ را ماند اگرچہ گندہ باشد (پشت شراب) و (شراب بی پشت) یا (شراب پشت دار) ہمہ متعلق بہ معنی دوم است کہ از دواہای خاص شراب راپشتی حاصل می شود و تیزمی گردد و سرور زائد دارد پس از مجرد پشت آن اجزای دوائی گرفتن از استعمال ثابت نمی شود البتہ بہ مجاز مجاز یعنی ماخوذ از معنی دوم بر سبیل مجاز این معنی قائم توان کرد۔ زلہ بردارش بہار سندی کہ از ملا قاسم مشہدی برای معنی ہفتم آوردہ بکار معنی دوم می خورد وحق آنست کہ (بادہ بی پشت) یا (بادۂ پشت دار) و امثال آن مرکبات را اصطلاحی قرار دادن بہتر است ازینکہ (پشت) را بمعنی ہفتم قائم کنیم۔ فقال (اردو) (۱) پیٹھہ۔ مؤنث (۲) مددگار۔ پشتیبان (قوت۔ توانائی۔ مؤنث) (۳) ہر چیز کا بیرونی جسم۔ یا حصہ یا پیچھا۔ مذکر (۴ و ۵) ایک شہر اور قریہ کا نام پشت ہے۔ مذکر (۶) مابون بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ شخص جسے علت ابنہ ہو (مخنث۔ دیکھو الغ) (۷) وہ اجزاے دوائی جن کو شراب مین ملانے سے اُس کی قوت بڑہ جاتی ہے۔

پشت آوردن بزمین مصدر اصطلاحی۔ مغلوب کردن کسی را کہ کشتی گیران چون پشت حریف را بزمین آورند علامت غلبۂ خود دانند (سلمان ساوجی ؎) باچرخ گر بزور کند دست در کمر ۔ بخت تو آورد بزمین پشت آسمان۔

مؤلف عرض کند کہ صاحب آصفی بذیل (پشت آوردن) نقل ہمین سند کردہ یسکندری خوردہ وغور نکردہ کہ این مصدر ناقص حاصل سند نیست فقال (اردو) مغلوب کرنا۔ دکن مین کہتے ہین پیٹھہ زمین پر لگانا یعنی کشتی میں

بر غلبہ حاصل کرنا ۔

پشت آینہ اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) معروف **مؤلف** عرض کند کہ آن سطح چوبین کہ در پس آینہ سازند ۔ مرکب اضافی و موافق قیاس است متعلق بمعنی اوّل آن بر سبیل مجاز یا متعلق بمعنی سوم پشت کہ گذشت (صائب ؎) آنکہ روزم چو پشت آینہ کرد ؛ کی می توان دیدش در اندامش ؛ مخفی مباد کہ ازہمین سند صائب (پشت آینہ) (۲) مجازاً بمعنی حیران ہم پیدا است فتأمل (اردو) (۱) آینہ کی پیٹھ ۔ مؤنث ۔ (۲) حیران ۔ ششدر ۔

پشتا پشت اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و آنند بمعنی پشت بہ پشت از عالم دوشا دوش است **مؤلف** عرض کند کہ الف اتّصال درمیان ہر دو لفظ پشت آمدہ موافق قاعدۂ فارسی زبان است بمعنی تہہ بہ تہہ (انوری ؎) تا بود در جسم اپشتا پشت ؛ با فضای فلک فضای سدم

(اردو) تہہ بہ تہہ ۔ بقول آصفیہ ہر ایک تہہ مین ۔ ہر ایک پرت مین ۔ ایک کے نیچے ایک پرت در پرت ۔

پشتارہ اصطلاح ۔ بقول برہان و رشیدی و جامع بر وزن رخسارہ (۱) مخفف پشتوارہ است و آن مقداری باشد از ہر چیز کہ بہ پشت توان بر داشت صاحب ناصری می فرماید کہ مخفف پشتوارہ است کہ اصلش پشت بارہ بمعنی آن مقدار بار کہ بہ پشت توان کشید و (۲) بمعنی پشتی بان نیز **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ معنی اوّل موافق قیاس است و بمعنی دوم باعتبار صاحب ناصری کہ محقق اہل زبان است عرض می شود کہ پشت بمعنی مدد آمدہ و وارہ بقول برہان بمعنی خداوند و صاحب می آید پس (پشت وارہ) بمعنی خداوند مدد یعنی پشتی بان ۔ واو حذف شدہ پشتارہ باقی ماند (اردو) (۱) پشتارہ بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر ۔ پیٹھ کا بوجھ (۲) دیکھو اندخسوارہ

پشت اسپ گرم کردن دیکھو پشت گرم کردن

پشت اشقر اصطلاح۔ بقول بحر بمعنی روز است

مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین اهل زبان و زباندان و معاصرین عجم ازین ساکت و سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که اشقر بمعنی هر شی سرخ آمده که رنگش بزردی و سیاهی زند پس این مرکب اسم فاعل ترکیبی و کنایه باشد از روز که پشت اشقر است کنایه خوب نیست و بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دن۔ مذکر۔

پشت افتادن بر چیزی مصدر اصطلاحی بهار و آنند هر دو بذکر این از معنی ساکت و وجه سکوت غیر ازین نیست که معنی شعر نفهمیده اند

مؤلف عرض کند که حیران شدن کسی باشد که حیران پشت بر دیوار یا بر کسی می شود در تحیر (میرزا رضی دانش ؎) شاید ابروی فلک بهتر ازین رو باشد ؛ پشت این آینه بر جانب ما افتاد است ؛ شاعر گوید که آینه پشت بجا است یعنی حیران و جهتش جز این نباشد که ابروی فلک یعنی هلال آسمان بهتر و روشن بوجه روی یار ما باشد و در بعض نسخ در مصرع اول شعر عوض ابرو (آن روی) مذکور اندرین صورت لفظ (این آینه) که در مصرع ثانی مستعمل است استعاره باشد از فلک اول (اردو) حیران ہونا

(الف) پشت انداختن مصدر اصطلاحی

(ب) پشت انداز صاحب آصفی ذکر (الف) کرده از معنی ساکت و بر (ب) گوید که (۱) بمعنی کون ده باشد بهار می فرماید که مفعول و (۲) گاهی بر فاعل نیز اطلاق کنند لیکن معنی اول اشهر است صاحبان بحر و مؤید و آنند هم ذکر (ب) بهر دو معنی کرده اند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم هم بر زبان دارند پس (الف) مصدر این باشد بمعنی (۱) کون دادن و (۲) لواطت کردن۔ هر دو موافق قیاس و (ب) بمعنی اول اسم مفعول ترکیبی است

ومعنی دوم اسم فاعل ترکیبی و بہر دو معنی مخفف (بہ پشت انداز) باشد (اردو) الف (۱) گانڈ مرانا (۲) گانڈ مارنا (ب) (۱) مابون (۲) لوطی ۔ فاعل لواطت ۔

پشت بام اصطلاح ۔ بقول بہار وانند طرف بیرون بام (صائب ؎) عکس تو چون بخانۂ آئینہ می رود ٭ در پشت بام آینہ مہتاب می شود ٭ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی سقف است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ آنرو بی سقف صاحب روزنامہ در تعریف این مرکب کار از احتیاط نگرفت معاصرین عجم بالاتفاق دارند (اردو) سقف اوپر چھت کے اوپر کا رُخ ۔ مذکر ۔ پشت بام کہہ سکتے ہین ۔

پشت بام رندان و دزدی مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان استعمال این بدون اضافت بام کنند معنی لفظی این ہمین کہ چون بر پشت بام رندان باشند وقوع سرقہ لازم و این بجائی استعمال کنند کہ در انجا صحبت بد باشد (اردو) بری صحبت کے بیان مین اہل دکن کہتے ہین ”چھت پر آزاد تو کیون نہ ہٹے“ جس کا یہہ مطلب ہے کہ جب رند اور آزاد چھت تک پہنچ جائین تو پھر چھت کیون نہ پھاڑین اور چوری کیون نکرین

پشت بان اصطلاح ۔ بقول بہار وانند (۱) چوبی کہ در پس دیوار استوار کنند و (۲) نیز کنایہ از ممد و معاون خان آرزو در چراغ ہدایت این را مرادف پشتی بان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ پشت بمعنی پشتی و مدد بجائش گذشت و بان بمعنی صاحب کہ افادۂ معنی فاعلی کند چنانکہ نگہبان و باغبان پس معنی لفظی این مدد کنندہ و بمعنی دوم حقیقی است و معنی اول را طالب سند باشیم کہ اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اند

اگرچه موافق قیاس وکنایه باشد (میر خسرو ؒ)
شعله کشان از سر آتش زبان ٭ شقه بهر پشت نشاند
پشت بان ٭ (میرزا طاهر وحید ؒ) سبزه هر گز
نشکند از باد چون شاخ درخت ٭ گر ضعیفی پشتبان
باشد غم از سیلاب نیست ٭ (اردو) (۱) اڑوانی
دیکھو بادیہ (۲) معاون - مددگار -

پشت به بازار ایستادن قصاب

مصطلاحی - بهار گوید که چون قصاب گوشت
بقناره آویزد و خواهد که قطعه قطعه کرده نعیرو شد
رو به دکان خود و پشت جانب بازار می ایستد
(شفیع اثر ؒ) چنانکه پشت ببازار ایستد قصاب
همیشه جانب ابروست روی قشقه انش ٭ وارسته
به نقل قول بالا گوید که صفاهانیه گفتند که توجیهات
دیگر تراشیدهٔ مردم هنداست خان آرزو در
چراغ هدایت می فرماید که قصابان در وقت
فروخت گوشت پشت بسوی بازار کنند از
جهت شرم کراهیت این عمل - صاحب بحر نقل نگاه
قول وارسته و خان آرزو ولیکن رای خود ظاهر
نکرد و از سکوتش پیداست که نمی خواهد که در
تعریف از محققین بالا تجاوز کند مؤلف عرض
کند که نباید قصاب را داخل اصطلاح کنیم بلکه
(پشت ببازار ایستادن تاجران) گرم بازاری
متاع ایشان است یعنی بسیار فروخت شدن
متاع - رسم است که اهل دکانهای خود صندوق
های خانه دار و آینه دار و شکیه دار گوناگون
درست کنند که رو ببازار باشد و متاع خود
را بموقع دران نهند و آویزند تا نگاه اهل بازار
و مشتریان برو رسد و چون کسی برای خریداری
رسد مالک دکان پشت ببازار و رو بسوی آن
می ایستد و متاع را ازان برآورد و معامله کند
پس (پشت ببازار ایستادن تاجران) دلیل گرم
بازاری متاع شان است که نوبت به بیرون
آوردن متاع ازان صندوق ها می رسد
و این پشت ببازاری بدون آمادگی خریدار

نمی شود این است حقیقت این مصدر اصطلاحی
که محققین با نام ونشان پی بدان نبرده اند وکار
از تلاش ماخذ نگرفته - قائل (اردو) متاع
کی گرم بازاری ہونا - زیادہ بکری ہونا -

پشت بدیوار دادن اصطلاح بقول
بحر (۱) بمعنی مستظہر گشتن (میر صیدی ؒ) بمنی
راکہ بکوی تو فلک بار دہد ؛ ہمچو آئینہ گلش
پشت بدیوار دہد ؛ مؤلف عرض کند که
(۲) کنایہ از حیران شدن است کہ کسی کہ حیران
و متحیر می شود از حیرانی پشت بدیوار می باشد
(اردو) (۱) اتکا کرنا - تکیہ کرنا (۲) حیران
ہونا - دکن مین تھچنا کہتے ہین -

پشت بدیوار گرفتن مصادر
(۲) پشت بدیوار نہادن اصطلاحی
مرادف (پشت بدیوار دادن) است کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است -
(ظہوری ؒ) درکوی فقر پشت بدیوار احتیاج
؛ خود را بہ رحمان توکل گرفتہ اند ؛ (ولہ ؒ) عقل
ندارد جگر ملرز ظہوری ؛ پشت بدیوار نہ کہ
عشق حصار است ؛ (اردو) دیکھو پشت
بدیوار دادن -

(۱) پشت برجان کردن مصادر اصطلاحی
(۲) پشت بر چیزی زدن صاحب بحر
(۳) پشت بر چیزی کردن (۱) را بمعنی
ترک جان نمودن گفتہ و صاحبان مؤید و انند
ذکر ماضی مطلق این بہ ہمین معنی کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ ضرورت تخصیص (۱) نیست واین
داخل است در (۳) کہ بمعنی ترک چیزی کردن
است و رو گردانیدن از ان و (۲) مرادف
آن و (پشت بر قبلہ زدن) کہ می آید داخل آن
(ظہوری ؒ) اگر نقاب کشی پشت بر نماز کنم
؛ کہ روی قبلہ دران ابروان محرابیست ؛ (ولہ
ؒ) پشت بردل کر دامید وصال ؛ کشور
ما روی معموری نداشت ؛ (اردو) (۱) جان

(۳۸۱۵)

کی پروا نکرنا ـ جان سے منہ پھیرنا (۲) کسی چیز سے منہ پھیرنا (۳) کسی کی جانب پیٹھ کرنا کسی سے منہ پھیرنا کسی چیز کو ترک کرنا ـ

پشت بر خویش بودن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و بحر و وارستہ خود را در نظر نیاوردن (ظہوری ؎) پشت بر خویش باش چون دفتر ؛ روی در خود مباش چون طومار ؛ **مؤلف** عرض کند کہ این ہم داخل تعمیم معان (پشت بر چیزی کردن) است کہ گذشت و موافق قیاس (اردو) اپنے آپ کو نظر مین نہ لانا ـ اپنی پروا نکرانا ـ خودی سے منہ پھیرنا ـ

پشت بر دیوار دادن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار کنایہ از کمال قدرت و استظہار بر چیزی (صائب ؎) از توکل ہر کہ پشت خویش بر دیوار داد ؛ بی سخن خاک مراد خلق چون محراب شد ؛ (ولہ ؎) سالہا شد پشت بر دیوار حیرت دادہ ایم ؛ دیدۂ آئینہ را نقشی چنین ننشستہ است ؛ (ولہ ؎) در خاک اہل شوق مہیان در تہ دوا نم ؛ سیلاب پشت عجز بسا حل نمی دہد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف ہر دو معنی (پشت بدیوار دادن) است کہ گذشت (اردو) دیکھو پشت بدیوار دادنا ـ

پشت بر دیوار ماندن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و بحر و آنند و آصفی کنایہ از حیرت و سکوت ماندن (میرزا بیدل ؎) بیدل از حیرت نخستین بچمن ؛ برگ گل ماند پشت بر دیوار طلوع (صائب ؎) گر ز روی خود بر اندازی نقاب ؛ پشت بر دیوار ماند آفتاب ؛ **مؤلف** عرض کند کہ از معاصرین عجم بہ تحقیق رسیدہ کہ این ہم مرادف (پشت بدیوار دادن) است بہر دو معنی تحقیقش بالا از اسنادی کہ بدست آمد بمعنی دوم ش وثابت کردہ اند (اردو) دیکھو پشت بدیوار دادن کے دونون معنے ـ

پشت بر زمین آوردن | مصدر اصطلاحی

بقول) بہارستان برزمین زدن ۔ صاحب انند
صراحت فرماید کند کہ زبون ساختن کسی را ۔
مؤلف عرض کند کہ مغلوب کردن باشد کہ
کشتی گیران مغلوب خود را پشت بر زمین می کنند
مخفی مباد کہ استعمال این بصلۂ موحدہ ہم بہمین
معنی آمدہ یعنی (پشت بہ زمین آوردن) ۔
(سلمان ۵) با چرخ گر بزور کند دست در کمر
بخت تو آوردن بر زمین پشت آسمان ۔ محققین
بالا ہمین سند سلمان را برای (پشت بر زمین
آوردن) آوردہ اند و بر لفظ غور نکردہ از معنی
کار گرفتہ اند (اردو) پچھاڑنا ۔ مغلوب کرنا
صاحب آصفیہ نے (چت گرانا) پر فرمایا ہے
پچھاڑنا ۔ پیٹھ کے بل گرانا ۔ بازی لیجانا ۔ ہرانا
جتینا ۔

پشت بر قبلہ زدن | مصدر اصطلاحی
بقول بحر انحراف از قبلہ **مؤلف** عرض کند کہ
رو از قبلہ برتافتن موافق قیاس است و داخل
تعمیم (پشت بر چیزی زدن و کردن) کہ بجایش
گذشت و حق آنست کہ (پشت بر چیزی زدن)
مصدر عام است و ہیچ خصوصیت با قبلہ ندارد
(اردو) قبلہ سے پلٹ جانا ۔ منہ پھیرنا ۔ کسی چیز
سے منہ پھیرنا ۔ انحراف کرنا ۔

پشت بر کردن | مصدر اصطلاحی بقول
انند و بہار (۱) کنایہ از اعراض کردن و نیز
(۲) بمعنی منہزم شدن **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی اول و دوم موافق قیاس است کہ بر تافتن
روی باشد برای اعراض و گریز ہر دو (اردو)
(۱) اعراض کرنا ۔ منہ پھیر لینا (۲) بھاگنا ۔ شکست
پانا ۔ صاحب آصفیہ نے (پیٹھ پھیرنا) پر فرمایا ہے
لڑائی سے بھاگنا ۔ روگردان ہونا (پیٹھ دکھانا)
بھی انھین معنون مین مستعمل ہے ۔

پشت بر کندن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
صاحب آصفی ۔ پشیمان شدن و تاسف خوردن
مؤلف عرض کند کہ از سندش (پشت دست

برکندن) پیداست کہ موافق قیاس است
و عادت است کہ چون کسی خشمناک شود پشت دست
را بر می کند ازہمین عادت این اصطلاح قائم شد
بی غوری محقق ہند نژاد کہ در لفظ و معنی بی توجہی کرد
(نزاری قہستانی ع) ہلیل از غصہ پست دست
برکند ؛ گریبان چاک زد از سر بیفگند ؛ پس این
چیزی نیست و (پشت دست برکندن) بمعنی خشمناک
شدن کنایہ ایست لطیف کہ می آید (اردو)
غصے ہونا۔ خشمناک ہونا۔

(۱) **پشت برکوه باشیدن** مصادر اصطلاحی
(۲) **پشت برکوه بودن** (۲) بقول بہار
و انند کنایہ از کمال قدرت و استظہار بچیزی۔
مرادف (پشت بکوه داشتن) کہ می آید (محسن تاثیر
ع) پشت فراغت ما برکوه عیش باشد ؛ منقار
کبک خندان ہر جا گلوی مینا ست ؛ **مؤلف**
عرض کند کہ سند بہار برای (۱) است نہ (۲)
ازینجاست کہ (۱) را قائم کرده ایم و این بمعنی اول
ہمان (پشت بہ دیوار دادن) است گذشت
یعنی اتکا کردن محققین بالا تعریف خوشی نکرده اند
(اردو) دیکھو (پشت بدیوار دادن) کے پہلے معنے

پشت برکوه داشتن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند مرادف (پشت بکوه بودن)
صاحب بحر ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ ما
اختلاف رای خود ہمہ را انجا عرض کرده ایم
کہ این بمعنی اتکا کردن بر چیزی است (صائب
ع) شوخی کہ دارد از دل سنگین بکوه پشت ؛
می دید کاش صائب در خون طپیده را ؛ (مخلص
کاشی ع) با عاشقان نسازد سنگ جفای
این قوم ؛ دارند پشت برکوه از سخت جانی
خویش ؛ مخفی مباد کہ سند صائب برای (پشت
بکوه داشتن) است کہ می آید و محققین بالا بر
نزاکت لفظی غور نکرده اند (اردو) دیکھو
پشت بدیوار دادن کے پہلے معنے۔

پشت بر نماز کردن مصدر اصطلاحی

روا از نماز تا فتن است داخل تعمیم همان
(پشت بر چیزی کردن) که گذشت و سند این
ہم ہمد را انجا مذکور شد (اردو) دیکھو پشت
برچیزی کردن ۔

پشت بزمین آوردن مصدر اصطلاحی
همان (پشت بر زمین آوردن) که گذشت و سند
این ہم ہمد را انجا مذکور (اردو) دیکھو پشت
بر زمین آوردن ۔

پشت بست اصطلاح ۔ بقول برہان
و سروری و بحر و مؤید و سراج گلیمی یا شالی که
برزگیران و باغبانان چیزی دران نهند و
بر پشت بندند **مؤلف** عرض کند که موافق
قیاس است (اردو) وہ کپڑا جس میں کاشتکار
یا باغبان اجناس رکھہ کر پیٹھہ پر باندہ لیتے ہیں

(۱) **پشت بکوه بودن** مصادر اصطلاحی
(۲) **پشت بکوه دادن** (۱) بقول بحر و سراج
(۳) **پشت بکوه داشتن** مرادف (پشت بر
کوه داشتن) که گذشت و ہم او بر (۲) گوید که
مستظهر گشتن ۔ صاحب آصفی ذکر (۳) کرده معنی فرماید
که مرادف (۱) باشد **مؤلف** عرض کند که سند
(۳) بر (پشت برکوه داشتن) گذشت و بحث
این ہم ہمد را انجا مذکور که ہر سه مرادف آنست
(اردو) دیکھو پشت برکوه بودن و پشت
برکوه داشتن ۔

پشت بلور استعمال ۔ صاحب رہنما بحوالهٔ
سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که (پشت بلور
قرار داده) یعنی پس بلور قرار داده **مؤلف**
عرض کند که پشت درینجا بمعنی پس آمده که بر معنی
سوّمش ذکرش و اشارهٔ این کرده ایم حاصل
اینست که ازین استعمال (پشت چیزی) بمعنی پس
چیزی باشد که بجایش می آید (اردو) بلور کے پیچھے

پشت پا خاریدن مصدر اصطلاحی ۔
بقول برہان و جامع (۱) کنایه از شاد شدن و
خوش آمدن و خوش حال گردیدن صاحب بحر

می فرماید که (۲) تملق و چاپلوسی کردن خان آرزو
در سراج همزبان برهان - صاحب آصفی همزبان
بحر (انوری ۵۴) آنکه او پشت دست می خاید
چو همه را پشت پای می خارد ؎ **مؤلف** عرض
کند که معنی اول را باعتبار صاحب جامع که محقق
اهل زبان است تسلیم کنیم و معنی دوم موافق قیاس
و معاصرین عجم بقصد تفتیش می کنند - عادت است
که تملق کنندگان با مخاطب خود این حرکت می کنند
که پروای آبروی خود ندارند و پایش می خارند
و نشنیدیم که در شادی و خوشی عادت خاریدن
پشت پا باشد سند انوری معنیٔ مطابق معنی دوم
می نماید (اردو) (۱) خوش ہونا (۲) خوشامد
کرنا - چاپلوسی کرنا - تملق کرنا -

پشت پا زدن مصدر اصطلاحی - بقول
برهان و جامع (۱) کنایه از ترک دادن و (۲)
اعراض نمودن و (۳) منهزم شدن - بهار ذکر
معنی اول کرده بحوالهٔ خان آرزو گوید که بمعنی
رد کردن اشیا و اسباب دنیا مستعمل و بر این اصطلاح
دیده نشد که گفته باشند " فلان کس بر مادر و
پدر و پسر و دختر پشت پا زد " من ادعی فعلیه السند
ما گوئیم که (هذا السند) (حزین اصفهانی ۵۱) یا رب
بکیش کیست بت ما که می زند چو برست پشت پا
و به جمهور پشت دست ؎ (شاعر ۵۱) دست و
پائی زدیم در نگرفت ؎ پشت پائی زدیم وارستیم
؎ صاحب بحر بذکر هر سه معنی بالا گوید که (۴) بمعنی
گریختن هم - وارسته بمعنی اول قانع و صاحب
رشیدی بذکر معنی اول می فرماید که (۵) بمعنی رد
کردن هم صاحب جهانگیری در ملحقات معنی اول
را بسند شاعر که بالا گذشت آورده - خان آرزو
در سراج بمعنی اول و پنجم قانع **مؤلف** عرض با
کند که (۶) واپس شدن معنی حقیقی این است بدون
اضافت پشت و معنی اول و دوم و سوم و چهارم
و پنجم مجاز آن - بهار که برای دعوی تدعی سندی خواهد
کلام حزین اصفهانی سند اوست که منسوب به

شیخ العارفین کردہ طرز بیانش اعتراض می کند بر نا
بیان و این اعتراض بحوالۂ سراج المحققین است
کہ در اصطلاحش اشارہ بصاحب سراج و خان
آرزوی اکبر آبادیست و ما این اشارۂ اعتراضی
را در سراج اللغت نیافتیم (اردو) (۱) لات
مارنا۔ بمعنی ترک کرنا۔ دیکھو پا زدن کے دوسرے
معنے (۲) اعراض کرنا۔ دیکھو اعراض کردن (۳)
منہزم ہونا۔ ہارنا۔ شکست پانا (۴) بھاگنا۔
(۵) رد کرنا (۶) واپس ہونا۔

پشت پای اصطلاح۔ بقول برہان
(۱) حیز و مخنث را خوانند و گاہی بعنوان دشنام
ہم این لفظ را کسی گویند۔ صاحبان جامع و بحر
ذکر این معنی کردہ۔ بہار بر معروف قانع خان آرزو
در سراج بذکر قول برہان می فرماید کہ اغلب
کہ بمعنی مردود و راندہ شدہ باشد چہ (پشت پا
زدن) در اصل بمعنی رد کردن است و بدین
سبب حیز و مخنث را ہم می گفتہ اند مؤلف عرض
کند کہ این است مایۂ تحقیق و تدقیق خیر المدققین بہار
عجم کہ در محاورۂ زبان قیاس غالب را دخل
می دہد و توجیہی کہ برای معنی حیز و مخنث آوردہ
درخور تحقیق اوست معاصرین عجم گویند کہ فارسیان
پشت پای بدون اضافت پشت مخنث را نام
نہادند ازینکہ در پشت خود بمجاز پای دارد از گیر
اندرین صورت اسم فاعل ترکیبی است و دیگر ہیچ
و قیاس را ہمین قدر دخل است و بس و اگر این را
باضافت پشت خوانیم (۲) بمعنی حقیقی است کہ
ظہر الرجل باشد چنانکہ ظہوری گفتہ (ع) چشم
بر پشت پای دوختہ ام ٭ نگہم گریہ در گلو دارد
٭ (اردو) (۱) مخنث دیکھو الغ (۲) پشتِ
قدم۔ پاؤں کا پنجہ اور قدم کی پیٹھ۔ مؤنث۔

پشت پای خاریدن مصدر اصطلاحی
۔ بقول بہار بذیل (پشت پای) کنایہ از تملق و
چاپلوسی کردن است و فرماید کہ بعضی کنایہ
از شاد شدن و خوش آمدن نوشتہ اند و این سند

می خواہد **مؤلف** عرض کند کہ بحث این بر
(پشت پا خاریدن) گذشت جز این نیست کہ
این فرید علیہ آنست بزیادت تحتانی بر لفظ پا
و برای معنی اولش کہ ہمدرانجا مذکور است ما
قول جامع را کہ محقق اہل زبانست بشہادہ سند
دانستہ ایم دیگر چہ باید (**اردو**) دیکھو پشت پا خاریدن

پشت پروین اصطلاح ۔ بقول بہار و آنند
کنایہ از شتر بارکش (خواجہ نظامی ؎) رواروی
زنان نای زرین زدند ۔ سرا پردہ بر پشت پروین
زدند ۔ و فرماید کہ کذا فی بعض الشروح ولیکن
ظاہر آنست کہ تنہا لفظ پروین کنایہ از شتر مذکور
است نہ پشت پروین زیرا کہ لفظ پشت درینجا
بمعنی خود است کہ مضاف شدہ بسوی پروین
پس صحیح (سرا پردہ بر پشت پروین زدن) کنایہ
از تہیۂ کوچ کردن و خیمہ بارکردن بود واللہ
اعلم بحقیقۃ الحال ۔ **مؤلف** عرض کند کہ بحث
پروین بجایش گذشت و در انجا ہیچ اشارہ این
نیست کہ استعمال پروین برای شتر شود و پروین
ہیچ مناسبت با شتر ہم ندارد و اگر فارسیان
پروین را مجازاً برای شتر استعمال می کردند در
حالت استعارہ می بود نہ کنایہ یکی از معاصرین عجم
گوید کہ فارسیان (پشت پروین) بدون اضافت
شتر را گویند و ہیچ تخصیص بارکش نیست و این
اسم فاعل ترکیبی است یعنی پروین بر پشت دارندہ
کہ کوہان پشت شتر سہ گانگی دارد ازینجاست کہ
پشت پروین نام شتر شد و این کنایہ باشد ۔
(**اردو**) اونٹ ۔ مذکر ۔

پشت پلنگ اصطلاح ۔ بقول بحر ابلق
مؤلف عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین ہندان
و اہل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم ہم جر
زبان ندارند ظاہراً اسم فاعل ترکیبی است
یعنی پشت مثل پلنگ دارندہ و کنایہ از ابلق
(**اردو**) دیکھو ابلق ۔

پشت پناہ اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالۂ

فرہنگ فرنگ بمعنی مدد و معاون **مؤلف** عرض کند کہ بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است بمعنی مدد را پناہ دہندہ و با خود دارندہ کنایہ از معاون۔ موافق قیاس است (**اردو**) پشت پناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حمایتی۔ مددگار۔ اس کا استعمال صرف مدد اور حمایت کے معنون میں مؤنث ہے۔

پشت پوزی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی پاردم باشد **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند پوز بمعنی ساق درخت آمدہ و معنی لفظی این منسوب بہ شاخ پشت و کنایہ از پاردم کہ شبیہہ شاخ است (**اردو**) دمچی۔ مؤنث۔ دیکھو پاردم۔

پشت تازہ اصطلاح۔ بقول مؤید باہای موقوف سلک مہرہ ہای پشت کہ بتازیش صلب خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت پشت بمعنی چیزی کہ پشت را تازہ دارد و کنایہ از معنی بالا (**اردو**) پیٹھ کے منکے۔ مہرہ ہاے پشت۔ مذکر۔

پشت تیغ استعمال۔ بقول بہار و انندراج مقابل دم شمشیر۔ صاحب انند گوید کہ مرادف (پشت شمشیر) است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بمعنی حقیقی (**اردو**) تلوار کی پیٹھ۔ مؤنث۔ دم شمشیر کا مقابل۔ دہار کی دوسری جانب جو تیز نہیں ہوتی۔

پشت چشم استعمال۔ بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ مراد از غلاف چشم باشد و استعمال این در ملحقات می آید (**اردو**) پپوٹا۔ مذکر۔ دیکھو بام چشم۔

پشت چشم تنگ کردن مصدر اصطلاحی۔ (۱) کنایہ از ناز و ادا کردن و (۲) بناز و غرور نگریستن و (۳) اغماض نمودن و تغافل زدن مرادف (پشت چشم نازک کردن) کہ می آید۔ (ملا طغرا ۵) قدح را زلبس چہرہ افروختہ ہا

بط بادہ را بال و پر سوختہ ؎ چنان پشت چشمی تنک کردہ است ؎ کہ رطل گران را سبک کردہ است ؎ صاحبان بحر و انند ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ۔

(اردو) (۱) ناز و ادا کرنا (۲) ناز و ادا اور غرور سے دیکھنا ۔ (۳) اغماض کرنا ۔

پشت چشم دیدن

مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) توجہ از کسی نیافتن (بینش کشمیری ؎) غیر پشت چشم دیدن حاصل بینش نداشت ؎ ہمچو ابرو بر سر ہر دیدہ منزل داشتم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) مقابل نظر ظاہری کردن کہ کنایۃ از بصیرت باطنی است کہ آن مشاہدہ پشت چشم است کہ چشم بند کردہ نگہ بہ غلاف چشم کنند و از غور کار می گیرند شاعر گوید کہ اگرچہ مثل ابرو بر سر ہر دیدہ منزلی بود و لیکن حاصل بینش ہمان وقت بدست آمد کہ پشت چشم دیدم یعنی چشم را بند کردہ غور کردم ۔ اینست معنی شعر کہ فہمیدہ ایم نمیدانیم کہ صاحب بحر معنی اول را چگونہ قائم کرد و خبر نداریم کہ او چہ فہمیدہ ۔ فتأمل

(اردو) (۱) کسی سے توجہ نہ پانا (۲) باطنی نظر کرنا ۔ آنکھہ بند کرکے غور کرنا ۔

پشت چشم نازک کردن

مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و بہار و انند مرادف (پشت چشم تنک کردن) کہ گذشت ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت ذکر این کردہ (اشرف ؎) عالمی را کشت پشت چشم نازک کردنش ؎ بہ چشم پوشیدن تبان را تیغ خوابانیدن است ؎ (صائب ؎) ای غزال چین چہ پشت چشم نازک می کنی ؎ چشم ما آن چشم ہای سرمہ سا را دیدہ است ؎ (ولہ ؎) اصفہان گو پشت چشم از سرمہ سپہ نازک مکن ؎ خاک دامنگیر غربت تو تیای ماست ؎ (حکیم زلالی ؎) ندیدہ از طرب غیر تدارک ؎ بحسرت پشت چشمی کردہ نازک ؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو پشت چشم

تنگ کردن ۔

پشت چمن اصطلاح ۔ بقول برہان و بہار و بحر و جامع و انند و سراج کنایہ از صحن چمن باشد **مؤلف** عرض کند کہ پشت درینجا بمعنی سوم باشد و موافق قیاس مرکب اضافی است (اردو) صحن چمن ۔ مذکر ۔

پشت چیزی اصطلاح ۔ بمعنی پس چیزی چنانکہ بر (پشت بلور) ذکر این کردہ ایم معاصرین عجم بر زبان دارند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و متعلق بمعنی سوم پشت (اردو) پیچھے ۔

پشت خار اصطلاح ۔ بقول بہار و انند و بحر چیزی کہ از آہن یا دندان ماہی و عاج و امثال آن بصورت پنجۂ آدمی بر چوبی باریک وندوز نصب کردہ پشت بدان خارند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ما این پنجۂ مصنوعی را بدست قلندران دیدہ ایم خیلی ذریعۂ راحت است برای انسان جہتہ پشت خاریدن بدست خویش (اردو) پشت خار بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ لعبے یا ہاتھی دانت کا پنجہ جس سے پیٹھہ کھجایا کرتے ہین ۔

پشت خاریدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو سند متعدی این از کلام انوری بر پشت پای خاریدن گذشت مخفی مباد کہ مصدر خاریدن لازم و متعدد ہر دو آمدہ (اردو) پیٹھہ کھجانا ۔ لازم و متعدی دونون یعنے پیٹھہ مین خارشت ہونا ۔ چل ہونا ۔ کھجلی ہونا اور پیٹھہ کھجلانا ۔ سہلانا ۔ ناخن سے کھرچنا ۔

پشت خم دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و انند (۱) کنایہ از تواضع و (۲) فروتنی کردن مرادف (پشت خم کردن) (کمال اسمعیل ۵) فلک بخدمت تو پشت خویش چون خم داد ز قرص مہر و مہش گشت وجہ نان روشن

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔
(اردو) (۱) تواضع کرنا۔ اخلاق و مروت کرنا (۲) عاجزی کرنا۔

پشت خم شده اصطلاح۔ بقول بحر (۱) مردم کوز و (۲) راکع و (۳) خاضع مرادف پشت خم گرفته **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول (پشت خم شدن) است محققین اہل زبان ذکر این استعمال نکرده اند و سند استعمال ہم پیش نشده ولیکن بہر سہ معنی موافق قیاس است (اردو) (۱) کوز پشت بقول آصفیہ۔ خمیده پشت۔ کبہڑا۔ کبڑا (۲) وہ شخص جو رکوع مین ہو (۳) وہ شخص جو خلیق اور متواضع ہو۔

پشت خم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر مرادف پشت خم دادن کہ گذشت۔ (شیخ شیراز س) پارسایان روی در مخلوق ؛ پشت خم می کنند و بالا راست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ باشد (اردو) دیکھو پشت خم دادن۔

پشت خم گرفته اصطلاح۔ بقول بحر و انند و مؤید مرادف (پشت خم داده) کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ دیگر محققین اہل زبان و زباندان این را ترک کرده اند ولیکن موافق قیاس است (اردو) دیکھو پشت خم داده۔

پشت دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و جامع (۱) کنایہ از رو گردانیدن و (۲) گریختن۔ بہار گوید کہ مرادف (پشت بر کردن) است و فرماید کہ (۳) کنایہ از گان دادن نیز (شیخ شیراز ع) چو بینی کہ لشکر ہمہ پشت داد ؛ بہ تنہا مده جان شیرین بباد ؛ (ابو البرکات منیر ع) ای بندۂ قامت شده سرو سہی ؛ شرمنده سیب ذقنت گشتہ بہی ؛ پشت تو ز روی آینہ صاف تراست ؛ من سوہمت اگر بمن پشت دہی ؛ (نعمت خان عالی س) عالی ز غمت اشک نریزد چہ کند ؛ و ز ہیچو تو شوخی نگریزد چہ کند ؛

پیرست وتو پشت میدهی جانب او ؎ الضاف
بده که برنخیز دچه کند ؎ **مؤلف** عرض کند که
موافق قیاس است به همه معانی (**اردو**) (۱)
و (۲) دیکهو پشت دادن (۳) کانڈ دینا۔

پشت دار اصطلاح۔ بقول برهان و
جامع بر وزن بهر دبار (۱) پشتیبان را گویند و
(۲) هر چیزکه ضخامتی داشته باشد خصوصاً از جنس
پوشیدنی صاحب سروری بذکر معنی اول بنیر تائید
که (۳) بمعنی جسیم هم (مولوی معنوی ؎) نه مار
را مدد و پشت دار موسی ساخت ؎ نه لحظه لحظه
زعین جفا و فا سازد ؎ صاحب جهانگیری بذکر
معنی اول در ملحقات هم تکرارش کرده بهار و
مؤید و رشیدی به معنی اول قانع (صائب ؎)
چنانکه دُر دکند پشت دار صهبا را ؎ ز خط پشت
لب افزود نشاء لب او ؎ **مؤلف** عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول حقیقی و دیگر
معانی مجاز آن (**اردو**) (۱) دیکهو پشتیبان
(۲) هر چیز جو ضخامت رکهتی هو۔ مؤنث (۳) جسیم۔ مؤنث

پشت در اصطلاح۔ بقول بهار و بحر در محاورهٔ
ایران بمعنی کفش کن (شفائی ؎) خالی نبود
یکدم ز ا مد شدا جلاف ؎ از کیوه و کفش نمدین
پشت در تو ؎ (محسن تاثیر ؎) تا تو در خلوت
شدی خورشید پابوس ترا ؎ کرده از بس دیر
اکنون پشت در افتاده است ؎ **مؤلف**
عرض کند که معنی حقیقی این درندهٔ پشت و چاک
کنندهٔ آن و اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از
کسی که پشت کفش ولایت را که بزبان انگلیسی
شوز یا بوت گویند کشاده پای آقا را در ان
نشاند و بند آن به بندد و همین است کار کفش کن
(**اردو**) چرن بردار۔ بقول آصفیه۔ اردو۔
اسم مذکر۔ امیرون کی جوتیان اٹهانے والا کفش
بردار (بوٹ اور شوز پہنانے والا)۔

پشت درهم شکستن مصدر اصطلاحی
بقول بهار معروف (مولانا سانی ؎) جور دوران

ساغر عیشم بسنگ غم شکست ٭ بارہا ہجران تو پشت طاقتم درہم شکست ٭ صاحب انند گوید کہ مرادف (پشت شکستن) است مؤلف عرض کند کہ ہمت زائل کردن و مغلوب و مایوس و نا امید کردن (اردو) پیٹھہ توڑنا بقول آصفیہ۔ مایوس کرنا۔ نا امید کرنا۔ ہمت توڑنا۔ ہراس کرنا

پشت دست اصطلاح۔ بقول بہار معروف صاحب بحر می فرماید کہ در مقام رد کردن چیزے مستعمل می شود۔ خان آرزو در چراغ ہدایت نیز آن بحر (سلیم ؎) جای زر در کف آزادہ سلیم ٭ چون زر داغ بہ پشت دست است ٭ می فرماید کہ درین بیت بسبب لفظ کف اندک خدشہ است مؤلف عرض کند کہ درین شعر استعمال این بمعنی حقیقی است و بترکیب فارسی بمعانی خاص در ملحقات می آید خصوصیت استعمال این کہ بیان کردہ محققین بالا بحالت غیر ترکیب این با لفظ دیگر ہیچ و در خور آن نبود کہ دریجا ذکرش کنیم مرکب اضافی است بمعنی حقیقی یعنی پشت پنجہ دست مقابل کف دست (اردو) پشت دست بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں ہاتھہ کے نیچے تا ہہ کی پیٹھہ۔ کف دست کی ضد۔ مؤنث۔

پشت دست افشاندن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و انند کنایہ از رد کردن (صائب ؎) ہرکس فشاند بر من پر شور پشت دست ٭ از جہل زد بخانۂ زنبور پشت دست ٭ مؤلف عرض کند کہ ازین سند (پشت دست فشاندن) پیدا است نہ افشاندن عیبی ندارد کہ فشاندن مخفف افشاندن است و معنی این مصدر مرکب بخشم انکار کردن است ولس و عادت است کہ بحالت خشم برای رد و انکار پشت دست می افشانند (اردو) غصے سے رد کرنا۔ انکار کرنا۔

(۱ الف) **پشت دست بدندان برکندن**

(ب) **پشت دست بدندان کندن**

(ج) پشت دست بدندان گزیدن

مصادر اصطلاحی۔ (الف) بقول انند (۱) کنایہ از پشیمان شدن و تاسف خوردن و سندی پیش نکرد صاحب بحر بذکر (ب وج) ذکر ہمین معنی کند۔ بہار بر (ج) قانع (شیخ شیراز ؎) بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ بدندان گزد پشت دست دریغ ۞ صاحب جہانگیری در ملحقات و صاحب رشیدی نسبت (ج) گویند کہ کنایہ از ندامت و پشیمانی (ولہ ؎) بہل تا بدندان گزد پشت دست ۞ تنور پر شکنین گرم نان در نہ بست ۞ مؤلف عرض کند کہ از ہر دو سند سعدی گزیدن در (ج) بمعنی لازم می نماید یعنی گزیدہ شدن فتامل اندرین صورت معنی (ج) البتہ حاصل شدن صحیح باشد مخفی مباد کہ ہمین ہر سہ اصطلاح (۲) بمعنی بسیار خشمناک شدن است کہ بحالت خشم بسیار این حرکت کنند کہ بر (برکندن پشت دست) گذشت

(اردو) (الف وب وج) (۱) پشیمان ہونا۔ افسوس کرنا۔ ندامت حاصل ہونا۔ (۲) دیکھو برکندن پشت دست۔

(الف) پشت دست بر زمین گذاشتن

(ب) پشت دست بر زمین نہادن

مصادر اصطلاحی۔ بقول صاحب بحر (۱) اظہار عجز کردن و زاری و فروتنی نمودن و (۲) نوعی از تعظیم ہندستان کہ آن را بہ ترکی کورنش گویند (صائب ؎) پشت دست از پنجۂ مرجان گذارد بر زمین ۞ بحر تا تر دستی مژگان ما را دیدہ است ۞ بہار نسبت (ب) بر معنی دوم قانع (ظہوری ؎) بہ تسلیم چون چاکران کمین ۞ فلک پشت دستی نہد بر زمین ۞ مؤلف عرض کند کہ کورنش نوعی از سلام است کہ پشت دست را بر زمین نہادہ سر بر کف دست می نہند و این رسم و آئین آداب دربار سلاطین سلف ہند بود و خصوصیت با ہند ندارد کہ آئین ترکان ہم و معاصرین عجم گویند

کہ ہمین رسم وآئین سلف فارسیان ہم ۔ مخفی مباد کہ
معنی دوم اصل است ومعنی اوّل بجاز کہ از کورنش
اظہار عجز ہم می شود (اردو) (الف وب)
(۱) عاجزی کرنا۔ رونا (۲) کورنش بجالانا۔ بقول
صاحب آصفیہ۔ آداب بجالانا۔ تسلیم عرض کرنا۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اس کے
معنے خاص ہین یعنے پشت دست کو زمین پر
یا کف دست کو پیشانی پر رکھہ کر سجدہ کرنے
کو کہتے ہین یہہ پادشاہان سلف کے دربار
کا سلام تھا اور اب متروک ہے ۔

پشت دست برکندن مصدر اصطلاحی
بقول بہار (۱) کنایہ از پشیمان شدن و تاسف خوردن
(حکیم نزاری ۵) ہلیل از غصہ پشت دست برکند
بہ گریبان چاک زد از سر بیفگند ؛ صاحبان رشیدی
(وجہانگیری در ملحقات) بر ندامتہ وپشیمانی قانع
مؤلف عرض کند کہ (۲) کنایہ از خشمناک شدن
ہم کہ عادت اہل ولایت است کہ در خشمناکی
پشت دست را بدندان می گزند و سند بالا بمعنی
دوم چسپان تر است واشارہ ہمین بر (برکندن
پشت دست) گذشت (اردو) (۱ و ۲) دیکھو
برکندن پشت دست ۔

پشت دست برگرفتن مصدر اصطلاحی
تواضع کردن و بوسہ دادن بر دست **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری
۵) خوان وصلی بیزبان حسن شب گسترده بود
زلہ ہای زخم پشت دست مہمان برگرفت ؛
(اردو) تواضع کرنا۔ ہاتھہ کو بوسہ دینا۔

پشت دست خائیدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار وبحر ورشیدی وانند وسراج مرادف
(پشت دست برکندن) (شیخ شیراز ۵) روی
در روی دوست کن بگذار ؛ تا عدو پشت
دست می خاید ؛ **مؤلف** عرض کند کہ شامل
باشد بر ہر دو معنی (پشت دست برکندن) وسند
بالا بامعنی دومش چسپان تر است ۔ محققین بانام ونشان

غور نکرده اند بر معنی دوش و عادت اہل ولایت
است که بحالت خشم بسیار پشت دست را می خائید
(اردو) دیکھو بر کندن پشت دست ۔

پشت دست خوردن مصدر اصطلاحی
۔ بقول بہار و بحر و انند کنایه از ردشدن ظہوری
(ﮯ) نگاہم ز روی تو گر دیده مست ۔ پری گر
دہد می خورد پشت دست ۔ **مؤلف** عرض کند
که موافق قیاس است (اردو) رد ہونا ۔

پشت دست داشتن بر چیزی مصدر
اصطلاحی ۔ بقول بحر رد کردن آن **مؤلف** عرض
کند که موافق قیاس است ۔ حیف است که سند
استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند ۔
(اردو) رد کرنا ۔

پشت دست زدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و بحر و انند رد کردن (مخلص کاشی
(ﮯ) کی روی دست دولت دنیا خوریم کی ۔
نقرم زند بحشمت فغفور پشت دست ۔ **مؤلف**

عرض کند که موافق قیاس است (اردو) رد کرنا ۔

پشت دست کندن مصدر اصطلاحی ۔
بقول برہان و سراج بمعنی پشت دست گزیدن
باشد مرادف (پشت دست بدندان کندن)
که کنایه از ندامت و پشیمانی است ۔ صاحب بحر
می فرماید که مرادف پشت دست خائیدن **مؤلف**
عرض کند که با صراحت کافی ہمه را انجا کرده ایم
موافق قیاس است (اردو) دیکھو پشت دست
بدندان کندن و خائیدن ۔

پشت دست گذاشتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (پشت دست بر زمین گذاشتن)
صاحب آصفی ہم ذکر این کرده و سندش از صائب
(ﮯ) در پیش عارض تو نکتر گذاشت است ۔
از برگ بر زمین شجر طور پشت دست ۔ **مؤلف**
عرض کند که تسامح ہر دو محققین بالا است که بر بنا
مصدر این معنی قائم کرده اند و صاحب آصفی
بر سند پیش کرده خود غور نکرد که متعلق به (پشت دست

بر زمین گذاشتن) است تا آنکه سند دیگر پیش نشود ما این را بدین معنی تسلیم نکنیم که موافق قیاس نیست و اگر سند دیگر پیش شود لفظ (بر زمین) را از این مصدر مخففه دانیم (اردو) دیکھو پشت دست بر زمین گذاشتن۔

(الف) پشت دست گذاشتن پیش چیزی

(ب) پشت دست گذاشتن در پیش چیزی

مصادر اصطلاحی۔ بقول بہار کنایہ از عجز و الحاح کردن است (صائب الف ؎) پیش آن چشم سیہ دل می گذارد پشت دست ٭ گرچہ خط بسیار ازین کافر مسلمان کردہ است ٭ و سند دوم ہمان کہ بر مصادر گذشتہ گذشت و آن متعلق است بہ مصدر (پشت دست گذاشتن در پیش چیزی بر زمین) و بکار این ہمی خورد **مؤلف** عرض کند ہر دو موافق قیاس است کہ از (پیش چیزی و در پیش چیزی) بر زمین مراد است کہ در کلام صائب حذف شد و قرینۂ پشت دست تصدیق این حذف می کند (اردو) عجز و الحاح کرنا۔

پشت دست گزیدن مصدر اصطلاحی بقول برہان مرادف (پشت دست بدندان گزیدن) کنایہ از ندامت و پشیمانی است صاحبان بحر و (جہانگیری۔ در ملحقات) و سراج و جامع ذکر این کردہ اند (صائب ؎) یاد چگونہ راہ دران زلف دست ما ٭ جائی کہ شانہ می گزد از درد پشت دست ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل معنی بر (پشت دست بدندان گزیدن) کردہ ایم (ظہوری ؎) اشک خونی چہ خوش خیالی بست ٭ پشت دست گزیدہ مارا ٭ (اردو) دیکھو پشت دست بدندان گزیدن۔

پشت دست نہادن مصدر اصطلاحی بقول بحر مرادف (پشت دست بر زمین نہادن) کہ گذشت (سلیم ؎) رساندہ ایم بجائی شراب خوردن را ٭ کہ پشت دست نہد پیش ما سبوی شراب ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از سند پیدا است

که (پیش کسی) را از ین اصطلاح حذف نباید کرد چنانکه صاحب بحر کرده و از مجرّد (پشت دست نهادن) معنی (پشت دست بر زمین نهادن) پیدا نمی شود فتامّل (اردو) دیکھو پشت دست بر زمین نهادن۔

پشت دوتا کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار و بحر و انند کنایه از تواضع و فروتنی کردن (شیخ شیراز سه) ای شکم خیره بنانی بساز تا نکنی پشت بخدمت دوتا ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که خمیدن پشت علامت تواضع و فروتنی است (اردو) تواضع اور فروتنی کرنا

پشت دیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که (۱) فرار مشاهده کردن و (۲) قوت و توانائی دیدن (ابو المعانی ۱۰۲۱) بجنگ اندرون پشت لشکر ولیکن ۔ ندیده گه جنگ جز پشت لشکر ۔ (اردو) (۱) فرار مشاهده کرنا (۲) قوّت و توانائی دیکھنا۔

پشت راست کردن مصدر اصطلاحی کنایه از آرام گرفتن مؤلف عرض کند که موافق قیاس است (ظهوری سه) چون پشت کنم راست زبهر شیشهٔ سنگین ۔ کوهست زمین دوش و بس بار گرانست ۔ (اردو) پیٹھه سیدھی کرنا۔ دکن مین بمعنی آرام لینا مستعمل ہے اور یہه محاوره اس عادت سے مروج ہے کہ جب کوئی شخص جھک کر کام کرتے ہوے تھک جاتا ہے تو زمین پر لیٹ جاتا یا کسی دیوار یا تکیه کا سہارا لیتا ہے تاکہ پیٹھه سیدھی ہو اور راحت ملے اور تکان دفع ہو۔

(۱۷۱۱)

پشت را فقره باشد لیکن فقره را پشت نباشد مثل صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان چون کسی را بینند که بی مدد کسی کار می کند بحق او این مثل زنند

مقصود آنست کہ پشت بار د فقرہای پشت کا
خود کند لیکن فقرہ ہای پشت امداد چیزی ندارد
و بکار خود است مقصود این است تکیہ بر امداد
نباید کرد و کار خود بزور بازوی خود می باید کرد
(اردو) دکن میں کہتے ہیں ''آپ کو ہاتھ ہے
اور ہاتھ بے ساتھ ہے'' مقصد یہہ ہے آپ ہاتھ
کی مدد سے کام کرتے ہیں مگر ہاتھ اپنی قوت سے
کام لیتا ہے ۔

پشت زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
بحر (۱) رد کردن چیزی را **مؤلف** عرض کند
کہ موافق قیاس نیست کہ معنی لفظی این (۲) واپس
شدن است و (پشت دست زدن) البتہ موافق
قیاس است برای رد کردن کہ گذشت و سندش
ہم ہمدرا نجا مذکور ۔ دیگر محققین اہل زبان وزبان
دان و معاصرین عجم ہم ازین ساکت پس مشتاق
سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) رد کرنا (۲)
واپس ہونا ۔

پشت زمین اصطلاح ۔ بقول بہار (۱)
کنایہ از تحت الثری ۔ صاحب بحر بذکر معنی اول
گوید کہ (۲) روی زمین **مؤلف** عرض کند کہ
معنی دوم موافق قیاس است مخفی مباد کہ نظر
بر اعتبار صاحب بحر معنی اول را ہم من وجہ
معتبر دانیم و معاصرین عجم ہم باما ہمزبان ۔ اگر سطح
بالائی زمین را روی زمین خوانیم ۔ تحت الثری
پشت زمین باشد ۔ و اگر تحت الثری را رو قیاس
کنیم سطح بالای زمین پشت زمین باشد (اردو)
(۱) تحت الثری بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مؤنث
۔ پاتال ۔ زمین کے سب سے نیچے کا طبقہ (۲)
روے زمین ۔ مذکر ۔

پشت سر اصطلاح ۔ بقول بہار (۱) کنایہ
از قفای سر خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ
بضم (۲) کنایہ از دور افتادہ و از نظر رفتہ ۔
وارستہ گوید کہ (۳) مقابل پیش رو یعنی در
قفا (محسن تاثیر ؎) پشت سر یاری کہ باشد

رسم او بیگانگی ۴ پیش رو چون حرف مدغم جان دو و یک قالب است ۴ صاحب بحر نقل نگار وارستہ و خان آرزو و **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و کنایہ نباشد۔ تسامح بہار است کہ کنایہ گفت، و مقامی کہ در سر مقابل رو ست ہمان است پشت سر و معنی سوم کنایہ و معنی دوم پیدا کردہ خان آرزو بدون سند استعمال تسلیم نکنیم۔ عجب آنست کہ او ہم از سند محسن تاثیر معنی دوم را پیدا کردہ کہ وارستہ ازان معنی سوم گیرد (حکیم رکنای کاشی سہ) و رشنوم ز پشت سر آواز دلکشت ۴ پس پس چنان روم کہ ز آغاز بگذرم ۴ بہار بسند محسن تاثیر می فرماید کہ معنی دوم ماخوذ از معنی اوّل است **مؤلف** عرض کند کہ شاگرد موجد معنی دوم ہم در غلط افتاد اگر معنی دوم را بصورت پیش شدن سند استعمال قائم داریم مجاز معنی سوم باشد و مجاز مجاز معنی اوّل جناب بول چال بحوالۂ معاصرین عجم این را بمعنی پس پشت گفتہ کہ مرادش از ہمان معنی سوم کہ بالا مذکور شد (اردو) (۱) سر کے پیچھے کا حصہ۔ مذکر۔ (۲) دور افتادہ۔ نظر سے دور (۳) پیچھے آگے کا مقابل۔

پس سر خاریدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر منفعل شدن **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد بوجہ عادتی کہ اہل عجم بحالت انفعال پشت سر و گردن خود را می خارند۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند (اردو) منفعل ہونا۔ نادم ہونا۔ شرمندہ ہونا۔

پشت سر کسی دیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار یعنی رفتن او را دیدن و فرماید کہ چون کسی خودستائی سر کند گویند ترا پیش ما این لاف نمیرسد ما پشت سر فلان و فلان را دیدہ ایم تو در چہ عرصہ باشی و نیز چون از کسی کبیدہ خاطر باشد گویند الحمد للہ کہ پشت سر فلان دیدیم یعنی مردنش یا از اینجا نقل کردنش و اخراجش را دیدیم

یا آنکہ کسی در حق این کس دعای بد کند کہ بمیرد پس این کس گوید کہ من پشت سر صد تا همچو ترا خواهم دید و فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (صائب ے) ذلک ہا ر اتوانی پشت سر دید ؎ بنور عشق اگر دل زندہ باشی ؎ (ولہ ے) از دم سرد حریفان کی شود افسردہ دل ؎ شمع ما پشت سر چندین صبا را دیدہ است ؎ صاحبان بحر و ارستہ گویند کہ معنی زوال او دیدن است **مؤلف** عرض کند کہ چون کسی عاجز شود و سر بپای مخاطب یا بر زمین نہد پشت سر او بنظر مخاطبش می آید پس معنی (پشت سر کسی دیدن) کسی را عاجز و سرنگون دیدن است و بس (اردو) کسی کو سرنگون اور بحالت عجز دیکھنا۔

پشت سر ہم اصطلاح۔ باضافت پشت و سر ہم دو۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی صف بعد صف **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش از صف پس صف باشد و بدین معنی این اصطلاح موافق قیاس است (اردو) صف کے پیچھے صف۔

پشت شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند معروف صاحب آصفی ذکر این کردہ بمعنی (پشت درہم شکستن) قانع کہ بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی ہمت کسی را کم کردن و حوصلہ کسی زائل کردن لازم و متعدی ہر دو آمدہ (ظہوری ے) محراب را کہ روی جہانی بسوی اوست ؎ پشت شکیب از خم ابروی او شکست ؎ (اردو) کمر توڑنا۔ بقول آصفیہ ہمت توڑنا۔ ہمت ہرانا۔ ہمت ٹوٹنا۔

پشت شمشیر اصطلاح۔ بقول بہار و انند مقابل دم شمشیر **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی و مرادف پشت تیغ کہ گذشت (صائب ے) خواب آن چشم ربایندہ ترا ز بیداریست ؎ پشت شمشیر بتان تیز تر از دم باشد ؎ (اردو)

دیکھو پشت تیغ ۔

پشت طاقت کمان شدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر ضعیف و پیر گشتن **مؤلف** عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ لفظ طاقت را داخل این اصطلاح کنیم مجرد (پشت کمان شدن) ہم ہمین معنی است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) پیٹھ خم جانا ۔

پشت فرسودن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بمعنی حقیقی استعمال کردہ اند کنایہ از زیر بار و ناتوان ولاغر کردن (کمال اصفہانی ؎) سر سنان یکی روی مہ خراشیدہ ۔ سم سمند یکی پشت گاو فرسودہ ۔ مخفی مباد کہ درین شعر از گاو ۔ گاو زمین مراد است و فرسودہ شدن و کردن پشت آن ۔ بسیار زیر بار شدن و کردن است کہ موافق قیاس باشد (اردو) پیٹھ گھس جانا ۔ پیٹھ کو گھس دینا ۔ فرسودہ کرنا ۔ زیر بار کرنا ۔

پشتک استعمال ۔ بقول جہانگیری باول مضموم و بہ ثانی زدہ و فوقانی مفتوح و کاف زدہ (۱) جامۂ کوتاہی را گویند کہ تا کمر باشد و بیشتر مردم دار المرز آن را بپوشند و بعضی از جاہا آن را پشتی و عجابی نامند (حکیم سوزنی ؎) اگر جبۂ خارہ را مستحقم ۔ ز تو بس کنم پشتک زندیجی ۔ (۲) مرضی باشد کہ عارض اسپ و استر و خر شود و آن چنان باشد کہ دانہ ہا بر دست و پای حیوانات مذکور برآید و پختہ شود و او بسبب آن از رفتار باز ماند (۳) نوعی از بازی بود و آنچنان باشد کہ ہر دو دست را بر زمین نہند و پاہا را بر ہوا کردہ براہ روند و آن را سکندر و گردم نیز خوانند و ہندی کتا برا نامند صاحب برہان ذکر ہر سہ معنی بالا نسبت معنی سوم صراحت فزید کند کہ بعضی گویند کہ شخصی کف دستہای خود را

برزانو گذاشته خم شود تا دیگری از پشت او
بجهد - صاحب سروری می فرماید که (۴) تصغیر
پشت و مختصر پشت و ذکر هر سه معنی بالا هم فرموده
صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که این لباس
پشت آدمی را گرم کند و بیشتر مردم تبرستان آن
را پوشند و کلا پشت و کلا پشته نیز خوانند و بذکر
معنی دوم بحوالهٔ برهان اشارهٔ معنی سوم هم کرده
صاحبان جامع و رشیدی همزبان برهان صاحب
مؤید بر معنی سوم قانع - خان آرزو در سراج بذکر
هر سه معنی بالا می فرماید که احتمال دارد که هر دو بازی
را پشتک می گفته باشند صاحب بول چال بحوالهٔ
معاصرین عجم می نویسد که (۵) لگد پا را گویند و صاحب
رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار نسبت
معنی سوم قلابازی نوشته **مؤلف** عرض کند که
در پشتک که بمعنی اوّل است کاف نسبت باشد یعنی
منسوب به پشت که برای گرم داشتن پشت
این لباس مختصر را بطرزی می سازند که خصوصاً
بجای پشت پنبه هم داخل آن دارند و این از
معاصرین عجم معلوم شد و همین است برگ
بمعنی چهارمش که گذشت و در پشتک بمعنی دوم کاف
تصغیر است مرکّب با پشت و ورمی که ازین مرض
قریب بسم پای اسپ در پشت پا پیدا شود و در
نرمی پشت پا را ماند و در پشت بمعنی سوم هم
کاف نسبت است و از اینکه درین بازی بر
پشت سوار می شوند این بازی را پشتک نام
نهادند و معنی چهارم حقیقی است و در معنی پنجم
هم کاف نسبت باشد که لگد اسپی را گویند که
به پشت پا می زند صاحب بول چال تعریف
خوشی نکرد و از تعمیم کار گرفت - مخفی مباد که قلابازی
بیان کردهٔ صاحب رهنما همان بازی است
که ذکرش بر معنی سوم شده (اردو) (۱) ایک
مختصر لباس جو کمر تک ہوتا ہے جس مین پیٹھ کے
مقام پر روئی ہوتی ہے - مذکر - (۲) پشتک دکن
مین چار پاؤن کے اس مرض کا نام ہے جن کے

پاؤن کے پیچھے کے حصہ مین غدود پھول جاتا ہے
اور ریزش بہتی ہے۔ مذکر (۳) کلا بازی بقول
آصفیہ (اردو) وہ حرکت جو سر کو نیچے اور پاؤن کو اوپر
کرکے نٹ لوگ کیا کرتے ہین اردو والے اسی
کو قلابازی زیادہ بولتے ہین۔ مؤنث (۴) پشتھہ
کی تصغیر چھوٹی پشتیہ۔ مؤنث (۵) پشتک بموجب
صاحب آصفیہ نے (پشتک مارنا) پر فرمایا ہے
گھوڑے یا گدھے یا اونٹ کا دونون پچھلے
پاؤن اٹھا کر لات مارنا۔

پشت کار اصطلاح۔ بقول بہار مقابل
روی کار و فرماید که این استعاره است (صائب
؎) قماش چهره یار از بهار معلوم است ٭
که روی کار هم از پشت کار معلوم است ٭
صاحبان بحر و انند نقلش بر داشته اند **مؤلف**
عرض کند که استعاره نیست بلکه کنایه ایست
که پشت درینجا بمعنی پس است و معنی (پشت کار
پس کار و کنایه از تال کار است و بس (اردو)
تال کار۔ مذکر۔

پشت کردن بر چیزی و بر کسی استعمال
بقول آصفی و بحر و بہار و انند (۱) اعراض کردن
ازان (طغرای مشهدی ؎) چو بیند به آن روی
پر آب و تاب ٭ کند ماه نو پشت بر آفتاب ٭
(جمال اصفهانی ؎) پای بر گردن مراد نهد ٭
پشت بر روی روزگار کند ٭ **مؤلف** عرض
کند که (۲) تکیه کردن بر ان هم ٭ (سعدی ؎)
مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت ٭ که بسیار کس چون
تو پرورد و کشت ٭ مخفی مباد که (پشت کردن
بچیزی و بکسی) هم مانند این است (ظهوری ؎)
بکعبه پشت کنم در صف عبادتیان ٭ که رو بقبله
ابرو نمازی بالد ٭ (وله ؎) بکیست روی سخن
اعتبار مجلس از وست ٭ اگرچه پشت بمن کرد غیر
رو دارد ٭ (اردو) (۱) کسی کی طرف پیٹھ کرنا
منہ پھیر لینا (۲) تکیہ کرنا۔ اتکا کرنا۔

پشت کمان اصطلاح۔ بقول بہار و انند

معروف **مؤلف** عرض کند کہ (۱) باضافت پشت
خم کمان است و بدون اضافت (۲) اسم فاعل
ترکیبی۔ کنایہ از کسی کہ پشت او مثل کمان خمیدہ
باشد (صائب ۵) از چنین جنبش دل عشاق
دو نیم است ⁂ کار دم شمشیر کند پشت کمانش
⁂ مخفی مباد کہ استعمال این بامصادر فارسی
در ملحقات می آید (اردو) (۱) کمان کا خم
مذکر۔ بقاعدۂ فارسی پشت کمان بھی کہہ سکتے
ہین (مرکب اضافی) (۲) پشت کمان وہ شخص
جو خمیدہ ہو۔

(الف) **پشت کمان افگندن** مصادر
(ب) **پشت کمان افگندن برکسی** اصطلاحی

بہار ذکر الف کردہ از معنی ساکت و صاحب
بحر بہ (پشت کمان برکسی افگندن) گوید کہ بمعنی
تیر انداختن است برکسی چہ در حالت تیراندازی
پشت کمان جانب حریف می باشد مرادف (پشت
کمان برکسی زدن) کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ
بصلہ با و بر ہر دو آمدہ (ملا طغرا ۵) تیر افگنان
روی تو صدرہ فگندہ اند ⁂ پشت کمان بہ ترکش
پر تیر آفتاب ⁂ (اردو) الف و ب کسی
پر تیر چلانا۔ کسی کو نشانہ تیر بنانا۔

پشت کمان برکسی زدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و بہار و وارستہ مرادف (پشت کمان
افگندن برکسی) کہ گذشت (علی رضای تجلی در
مثنوی معراج الخیال ۵) ابروش از چشم مست
نیمخواب ⁂ می زند پشت کمان بر آفتاب ⁂ **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو
پشت کمان افگندن برکسی۔

پشت کمان شدن مصدر اصطلاحی۔

بمعنی خمیدہ شدن پشت باشد **مؤلف** عرض کند
کہ ما صراحت این بہ (پشت طاقت کمان شدن)
کردہ ایم (اردو) دیکھو پشت طاقت کمان شدن

پشت کوز اصطلاح۔ بقول بحر (۱) مردم
پشت خم و (۲) فلک۔ **مؤلف** عرض کند کہ

بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است و قلب کوز پشت و بمعنی دوم استعارہ ولیکن برای معنی دوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اند (اردو) (۱) کوز پشت دیکھو پشت خم شدہ (۲) دیکھو آسمان ۔

پشت گردانیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سند دید از نثر گلستان سعدی (وہو ہذا) درشتی دیدند ہمہ پشت گردانیدند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ واپس شدن کہ در واپسی پشت می گردد و گریختن ہم (اردو) پیٹھ پھیرنا ۔ بقول آصفیہ روگردان ہونا ۔ اعراض کرنا ۔ لڑائی سے بھاگنا ۔

پشت گرم بودن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند بمعنی امداد و اعانت یافتن (محمد قلی سلیم ؎) فریب چون گل رعنائی خورم زبہار ؎ درین چمن کہ مرا پشت از خزان گرم است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ سند بکار این مصدر نمی خورد کہ است از مشتقات بودن نیست بلکہ مبدل ہست ۔ ماضی مطلق ہستن است ولیکن (پشت گرم بودن) بمعنی بودن بحالت اعانت درست است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) مدد حاصل ہونا ۔ اعانت پانا ۔ حالت اعانت مین ہونا ۔ اعانت پایا ہوا ہونا

(الف) **پشت گرم کردن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و بحر وانند سوار شدن (امیر خسرو در تعریف اسپ بہرام ؎) چون بصحرااش گرم کردی پشت ؎ گوش گوران گرفتی اندر مشت ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (پشت اسپ گرم کردن) بمعنی سوار شدن بر اسپ است کہ گذشت و خصوصیت با اسپ نیست بلکہ برای ہر جانور سواری استعمال توان کرد و در سند بالا شین ضمیر غائب موجود است صاحبان تحقیق غور کامل بر سند نکردند و مصدر ناقص قائم

کردند و ــــــــ

(ب) پشت گرم کردن جانور هم مرادف سواری واسپ وشتر را آن است

(اردو) (الف وب) سوار ہونا (جانور سواری پر)۔

پشت گرمی اصطلاح۔ بقول بحر وانند وغیاث مددگاری وتقویت مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر (پشت گرم بودن) است که گذشت وموافق قیاس که در آخر این یای مصدری است معاصرین عجم هم بر زبان دارند (اردو) مدد۔ تقویت۔ مؤنث۔

پشت گمان خم دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بکاف فارسی معائنه را در گمان انداختن مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین زبان‌دان و اهل زبان ازین ساکت وگمان را خم دادن هیچ مناسبت ندارد۔ صاحب بحر مسند نژاد است مجرد قولش بدون سند استعمال اعتبار را کافی نیست (اردو) معائنه کو گمان مین ڈالنا۔

(الف) پشت لب اصطلاح۔ بقول بهار وانند معروف وهم او بر ــــــــ

(ب) پشت لب بر زدن گویا که جنبانیدن لب بالا در حالتی که دماغ می فرو شد و فرماید که این از اهل زبان به تحقیق پیوسته و صراحت فرید کند که در اصطلاحات مرادف (پشت چشم نازک کردن) است که گذشت (جامی ــ) چیست چندین عظموت و جبروت # پشت لب بر زدن و یاد بروت # وارسته هم ب را مرادف (پشت چشم نازک کردن) گفته صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که قول وارسته موافق قیاس ولی دانیم که بهار در اول بحث چه می گوید (اردو) دیکھو پشت چشم نازک کردن۔

پشت لنگ اصطلاح ۔ بقول برہان وبحر وموئید بالام بروزن جفت رنگ (۱) ناقص ومعیوب وہرزہ وبمعنی و (۲) پس افتادہ ۔ صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ گوید کہ بحذف تا نیز آمدہ (سوزنی سمرقندی ؒ) درملک توبسندہ نگردد بہ بندگی ہا نمرود پشہ خوردہٴ فرعون پشتلنگ ہا صاحب جامع ورشیدی بر معنی اول قانع ۔ خان آرزو در سراج بذکر اقوال محققین گوید کہ غالباً پشتلنگ مخفف آنست واغلب کہ بہر دو معنی مجاز باشد وفرماید کہ پش نیز بدین معنی گذشت **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این کسی کہ پشت او لنگ است یعنی پس افتادہ از ہمراہیان و بمجاز ناقص ومعیوب وہرزہ وبمعنی واشارہٴ این بہ پشلنگ کردہ ایم کہ بموحدہ و بحذف فوقانی گذشت مخفی مباد کہ لنگ بمعنی ناقص ہا می آید و پشت را ظاہرا با لنگ تعلقی نمی نماید ولیکن در تصرف زبان ومحاورہ اعتراضی نشاید وازینکہ در رفتار لنگ حرکت آن در پشت ہم ظاہر می شود فارسیان (پشت لنگ) کسی را گفتند کہ از ہمراہیان پس افتادہ باشد ۔ عیبی ندارد (**اردو**) (۱) ناقص ۔ معیوب ۔ بے معنے ۔ بیہودہ ۔ ہرزہ (۲) وہ شخص جو ہمراہیوں سے پیچھے رہ گیا ہو ۔

پشت مازہ اصطلاح ۔ بقول برہان وبحر وجامع بامیم بالف کشیدہ وفتح زای نقطہ دار (۱) سلک استخوان ہای میان پشت را گویند کہ بعربی صلب خوانند و (۲) گوشتی را نیز گویند کہ در طرف درونی استخوان پشت می باشد ۔ صاحب سروری بر معنی اول قانع (حکیم ازرقی ؒ) در آنگہیکہ زطعن سنان وزخم تبر ہا زپشت مازہٴ گردان گریز جوید مارہا (حکیم سوزنی ؒ) پشت بہ مازہٴ گاو زمین رسد آسیب ہا چہ بر کشم خرخمخانہ را بزیر ہجا ہا خان آرزو در سراج بذکر معنی اول گوید کہ پشت مزہ ہم بہ ہمین معنی آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ مازہ بقول برہان استخوان میان پشت را نام است کہ ترجمہٴ صلب عربی است

پس قلب اضافت ماز ہٗ پشت است و معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و پشت مزہ مخفف این (اردو) (۱) صلب بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ پشت کے مہرے۔ پیٹھ کی ہڈی کے مہرے جو گردن کے نیچے سے ڈنڈی تک مسلسل ہیں (۲) وہ گوشت جو پس صلب ہو۔

پشت مال اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی میزر باشد **مؤلف** عرض کند کہ میزر بمعنی زیرجامہ و شلوار و تہ بند و چادر است پس چادر را پشت مال گفتن خلاف قیاس نیست اسم فاعل ترکیبی است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) چادر۔ مؤنث۔

پشت ماہی اصطلاح۔ بقول برہان بکسر ثالث بوزن پرسیاہی (۱) کنایہ از شب است کہ بعربی لیل خوانند (خواجہ نظامی ۵) سوادی کہ در وی سیاہی نبود ۂ وگر بود جز پشت ماہی نبود ۂ بہار گوید کہ باید کہ توجیہہ معنی حقیقی نیز درست می شود و لیسند میر معزی می فرماید کہ عبارت از پشت آن ماہی است کہ زمین بر سطح آن مقرر است (۵) ز اشک خستہ رسانی بہ پشت ماہی نم ۂ بکو ز خون کشتہ رسانی بروی ابر بہار ۂ صاحب بحر ذکر این کردہ و صاحب جہانگیری در ملحقات ہم آوردہ خان آرزو در سراج ہم ذکر این فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است و معنی اوّل کنایہ باشد بر سبیل مجاز کہ پشت ماہی سیاہ باشد معاصرین عجم گویند کہ بدون اضافت (پشت ماہی) و (ماہی پشت) ہر دو (۳) بمعنی ہر چیز کہ میانش بلند و اطرافش پست باشد (اسم فاعل ترکیبی) و ضرورت ندارد کہ تخصیص ماہی زمین قائم کنیم (اردو) (۱) رات مؤنث (۲) مچھلی کی پیٹھ۔ مؤنث (۳) ماہی پشت بقول آصفیہ ابھروان قبہ دار۔ گنبدی۔ مرغ سینہ۔ محدب **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ وہ چیز جس کا درمیان بلند ہو اور اطراف پست۔

پشت محمل استعمال۔ بقول انند مقابل روئے

محمل و این مجاز باشد (اثر ہ) باشد متاع آمد
کار مرا آشفتہ ؎ روئی کہ بدقماش تراز پشت محمل
است ؎ **مؤلف** عرض کند کہ پشت درینجا
بمعنی سوم اوست ۔ مرکّب اضافی (اردو)
محمل کا دوسرا رخ روسے محمل کا مقابل ۔ مذکر
پشت مزہ اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و
رشیدی و سراج مخفّف ہمان پشت مازہ کہ گذشت
مؤلف عرض کند کہ صراحت ماخذ و اشارۂ
این ہمہ در آنجا کردہ ایم (اردو) دیکھو پشت مازہ
پشت مُلک اصطلاح ۔ بقول بحر و مؤیّد
وانند بضمّ اوّل و چہارم بمعنی قوت ملک و
کسی کہ قوام ملک باو باشد **مؤلف** عرض کند
کہ مرکّب اضافی است و پشت درینجا بمعنی دوم
اوست (اردو) ملک کا پشتیبان ۔ مدد و معاون
پشتن بقول بحر بالضم خواندن دعا و فسون
و عزیمت و فرماید کہ بالفتح ہم آمدہ و سالم التصریف
است کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید **مؤلف** عرض کند کہ صحیح بالفتح باشد و اسم
این مصدر ہمان پشت کہ بمعنی ہفتمش گذشت
بمعنی بند و قید پس معنی لفظی این قید کردن است
کہ عاملان از دعا و افسون و عزیمت جن و پری
را مقید می کنند بحکم خود ۔ فارسیان ہمین اسم مصدر
با علامت مصدر دن مرکّب کردہ مصدری
وضع کردند کہ قیاسی و اصلی است دیگر محققین
مصادر اعنی صاحبان موارد و نوادر ازین
ساکت اند (اردو) دعا پڑہنا ۔ افسون
پڑہنا ۔ منتر پڑہنا (انشا ہ) گرچہ سیانون نے
پڑہ افسون بہت اتوار کے دن ؎ خون ہدہد سے
مرے واسطے لکھا تعویذ ؎
پشت ناخن اصطلاح ۔ بقول بہار و
انند معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی کنارۂ
ناخن و سر ناخن کہ ذریعۂ خراش است مرکّب اضافی
فارسیان روی ناخن را پشت ناخن گفتند (طالب
آملی ہ) مرہم طلب نہ ایم وگرنہ بہ یمن عشق ؎

بیک پشت ناخن از دل ما بخراش نیست ؛ (اردو) ناخن کا سر۔ سر ناخن۔ مذکر۔

پشت نرم کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر واَنند کنایہ از کوفتن و زبون گردانیدن (امیر خسرو ؎) در آہن کند سنگ را پشت نرم ؛ بہ بیر نختیش را بانگشت گرم ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) کوٹنا۔ ٹھوکنا۔

پشتنگ اصطلاح۔ بقول اَنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم اوّل وسکون ثانی وفتح ثالث و سکون نون وکاف فارسی بمعنی زین بند وشتابگ باشد **مؤلف** عرض کند کہ اصل این پشت تنگ است یک فوقانی از ہر دو حذف شد بمعنی چیزی کہ زین را بر پشت اسپ تنگ کند وآن زین بند باشد واین کنایہ الیست موافق قیاس معاصرین عجم تصدیق این می کنند ودیگر محققین اہل زبان وتر باندان ساکت (اردو) زین بند اس تسمہ کو کہہ سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے زین گھوڑے کی پیٹھ پر چسپت قائم ہو جاتی ہے۔

پشت نمودن مصدر اصطلاحی بقول برہان وبحر وجامع (۱) کنایہ از روی برگردانیدن وتنگ دادن و (۲) رو گردانیدن وگریختن بہار گوید کہ مرادف (پشت برگردن) است (شیخ شیراز ؎) سپاہی کہ در جنگ بنمود پشت ؛ نہ خود را کہ نام آوران را بکشت ؛ خان آرزو در سراج برمعنی دوم قانع **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) در نبرگاہ عشق نمودہ است عقل پشت ؛ خوش غارتی است روی بہ بنگاہ می رود ؛ (ولہ ؎) پشت بنمودند صف ہای شکیب ؛ ہر نگاہش تیر ترکی ترکش است ؛ (اردو) دیکھو پشت برگردن۔

پشتو اصطلاح۔ بقول برہان (۱) بضم اوّل وثالث وسکون ثانی وواو مجہول زبان افغانی را گویند وبفتح اوّل وواو معروف (۲) مرطبان

سفالین و معرب آن بستوق است صاحب ناصری با ذکر هر دو معنی گوید که در جهانگیری معنی اول بالفتح آمده و معنی دوم بالضم صاحب جهانگیری هر دو معنی با اوّل مضموم گفته باشد که صاحب ناصری در نسخهٔ که پیش او بود معنی اول بالفتح یافته باشد صاحب انند به نقل هر دو معنی این را لغت فارسی گوید **مؤلف** عرض کند که هر دو معنی بالضم صحیح است و یکی از معاصرین عجم می فرماید که معنی لفظی پشتو منسوب به پشت و کنایه از زبان همسایهٔ عجم است از قبیل هند و بواو معروف و افغانان استعمال این به فتح اول و واو مجهول کنند که تصرف شان است در اعراب و معنی دوم اسم جامد فارسی زبان باشد و در ترکیب این هم واو نسبت است و معنی حقیقی آن منسوب به پناه و کنایه از ظرفی که مربا و امثال آن دران پناه می گیرد و تا دیر محفوظ می باشد۔ (اردو) (۱) پشتو بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث افغانوں کی زبان اور ہند میں بالفتح مستعمل ہے (۲) مرتبان بقول آصفیه۔ اردو۔ اسم مذکر۔ چینی یا مٹی کا روغن کیا ہوا ظرف جس میں اچار۔ مربے یا گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔

پشتواره اصطلاح۔ بقول برہان و جہانگیری و سروری بر وزن خشک پاره مقداری از هر چیز باشد که آن را بر پشت توان برداشت (شیخ عطار ره) هر که او روی چون گلش خواهد بار تی خار پشتواره کند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که این اصل پشتاره است که بجایش گذشت و صراحت ماخذ همدرانجا کرده ایم (اردو) دیکھو پشتاره کے پہلے معنے۔

پشتوان اصطلاح۔ بقول برہان بر وزن پشتبان بهر دو معنیش که گذشت (خلاق المعانی ره) چنین خلل که به بنیان دین در آمده بود گر اعتماد برین پشتوان نبودی وای صاحب

سروری بمعنی اوّل قانع و صاحب جہانگیری
بمعنی دوم (مولانا مطہر کرہ شعر) پناہ ملکت
اسلام و پشتوان سپاہ ؎ صفی حضرت سلطان
ولی دولت شاہ ؎ مؤلف عرض کند کہ این
مبدّل آن است بہر دو معنی چنانکہ آب و آو
(اردو) دیکھو پشتبان ۔

پشت و روی جنس دیدن مصدر
اصطلاحی ۔ بقول بحر دریافتن حسن و قبح متاع ۔
مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس و معاصرین
عجم بر زبان دارند (اردو) الٹ پلٹ کر
دیکھنا ۔ ہر ایک جنس کے حسن و قبح کو دریافت کرنا
یہہ دکن کا محاورہ ہے ۔

پشتہ اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بضمّ اوّل و فتح ثالث بمعنی (۱) تل و کوہچہ
و بہ تحقیق ما (۲) تودہ (ظہوری شعر) ہر گل کہ بوی
خون دہد از گلشن من است ؎ صد پشتہ برق
خوشۂ از خرمن من است ؎ (ولہ شعر) در خرمن
تن پشتۂ برق از رگ و پی است ؎ بر پشتہ ہای آتش
دمی از خشکی نی ہست ؎ مؤلف عرض کند کہ
اسم جامد فارسی زبان است صاحب انند معنی
خوشی نکرد و تعمیم را بہ تخصیص بدل کرد حیف
است ازین کہ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زبان دانان
ازین لغت معروف سکوت ورزیدہ اند معنی
دوم اصل و معنی اوّل مجاز آن (اردو)
پشتہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر (۱) ٹیلہ
(۲) تودہ ۔ مذکر ۔

پشتہ بند اصطلاح ۔ بقول بحر بمعنی پل کہ بعربی
قنطرہ گویند مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است ۔ اسم مفعول ترکیبی کہ بستہ شدہ از پشتہ ہا ست
و مراد از پشتہ ہا ستون ہای پل است کہ بنا بر پشتہ
و تودہ ہا را مانند فارسی قدیم است و حالا بر زبان
نیست (اردو) پل بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مذکر ۔ جسر ۔ قنطرہ ۔ وہ دریا کا راستہ جو کشتیوں
یا طاقچوں کے وسیلہ سے بنایا ہے ۔

پشتۂ زعفران اصطلاح - بقول بحر انگشت افروختہ - دیگر ہمہ محققین زباندان واہل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود استعارہ دانیم کہ تودۂ انگشت افروختہ از دور پشتۂ زعفران را ماند (اردو) سلگے ہوے کوئلے - مذکر -

پشتی اصطلاح - بقول برہان بضم اول و سکون ثانی وکسر ثالث وسکون تحتانی (۱) جامۂ کوتاہی کہ تا کمر باشد و (۲) مدد ومعاون را نیز گویند - بہار گوید کہ (۳) تکیۂ مربع طولانی کہ پس پشت گذارند و در عرف گاو تکیہ گویند و فرماید کہ از اہل زبان بتحقیق پیوستہ وپشتی بیای تازی معرب این است (شفیع اثر ؎) از نزاکت تکیہ گی آن مہ بہ پشتی می کند ٭ موج دارائی باندامش درشتی می کند ٭ (محسن تاثیر ؎) صد خندۂ دریاست حصیر فقر را ٭ گر پشتی مسند نکند پشتی مسند ٭ (ولہ ؎) خود شود آسودہ ہر کس خلق را آسودہ داشت ٭ تکیہ پشتی را عبث پیوستہ بر دیوار نیست ٭ ہم او بذکر معنی اول می فرماید کہ (۴) مدد واعانت وحمایت است کہ سند این بر پشتی کردن بمعنی حمایت کردن می آید وہم او گوید کہ (۵) بمعنی مابونی (ناظم ہروی ؎) بردہ تا پشتی آبرویش را ٭ روندار دکہ رو کند بکسی ٭ وارستہ ذکر معنی (۳ و ۴ و ۵) کردہ معلوم می شود کہ بہار این ہر سہ معنی آخرہ را ازو آوردہ صاحب رشیدی بذیل پشتک ذکر معنی اول این فرمودہ کہ پشتک وپشتی بمعنی اول مرادف یکدیگر است خان آرزو در سراج بر معنی چہارم قانع - صاحب بوان بحوالۂ معاصرین عجم ذکر معنی سوم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ در معنی اول یای نسبت است یعنی منسوب بہ پشت وکنایہ از لباسی کہ برای گرمی پشت می پوشند کہ تا کمر می باشد وبمعنی دوم مخفف پشتیبان کہ فارسیان بحذف بان مجرد پشتی را بمعنی حامی استعمال کردند وبمعنی سوم ہم یای نسبت کہ منسوب بہ پشت

گاؤ تکیه را نام شد و معنی چهارم یای مصدری است بمعنی اعانت و مدد و معنی پنجم هم یای نسبت است که هیزم و ما بون نسبت به پشت دارد و کار از پشت گیرد (اردو) (۱) دیکھو پشتک کے پہلے معنے (۲) حامی و معاون۔ مدد کرنے والا۔ پشتی بان۔ (۳) گاؤ تکیہ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے پشتی پر فرمایا ہے۔ گاؤ تکیہ اور (۴) پشتی۔ بقولہ مؤنث مدد۔ حمایت (۵) ما بون۔ بقول آصفیہ۔ مذکر۔ وہ شخص جسے علت ابنہ ہو۔

پشت یافتن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر و بہار و مؤید و سراج کنایہ از قوت یافتن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی دوم پشت است و موافق قیاس (اردو) پشتی پانا۔ مدد پانا۔ اعانت پانا۔

پشتی بان اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار با بای ابجد بالف کشیدہ و بنون زدہ بہر دو معنی پشتوان (صائب ؎) ہر چہ از دلہا کنی تعمیر پشتیبان تست ٭ سعی در آبادی دل کن چو معمار خودی ٭ (سعدی ؎) چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان ٭ چہ باک از موج بحر آن را کہ دارد نوح کشتی بان ٭ خان آرزو در چراغ ہدایت تذکر این بر معروف قانع و در سراج بذیل پشتی گوید کہ بمعنی حمایت کنندہ **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی موافق قیاس (اردو) دیکھو پشتوان و پشتبان۔

(۳۸۱۸) **پشتی شدن** مصدر اصطلاح۔ بمعنی معاون و مددگار شدن است (انوری ؎) پشتی شدہ نیک و بد جہان را ٭ ہر پشت کہ پیش تو خم گرفتہ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) پشتی ہونا۔ معاون ہونا۔

(۳۸۱۹) **پشتی کردن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مدد و اعانت و حمایت کردن است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس (سعدی ؎) نشاید کہ بر کس درشتی کنی ٭ کہ خود را بتاویل پشتی کنی ٭

(سلمان ره) طرار طرهٔ تو دلم بر دو عارضت ٭ برده و انهاده پشتی طراری کند ٭ (محمد قلی سلیم ره) چون گل رعنا رخش بالاله هرجا چهره شد ٭ رنگ روی زرد من هم پشتی او می کند ٭ (ظهوری ره) بدخوی گاه دلمی ناز ان چه روئی عشوه سازان را ٭ بانگه کرد دست پشتی برهی رو اینچنین باشد ٭ (اردو) حمایت کرنا۔ مدد کرنا۔ اعانت کرنا۔ پشتی پر ہونا۔

پشتی مان اصطلاح۔ بقول بهار و انند مرادف پشتی بان و پشتی وان **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین اہل زبان و زباندان ازین ساکت معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال بدست آید توانیم گفت که مبدل (پشتی بان) است که موحده بدال می شود به میم چنانکه غرب و غرم و جادارد که مان را امر حاضر از ماندن گیریم و این را اسم فاعل ترکیبی دانیم بمعنی حمد باشنده کنایه از پشتی بان اگرچه قیاس حمد جواز اینست ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت و بگوش ما نخورد (اردو) دیکھو پشتی بان و پشتیبان

پشتی وان اصطلاح۔ بقول برهان و بحر و بهار و انند و سروری و مؤید و سراج بروزن و معنی پشتی بان شامل هر سه و معانیش **مؤلف** عرض کند که وان مبدل بان است چنانکه آب و آو پس این را مبدل پشتی بان توانیم گفت اگرچه سند استعمال این پیش نشد ولیکن صاحب جامع که محقق اہل زبان است ذکر این بصراحت هر دو معنی کرده و قول او برای فارسی زبان سندی را ماند (اردو) دیکھو پشتی بان و پشتیبان

پشتی یافتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف پشت یافتن یعنی قوت و مدد یافتن۔ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که پشت و پشتی مرادف یکدیگر است (اردو) دیکھو پشت یافتن۔

پش خانه اصطلاح۔ بقول انند بحواله نفائس

و فرہنگ فرنگ مرادف پشہ خانہ بالفتح نوعی از پلنگ پردہ دار کہ برای حفاظت از پشہ بالا سازند و بعربی آن را کلہ گویند و در عرف عام عرب آنست چہ ناموس پشہ را خوانند و بہندی مسہری ـ مؤلف عرض کند کہ این مخفف پشہ خانہ قلب اضافت است اگرچہ معنی لفظی این خانۂ پشہ باشد ولیکن استعمال این بمعنی خانۂ کہ ساختہ می شود برای دور بودن پشہ و کنایہ از پردۂ شبکہ دار باریک کہ آن را اطراف تخت خواب قائم کنند کہ داخل آن محفوظ باشد از پشہ (اردو) مسہری ـ بقول آصفیہ ـ ہندی ـ اسم مؤنث ایک قسم کا پردہ دار پلنگ جو مکھیوں اور مچھروں وغیرہ سے محفوظ ہو کر سونے کے لئے بنایا جاتا ہے (ناسخ ـ) اجل کے آتے ہی سونا پڑا ہے خاک میں غافل ٭ بس اک دم میں مسہری ہو گئی بے کار سونے کی ٭

پشخودن بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و سکون ثانی و خای مضموم بمعنی افشردن و فشاردن ـ مؤلف عرض کند کہ ظاہر امرکب می نماید از پشخو و علامت مصدر دن ولیکن زردشتان سالخورگویند کہ پشخ بمعنی آلہ ایست سوراخدار کہ بہندی آن را پھوارہ گویند کہ بوسیلۂ آن آب در سبزہ زار و صحن باغ و مکان بیفشانند ـ جادارد کہ فارسیان از ہمین اسم مصدر بقاعدۂ خود مصدری ساختند و واو میان دو کلمہ زیادہ کردند چنانکہ افتادن و افتادن و بوجہ این اضافہ این مصدر را بسبیل مجاز بمعنی افشردن استعمال کردند واللہ اعلم بالحقیقۃ الحال دیگر ہمہ محققین مصادر و زباندانان و اہل زبان و معاصرین عجم ازین مصدر ساکت اند و جادارد کہ مزید علیہ پشخودن بزیادت موحدہ باشد کہ بعد از ان موحدہ بدل شد بہ بای فارسی چنانکہ اسب و اسپ و پشخودن بمعنی ریش نمودن بناخن و خراشیدن پوست روی می آید

ومجازاً بمعنی افشردن مستعمل شده باشد ومصدر پشخودن بهمین معنی خراشیدن در بای موحده هم گذشت باشد که موحده را به بای فارسی بدل کرده مجازاً تغییری در معنی کردند وهمین قیاس بهتر می نماید از هردو ماخذ مقدم الذکر بای حال پشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو افشردن ۔

پشخیدن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی درخشیدن **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین مصادر واهل زبان وزباندانان ازین مصدر ساکت ومعاصرین عجم هم برزبان ندارند وپشنج که بدیل پخشودن گذشت معنی هیچ تعلق ازین ندارد خیال ما این است که پشنجیدن که بنون سوم وجیم چهارم می آید به تصحیف کاتبین همین صورت گرفت وصاحب انند این را درینجا نقل کرد اگرچه سلسلهٔ ردیف اجازت آن نمی دهد وتصرف درمعنی هم تعجب خیز است بدون سند استعمال این مصدر را تسلیم نه کنیم (اردو) چمکنا ۔

پشدید بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول وکسر ثالث بمعنی توجه والتفات وخواهش **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود ما این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم به یای معروف معاصرین عجم ازین بی خبراند ویکی از زردشتیان موجودهٔ هند گوید که لغت زند وپازند است واصل این پژ از فارسی پژوید است به یای معروف که درصحائف استعمال این آمده **مؤلف** گوید که اندرینصورت این را مبدل آن توانیم قیاس کرد چنانکه باژگونه وباشگونه (اردو) توجه ۔ خواهش ۔ مؤنث ۔ التفات ۔ مذکر ۔

پشک بقول برهان وجامع بفتح اول وثانی وسکون کاف (۱) شبنم را گویند وبسکون ثانی (۲) بمعنی برابر کردن وموافق ساختن و (۳) درآویختن و (۴) عشق وعاشقی و (۵) جعل و

آن جانوریست که سرگین را گوله سازد و (۶) چغنه و فرماید که باین معنی باسین بی نقطه هم بنظر آمده و (۷) نام علتیست که اسپان را بهم می رسد و (۸) بضمّ اوّل بلغت ماراءالنهر گربه باشد و (۹) بسکون ثانی سرگین آهو و گوسفند و بز و اشتر و امثال آن و (۱۰) خمره و خمچه و مرطبان و (۱۱) نام درختی و (۱۲) بکسر اوّل و سکون ثانی قرعه را گویند که شریکان درمیان خود بجهت تقسیم اسباب و اشیا بیند ازند صاحب جهانگیری بذکر معنی اوّل گوید که این را (اشک و افشک) هم گویند و بمعنی دوم (حکیم نزاری ست) بحسن افتاده با خورشید در پشک ❊ بقامت سرو را انگنده در رشک ❊ و بذکر معنی سوم و چهارم و پنجم و ششم و هفتم نسبت معنی هشتم می فرماید که بدین معنی پوشک هم خوانند (حکیم سنائی ست) تو کلام خدای را بی شک ❊ گر نه طوطی و خار و پشک ❊ (کمال غیاث ست) از چرغ تا کبوتر و ز مرغ تا شتر ❊ از گرگ تا به بره و از موش تا پشک ❊ و بذکر معنی نهم گوید که با اوّل مکسور هم درست است و پشکر و پشکره و پشکل و پشکله نیز نامند (مولوی معنوی ست) گفت جایش را بروب از شک و پشک ❊ ور بود تر ریز بر وی خاک خشک ❊ و ذکر معنی دهم و یازدهم و دوازدهم کرده صاحب سروری بر معنی دوم و سوم و ششم و هفتم و هشتم قانع - صاحب ناصری معنی هفتم و یازدهم را ترک کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل تا پنجم نسبت معنی ششم می فرماید که تصحیف جعل باشد یا آلش که بمعنی جعد و زلف است و نسبت معنی هفتم می فرماید که تصحیف پشک باشد که گذشت و بذکر معنی هشتم می طرازد که مخفف پوشک و بمعنی نهم مخفف پشکل که می آید و ذکر معنی دهم و یازدهم و دوازدهم هم کرده **مؤلف** عرض کند که ما صراحت ماخذ این بمعنی اوّل بر (اشک بمعنی دوش) کرده ایم پس اصل این افشک است و مبدل آن پشک چنانکه خام و

یا ہم ومعنی دوم مقصود برہان از برابری است
و بدین معنی اسم جامد فارسی زبان ومعنی سوم
کہ آویزش باشد ہم اسم جامد دانیم وہمچنین معنی
چہارم ہم اسم جامد است ونسبت معنی پنجم عرض
می شود کہ صاحب محیط نسبت جعل گوید کہ این
را بفارسی خرودک وغلطانک وکرم سرگین گویند
وآن کرمی است معروف وغالباً از سرگین گاو
پیدا می شود وآن را بازوست ولیکن بدان
پیدا بدن نمی تواند واکتحال چرم جعل کہ در تنور
بہم رسد جہت درد چشم مجرّب (الخ) وحقیقت
جعد بر بوم و بوف گذشت کہ متعلق بمعنی ششم
است خان آرزو بنظر سطحی این را تصحیف
جعل خیال می کند وتصحیف جعد و زلف ہم
داند فضولی اوست کہ در اسمای جامد کہ تصدیق
آن صاحب زبان اعنی صاحب جامع کردہ
می خواہد کہ تصرف کند ومعنی ہفتم مخفف پشتک کہ
بجایش مذکور شد ومعنی ہشتم اتفاق داریم با خان آرزو

کہ مخفف پوشک می نماید وصراحت ماخذ ہمہ رانجا
شود ومعنی نہم مخفف پشکل کہ می آید ومعنی دہم اسم
جامد است ومعنی یازدہم مبدل بشک کہ بموقعش
گذشت وصراحت ماخذش ہمہ رانجا کردہ ایم
ومعنی دوازدہم اسم جامد فارسی زبان دانیم
وآنچہ صاحب محیط این را بمعنی ۹ می فرماید صراحتش
بر پشکل می آید (اردو) (۱) شبنم دیکھو بشک
کے دوسرے معنے (۲) برابری۔ مؤنث۔ (۳)
دیکھو آویزش (۴) عشق۔ مذکر (۵) گبریلا۔ گوبر
کا کیڑا۔ مذکر (۶) دیکھو بوم (۷) دیکھو پشتک (۸)
بلی۔ مؤنث۔ دیکھو پوشک (۹) دیکھو پشکل (۱۰)
دیکھو پشتو کا نمبر (۲) (۱۱) دیکھو بشک کے ساتوین
معنی (۱۲) قرعہ۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے
عربی۔ اسم مذکر۔ پانسہ۔ چوب پارہ۔ دانہ تانبے
یا پیتل یا جست خواہ ہاتھی دانت وغیرہ کا پانسہ
جیسے رمال ڈالکر غیب کی بات تبلاتے ہین مؤلف
عرض کرتا ہے کہ اردو مین قرعہ ڈالنا اس عمل

کو بھی کہتے ہین جو حصص کی تقسیم مین چٹھیان ڈالتے
ہین جس مین حصہ دارون کے نام لکھے رہتے
ہین جس حصہ پر جو نام نکلے وہ اُسکو حاصل کرتا ہے
اور قرعہ انھین معنون مین ترجمہ ہے بارہوین
معنے کا۔ مذکر۔

پشکال اصطلاح۔ بقول برہان وناصری
ومؤید وانند بر وزن دستمال فصل باران
ہندوستان را گویند (ناصری ؎) ہم خندد
وہم سرشک بارد ؛ گوئی پشکال ہند دارد
صاحب ناصری صراحت فرید کند که این را
پرشکال نیز گویند (مسعود سعد ع) پرشکال
ای بہار ہندستان ؛ خان آرزو در سراج
گوید که صحیح ببای تازی است واین لفظ فارسی
نباشد **مؤلف** عرض کند که ہمین لغت ببای موحده
ہم گذشت واین مبدل آنست چنانکه تب
وتپ وآن مخفف برشکال که بجایش مذکور
شد وصراحت ماخذش ہمدرانجا کرده ایم
او وجود پرشکال بہ بای فارسی مبدل برشکال ہم تحقق
ہم از سند مسعود سعد ثابت پس این را مخفف
پرشکال ہم توان گرفت بحذف رای مہملہ۔
(اردو) دیکھو برشکال۔ مذکر۔

(۱) **پشکر** / (۲) **پشکره** اصطلاحات۔ بقول برہان ورشیدی
وانند سرده بکسر اول وثالث بمعنی
پشک که سرگین گوسپند وبز وآہو وشتر باشد و
پشکل وپشکلہ ہم بہمین معنی می آید۔ صاحب جامع
و دیگر بعض محققین ذیل پشک اشاره این ہر چہار
لغت ہم کرده اند **مؤلف** عرض کند که پش کلہ
بہ تشدید لام اصل است که پش بمعنی ناقص وفرومایہ
ہر چیز گذشت وکلہ بمعنی خودش وکنایہ باشد از
سرگین که در گلہ جانوران چیزی کار است وجا دارد
که پشکره را اصل دانیم که پش بمعنی ہمان بی کار وناقص
وکره بمعنی ہر چیز مدور وبمعنی چرک ہم می آید وظاہر
است که چرکین اسپ وبز وشتر وآہو شکل گلولہ ہای
مدور می باشد پس معنی لفظی این مدور ناچیز است

یا چرک ناچیز وکنایه از سرگین گوسپند و بز و آهو و
شتر و پشکاله که می آید مبدل این چنانکه چنار و چنال
و همین ماخذ بهتر از ماخذ اوّل است و پشکر و پشکل
مخففش بحذف ها و پشک که بهمین معنی گذشت
مخفف پشکر یا پشکل بحذف رای مهمله یا لام (اردو)
بکری یا ہرن یا گھوڑے یا اونٹ کی لید یا
مینگنی — مؤنث ۔

پشکش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بکسر اوّل و فتح ثالث و سکون شین معجمہ مخفف
پیشکش است که بجای پیش می آید **مؤلف** عرض
کند که اگرچه معاصرین عجم و دیگر محققین اہل زبان
در زبان این را ترک کرده اند ولیکن خلاف
قیاس نیست (اردو) دیکھو پیشکش ۔ یہہ اس
کا مخفف ہے ۔

(الف) **پشکل** اصطلاح ۔ بقول برہان و
(ب) **پشکله** رشیدی و مؤید و انند (۱)
مرادف پشکر و پشکره و بعض محققین بذیل پشک
هم اشاره این کرده اند **مؤلف** عرض کند که
تا صراحت کامل معنی و ماخذ بر پشکر و پشکره کرده ایم
صاحب محیط بر پشک می فرماید که پشکل باضافهٔ لام
بر پشک اسم فارسی است و بعربی بعر و بهندی مینگنی
نامند و آن سرگین حیوانات است که خشک و از
هم منفرد باشد و جمیع پشک مجفف شدید الجلا است
فلهذا نافع است جهت جمیع امراض که علاج آنها
بدین تمام شود مثل قروح و بهق و کلف و مانند
آن و باختلاف حیوان مختلف باشد و هر حیوانی
که مزاج آن یابس تر باشد پشک آن در تجفیف
شدید بود و افعال و خواص آن در ذیل هر یک
حیوان مسطور گردد ۔ صاحب برهان نسبت (ب)
گوید که (۲) کلید کلیدان را نیز گویند و صاحب
مؤید بحوالهٔ زفانگویا بر معنی دوم قانع **مؤلف**
عرض کند که (ب) بمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان
است و مبدل و مزید علیه پشکل که بموحده بدون
های هوز گذشت (اردو) (الف) (۱) دیکھو

پشکرو پشکره (ب) (۱) دیکھو پشکره (۲) دیکھو پشکل

(الف) **پشکلید** (الف) بقول برہان واننه

(ب) **پشکلیدن** بکسر اوّل ولام بروزن .
دل کشید یعنی بناخن وانگشت رخنه کرد . (ب)
بقول بحر رخنه کردن بناخن وانگشت و فرماید
که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل و
اسم مفعول نیاید **مؤلف** عرض کند که این
مبدّل (بشکلیدن بموحّده) باشد بمعنی دومش
چنانکه تب و تپ و صراحت ماخذ این مصدر
ہمدر انجا کرده ایم یکی از معاصرین عجم ماخذ دیگر
ہم بفرماید که خوب طبع آزمائی کرده می گوید که پش
بمعنی پشل شبیهه بر معنی چہارمش گذشت و کلید
بمعنی اوست که ترجمهٔ مفتاح عربی است فارسیان
لفظ پش و کلید را مرکب کردند با علامت مصدر
(دن) و یک دال مهمله از دو دال جمع شده حذف
شده (پشکلیدن) باقی ماند و معنی لفظی این (مثل
کلید کردن) و کنایه باشد از رخنه کردن بناخن
و انگشت ما این خیالش را خیلی می پسندیم که قرین
قیاس است اندرین صورت پشکلیدن که بموحّده
گذشت مبدل این باشد و (الف) ماضی مطلق اینست
که صاحب برہان مثل اسم جامد ذکرش کرد (اردو)
الف و ب دیکھو بشکلید و بشکلیدن کے دوسرے معنے

پشکم اصطلاح - بقول برہان و جہانگیری و
جامع بکسر اوّل بروزن اشکم ایوان و بارگاه را گویند
و فرماید که بفتح اوّل نیز آمده صاحب ناصری این
را مرادف بجکم گوید و با او نقل کند و می فرماید که
ظاهرا شین به تصحیف خوانده اند (حکیم ناصر خسرو
ع) این جنبش بقرار یک حال بی افتاده برین
بلند پشکم . (وله ع) پدید آرد سخن در خلق عالم
بیشی و کم ہا . چو فرد این سخن گویان برون آیند ازین
پشکم . صاحب رشیدی گوید که بای تازی باید
نه فارسی **مؤلف** عرض کند که اشارهٔ این بهم
بشکم کرده ایم و صراحت ماخذ بر بجکم که بموحّده
و جیم عربی گذشت و دریںجا ہمین قدر کافی است

که این مبدل شکم است که به بای عربی بجای خود وش مذکور چنانکه اسب واسپ (اردو) دیکھو بحکم جیم عربی کے ساتھہ۔

پشکند بقول انند نام مقامی است از توران زمین مؤلف عرض کند که حیف است که تعریف کاملش معلوم نشد ودیگر محققین ازین ساکت (اردو) پشکند توران کے ایک مقام کا نام ہے افسوس ہے اسکی صراحت مزید معلوم نہو سکی۔

پشگ بقول سروری بکسر با (۱) بمعنی پشکن گوسپند وشتر وامثال آن (حکیم سنائی ﷺ) مشک وپشک یکی است تا توہمی ہا بار گین راندانی از عطار ہا وفرماید که در فرہنگ بعنم بانیز آمده وباین بیت مولوی معنوی متمسک شده (ﷺ) گفت جالیش را برو ب از سنگ ہا پشک ہا وربود تر ریز بروی خاک خشک ہا وفرماید که (۲) بمعنی خیزه و (۳) نام درختی وبکسر با (۴) بمعنی رقعه که شرکا درمیان اندازند برای تقسیم اشیا۔ مؤلف عرض کند که ہمین لغت به کاف عربی آخره بجایش گذشت وشامل است بر بسیار معانی واین چہار معنی ہم دران داخل است۔ شک نیست که سند مولوی معنوی که بالا مذکور شد متعلق از ہمان است که قافیہ پشک باخشک شده ولیکن بنظر باعتبار سروری که محقق زبان خود است می توانیم قیاس کرد که این مبدل آن باشد وبخصوص به چہار معنی بالا چنانکه کند و گند۔ صاحب سروری درانجا ہم تحقیق خود ظاہر کرده ودرینجا نیز بکاف فارسی آورده و این دلیل آنست که تحریفی در کتابت نه شده ما صراحت ماخذش ہمدرانجا کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو پشک کے نوین معنے (۲) دیکھو پشک کے دسوین معنے (۳) دیکھو پشک کے گیارہوین معنے (۴) دیکھو پشک کے بارہوین معنے۔

پشگل اصطلاح۔ بقول سروری بکاف فارسی

بوزن بسمل ہمان پشنگ مرقوم بمعنی اوّل (خاقانی

ے) گاویست که عنبر آورد تره ۔ گاویست که ہست

پشکل آوره مؤلف عرض کند که ازین سند

سدر (پشکل آوردن) بمعنی سرگین ریختن

پیداست ۔ صاحب سروری ہمان لغت

پشکل را که بکاف عربی گذشت بکاف فارسی

آورده نظر باعتبارش که صاحب زبان است

این را مبدل آن دانیم چنانکه کند و گند (اردو)

دیکھو پشکل ۔

پشل بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون

لام دو چیز را گویند که بریکدیگر زنند تا صدا کند

و فرماید که بفتح اوّل و ثانی ہم بنظر آمده و بعضی

گویند که دو چیز است که بایکدیگر بگیرند و گویند

و باین معنی بجای حرف اوّل نون ہم گفته اند

صاحبان جہانگیری و ناصری و جامع و مؤید ہم

ذکر این کرده اند ۔ خان آرزو در سراج می فرماید که

احتمال دارد که بضم دوم بود و مشتق از شولیدن

بمعنی برہم زدن و پریشان نمودن ۔ درین صورت بنابر

تحقیق رشیدی ببای تازی خواہد بود چه او شولیدن

را ببای تازی تصحیح نموده **مؤلف** عرض کند که

باعتبار جامع و ناصری این را صحیح دانیم ولیکن

مبدل نشل است که بموقعه گذشت و بمد نظر نجا

صراحت معنی و ماخذش کرده ایم و حقیقت نشل

بنون ہم مذکور شد درینجا ہم ہمین قدر کافی

است که مبدل نشل است چنانکه اسب و اسپ

و مرادفش در معنی (اردو) دیکھو نشل ۔

پشلنگ اصطلاح ۔ بقول برہان و جامع

بضم اوّل و فتح لام بر وزن پرسنگ (۱) قلعه

را گویند که بر قلّهٔ کوہی واقع شده باشد (۲)

بمعنی ناقص و ہرزه و معیوب و بمعنی و بفتح

اول بر وزن خرچنگ (۳) بمعنی پس افتاده

و عقب مانده و (۴) افزاری را نیز گویند

که بنّایان بدان دیوار را سوراخ کنند و (۵)

پشنگ پدر افراسیاب را نیز پشلنگ می گفته اند

صاحب جہانگیری بر معنی اول و دوم قانع (استادی
فرخی ؎) آنکہ زیر سم اسپان سپہ خرد نمود ؎
بزمانی در و دیوار حصار پشلنگ ؎ (اثیر الدین
اخسیکتی ؎) بر در عذر پشلنگی بہ زواری
و من ہر دم ؎ گناہ تو بروبندم برای عذر پشلنگش
؎ صاحب سروری بر معنی سوم قانع **مؤلف**
عرض کند کہ ہمین لغت بوحدۂ اول بجایش گذشت
و ما در انجا ذکر کردہ ایم کہ این اصل است بمعنی
اول و اسم جامد فارسی زبان کہ وجہ تسمیۂ این
متحقق نشد وای بر محققین کہ ہمین یک سند فرخی
را برای معنی اول در انجا ہم نقل کردہ اند و معنی
دوم مخفف پشتلنگ کہ بجایش گذشت و معنی
سوم ہم از (پشت لنگ) پیدا توان کرد کہ
اصل این است و باعتبار صاحب جامع کہ
محقق اہل زبان است این را مخففش
می دانیم و بہ معنی چہارم اسم جامد دانیم
ولیکن ماخذ آن معلوم نشد و بہ معنی پنجم علم
است یا لقب و تعلق یکی از معانی بالا دران باشد
کہ بہ تحقیق نپیوست (اردو) (۱) و (۲)
دیکھو پشلنگ (۳) ہمراہیون سے پیچھے رہا ہوا۔
(۴) آلہ نقب۔ مذکر دیکھو پشنگ (۵) پشلنگ
افراسیاب کے باپ کا نام۔ مذکر۔

پشم بقول بہار و انند (۱) بمعنی صوف و فرماید کہ بالنظر رشتن مستعمل (شیخ شیراز ع) دیبا
نتوان یافت ازین پشم کہ رشتیم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لغت فارسی زبان است ندانیم
کہ چرا دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زبان دان این را ترک کردہ اند معاصرین عجم بر زبان دارند
و در ملحقات استعمال مرکبات این ہم می آید و متحقق کہ لغت ترکی یا السنۂ غیر نیست و تخصیص
استعمال بامصدر رشتن ہم نباشد و (۲) فارسیان استعمال این بمقام تحقیر ہم می کنند و در انجا
اشارہ بسوی موی زہار است و پشم بدین معنی مخصوص بر سبیل مجاز باشد چنانکہ در ملحقات می آید

و (۳) مخفف پشیم کہ می آید بمعنی پریشان (اردو) (۱) پشم ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ اون ۔ بال ۔ رواں ۔ دیکھو زشم ۔ (۲) پشم ۔ بقول آصفیہ بمعنی موی زہار ۔ بمقام تحقیر پر اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے (پشم پر مارنا) ان معنون مین مذکر استعمال ہے (۴) دیکھو پشیم ۔

پشم آگند اصطلاح ۔ بقول بحر موقوف بمعنی پالان خر الاغ صاحب سروری صراحت فرید کند کہ آنچہ میان تنگ بار و پشت ستور نہند و اندرون آن را پشم آگنند (شیخ سعدی ؒ) کہ بجان آمدم ز محنت و رنج ؛ داغ بیطار بار پشم آگند ؛ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف پشم آگندہ بحذف ہای ہوز کنایہ باشد از نمدی کہ بر پشت چارواہا نہند کہ داخل آن پشم آگندہ می باشد (اردو) وہ نمدہ جس مین بال بھرے ہوتے ہین اور بارکش چارپایون کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے تاکہ بوجھ سے پیٹھ چھل نہ جاے اور زخم پیدا نہو ۔ مذکر ۔

پشم از خایۂ رندان کم مثل ۔ صاحب خزینۃ الامثال ذکر این بزیادت (ہای) بعد خا یہ کردہ از معنی و محل استعمال ساکت ۔ بہار گوید کہ کنایہ از نقصان بغایت سہل کہ در حساب نیاید ۔ صاحب انند نقل بردارش **مؤلف** عرض کند کہ پشم بر خایہ ہای انسان کم باشد ۔ فارسیان سوقی بجائی کہ قلت خفیفہ چیزی را بیان کردن مقصود شان باشد استعمال این مثل کنند و اہل تہذیب ہمین مثل را (پشمی از کلاہش کم) می گویند کہ بجایش می آید (اردو) دکن مین کہتے ہین ”یہہ نقصان پشم کے برابر ہے“

پشم از کلاہ رندان کم مثل ۔ بقول انند و بہار مرادف مثل گذشتہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین امثال ازین ساکت و (پشمی از کلاہش کم) البتہ بجایش می آید و مرادف مثل گذشتہ کہ آن مثل

سوقیان است و این مثل اہل تہذیب (اردو) دیکھو مثل گذشتہ۔

پشماق بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی اسپ باشد صاحب مؤید ہم این را بدین معنی لغت فارسی گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر الغت ترکی زبان معلوم می شود ولیکن محققین ترکی ازین ساکت۔ دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان این را ترک کردہ اند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید واگر بدست آید فارسی قدیم دانیم مخفی مباد کہ آق بمعنی سپید بجایش مذکور شد و معنی لفظی این مرکب پشم سپید باشد و بس (اردو) دیکھو اسپ۔

پشماگند اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج ہمان (پشم آگند) کہ بمدود گذشت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بہ مقصورہ ہم استعمال کردہ اند (اردو) دیکھو پشم آگند۔

پشمان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالکسر مخفف پشیمان باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو پشیمان۔

پشم داشتن در کلاہ استعمال۔ بقول آصفی عزت و اعتبار داشتن (والہ ہروی ع) واہمہ از خیر حملۂ تو ندارم ؛ چون سر گل پشم در کلاہ ندارد ؛ **مؤلف** عرض کند کہ تا تکمیل بحث این بر (پشم در کلاہ داشتن و نداشتن) کنیم کہ می آید (اردو) دیکھو پشم در کلاہ نداشتن۔

پشم درکشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی دور کردن معربد و ہرزہ گوی از خود بلطائف الحیل (نزاری ع) ہر کہ بیہودہ کند عربدہ پشمش درکش ؛ (نظامی ع) کشیدم پشم در خیل و سپاہش ؛ صاحب جہانگیری در ملحقات ذکر این کردہ و خان آرزو ہم این را در سراج آوردہ صاحب بحر (پشم کسی درکشیدن) را ہمین

معنی آورده **مؤلف** عرض کند که عادت اکثر اقوام
است که موی زهار خود را درکشند و دور نمایند
از همین است این مصدر اصطلاحی بمعنی دور
کردن مطلقاً و بدون اضافت به چیزی و کسی
مفعول این مرکب مجازی ظاهر نشود الا معنی حقیقی
و دوری معربد و هرزه گوی در سند نزاری اجازت
آن نمی دهد که آن را در معنی مطلق (پشم درکشیدن)
داخل کنیم محققین بالا غور نکرده اند (اردو) دور کرنا

(الف) **پشم در کلاه داشتن** مصدر
اصطلاحی - بقول بهار عزت و اعتبار داشتن
و فرماید که برین قیاس است ---

(ب) **پشم در کلاهش نیست** که کنایه
(ج) **پشم در کلاه ندارد** از انست
که بغایت مفلس و بی نواست (صائب ب ه)
می زند حرفی برای خویش واعظ می‌کشش ٭ نیست
پشمی در کلاه محتسب ساغر بنوش ٭ (ملا قاسم
مشهدی ب ه) صوفیان را نیست پشمی در
کلاه ٭ آتشی در خرقهٔ پشمینه هست ٭ (محمد قلی
سلیم ب ه) امید فیض اگر هست از گدایان
است ٭ بجز کلاه نمد پشم در کلاهی نیست ٭ (واله
هروی ج ه) واهمه از خیر حملهٔ تو ندارم ٭
چون سر گل پشم در کلاه ندارد ٭ صاحب بحر
مصدر ---

(د) **پشم در کلاه نداشتن** از اهم بمعنی
مرتبه و دانش نداشتن و بی عزت و مفلس و خوار
گشتن نوشته و همچنین ---

(ه) **پشم در کلاه نیست** بمعنی اعزاز نیست
(و) **پشم در کلاه هست** و اعزاز هست
کسی را (طغرا ه ه) دارندگان که پشم دین
آقائی ٭ صد حیف که نیست در کلاهت پشمی ٭
(محمد قلی سلیم و ه) گر کسی را هست پشمی در
کلاه معرفت ٭ چون جامهٔ شهرت نسازد خرقهٔ پشمینه
را ٭ وارسته ذکر (الف) کرده و برای آن
سند (ه) آورده و صاحب بحر (الف د ب ج و)

را آورده و صاحب برهان (ج) را بطور مقوله
نوشته گوید که کنایهٔ کسی را نیز گویند که غیرتی و نفسی
نداشته باشد یعنی صاحب نفس و غیرت نباشد
صاحب رشیدی هم ذکر (ج) کرده و صاحب
مؤید این را بمعنی بیان کردهٔ برهان می آورد ـ
صاحب جهانگیری در ملحقات هم این را جا داده
خان آرزو در سراج بذکر این و معنی بیان کردهٔ
محققین بالا گوید که اغلب که بمعنی مفلس و بی نوا
باشد و لهذا الیشمی از کلاهش کم . درای استعمال
نمایند که نقصان کمی که قابل شمار نباشد ـ صاحب
جامع نسبت (ج) می طرازد که کنایه از نیکه مرتبه
و دانش ندارد و از انکه صاحب غیرت نیست مؤلف
عرض کند که مجرد (الیشم در کلاه) کنایه از عزت و
آبرو است که عزت کلاه فارسیان از پشم است
و فقدان الیشم در کلاه کنایه از بی عزتی ـ فارسیان
کلاه الیشمی ایرانی را که بیش قیمت است می پوشند
و آن را ذریعهٔ عزت می دانند از نیکه نظر به گران
قیمتش مفلسان و بی نوایان نمی توانند که استعمالش
کنند از همین عادت این محاوره قائم شده و استعمال
(ب و ه و و) از همین اصطلاح قرار یافت
و مصادر (الف و د) از همین اصطلاح وضع
شد و (ج) مضارع (الف) باشد و بس ـ
محققین بانام و نشان از وسعت تلاش کار
نگرفتند بر سندی که بدست آید به تخصیص استعمالش
مصدری و مقوله قائم کردند و پی بمشتقات مصادر
نبردند (اردو) (الف) عزت و اعتبار رکهنا
(ب) بے عزت اور بے اعتبار ہے (ج) اعتبار
نہین رکھتا ہے (د) عزت و اعتبار نہ رکھنا (ه)
عزت مند اور معتبر نہین ہے (و) عزت مند اور
معتبر ہے ـ

الیشم در گره است مقوله ـ بقول بحر ای کار
در گره است و فرماید که این زبان لوطیان است
مؤلف عرض کند که این مقوله را بغیر از سند
استعمال تسلیم نه کنیم و اگر سند بدست آید توانیم

قیاس کرد کہ بمعنی (قابوی کار حاصل است) باشد قیاس فاعل (اردو) کام کا قابو حاصل۔ کام اپنے ہاتھ ہے۔

(الف) پشم دین اصطلاح۔ صاحب
(ب) پشم دین آقا بحر ہر دو را ذکر کردہ گوید کہ این لفظی است کہ در مقام تحقیر گویند و (پشم قلی) نیز مرادف این است صاحب برہان بطور افادت اینقدر بیفزاید کہ ضابطۂ کلیہ اہل ایران است کہ لفظ آقا سرنام برای تعظیم آرند و آخر نام از جہت تحقیر بہار و وارستہ ہم ذکر این کردہ گوید کہ این الفاظ را در مقام تحقیر استعمال کنند (والہ ہروی ؎ بسکہ خوردم سر سخت از ہمہ کس سخت سرم ہا پشم دین نیستم امروز تمر باشم من ؛) و سند (ب) بر پشم در کلاہ نیست) از ملا طغرا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ بحث استعمال لفظ آقا بجایش گذشت دریجا ہمین قدر کافی است کہ معنی لفظی این کسی کہ دین او حقیر و ذلیل است یعنی برابر پشم۔ اسم فاعل ترکیبی یعنی دین ذلیل دارندہ و پشم دریجا بمعنی دوش باشد کہ گذشت (اردو) الف و ب وہ شخص جس کا دین پشم برابر ہو۔ (حالت تحقیر مین)

پشم را نعل در ہوا بندند مقولہ۔ صاحب بحر این را بنام مصرعی نقل کردہ گوید کہ (۱) کنایہ از سبکدستی و موشگافی است (۲) یا آنکہ در واقع این امر محال است **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ محققین امثال و دیگر صاحبان اہل زبان و زبان دان ذکر این نکردہ اند۔ خلاف قیاس نیست و زبان سوقیان عجم باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (پشم را نعل در ہوا بندند) بہمین معنی می آید خیال ما اینست کہ ہمان صحیح باشد و این تصحیفش (اردو) (۱) صناع کی چالاکی اور کمال کے اظہار مین دکن مین کہتے ہین ؀ بال کی کھال کھینچتا ہے ؀ صاحب آصفیہ نے (بال کی کھال کھینچنا) پر فرمایا ہے کہ موشگافی کرنا

دقت پسندی اور نہایت دقیق باتون کے حل کرنے سے مراد ہے۔ (۲) دکن مین امر محال کے اظہار مین کہتے ہین " بال پر گھر بناتا ہے۔ بال پر پل باندھتا ہے (ہوا مٹھی مین بند کرتا ہے) دیکھو (آب بہ پرویزن پیمودن) دیکھو (پشہ را نعل در ہوا بندند)۔

پشم رشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است (سعدی ع) دیبا نتوان بافت ازین پشم کہ رشتیم ﴿ (اردو) پشم کی بافت کرنا۔

پشم شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر و جامع و سروری (۱) بمعنی پراگندہ شدن و (۲) پراگندہ ساختن و (۳) جدائی کردن بہار بر متفرق و پراگندہ شدن قانع۔ صاحبان رشیدی و مؤید ہمزبانش۔ صاحب جہانگیری در ملحقات ہم غیر از معنی اول نہ نوشت **مؤلف** عرض کند کہ تسامح محققین اول الذکر است کہ از قواعد زبان کار نگرفتند و بر لفظ و معنی غور نکردند معنی دوم ہیچ تعلق ازین ندارد و باعتبار جامع و سروری کہ اہل زبانند معنی سوم را مجاز درست دانیم کہ جدائی کردن بمعنی جدائی اختیار کردن و جدا شدن لازم است مخفی مباد کہ این مخفف پشیم شدن است کہ می آید (اردو) (۱) پراگندہ ہونا (۲) پراگندہ کرنا (۳) جدا ہونا۔

پشم قلی اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی پشم دین (ملا طغرا ع) زین پشم قلی کہ یوزچی آقا شدہ است ﴿ بگریز کہ بوی ریسمان می آید ﴿ وارستہ درست گوید کہ این مرادف پشم دین است نہ بمعنی آن **مؤلف** عرض کند کہ قلی لغت ترکی است بمعنی غلام و پشم بمعنی دوم اوست پس این کلمہ باشد از قبیل دشنام کہ بمقام تحقیر استعمال کنند از قبیل (پشم دین) نہ بمعنی پشم دین (اردو) پشم کے برابر حقیر ذلیل۔ یہہ دکن کا محاورہ ہے

پشمک اصطلاح - بقول برہان و ناصری و انند بروزن چشمک (۱) حلوائیست مشہور و معروف و (۲) مصغر پشم (ابسحاق اطعمہ) زبان چرب و شیرینم تو گوئی می شنگافد موہا دران حالت کہ بر حلوای پشمک می نہم دندان ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی دوم حقیقی است یعنی موہای خرد و معنی اوّل مجاز آن کہ این حلوا بشکل پشم تار تار ساختہ می شود سپید رنگ و خیلی پر ذائقہ باشد بعض اہل عجم درینجا ہم این حلوا درست کنند و بفروش می دہند (اردو) (۱) پشمک ایک قسم کی عجمی مٹھائی کا نام ہے جو تار تار ہوتی ہے۔ مؤنث (۲) چھوٹے بال۔ مذکر۔

پشم کشیدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و انند (۱) کنایہ از تفرقہ و پریشانی انداختن در چیزی و (۲) دور کردن بلطائف الحیل سند ش ہمان کہ بر (پشم در کشیدن) گذشت صاحب بحر از ہر دو معنی بالا ساکت و فرماید کہ (۳) ہلاک کردن و (۴) بی وقر شدن و (۵) از اعتبار ساقط کردن **مؤلف** عرض کند کہ معنی اوّل و دوم مرادف (پشم در کشیدن) بحذف کلمۂ در توان گرفت ولیکن برای معنی سوم و پنجم خصوصاً چہارم سند استعمال باید از ینکہ قول بحر محقق ہند نژاد بحالت سکوت محققین اہل زبان و معاصرین عجم بکار نیاید (اردو) (۱ و ۲) دیکھو پشم در کشیدن (۳) ہلاک کرنا (۴) بے وقر اور بے اعتبار ہونا۔ (۵) بے اعتبار کرنا۔

پشمک قندی اصطلاح - بقول بہار و انند ہمو یند حلوای پشمک (ابواسحاق حلاج) منع مگس از پشمک قندی کردن ؛ از ریش حلاج پنبہ برداشتن است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان پشمک کہ بمعنی اوّلش گذشت باضافت توصیفی دیگر ہیچ - صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو پشمک کے پہلے معنے۔

پشم کلاہ ندارد مقولہ - بقول رہنما بحواله

سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار یعنی عقل ندارد **مؤلف** عرض کند کہ در ایران زبین کلاہ بی پشم پوشیدن معیوب است و کلاہ پشم دار ذریعۂ عزت و علامت معقولیت پس از ہمین عادت این مقولہ بمعنی اصطلاحی مستعمل باضافت و بلا اضافت پشم ہر دو درست است (اردو) بے عقل ہے۔ عقل نہین رکھتا ہے۔

پشم من گرداست مقولہ۔ بقول بہار و انند ای کارم ور گرداست و فرماید کہ این زبان لوطیانست کہ از زبان بہ تحقیق پیوستہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم ازین مقولہ انکار کنند و اغلب کہ بہار گرد را بالفتح گرفتہ باشد (اردو) میرا کام بنا نہین۔ میرا مقصد حاصل نہین ہوا۔

پشمہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح اول و ثالث نوعی از خار و نوعی از طوطیا کہ بدوای چشم بکار برند صاحب محیط این را ببای عربی آوردہ گوید کہ اسم حبۃ السوداست کہ بفارسی چشنیزام گویند و آن مستعمل در علاج چشم است و بر حبۃ السوداء فرماید کہ شونیز است و چشخام نیز **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر بشبہ بہ موحدہ اول و دوم و بر بشمہ بموحدۂ اول گذشت و این مبدل آنست بمعنی سوم بشبہ و معنی دوم بشمہ چنانکہ تب و تپ (اردو) دیکھو بشبہ کے تیسرے معنے اور بشمہ کے دوسرے معنے۔

(۱) **پشمی از خانۂ رندان کم** مثل۔ بقول
(۲) **پشمی از کلاہش کم** بحر کنایہ از نقصانی کہ بنہایت سہل باشد و ہیچ در حساب نیاید صاحب رشیدی (۲) را آوردہ و صاحب جہانگیری در ملحقات ذکرش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان کہ بدون یای وحدت در پشم بکلاہش گذشت (اردو) دیکھو پشم از خانۂ رندان کم

پشمی در کلاہ ندارد مثل۔ صاحبان

امثال فارسی و خزینۃ الامثال ذکر این کردہ اند
و از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض
کند که مشتق است از (پشم در کلاہ نداشتن) که
بجایش گذشت فارسیان چون کسی را مفلس و
بی وقر بینند که لباس درست ندارد بمبالغہ
این مثل را زنند (اردو) دکن مین کہتے
ہین ”ٹوپی تک درست نہین ہے“ یعنے نہایت
مفلس اور بے عزت ہے۔

پشمیدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بالفتح پراگندہ و پریشان کردن مؤلف عرض
کند که معنی لفظی این موی موی کردن و کنایہ از
پریشان کردن موافق قیاس است و اسم مصدر
این پشم که فارسیان بہ ترکیب یای معروف
و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند
و سالم التصریف می نماید که غیر از ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید۔ دیگر محققین مصادر و اہل زبان
و زباندان این را ترک کردہ اند (اردو)

پریشان اور پراگندہ کرنا۔

پشمینہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بالفتح (۱) معروف و (۲) نوعی از حلوا
مؤلف عرض کند که سکوت دیگر ہمہ
محققین زباندان و اہل زبان از ین
لغت معروف بو العجبی است۔ پارچہ
را نام است که از پشم ساختہ باشد از قبیل
گنجینہ که یا و نون و ہای نسبت با پشم
مرکب کردہ اند و بمعنی دوم اگر سند استعمال
پیش شود ہمان پشمک قندی است که
تعریفش بر معنی اول پشمک گذشت معاصرین
عجم بمعنی اول بہ زبان دارند و بمعنی دوم
ساکت (ظہوری ؎) داغ می لالہ دمانید
ز پشمینۂ ما ٭ روز شنبہ ہمہ زاید شب آدینۂ ما
(ولہ ؎) کر د شوخی پہ نیان پوششش مرید
٭ شیخ کار از خرقۂ پشمینہ ساخت (اردو)
(۱) پشمینہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔

اونی کپڑا جیسے شال وغیرہ (۲) دیکھو پشمک کے پہلے معنے ۔

پشن بقول برہان بروزن چمن (۱) نام موضعی است کہ درمیان پیران ویسہ وطوس نوذر جنگ واقع شد وتورانیان فتح کردند واکثر پسران گودرز دران جنگ کشتہ شدند واین جنگ راجنگ لادن وجنگ پشن گویند و (۲) مخفف پشنگ ہم کہ نام پدر افراسیاب است۔ (ملہ) چون عارض تو ماہ نباشد روشن ؛ مانند رخت گل نبود در گلشن ؛ مژگانت ہمی گذر کند از جوشن ؛ مانند سنان گیو در جنگ پشن ؛ صاحبان سروری وجہانگیری وناصری ومؤید وسراج وجامع وزنبیل بر معنی اوّل قانع۔ صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ رباعی بالا را گویند کہ ہر مصرعش از شاعری است ومصرع آخرش از فردوسی **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان وعلم است ۔

(اردو) (۱) پشن ایک موضع کا نام ہے جس کو تورانیوں نے فتح کیا تھا جس کا ذکر شاہ نامہ مین موجود ہے ۔ مذکر (۲) پشن افراسیاب کے باپ کا نام پشنگ کا مخفف ۔ مذکر ۔

پشنجذ بقول برہان ومؤید وانند بکسر اوّل و فتح ثانی وسکون نون وجیم مفتوح بذال نقطہ دار زدہ یعنی آب وامثال آن پاشیدہ شود ۔ **مؤلف** عرض کند کہ پشنجیدن یعنی پاشیدن آب وشراب مصدریست کہ می آید (کامل التصریف) وپشنجذ مضارع آن بعض عربان ایران دال مہملہ را بہ ذال معجمہ بدل کردہ اند چنانکہ آذر و آذر ۔

(اردو) دیکھو پشنجیدن یہہ اس کا مضارع ہے ۔

پشنجہ بقول برہان وانند بروزن شکنجہ ورشتہ گیاہی باشد کہ شومالان وجولاہگان باآن آبار بر تار افشانند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل پشنجہ کہ بموحدہ گذشت چنانکہ اسب واسپ

(اردو) دیکھو پشنجہ کے پہلے معنے ۔

(الف) **پشنجید** (الف) بقول سروری

(ب) پشنجیدن یعنی آب ومثل آن پاشیدن
(ج) پشنجیده شده و (ب) بقولش پاشیدن
آب وامثال آن. صاحب بحر ہم ذکر این کرده
می فرماید که پشنجد مضارعش واسم فاعل وامر و
نهی نیامده **مؤلف** عرض کند که ما بر پشنجیدن که
بموحده گذشت صراحت ماخذش واشارهٔ این
کرده ایم و (ج) بقول برہان وسروری بروزن
ستمدیده یعنی آب وشراب وخون وامثال آن
پاشیده شده (لبیبی ۵) بخنجر ہمه تنش الخیده اند
بران خاک خونش پشنجیده اند ، ما گوئیم که
ہردو محققین با نام ونشان چرا نمی فرمایند که اسم
مفعول (ب) باشد ومبدل پشنجیده که در موحده
گذشت مخفی مباد که تسامح سروری است که بر
الف معنی مفعولی بیان کرد وغور برین نکرد که
بمعنی ماضی مطلق ب چرا نباشد **(اردو)** (الف)
پانی یا شراب وغیره چھڑکا (ب) پانی یا شراب
وغیره چھڑکنا (ج) پانی چھڑکا ہوا۔

پشنگ بقول برہان بروزن پلنگ (۱) نام
پدر افراسیاب است ونام پسر او که شیده می گفتند
ونام مبارزی از ایران ونام پدر منوچهر شاه
و (۲) میل آہنی را گویند دراز وسر تیز که بنایان
بدان دیوار را سوراخ کنند و (۳) بمعنی زنبر
نیز آمده وآن گلیمی یا تخته باشد که بر دو سر آن
دو چوب تعبیه کنند وبدان خشت وگل وخاک
وامثال آن کشند و (۴) جفا وستم وجور ومحنت
را نیز گفته اند و (۵) ترشح آب وغیر آن را نیز گویند
واین معنی بکسر اول وثانی ہم درست است صاحب
ناصری ہمه معانی را آورده صاحب سروری بر
معنی اول ودوم وسوم قانع. صاحبان رشیدی
وجامع معنی اول ودوم وسوم وچهارم را آورده اند
(فردوسی ۵) چه پشنید سالار ترکان پشنگ ،
چنان خواست کاید به ایران بجنگ ، (حکیم سوزنی
۵) ہمچون پشنگ گرزمی ورکناک شوخ ناک گوئی
که گرز توری در قبضهٔ پشنگ ، (وله ۵) آن را که

از تو خورد بنا جایگه فتاد ٭ برداشت از زمین
نتواندش بی پشنگ ٭ (درویش عبد علی ۵)
بی تیغ از ان اجل چه سازد عدوت را ٭ کز
خون فاسدش نرود بر کسی پشنگ ٭ خان آرزو
در سراج بذکر جمله معانی گوید که (۶) نام قلعه ایست
در حوالی قندهار ظاهرا بنا کردهٔ پدر افراسیاب
است و فرماید که بمعنی پنجم بکسر تین گفتن خطاست
چراکه آن لشنگ ببای تازی است و بغیر نون
بمعنی شبنم ریزه که زمین را سفید کرداند چنانکه گذشت
و بضمن معنی اوّل گوید که نام مبارز ایران
و نام پدر منوچهر شاه اصلی ندارد **مؤلف**
عرض کند که بمعنی اوّل علم است و بمعنی دوم
مبدّل تشنگ که بموحدهٔ اوّل گذشت چنانکه تب
و تپ و بدیگر معانی اسم جامد فارسی زبان وجا
دارد که بمعنی پنجم اسم مصدر پشنجیدن گیریم که
بموحده بمعنی پاشیدن و ریختن گذشت. فارسیان
به وضع مصدر بای فارسی را بموحده بدل کردند
چنانکه اسپ و اسب و کاف فارسی بدل شد
به جیم چنانکه گلنار و جلنار و این ماخذ و رای
ماخذیست که بر مصدر پشنجیدن نوشته ایم و این
بهتر از ان می نماید و موقع آن دست نداد
که ذکر این در انجا کنیم (اردو) (۱) پشنگ
افراسیاب کے باپ اور بیٹے کا نام اور نیز ایک
ایرانی پہلوان کا نام اور شاہ منوچہر کے باپ
کا نام (۲) آلۂ نقب۔ مذکر (۳) وہ چوکھٹا
جس مین نواڑ بن کر سامان کے نقل و حرکت مین
اس سے کام لیتے ہین۔ مذکر۔ (۴) جھینٹا مؤنث اور جمع
(۵) ترشح۔ دیکھو باران نرم (۶) ایک قلعہ کا
نام پشنگ ہے۔ مذکر۔

پشوریدن بقول برہان و اننده و مؤید بضم اوّل
بروزن قصوریدن نفرین و دعای بد صاحب برہان
فرماید که با سین بی نقطه هم آمده **مؤلف** عرض
کند که بسور و بسوریدن به سین مهمله و لشولیدن
به شین دوم و لام عوض را انجایش گذشت

و بسور را اصل است که صراحت ماخذش همدرانجا
کرده ایم و همان اسم مصدر بسوریدن و این
مبدل بسور که موحده بدل شد به بای فارسی
چنانکه تب و تپ و سین مهمله بدل شد به معجمه چنانکه
کستی و کشتی و آنچه به لام آمده هم مبدل (ارد و)
دیکهو بسور۔

(الف) پشول	(الف) بقول برهان
(ب) پشولش	مرادف پشور و (د)
(ج) پشولیدن	بقولش بمعنی پریشان
(د) پشولیده	و ژولیده و پراگنده

صاحب رشیدی نسبت الف گوید که بالکسر
بمعنی برهم زدگی و پریشانی و امر از برهم زدن
و برهم زننده و (ب) هم بمعنی برهم زدگی و پریشان
قیاس است (ج و د) و فرماید که در لغت ترپولیدن
گذشت که در جمیع این صیغ بای تازی است نه
پارسی (ابن یمین ۵) بیان طرهٔ تو کردمی ولیک
دلم ؎ ز بس پشول که دارد بگفته آن نرسید ؎
(عطار ۵) صبح گر گشتی نفس را در دهان ؎
کی رسیدی این پشولش در جهان ؎ خان آرزو
در سراج بذکر (الف) همزبان رشیدی و (ج)
بقول بحر بر وزن نکوهیدن پراگندن و پریشان
شدن و ژولیدن (سالم التصریف) که غیر از
ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید۔ صاحب
جهانگیری نسبت (د) گوید که با اول مکسور و شین
مضموم و واو مجهول بمعنی پراگنده و پریشان
و ژولیده (شرفشفرده ۵) دل درویش
سراسیمه به است ؎ طرهٔ دوست پشولیده خوش
است ؎ مؤلف عرض کند که (الف) اسم
مصدر و (ب) حاصل بالمصدر و (ج) مصدر
که وضع شد از (الف) بزیادت یای معروف.
و علامت مصدر و (د) بزیادت های هوز بر
ماضی (ج) افادهٔ معنی اسم مفعول کرده و این هر
چهار مبدل پژول و پژولش و پژولیدن و پژولیده
که ذکرش بجای خودش گذشت چنانکه باژگونه

وباشگونہ دیگر ہیچ تسامح رشیدی کہ (الف) را بمعنی اسم فاعل آوردہ وبرقواعد زبان غور نکردہ کہ بدون ترکیب امر حاضر با اسمی معنی فاعلی حاصل	نمی شود (اردو) (الف) دیکھو پژول کے پانچوین معنے (ب) دیکھو پژولش کے پہلے اور دوسرے معنے (ج) دیکھو پژولیدن کے پہلے معنے (د) دیکھو پژولیدہ۔

پشّہ بقول برہان بفتح اوّل وثانی مشدد وجانوریست معروف۔ گویند کہ چہل روز عمر کند وبقول بعض سہ روز۔ بہار گوید کہ ہمین است بعربی بق۔ آبی این طنین دارد وخاکی این طنین ندارد (صائب ؎) درویش خامش است زمبرم کشندہ تر، از پشّہ ہانست پشّۂ خاکی گزندہ تر، صاحب سروری گوید کہ از آب پیدا شود وبعضی از درخت (انوری ؎) تو ئی آنکس کہ در سخا آید، پشّہ تو بخشیم گردون پیل، صاحب محیط می فرماید کہ اسم فارسی زبان است وبعربی بق وناموس واہل مصر ویمن وحجاز کتان واہل عمان ہمامہ نامند وبیونانی فواس وبہندی مچھر بالجملہ آن برخلقت پیل است الّا اعضای آن بسیار زیرا کہ فیل را چہار پا وخرطوم ودم می باشد وآن را باوجود این اعضا دو یا زیادہ وچہار بازوست۔ چون خرطوم خود ببدن انسان فرو بردخون بکشد ودر جوف خود اندازد وآن گویا کہ حلقوم آنست۔ کوچک را البعوض نام است وآن درجاہای تاریک وزیر دیوارہای نمناک می باشد وبزرگ وکوچک بزرگ آن را بق وناموس وآن در نی زارہا وبیشہ ہای پر آب وگیاہ بسیار می باشد وگزندہ وباسمیت وسمیت خورد کمتر۔ گرم وخشک در دوم وآن اخراج زلو تشبث بحلق نماید چون باسرکہ یا شراب بیاشامند (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ ظاہرا این مرکب معلوم می شود از پش بہ معنی دومش وہای نسبت۔ اسم جامد فارسی زبان است (اردو) پشّہ۔ مذکر۔ دیکھو بق۔

پشّه چو پُر شد بزند پیل را مثل. صاحبان خزینة الامثال وامثال فارسی ذکر این کرده از معنی ومحل استعمال ساکت (**مؤلّف** عرض کند که فارسیان این مثل را بجائی زنند که ضرورت اظهار غیظ وخشم ضعیفی باشد یعنی ناتوانی وضعیفی هم چون غضبناک شود بر توانا وقوی غالب می آید ومقابله کند وکامیاب می گردد چنانکه پشّه که هرگاه بغصّه در آید پیلی را سراسیمه می کند یعنی عادت است که به خرطومش داخل شده می گردد وپیل برای دفعش علاجی ندارد وخیلی پریشان می شود مقصود آنست که بر قوّت خود نباید که دشمن ناتوان را حقیر نگریست وناتوانی هم گاهی غالب می آید بر توانائی (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں کہ "مچھر ہاتی کو لے بیٹھتا ہے" یہہ کہاوت اُس محل پر مستعمل ہے جہان یہہ بیان کرنا مقصود ہو کہ ایک ناتوان بھی قوّت مند پر غالب آسکتا ہے جیسے مچھر ہاتی پر غالب ہوتا ہے"

پشّه خال اصطلاح. بقول مؤیّد مطبوعه نولکشور بوزن ومعنی پشّه دار است که شجرة البق باشد ودر دیگر نسخ قلمی مؤیّد این اصطلاح را نیافتیم صاحب محیط بر (شجرة البق) گوید که اسم (دردار) است وبر (دردار) می فرماید که آن را (درخت پشه) نیز نامند جهت آنکه در جوف ثمر آن پشه پیدا می گردد وبعربی (شجرة البق) وبه اندلسی (بشم اسود) وبیونانی قطالاو به فارسی کنجک وبهندی ببولا وپیش بعضی گولر وفرماید که چنین نیست وآن نوعی از غرب است. سرد وخشک در اوّل وثمر آن گرم وتر وپوست آن قابض ومنافع بسیار دارد (الخ) صاحب برهان بر کنجک می فرماید که نام درختی که آن را (پشه غال) گویند که می آید وبعربی طرفه **مؤلّف** گوید که جا دارد که همین (پشه غال) اصل باشد و(پشه خال) مبدّلش چنانکه چرغ وچرخ (**اردو**) بقول محیط ببولا شجرة البق

درخت پشّه ۔

پشه خانه اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و جامع و سراج نام درخت ستّه است که بعربی شجرة البق خوانند ۔ صاحب جہانگیری گوید که گرم است و پشه غال **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد و موافق قیاس (اردو) دیکھو پشه خال

پشه خورد اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و جہانگیری و جامع و سراج بفتح خای نقطه دار و سکون واو معدوله و را و دال بی نقطه ریشی و جراحتی باشد که بیشتر در ملک بلخ بهمرسد و دیر خوب شود و گمان مردم اینکه از گزیدن پشّه بهمرسد و آن را بعربی قرحه بلخی نام است **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت و مخفف خورده پشّه باشد و کنایه از مرض بالا (اردو) فارسی مین پشه خورد اس زخم کا نام ہے جو بلخ مین مچھرون کی وجہ سے جسم انسان پر عارض ہوتا ہے ۔ مذکر

پشّه دار اصطلاح ۔ بقول بحر و ناصری و جہانگیری و مؤید و جامع و سراج درختی که بعربی شجرة البق خوانند **مؤلف** عرض کند که ہمان که صراحتش بر (پشه خال) کرده ایم ۔ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو پشه خال ۔

پشه را نعل در ہوا بندند مقوله ۔ بقول بہار و انند ۔ به ہمان دو معنی که بر (اشپم را نعل در ہوا بندند) گذشت **مؤلف** عرض کند که بحث کامل ہمه را انجا کرده ایم و خیال ما اینست که این اصل است و آن تصحیف این معاصرین عجم این را بر زبان دارند به معنی اوّلش و موافق قیاس است (اردو) دیکھو اشپم را نعل در ہوا بندند ۔

پشّهٔ زرّین اصطلاح ۔ بقول بحر و انند و مؤید ۔ شرارهٔ آتش **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه باشد موافق قیاس که شرارهٔ آتش مثل پشه در ہوای پرد و زرین می نماید و نظر باین شباہت آن را پشّهٔ زرین گفتند

(اردو) شرارہ۔ مذکر۔ دیکھو انگک۔

پشۂ زعفران اصطلاح۔ بقول انند و مؤید انگشت افروختہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بر (پشۂ زعفران) گذشت ہر دو مرکب اضافی وکنایہ ولیکن آن بہتر است ازینکہ انگشت افروختہ در ہوا می پرد بلکہ تودۂ می نماید سرخ۔ معلوم می شود کہ در کتابت این تحریف شد کہ پشتہ را پشہ نوشتند و محققین بالا بران غور نکردند معاصرین عجم این را بزبان ندارند (اردو) دیکھو پشتۂ زعفران۔

پشہ غال اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و شمس و جہانگیری و جامع و سراج با غین منقوطہ دار و لام بمعنی پشہ دار است کہ شجرۃ البق باشد **مؤلف** عرض کند کہ ما صراحت کامل بر (پشہ خال) کردہ ایم و این اصل است و آن مبدل این و غال بمعنی آشیانۂ زنبور می آید و درین مرکب بمعنی مطلق آشیانہ گرفتہ اند و آشیانۂ پشہ نام نہادند برای درختی کہ پشہ ہا بران بکثرت می باشند یا در ثمر آن۔ (اردو) دیکھو پشہ خال۔

پشۂ کہ غزا کرد اصطلاح۔ بقول انند و مؤید ای پشہ کہ نمرود را ہلاک کرد بہ نیش زدن در مغز سرش۔ دیگر کسی از محققین اہل زبان و زباندان ذکر این نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ پشہ آواز می کند بعضی گویند کہ بعد گزیدن و خون کشیدن از ذوق آواز می کند و ما ہمین عادت را مشاہدہ کردہ ایم پس (پشۂ غزا دار) پشہ را توان گفت کہ بہ اثر زہرش انسان بمیرد ولیکن از (پشہ کہ غزا کرد) مقصود از پشۂ خاص قاتل نمرود مراد گرفتن کنایہ ایست خلاف قیاس بدون ملاحظۂ سند استعمال بر مجرد قول دو محققین ہندنژاد این را تسلیم نکنیم (اردو) وہ مچھر جس نے نمرود کو ہلاک کیا۔ مذکر۔

پشی بقول برہان بکسر اول و سکون تحتانی مخفف پشیز است کہ می آید و آن پول ریزۂ کوچک بغایت

تنک و نازک که از مس با برنج سازند و سکه
بران زنند و خرج کنند صاحب جهانگیری بذکر
پشی و پشیز و پشیزه گوید که دو معنی دارد (۱) پول
ریزه بغایت تنک (حکیم سوزنی ؎) نرخ جماع
از پشی رسید به دینار ۞ کار فروشنده رست وای
خریدار ۞ و (۲) بمعنی فلوس ماهی۔ صاحبان
سروری و ناصری و جامع و رشیدی ذکر این
کرده اند **مؤلف** عرض کند که پشی مخفف پشیز
و پشیزه که می آید اما معنی دوم متعلق از پشیزه که صراحتش
همدرانجا کنیم و درینجا همین قدر کافی است که
این مخفف آنست و نظر باعتبار صاحبان جامع
و ناصری که اہل زباند می گوئیم که معنی دوم مجاز
معنی اوّل است **(اردو)** (۱) دیکھو پشیز کے
پہلے معنے۔ (۲) دیکھو پدیچہ

پشیر همان پشیز است که به زای ہوز چهارم
می آید تصحیف اننده می نماید یا تصحیف کاتبش
که زای ہوز را رای مہملہ نوشت **(اردو)**
دیکھو پشیز بہ زای ہوز ۔

پشیز بقول برہان ہمان پشی که گذشت صاحب
جہانگیری نسبت ہر دو معنی ہرچہ نوشتہ ما نقلش
بر پشی کردہ ایم و صاحبان ناصری و رشیدی و جامع
و انند ہم ذکر این کردہ اند۔ بہر دو معنی خان آرزو
در سراج صراحت کند کہ این بہر دو معنی اصل است
و پشی مخفف این و فرماید کہ بموحدہ ہم گذشت
مؤلف عرض کند کہ این اسم جامد فارسی
زبان است و آنچہ بموحدہ گذشت مبدل این
و بمعنی دوم مخفف پشیزہ (امیر خسرو ؎) آن را
کہ بکیسہ نیست چیزی ۞ خواری کشد از پی پشیزی
۞ **(اردو)** دیکھو پشی کے دونوں معنے ۔

پشیزنشان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی سکہ زن۔ **مؤلف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و درین
مرکب لفظ پشیز را مطلقاً بمعنی سکہ بر سبیل مجاز
گرفتہ اند و نشان امر حاضر نشاندن و بمعنی حقیقی

این نشانند؛ سکه که همان سکه زن باشد۔
(اردو) سکہ ڈھالنے والا۔ سکہ بنانے والا۔
پشیزہ بقول برہان (۱) بمعنی اول پشیز که صراحتش
بر معنی اول پشیز گذشت) که پول نازک و بسیار
تنک باشد و گوید که بقول بعض (۲) زری و بقول
بعض (۳) زری قلب در نهایت نازکی و
(۴) چیزی را گویند که از برنج و امثال آن در
نهایت تنکی سازند که مابین دسته و تیغهٔ کارد
وصل کنند و (۵) چرمی باشد که بر دامن خیمه دوزند
و ریسمان بدان گذارند صاحب جهانگیری پشی
و پشیز و پشیزه را بیکی نقل کرده بذکر معنی اول
گوید که (۶) فلوس ماهی باشد (حکیم ناصر خسرو از
ناصری ؎) سخن تا نگوئی بدینار مانی ٭ ولیکن
چو گفتی پشیزه سینی ٭ (کمال اسمعیل ؎) چنانکه
بر سپر خنجران پشیزهٔ سیم ٭ حباب و دائرهٔ آب
و قطرهٔ باران ٭ (انوری ؎) سموم قهر تو با
آب گر عتاب کند ٭ پشیزه داغ شود بر مسام

ماهی ٭ شیم ٭ صاحب سروری بر معنی اول و چهارم
و پنجم قناعت کرده و صاحب ناصری ذکر معنی
اول و پنجم و ششم فرموده صاحب رشیدی بذکر
معنی اول نسبت معنی ششم گوید که های نسبت است
۔صاحب جامع هم بر معنی اول و ششم قناعت کرده
۔خان آرزو در سراج گوید که تحقیق آنست که
پشیز و پشیزه بیک معنی است و حقیقت در پول
و مجاز در درم ماهی چنانکه لفظ فلس و درم که
هر دو در ماهی بمجاز مستعمل و بحوالهٔ قوسی معنی سوم
و چهارم و پنجم را نقل کرده **مؤلف** عرض کند
که ما بر پشیز صراحت کرده ایم که اصل است بمعنی
اول و پشیزه بمعنی اول مزید علیه به های زائده
و بمعنی دوم بمعنی مطلق زری مجاز باشد و بمعنی سوم
طالب سند استعمال می باشیم اگر بدست آید آن را
هم مجاز دانیم و بمعنی چهارم هم مجاز که اهل ولایت
دائره از طلا و نقره مثل سکهٔ تنک ساخته بر دستهٔ
اسلحه آنرا برای زینت نصب کنند گویا این سکهٔ قلب است

که بصورت سکه مدوّر ساخته دستهٔ اسلحه را بدان زینت دهند و
همین باشد حقیقت معنی سوم که صاحب برهان آن را فهمیده
و بمعنی خاص قائم کرده و بمعنی پنجم یا پاهای نسبت مجاز است
که پاره های مدوّر چرم فلس ماهی را مانند و معنی ششم به پاهای نسبت
اصل است و موافق قیاس که فلس ماهی هم مشابه پشیز سکه باشد
(اردو) (۱) دیکھو پشیز کے پہلے معنے (۲) سونا مذکر (۳) چھوٹا
سکہ کھوٹا سکہ۔ مذکر۔ (۴) وہ طلائی یا نقرئی
تکمیا جو ہتھیارون کے دستہ پر زینت کے لئے نصب
کرتے ہین۔ مؤنث۔ جس کو دکن مین کوتھی کہتے
ہین لیکن دہلی مین کوتھی میان کے چھلّے کا نام
ہے (۵) چمڑے کے چھوٹے بلّے جو [illegible]
مین سوراخ کی جگہہ لگائے جاتے ہین تاکہ سوراخ
رسیون سے کشادہ نہ ہو جائے (۶) دیکھو پدیچہ۔
پشیم بقول برهان بروزن نسیم (۱) مخفف
پشیمان باشد و (۲) بمعنی پراگندگی و (۳) جدائی
صاحب جامع بذکر هر سه معانی بالا گوید که بمعنی (۴)
شناختن هم - خان آرزو در سراج گوید که غلب

که بمعنی دوم تصحیف باشد چه بدین معنی پشم شدن
آمده چنانکه در رشیدی است و چون پشم با یک
ندافی پریشان می شود لفظ مذکور درین معنی مستعمل
می گردد اگر گویند که پشیم شدن که در استعارات
رشیدی واقع شده چرا پشیم به تحتانی نباشد گوئیم که
درین صورت در استعارات آوردن خطاست
زیرا که برین تقدیر بمعنی حقیقی خود استعمال یافته باشد
و قابل اعتماد رشیدیست و ازین تحقیق و غلطی صاحب
برهان جهدی نیست (الخ) **مؤلف** عرض کند
که سبحان الله چه خوش تحقیق است حق آنست که
این کنایه باشد بمعنی سوم یعنی جدائی - به توجیهی که
ذکرش در بیان خان آرزو گذشت و تحتانی
سوم زائد است که اکثر در کلمات فارسی آمده
چنانکه لبست و لبیست و معنی دوم مجاز مجاز
که پراگندگی داخل پریشانی است و بمعنی اول
این ندامت و شرم است که آن هم مجاز باشد
و حاصل پراگندگی و پریشانی است تصرف قواعد

فارسیان بمجاز است که این را بمعنی وہم استعمال
کردند و پشیم بمعنی پریشان که در (پشیم شدن)
بمعنی پریشان شدن گذشت مخفف (پشیم شدن)
است که می آید و معنی چہارم ناشناسائی است
طرز بیان جامع پسندیده نیست و باعتماد او
این معنی را تسلیم کرده بگوئیم که نتیجه پراگندگی است
۔ صاحب رشیدی در فرہنگ خود برای استعمال
در آخر ہر یک ردیف بابی قرار داده پس اگر
(پشیم شدن) را کنایه الیست واضح نذیل آن
جا داد چه خطا کرد و اصلا بمعنی حقیقی نیست چنانکه
خیال خان آرزو ست و برہان در معانی ہیچ
غلط نکرده و صاحب جامع که اہل زبان است
با او ہمزبان نمیدانیم که خان آرزو چرا حرف
بر و می نہد چه خطا از و سر زد شد که مورد الزام
کرده نمیدانند که خود حق تحقیق را ادا نکرد فتامل
مخفی مباد که (۵) پشیم در فارسی قدیم بمعنی مطلق
شرم است چنانکه بعض معاصرین سالخورده
دستوران زردشت تصدیق این می کنند و
ہمین اسم مصدر پشیمیدن که می آید (و متروک
التصریف) است و پشیمان بمعنی نادم ہم
اسم حال ہمان مصدر پشیمیدن که یادگار او ست
پس آنانکه پشیم را بمعنی پشیمان گرفته اند بخیال شان
مخفف پشیمان است و آنانکه پشیم را اصل و
بمعنی نادم گیرند پیش شان پشیمان مزید علیه ہش و
لیکن تحقیق ما بضمن معنی ہذا ہمین که بمعنی اول مخفف
پشیمان باشد (اردو) (۱) دیکھو پشیمان (۲)
پراگندگی ۔ مؤنث (۳) جدائی ۔ مؤنث (۴)
ناشناسائی ۔ مؤنث (۵) شرم ۔ ندامت ۔ مؤنث

پشیمان بقول بہار بمعنی نادم و فرماید که بلفظ
شدن مستعمل **مؤلف** عرض کند که عجب است
از دیگر ہمه محققین که این را ترک کرده اند ۔ اسم
حال پشیمیدن است چنانکه ذکرش بر پشیم کرده ایم
و خصوصیت استعمال این با مصدر شدن ہم
نیست بلکه در ملحقات این با دیگر مصادر ہم می آید

ظہوری سے) توبہ فرمائی ظہوری از تو بود ؛ ہم
تو نکردی کہ پشیمانیم ما ؛ مخفی مبادکہ ہمین است
اسم مصدر (پشیمانیدن) کہ بجایش می آید (اردو)
پشیمانی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ نادم ۔ شرمندہ ۔ منفعل

پشیمان بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ
بمعنی نادم بودن و خجل شدن است و بحالت
پشیمانی بودن موافق قیاس (نقی کمرہ سے) کردہ
بودم بد و مستوجب حرمان بودم ؛ اینقدر بود
کہ از کردہ پشیمان بودم ؛ (اردو) پشیمان
رہنا ۔ پشیمان ہونا ۔ بمعنی نادم رہنا ۔ نادم ہونا
خجل ہونا ۔

پشیمان دیدن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ خجل دیدن و نادم یافتن ۔ موافق قیاس
است (خسرو سے) ما را ندید ہرگز از عشق او
پشیمان ؛ گیتی بمحنت و غمم پر آزمود ما را ؛ ۔

(اردو) پشیمان پانا ۔

پشیمان شدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی منفعل و خجل شدن است (ولی دشت
بیاضی سے) ہرگزم جمع نشد دل کہ پریشان نشدم
؛ ہرگز آسودہ نگشتم کہ پشیمان نشدم ؛ (ظہوری
سے) گاہ ہجرانش پشیمان می شود ؛ ہیچ در قتل کسش
تاخیر نیست ؛ (اردو) پشیمان ہونا ۔ نادم ہونا

پشیمان کردن استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی نادم کردن و خجل ساختن است (آہی
سبزواری سے) قتل آہی گفتہ بود آن مہ کہ
فردا می کنم ؛ گو بیا امروز اغیارش پشیمان کردہ اند ؛
(نظامی سے) ز بدگوی بدگفتہ پنہان کنم ؛ ز
بہ یاداش نیکی پشیمان کنم ؛ (اردو) نادم کرنا
خجل کرنا ۔ پشیمان کرنا ۔

پشیمان گردیدن استعمال ۔ صاحب آصفی

پشیمان گشتن ذکرش ہردو کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ مرادف پشیمان شدن است
کہ گذشت (اسدی طوسی ۵) ہر انکو بہر کار
بیندیشد زپیش ٭ پشیمان نگردد زکردار خویش ٭ —
(فغانی شیرازی ۵) سبحہ را بگسل فغانی گر پشیمان
گشتۂ ٭ کانچہ در تسبیح زاہد ہست در زنار نیست
٭ (اردو) دیکھو پشیمان شدن ۔

پشیمانی بقول بہار ندامت و فرماید کہ با لفظ
خوردن مستعمل ۔ صاحب انند نقل نگارش ۔
مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر پشیمان
است کہ می آید و یای مصدری است بر لفظ
پشیمان (ظہوری ۵) پشیمانی دلم صبر و سکون را
٭ بہر و ماہ سیمائی رساند است ٭ (اردو)
پشیمانی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔
شرمندگی ۔ پچھتاوا ۔

پشیمانی خوردن مصدر اصطلاحی بقول
بحر نادم شدن **مؤلف** عرض کند کہ بہار بذیل
پشیمانی اشارۂ این کردہ موافق قیاس ہست
از قبیل غم خوردن (امیر خسرو ۵) تناول گر
نسازی لقمہ را زود ٭ پشیمانی خوری کی دارد
سود ٭ (سنجر کاشی ۵) نیست باک از کشتنم
ترسم پشیمانی خوری ٭ آنکہ فتوای ہلاک دوست
از دشمن گرفت ٭ (اردو) پشیمان ہونا نادم
ہونا ۔ پشیمانی میں مبتلا ہونا ۔

پشیمانیدن مصدریست کہ محققین مصادر
این را ترک کردہ اند و بر زبان معاصرین عجم
است لازم و متعدی ہر دو آمدہ اگر از پشیمانیدن
گیریم کہ می آید بقاعدۂ فارسی متعدی است
یعنی پشیمان کردن و اگر از پشیمانی یا پشیمان
گیریم لازم است یعنی پشیمان شدن ولیکن معاصرین
عجم استعمال این بمعنی متعدی می کنند می گویند کہ
"ما پشیمانیدیم او را مگر بی حیاست اعتنائی
نکرد" سنجر طہرانی کہ از معاصرین ما بود می فرماید
(۵) پشیمانیدمش از نقص پیمانش خطا کردم ٭

(۳۲۰)

که اصلا بر زبان نرود از روی تا بانش پشیمانی ۵ بارها
در مکالمه هم استعمال این از زبانش شنیده ایم
خدایش بیامرزد که از مغتنمات دهر بود و سند ظهوری
که بر پشیمان گذشت استعمال مشتقات این کرده
و پشیمانی حاصل بالمصدر همین است (اردو)
پشیمان کرنا ۔ شرم دلانا ۔ شرمنده کرنا ۔ پشیمان
هونا ۔ خجل هونا ۔ نادم هونا ۔

پشیم شدن استعمال ۔ بقول برهان و بحر
و انند بمعنی (۱) پشیمان شدن باشد و (۲) بمعنی
پراگندگی و (۳) جدائی ورزیدن هم و (۴)
نشناختن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است
که پشیم که اسم مصدر پشیمیدنست بجایش گذشت
و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم (اردو)
(۱) پشیمان هونا (۲) پراگنده هونا (۳) جدائی
اختیار کرنا (۴) نه پهچاننا ۔

پشیمیدن مصدریست متروک التصریف
که حالا بر زبان معاصرین عجم استعمالش نیست و
متقدمین و متاخرین هم این را ترک کرده اند
که استعمالش از نظر ما نگذشت و بگوش ما نخورد
و پشیمان که گذشت اسم حال همین مصدر است
که بعضی آن را مزید علیه پشیم هم گویند و اشاره
این همدر انجا هم کرده ایم (اردو) شرمنده
هونا ۔ شامل هے تمام معنی لازم پشیمانیدن پر ۔

پشین بقول برهان با تحتانی مجهول بر وزن
امین (۱) پسر بزرگ کیقباد است و سهراب و
لهراسپ پسران اویند و بعضی گویند سومی پسر
کیقباد ۔ صاحب جهانگیری فرماید که پسر کیقباد
را کی پشین نیز می گفته اند ۔ صاحب سروری
متفق با بیان آخر برهان ۔ صاحب ناصری باتفاق
جهانگیری می فرماید که آروند نیز یکی از اولاد اوست
(فردوسی ۵) بدآروند را گوهر کی پشین ۵
که خواندی پدر بر پشین آفرین ۵ و فرماید که (۲)
بکسر اول بمعنی ذات است اعم از اینکه منظور
ذات واجب باشد یا ممکن و صراحت مزید کند

(۱۲۷)

که بمعنی دوم در جهانگیری و رشیدی نیست از فرہنگ دساتیر بدست آمد صاحبان جامع و مؤید بر پسر کیقباد قانع۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بمعنی دوم اسم جامد است و بمعنی اوّل عَلَم۔ بعضی از دستوران معاصر گویند که پسر کیقباد موجد طرّه بر سر دستار شاہان است ولہذا فارسیان او را ملقب کردند بدین اسم و این موافق قیاس می نماید که پشن بمعنی طرّه آمده و مرکب است با یا و نون یعنی منسوب به طرّه واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ مخفی مباد که ہمین لغت بموحده ہم گذشت و جز این نیست که آن مبدّل این است چنانکه تپ و تب (اردو) (۱) پشین۔ کیقباد کے بڑے لڑکے یا تیسرے لڑکے کا نام یا لقب۔ مذکر (۲) ذات۔ مؤنث دیکھو پشین۔

بای فارسی باطای حطّی

پطرزبورغ اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار پای تخت سلطنت روس را نام است۔ **مؤلف** عرض کند که مفرس است که اصل این در زبان غیر (سنت پترس برگ) بود فارسیان سنت را حذف کردند و به تبدیل و اضافۂ حروف (پترس برگ) را (پطرزبورغ) کردند۔ صاحب رہنما مجرد (پطر) را ہم بدین معنی گفته و درین تخفیف لفظ ہم راه یافته و ذکر این ہم بحذف زای ہوز فرموده یعنی (پطربورغ) که درین تخفیف حرف است و بس (اردو) سنٹ پٹرس برگ) پایۂ تخت روس کا نام ہے۔ مذکر۔ اور اس کے لفظی معنے پٹرس برگ کی مجلس اعلی۔

بای فارسی باغین معجمه

پغار بقول برہان و ناصری و مؤید بضم اوّل بر وزن دچار (۱) عُجب و تکبر و (۲) خودستائی

خان آرزو در سراج ذکر این کردہ ہمین را بکسر اوّل گوید کہ (۳) بمعنی چوبکی کہ نجّاران درمیان چوبکی کہ شگافتہ گذارند و (۴) کفشگران در کالبد کفش فرو برند تا کشادہ گردد و آن را پانہ و فانہ ہم نامند **مؤلّف** عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ محقّق اہل زبان است این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم و تسامح خان آرزو کہ بغاز را کہ بہ زای ہوّز آخر می آید درینجا بہ رای مہملہ نوشت و بر معنی سوم و چہارم این جا داد و دیگر ہمہ محقّقین اہل زبان و زباندان ازین ساکت ظاہر الغت ترکی می نماید ولیکن محقّقین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند (اردو) (۱) اتا کبر۔ مذکر۔ دیکھو باد کے دسوین معنے (۲) خودستائی۔ مؤنث۔ بقول آصفیہ اپنی آپ تعریف۔ اپنے منہہ میان مٹھو (۳ و ۴) دیکھو بغاز۔

بغاز صاحبان برہان و جہانگیری و ناصری و رشیدی ذکر این کردہ اند کہ مرادف بغاز است بہر دو معنی کہ بموحّدہ گذشت و بقول بعض بہ رای مہملہ در آخر آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ این مبدل بغاز باشد کہ بموحّدہ و زای ہوّز گذشت و ماحصل ماخذ ہمدرانجا کردہ ایم و زای ہوّز آخر را صحیح پنداشتہ ایم و اشارۂ این ہم ہمدرانجا گذشت (اردو) دیکھو بغاز کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بغنہ بقول برہان و ناصری و سروری و جامع و رشیدی و مؤیّد بفتح اوّل و نون و سکون ثانی پلّہ و پایۂ زینہ و نردبان را گویند (شہاب جہرہ ۵) بغنۂ بام دولتت باشد۔ این چہار آخشیج و ہفت فلک * **مؤلّف** عرض کند کہ ظاہر الغت ترکی می نماید ولیکن محقّقین ترکی زبان ازین ساکت اند اسم جامد فارسی قدیم دانیم (اردو) زینہ۔ مذکر۔ دیکھو بام۔

بغنہ بقول خان آرزو در سراج بفتح پلّہ و نردبان **مؤلّف** عرض کند کہ اگر تصحیف کتابت دانیم

کہ نون سوم را حذف کردہ اند ہمان ربغہ باشد کہ گذشت و اگر مخففش دانیم سند استعمالش کہ مجرد قولش بدون سند اعتبار را نشاید ازینکہ ہندنژاد است (اردو) دیکھو لبغہ ۔

بای فارسی با فا

پف بالضم بقول سروری و رشیدی و سراج و بہار بادیکہ در ہنگام چراغ کشتن وغیرہ از دہان بیرون کنند (ملا جامی ؎) ہر کہ بر روی مہ فشاند تف ۔ پاکند بر چراغ انجم پف ۔ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا (پف کردن) بہ ہمان معنی پیداست (محمد سعید اشرف ؎) نی ہمین زاخوان عزیزان شکوہ چون یوسف کنند ۔ شد چراغ ہر کہ روشن در زمانش پف کنند ۔ (اردو) اُف ۔ یہہ آواز صوت ہے جو چراغ بجھانے کے لئے منہ سے نکلتی ہے ۔ صاحب آصفیہ نے اس کو آہ اور افسوس کے معنے مین لکھہ کر صراحت کی ہے کہ چونکہ آتش دل کے بجھانے کے واسطے منہ سے یہہ آواز نکلتی ہے اسلئے یہہ لفظ کبھی آہ سرد کبھی اظہار درد کبھی افسوس کے موقع پر بولتے ہین ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ آپ نے معنی حقیقی کی صراحت نہین کی لیکن دکن مین چراغ بجھانے کے لئے (اُف کرنا) کہتے ہین اور کثرت استعمال سے الف حذف ہو کر آواز (فو) زبانون پر ہے ۔

پف پوز اصطلاح ۔ بقول بہار بہر دو بای فارسی و واو مجہول (۱) پیرامون دہن یعنی باد دہن (۲) کنایہ از اقل اشیا است (میر الٰہی ہمدانی ؎) چون رونق بخت مرد روزی شکند ۔ گر کوہ شود از پف پوزی شکند ۔ زین گنبد کوژپشت خیزد آواز ۔ کاین باد بروت ہای گوی شکند ۔ صاحبان وارستہ و انند ہم ذکر ہمین معنی بسند ہمین شعر کردہ اند صاحب نسبت معنی

اوّل بر باد دہن قانع و معنی دوم را ہم آورد۔ **مؤلف** عرض کند کہ پف بمعنی او کہ گذشت و پوز بمعنی پیرامون و گرداگرد دہان می آید پس معنی لفظی این آواز دہان مطلقا و باد دہن و ہمین باشد معنی اوّل۔ صاحب بحر تعریفش درست کرد و معنی دوم کنایہ باشد بمجاز (اردو) (۱) مؤنث کی آواز۔ مؤنث (۲) اقل اشیا کم سے کم مقدار شئے

پف کاسہ گری | اصطلاح۔ بقول بہار بالضم کنایہ از زمان اندک چیزی و فرماید کہ از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ (صائب ے) می کند جام علاجش بہ پف کاسہ گری ٭ ہر سری کز خود خام غباری دارد ٭ (باقر کاشی ے) آن دلبر کاسہ گر کہ چون حور و پریست ٭ جان در تن من ز شوم رویش سفریست ٭ گر لب بہ لبم نہد ز سر جان یابم ٭ کارم موقوف یک پف کاسہ گریست ٭ صاحب بحر تعریف این کند کہ فرصت کم و زمان اندک است و وا رستہ ہم با نش **مؤلف** عرض کند کہ چون کاسہ گر بر چرخ کاسہ ہا تیار کنند پفی از دہن بر و زنند تا از غبار پاک و صاف شود و جلا گیرد و این عمل در طرفۃ العین می شود فارسیان از ہمین عادت این اصطلاح را بمعنی طرفۃ العین استعمال کردند بعضی از معاصرین عجم گویند کہ کودکان از لب خود لعاب دہن را مثل کاسہ و حباب می برآرند و در طرفۃ العین می شکند فارسیان این را (پف کاسہ گری) می گویند و بمجاز مستعمل شد برای اندک اشارہ و ہمان ماخذ اوّل الذکر بہتر است از آخر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ معاصرین عجم تصدیق ہمین ماخذ می کنند و معنی اسناد ہم از ہمین تاویل درست می نماید (اردو) ذرا سا اشارہ جیسے ؎ آپ کے ذرا سے اشارہ میں میرا کام نکلتا ہے ؎

پفو | بقول انند و غیاث بالضم بمعنی پف کردن **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر پفیدن یعنی حرکت پف و پف سازی۔ طالب سند

استعمال می باشیم (اردو) چراغ بجھانے وغیرہ کی حرکت (مؤنث) حاصل بالمصدر

پفیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی پف کردن **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر محققین مصادر ذکر این نکرده اند ولیکن موافق قیاس و معاصرین عجم بر زبان دارند مرکب است از پف که اسم این مصدر باشد و یای معروف و علامت مصدر (دن) که کامل التصریف می نماید و مضارع این پفد و حاصل بالمصدر همین است پفو که گذشت خلاف قیاس مخفی مباد که این مصدر اصلی است که اسم مصدرش مال فارسی زبان است (اردو) پھونکنا چراغ بجھانے وغیرہ کے لئے ۔

بای فارسی با قاف

پق خندیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب رہنما ذکر حال این یعنی (پق می خندد) گوید که خنده بی اختیار می کند که آواز پق از دهن می برآید **مؤلف** عرض کند که معنی این مصدر همین که خنده بی اختیار کردن چنانکه آواز پق از دهن برآید ۔ موافق قیاس و بر زبان معاصرین عجم است (اردو) بے اختیار ہنسنا ۔ کھل کھلانا ۔ قہقہہ مارنا ۔ ٹھٹھی ہنسنا ۔ (آصفیہ)

بای فارسی با کاف تازی

پک بقول برہان و جامع بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) بی ہنر و (۲) خود آرای و خود پسند صاحب برہان فرماید که باین معنی بضمّ اوّل هم گفته اند و (۳) هر یک از پله های ترازو بان را نیز گویند و بضمّ اوّل (۴) هر چیز گنده و ناهموار و ناتراشیده و مرادف لک چنانکه گویند لک و پک و (۵) مخفف پوک هم که بی مغز و پوچ و میانه تهی باشد و (۶) بتاک و مطراق آهنگران و (۷) نام یک طرف بجول هم که آن را عاشق گویند و (۸) برجستن و فروجستن و بکسر اوّل (۹) بند

انگشت دست و پای صاحب ناصری بر معنی اوّل و دوم و چهارم و ششم و هفتم و هشتم قانع
و معنی پنجم را داخل معنی چهارم می شمارد (اوحدی بهای جامی گوید) ای شور بخت مدبر معلول شوم
پی ٭ و ای ترش روی ناخوش مکروه لک و پک ٭ تیزی و بی طعام و تفه چون پنیر و دوغ ٭
بی ذوق و خشک مغز و تهی همچو جور پک ٭ با من مشو چو آهن و پولاد سخت چشم ٭ تا نشکنم سر تو
چو سندان بزخم پک ٭ و صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل تا هشتم می فرماید که (۱۰) بالفتح بمعنی
اسباب خانه هم آمده (شاعر گوید) دست در شش بچل سبک نزنی ٭ تخوری دیو چار پک
نزنی ٭ خان آرزو در سراج گوید که عجب که در فصل بای تازی نیز به همین معانی آمده و
بمعنی ناهموار مجاز است بمناسبت سطبری و گندگی و به بحث بی کاری فرماید که در تحفه (۱۱)
بمعنی تک و پوی و بقول قوسی (۱۲) بمعنی پاشنه نیز ـ زلّه بردارش بهار بالکسر بر معنی چهارم
قناعت کرده و وارسته هم بالش مؤلّف عرض کند که معنی اوّل بموحده هم گذشت و آن
اصل است و این مبدّلش چنانکه تب و تپ و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و معنی
دوم مجاز معنی اوّل و بمعنی سوم و چهارم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی پنجم مخفّف پوک و معنی
ششم مخفّف تپک و بمعنی هفتم مبدّل باک که بموحده گذشت و بمعنی هشتم که مقصود محققین پاک از
جهندگی و جست باشد نیز اسم جامد است و همچنین بمعنی نهم و دهم و یازدهم و دوازدهم (اردو)
(۱) بے ہنر (۲) خود پسند (۳) بیہڑی کا ٹیہ ۔ مذکر (۴) ناہموار اور ناتراشیدہ چیز ۔ مؤنث
(۵) دیکھو پوک (۶) دیکھو تپک (۷) دیکھو باک کے گیارہویں معنے (۸) جست ۔ مؤنث (۹)
پھور ۔ مؤنث (آصفیہ) (۱۰) گھر کا اثاثہ ۔ مذکر (۱۱) دوا دوی ۔ دوڑ دھوپ ۔ مؤنث (۱۲) ایڑی ۔ مؤنث

پکا بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ نام درختی است۔ صاحب محیط این را بکاف عربی آوردہ گوید کہ بضم با یا فتح آن و تشدید کاف والف درختی است معروف بارض مکہ زادہا اللہ تعالی شرفاً شبیہ بہ بشام وبرگ آن اطول ازان وبقولی ریزہ تر ازان شبیہ بہ برگ صعتر سفید وثمر آن مثل ثمر انجیر۔ مائل باستدارت ومدور تر وبزرگ تر۔ گرم وحار بسیار وچون ثمر آن را کوفتہ ضماد نمایند وامیل سخت را نضج دہد وتحلیل او ورام بلغمی رطب ومرکب وسائر صلابات نماید واگر بچوب آن مسواک سازند تقویت لثہ ودفع درد دندان ومنع حدوث آفات ازان سازد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان ہمین درخت را بہ بای فارسی استعمال کردہ باشند حیف است کہ اسم این در السنۂ غیر یافتہ نشد ما این را مفرس دانیم (اردو) پکا۔ ایک درخت کا نام ہے۔ مائل بحرارت۔ مذکر۔

پکاوج بقول بہار بفتح اول وواو وآخر جیم ہندی نام سازی معروف در ہند (ملا طغرا ...) ازادی پکاوج گرش ... **مؤلف** عرض کند کہ لغت ہندی۔ پکھاوج بہ ہای ہوز است واین مفرس باشد (اردو) پکھاوج۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ایک قسم کی ڈھولک ... مردنگ کو بھی ہندی کہتے ہیں۔

پکال بقول برہان وسروری وناصری وجامع وسراج بفتح اول ومیم بالف کشیدہ بر وزن بدحال افزار کفش گران باشد کہ بدان ... را نقش کنند وبعربی مخط گویند صاحب مؤید بحوالہ دستور صراحت فرماید کہ آہنی است کہ چرم دوزان ... نقش کنند **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی است زبان دانیم ... بدل ابن ... تقید ...

(اردو) دیکھو بکال ۔

بکین بقول سروری کہ از محققین اہل زبان است (بذیل بکینی کہ می آید) در فارسی زبان ارزن را گویند کہ بحث آن در الف مقصورہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ نظر براعتبارش این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) دیکھو ارجن اور ارزن ۔

بکند بقول برہان و ناصری و جامع بروزن سمند بلغت ولایت خوارزم نان را گویند و بعربی خبز ۔ صاحب جہانگیری صراحت کند کہ بزبان خیوق نام نان است و سوپ نام آب (انوری سے) محنت سوپ و بکند او کہ از بیخم بکند ؛ طبع موزونم ہمی ز اندیشہ ناموزون کند ؛ صاحب رشیدی گوید کہ در نسخۂ سروری بہ کسر با آوردہ و آن اصح است خان آرزو در سراج ذکر ہر دو اعراب کردہ ۔ صاحب سروری این را بکسر اول بہ کاف فارسی آوردہ و صراحت کاف فارسی ہم کردہ و این برخلاف دیگر ہمہ محققین است عجب آنست کہ سند بالا را ہم نقل فرمودہ دران کاف فارسی نقل کند **مؤلف** عرض کند کہ باعتبارش این را مبدلش دانیم چنانکہ گند و کند (اردو) نان بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث روٹی چپاتی پھلکا ۔ خبز ۔ تنور کی روٹی ۔

بکنہ بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و جامع و رشیدی و سراج و انند بفتح اول و نون و سکون ثانی مردم فربہ کوتاہ بالا را گویند (انوری سے) آن دختر تکینہ عصمت الدین ؛ سرمایۂ زہد و نیکنامیست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم دیگر ہیچ (اردو) موٹا اور کوتاہ قد آدمی ۔

یکینی بقول ناصری و اننددمعنی شرابی است که از ارزن سازند زیرا که منسوب است بیکین و یکین و یکین بمعنی ارزن باشد (حکیم نزاری قہستانی سہ) مست گشتم زجرعۂ یکینی ہے شد مزاجم زبنگ مستغنی ہے مؤلف عرض کند که مرکب است از یکین و یای نسبت و موافق بہار (اردو) وہ شراب جو کنگنی سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

یک و چک اصطلاح ۔ بقول بہار نقشی است بجل بازان را (میر الہی شیدا در ہجو سعد شیدا که زپشت پدر آمد شرک ہے زین رو دو گروہ قرو عوم راشد تارک ہے جز گشته پلیت بعلم یک و چک ہے خود قابل جہل و نظم و نثرش مضحک ہے (شانی تکلو سہ) دو بجو لندی المثل عملی ہے ملک و خواہر غزیز ملک ہے کز نقابی قدم فساد ہے آن یکی یک پسند و این یک و چک ہے مؤلف عرض کند که بجل بجایش گذشت استخوان کعب است که بدین بازی کنند و یک بمعنی نقش بمعنی یک طرف بجول مذکور شد که آنرا عاشق ہم گویند و چک ہم نام یک جانب از چہار جانب بجل می آید که آن را درد ناصر است پس فارسیان بترکیب ہر دو بواو عطف نقشی خاص را نام نہادند که از نقوش بجل باشد از معرفت فرید قاصریم (اردو) یک و چک فارسی میں ایک خاص نقش کا نام ہے جو قرعہ بازوں کی اصطلاح ہے ۔ مذکر ۔

یکلوک بقول برہان و جہانگیری و جامع و سراج بفتح اول و ضم ثانی و سکون واو و کاف (۱) یتاک آہنگران باشد که بعربی مطراق خوانند و (۲) غرفه و مجاز رجبه بالا خانه را نیز گویند و (۳) چوبین که بر کنار بام نصب کنند و آن را بعربی محجر خوانند صاحب ناصری بذکر ہر سه معنی نسبت معنی سوم گوید که این را یکول نیز گفته اند صاحب رشیدی بذکر معنی اول و دوم می فرماید که

این را پلوک هم نام است و ذکر معنی سوم هم کند **مؤلف** عرض کند که ما بهر سه معنی این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو تپک (۲) دیکھو بادگانہ کے دوسرے معنے (۳) لکڑی کا گاؤتکیہ جو کنارۂ بام پر لگائیں - مذکر -

پکول بقول برہان بر وزن قبول (۱) تالار که بر بالاخانه سازند - صاحب سروری گوید که همان پکوک که گذشت - صاحب جامع (۲) بر بالاخانه قانع - صاحب مؤید بحواله معنی لغت پکوک گوید که (۳) در ادات بمعنی پاشنه فقط - خان آرزو در سراج بذکر معنی بیان کرده بر برهان می فرماید که اغلب که از دو لغت پکوک و پکول یکی تصحیف و غالب که به لام تصحیف بود که تنها در برهان آمده **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم هم بر تیند که پکوک اصل است و پکول مبدلش چنانکه اکماک و الماک و آنچه صاحب جامع بر مجرد معنی دوم قناعت کرده نظر باعتبارش گوئیم که مجاز معنی اوّل است و برای معنی سوم طالب سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) دیکھو پکوک کے تیسرے معنے (۲) دیکھو بالاخانہ (۳) دیکھو پاشنہ -

پک و لک استعمال - بقول برهان بضم اوّل و لام بر وزن لک و پک (۱) معروف است که گنده و درشت و ناهموار باشد و بفتح اوّل (۲) بمعنی تک و پوی و گرد مردم بر آمدن باشد و (۳) بی هنری و (۴) چیزهای لاطائل و بی حاصل و (۵) آلات خانه و فرماید که باین معنی به تقدیم (لک بر پک) هم گفته اند و مشهور نیز همین است - صاحب سروری بر بی هنری و رعنائی قانع و بحواله تحفه فرماید که بمعنی تک و پوی و آلات خانه هم آمده اما شمس فخری بمعنی آلات خانه بتقدیم لک بر پک آورده و این اصح بواسطه اینکه حالا هم (لک پک) می گویند اما در ادات لفضلا

مسطور است که پک بضم پای هندی در معنای دوم بکسر بابند انگشت باشد و در فرهنگ پک بضم بار ابسه معنی آورده (که بجایش گذشت) (شمس فخری ستا) جهان چو خاک درتست و عرصهٔ ملکت × چرا نگوید عقلش به تهمت پک پک ٭ صاحب بحر به مرادف (پک و لک) قانع مؤلف عرض کند که (پک لک) و (پک و لک) بجایش گذشت و صراحت کافی همه را انجا کرده ایم و بر پک هم اشاره این مذکور شد جز این نیست که ما این را مبدلش دانیم چنانکه اسب و اسپ - (اردو) دیکھو پک لک -

پکوهی بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول موبد را گویند که (۱) دانشمند و عالم و (۲) حاکم و صاحب دیر آتش پرستان باشد مؤلف عرض کند که دیگر همه محققین ازین لغت ساکت باعتبار جهانگیری این را اسم جامد فارسی قدیم دانیم معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و تکمیل این بحث بر پگوهی کنیم که بکاف فارسی می آید (اردو) (۱) عقلمند عالم (۲) حاکم دیر آتش پرستان -

بای فارسی باکاف فارسی

پگ بقول برهان و ناصری و مؤید و جامع بفتح اول و سکون ثانی (۱) زن نارپستان و (۲) گلوله و بندقی که طفلان بدان بازی کنند و (۳) بمعنی کادرس صاحب سروری بذکر هر دو معنی اول نسبت معنی دوم گوید که آن را گروهه نیز خوانند صاحب ناصری در ملحقات بر معنی سوم قانع مؤلف عرض کند که همهٔ معانی اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب محیط بر (گاورس به کاف فارسی) گوید که همان جاورس و بر جاورس هرچه نوشته ما ذکرش

برتسل کرده ایم (اردو) (۱) جوان عورت۔ مؤنث (۲) گولا گیند۔ مذکر (۳) دیکھو تسل۔

پگاه بقول برهان وجهانگیری بر وزن پناه
سحر و صبح زود را گویند (این یمین ۵) از چه
روشناهی رسد خورشید را بر اختران ** خاک
درگاه از نبوسد بنده وارش هر پگاه ** صاحب
سروری می فرماید که بخاطر این فقیر می رسد که
ببای تازی است صاحب ناصری معنیٔ
همزبانش۔ خان آرزو در سراج می فرماید
که بمعنی سحر و صبح است و به بای تازی بمعنی
زود و بر وقت و وجه اشتباه آنست که بگاه
مقابل هر دو آمده پس بمعنی رایگان شده
که پگاه هم یک لغت است و آن خطا است
بهار گوید که زمان پیش از صبح را گویند (علی
خراسانی ۵) آن خسروی که تیغ زر اندود
مهر را ** بر فرق دشمن تو زند هر پگاه صبح **
مؤلف عرض کند که اول وقت صبح را
فارسیان پگاه گویند و شک نیست که اصل
این بگاه بموحده است بمعنی به وقت۔ فارسیان
بقاعدهٔ تبدیل چنانکه تب و تپ این را بمعنی
اول صبح استعمال کنند و آنانکه این را بمعنی پیش
از صبح گرفته اند خطا کرده اند و علی خراسانی
(پگاه صبح) را بمعنی عین وقت صبح یعنی اول
صبح آورده و این تصرف مجازی کرده باشد که
صبح را حذف هم کرده به همین معنی استعمال
کرده اند (اردو) تڑکا۔ بقول آصفیه اسم
مذکر۔ علی الصباح۔ سویرا۔

پگند بقول سروری همان پکند که بکاف عربی
گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت این
همدر انجا کرده ایم و این مبدل آن باشد
(اردو) دیکھو پکند۔

پگنی همان پکنی است که بموحده گذشت
و اشارهٔ این هم در انجا کرده ایم که این
مخفف پگینی است و بکنی بموحده مبدل این

(اردو) دیکھو گبنی۔ بموحّدہ۔

پگوی بقول برہان و ناصری بفتح اوّل وثانی بواو رسیدہ و بہ تحتانی زدہ بلغت زند و پازند موبد و حکیم و دانا را گویند صاحب جہانگیری در ملحقات این را آوردہ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و ہمین اصل است و آنچه به کاف عربی بہمین معنی گذشت مبدّل این چنانکه گند و کند (اردو) دیکھو کپوے کے پہلے معنے۔

پگه بقول برہان و سروری و رشیدی و جہانگیری مرادف پگاہ که گذشت **مؤلف** عرض کند که مخفف آن (ابن یمین ؎) آنکه چون صبح از پگه خیزی ﴿ در دل از مهر حق چراغ افروخت ﴿ (اردو) دیکھو پگاہ۔

پگین بقول برہان و ناصری بروزن یقین به لغت زند و پازند ارزن را گویند و آن غلّه ایست معروف (ناصری ؎) گرنہیجی ملک بر فلک رود خصمش که چو اہرمنی لعین ﴿ از رجم شہاب خدنگ او با ربط شود از چرخ بر زمین ﴿ در لشکری آرد برای رزم بی مرحمتی خرمن پگین ﴿ شہ راست سواران مرد خوار شہ راست خروسان دانه چین ﴿ صاحب جہانگیری در ملحقات این را آوردہ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و صراحت کامل برارزن کردہ ایم (اردو) دیکھو ارزن۔

بای فارسی بالام

پل بقول برہان و مؤید و سراج بضم اوّل و سکون ثانی (۱) طاقی باشد که بر رودخانه آب بندند و آن را بعربی قنطرہ خوانند و (۲) مخفف پول ہم که عرب فلوس می گویند و بکسر اوّل (۳) پاشنهٔ پا را گویند و (۴) اشکل خیمه را نیز و آن چوبکی باشد بمقدار چہار انگشت که

ریسمانی بر کمر آن بندند و بدان بالا و پائین خیمه را بهم وصل کنند و آن بمنزلهٔ گوی گریبان و تکمهٔ کلاه باشد در خیمه و (۵) چوبکی را نیز گویند که طفلان ریسمانی در میان آن بندند و در کشاکش آرند تا صدائی ازان ظاهر گردد و (۶) هر چیز را که ریسمان بر کمرش بندند و در کشاکش آرند تا صدا کند پل نام است و (۷) چوبی است بمقدار یک وجب یا کمتر ازان و هر دو سر آن را تیز کنند و بدان بازی کنند باین طریق که آن را بر زمین گذارند و چوبی دیگر بمقدار سه وجب بدست گیرند و بر یک سر آن زنند تا از زمین بلند شود و در وقت برگشتن بر کمر آن زنند تا دور رود و ضرب آن را قلّه گویند و بفتح اوّل (۸) بمعنی مرز باشد و آن زمینی است که بجهت سیمی یا کاشتن یا چیزی دیگر مهیا سازند و کناره های آن را بلند کنند صاحب جهانگیری بر معنی اوّل و دوم و سوم قانع (ناصری ۵) زپلها بران رود پیدا نشان ✽ چو در تیره شب برفلک کهکشان ✽ (حکیم نزاری ۵) با حسرت می کشم از بی مهی ✽ خاک بر سر می کنم از بی پلی ✽ (حکیم فردوسی ۵) دریغ این بر و برز و بالای تو ✽ رکیب دراز و پل پای تو ✽ (شمس فخری ۵) مانده در سنگلاخ و محنت و غم ✽ آبله کرده پا شکافته پل ✽ صاحب سروری ذکر این بدو جا کرده و معنی اوّل و دوم و سوم و هشتم را آورده نسبت معنی سوم صراحت کند که همان پشیز و نسبت معنی هشتم گوید که مرز که فاصله باشد میان قطعه های کشت صاحبان ناصری و رشیدی بر هر سه معنی اوّل قناعت کرده صاحب جامع ذکر هر شش معنی مقدم الذکر فرموده **مؤلف** عرض کند که بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان است و بمعنی دوم مخفف پول که می آید و بمعنی سوم هم اسم جامد است و آنچه بل بموحده بر معنی چهارمش به همین معنی گذشت مبدل

این که اشارۂ این ورانجا کرده ایم و بدیگر جملہ معانی ہم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو)
(۱) پل ۔ مذکر ۔ دیکھو پشتہ بند (۲) دیکھو پول (۳) دیکھو پاشنہ (۴) خیمہ کی وہ مختصر سی لکڑی جو پردہ
اور اجزای خیمہ کے جوڑ کے مقام پر دونون کے وصل کے لئے قائم کرتے ہین ۔ مؤنث ۔ (۵)
لڑکون کا کھلونا وہ چھوٹی سی لکڑی جس مین لڑکے رسی باندھ کر کھینچا کرتے ہین اور اوس سے
آواز نکلتی ہے جس کو دکن مین گرگرہ کہتے ہین ۔ مذکر ۔ (۶) ہر چیز جس مین رسی باندھ کر کھینچنے سے
آواز پیدا ہو (۷) ایک مختصر لکڑی جس کے دونون سر تیز ہوتے ہین جس کو زمین مین گاڑ کر ڈنڈے
کے وسیلہ سے دور پھینکتے ہین جس کو عربی مین قا کہتے ہین اور بقول آصفیہ گلی ۔ ہندی ۔ مؤنث
(۸) کیاری ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ کھیت یا باغ کا وہ چھوٹا حصہ جو پانی دینے
کے واسطے ہر ایک قطعہ مین بنا لیتے ہین جس کو دکن مین مڑی کہتے ہین ۔

پل آبگون آتشبار اصطلاح ۔ بقول بحر
(۱) آسمان و (۲) کرۂ اثیر ۔ صاحب مؤید ہم
فلک اثیر قانع **مؤلف** عرض کند کہ اثیر بمعنی
عالی و بلند و بمناسبت بلندی فلک را گویند و
بمعنی کرۂ نار ہم چراکہ کرۂ نار بلندترین عناصر
است پس بہر دو معنی موافق قیاس و کنایہ باشد
و مرکب توصیفی بد وصفت و بلحاظ معنی حقیقی مناسب
تر بمعنی اوّل و از برای معنی دوم مشتاق سند
استعمال ہی باشیم (اردو) (۱) دیکھو آسمان
(۲) کرۂ آتشی ۔ مذکر ۔

پل آنطرف آب اصطلاح ۔ بقول بہار
دانند کنایہ از ہرزہ و بی فائدہ چہ پل جہت
گذشتن از آب است وہرگاہ آنطرف شدہ
باشد محض لغو و لاطائل خواہد بود از ینجاست
کہ میر حیدر معمائی در ضرخرفات خود آوردہ کہ
؎ شاطر ورکابداری کہ نبوند نباشند پل آنطرف آب اند

مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست (اردو) ہرزہ۔ بقول آصفیہ۔ بیہودہ۔ لغو۔ پوچ۔ نامعقول۔ اونٹ پٹانگ۔ یاوہ۔

پل ابریشم اصطلاح۔ بقول بہار وانند در کتب سیر نام جائی کہ نزدیک بسطام است **مؤلف** عرض کند کہ بیان این تعریف مجمل بہتر از ترک نیست مرکب اضافی است باشد کہ بلحاظ بلندی مقام و دلفریبیش کہ بالای آب باشد بدین اسم موسومش کردہ باشند و بسطام بقول غیاث نام شہریست کہ مولد حضرت بایزید است صاحب انند گوید کہ درین شہر کسی را درد چشم عاید نشود و اگر عاشق وارد آن شہر شود از عشق تسلی یابد کی از معاصرین عجم گوید کہ حوالی شہر نہری روانست از بلندی سلسلۂ کوہ ہا در غایت فراخی کہ یک گروہ عرض آنست و عمق ندارد و آب بقدر یک وجب بلکہ کمتر ازان دائما روان باشد و گیاہ سبز دائما بالای آب می نماید و نہر مخفی پائین آن نظر بحالات مقامی از جائی کہ بدین نام موسوم شد عجبی نیست کہ ہمین مقام مراد باشد (اردو) شہر بسطام کے ایک خاص مقام کا نام (پل ابریشم) ہے۔ مذکر۔

پلارک بقول برہان و رشیدی بر وزن تبارک (۱) جنسی از فولاد جوہردار و (۲) شمشیر و (۳) جوہر شمشیر را نیز گویند صاحب جہانگیری بر معنی دوم و سوم قانع و فرماید کہ پلالک بہ لام مرادف این (حکیم خاقانی ؎) حصرم دیدی کز و چکد می ؛ در معرکہ من پلارک وی ؛ (سنائی ؎) پلارک چنان تافت از روی تیغ ؛ کہ در شب ستارہ بتاریک میغ ؛۔ صاحب جامع گوید کہ مرادف ہمان بلارک کہ بموحدہ گذشت۔ خان آرزو در سراج می فرماید کہ حقیقت در فولاد است و در شمشیر مجاز کہ شہرت یافتہ و در جوہر نیز مجاز ولیکن غیر مشہور

و پلارالک که می آید مبدل آن **مؤلف** عرض کند که همین لغت به همین سه معنی در موحدهٔ بای عربی گذشت و ما همدرانجا صراحت ماخذش کرده ایم که بلالک اصل است و این مبدل بلارک چنانکه تب و تپ (اردو) دیکهو بلارک

پلارک داری استعمال - بقول بهار و انند معنی تیغ داری (شفیع اثر ۵) عبث در بند تیغش آفتاب است ؛ پلارک داری از افراسیابست ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است و متعلق معنی دوم پلارک (اردو) تیغ داری شمشیر بندی مؤنث

پلاس بقول برهان و ناصری و جامع بالفتح بر وزن حماس (۱) معروف است که پشمینه بود سطبر که درویشان پوشند و پشمینه گستردنی یعنی جاجم و (۲) بمعنی مکر و حیله دانستن که بعربی مکار گویند صاحب سروری گوید که گلیمی و پشمینه که صحرا نشینان ازان خانه سازند و نیز پوشند و اکثر سیاه باشد (جامی ۵) برکنی از شاهد اطلس لباس ؛ اطلس و پوشش لباسی از پلاس ؛ (سوزنی سمرقندی ۵) گرایرمن بساط پلاسین نگسترد ؛ این کودکان پلاس بکون بر همی تنند ؛ و صاحب ناصری بذکر معنی دوم گوید که مردی مفلس مقروض در جواب مطالبهٔ طلبگاران جز این کلمه جواب نداد حمل بر جنون او کرده ازو درگذشتند (کمال اصفهانی ۵) کرده اند ارسیه گری خلقی ؛ با همه کس پلاس و با ما هم ؛ (انوری ۵) خواستم گفتن که دست و طبع او بحر اند و کان ؛ عقل گفت این مدح باشد نیز با من هم پلاس ؛ خان آرزو در سراج گوید که ببای تازی هم گذشت و این مبدل است - نکته بر دارش بهار بر نوعی از جامه های درشت و کم بها قانع و فرماید که با لفظ بافتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که ما بر پلاس بیان ماخذ این کرده ایم و این را اصل قرار داده ایم و آن را مبدل این در ینجا

ہمین قدر کافی است کہ این اسم جامد است بمعنی پشمینہ و معنی دوم مجاز آن کہ مکاران لباس پلاس چون درویشان دربر کردہ مکر و فریب می کنند و فارسیان پلاس بمعنی مکر و فریب استعمال کردند۔ عجب آنست کہ اکثر اسناد بالا بر بلاس بموحدہ ہم منقول و این تصحیف محققین است کہ یک سند را بہ دو جا موافق خود می گیرند۔ خصوصیت این با مصدر بافتن نباشد و استعمال این در ملحقات می آید (اردو) (۱) پلاس۔ فارسی۔ مذکر۔ ایک پشمینہ کا نام جس کا لباس بھی بناتے ہین اور فرش کے کام مین بھی لاتے ہین (۲) مکر و فریب۔ مذکر۔

پلاس افگندن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند و آصفی کنایہ از متفرق و پراگندہ ساختن **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال این مصدر مرکب خلاف قیاس را تسلیم نکنیم ہر سہ محققین بالا ہند نژاد اند و بہار موجد این بدون سند (اردو) پریشان کرنا

پلاس انداختن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند و آصفی (۱) مرادف پلاس افگندن یعنی پراگندہ ساختن۔ صاحبان برہان و بحر و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ علاقہ مجاز خوب ظاہر نیست **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس است فارسیان گویند کہ "این مکار پلاس بر ما می اندازد" یعنی ما را فریب می دہد یعنی لباس پلاس مثل درویشان دربر کردہ با ما فریب می کند و ہمین است معنی مجازی این کہ (۲) فریب دادن است و معنی اول مجاز مجاز و لیکن این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین اہل زبان از مجاز مجاز ساکت اند و مجرد مجاز متعلق بمعنی دوم پلاس موافق قیاس است (اردو) (۱) پریشان کرنا۔

(۲) دہوکا دینا۔ دکن میں (ٹوپی ڈالنا) دوسرے معنوں میں مستعمل ہے اور وہ قریب قریب اسی پلاس اندا ختن کا ترجمہ ہے۔ مگر اردو کا محاورہ اس سے ساکت۔

پلاس باستی اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ نام شہر پلیس باسٹیل است **مؤلف** عرض کند کہ غیر از مفرّس نباشد کہ بہ تبدیل و حذف استعمالش کردند (اردو) پلیس باسٹیل۔ ایک شہر کا نام۔ مذکر۔

پلاس بافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بہار ہم ذکر این بذیل پلاس فرمودہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی (۱) بافتن پشمینۂ پلاس۔ و (۲) کنایہ از مکر و فریب کردن متعلق بمعنی اوّل و دوم پلاس (ظہوری ؒ) ز موجی جہان را بہ بافم پلاس ؛ ز خشتی بہ کیوان بر آرم اساس ؛ (اردو) (۱) پلاس بننا (۲) دہوکا دینا فریب کرنا۔ مکر کرنا۔ دغا دینا۔

پلاس پوش اصطلاح۔ بقول بحر درویش (ظہوری ؒ) در صومعہ پلاس پوشان ؛ غوغای بت پرند پوش است ؛ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است اسم فاعل ترکیبی (اردو) درویش ؏

پلاس درگردن کردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ نوحہ کردن و عادت است کہ غمگینان ردا را چاک زدہ درگردن می اندازند گویا کفن پوشیدہ انداز ہمین عادت است این اصطلاح (میرزا رفیع در مرثیۂ شاہ عباس ؒ) از مردن شاہ دین فلک شیون کردہ ؛ وز مہر فلک داغ بدل روشن کردہ ؛ در صبح عزا چرخ گریبان بدریدہ ؛ در ظلمت شب پلاس درگردن کردہ ؛

(اردو) غم کرنا۔ دکن مین (کفنی گلے مین ڈالنا) فرط غم سے مرنے پر تیار ہونا۔

پلاسک بقول برہان وجامع ورشیدی بروزن تبارک بمعنی فلاکت ونکبت (شرف شفردہ ۵) در گوشمال خصم محابا روا مدار که بل کلان سیه گلیم سزای پلاسک است بهار و خان آرزو در سراج گوید که ظاهراً کاف در پنجا برای نسبت است **مؤلف** عرض کند که درست گوید که گدایان مفلوک غیر از پلاس لباس دیگر ندارند (اردو) نکبت۔ فلاکت۔ مؤنث۔

پلاس گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار وآنند وآصفی کنایه از فریب دادن وفرماید که ظاهراً بابای تازیست چنانکه گذشت **مؤلف** عرض کند که ما بر بلاس حقیقت پلاس عرض کرده ایم وبلاس بجایش گذشت غالباً از سند انوری که مصدر انجا مذکور است بهار این مصدر اصطلاحی را قائم کرده باشد حال آنکه (پلاس گفتن) بمعنی فریب دادن از ان پیدا نیست و دور از محاوره می نماید بدون سند صریح این را تسلیم نکنیم (اردو) فریب کرنا۔ دهوکا دینا۔ دغا کرنا۔

پلالک بقول برهان وجهانگیری وسروری و ناصری وجامع وسراج ورشیدی مرادف همان پلارک که گذشت **مؤلف** عرض کند که همین اصل است وما صراحتش به بلارک کرده ایم که بموحده گذشت واشارهٔ آن به پلارک هم کرده ایم (نظامی ۵) درفشان یکی تیغ چون چشم کور * پلالک برو تافت چون پر مور * (اردو) دیکهو پلارک۔

پلان بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ۔ بالکسر بمعنی خوگیر و زین و صراحت کند که اسم جامد فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند که پلانی که بیای نسبت بعد ازین می آید از ان تصدیق این می شود دیگر محققین اهل زبان و زباندان ازین ساکت اند یکی از معاصرین عجم گوید و درست گوید که بالضم است والف ونون زائد تا بر لفظ

پُل زیادہ کردہ اند و زین و خوگیر ہم مثل پُل
در میان بلند باشد کہ ہوا داخل آن می گذرد
و پشت اسپ ہم از ین بلندی محفوظ می ماند از بار
سوار (اردو) خوگیر۔ مؤنث۔ دیکھو ابدود۔
صاحب آصفیہ نے خوگیر پر نمدزین لکھا ہے لیکن
دکن میں مستقل زین کو بھی کہتے ہیں جو چرمی نہو بلکہ
اونی یا پشمی ہو۔

پلانی بقول برہان بفتح اول بروزن یمانی
(۱) اسپ تندرو و گمراہ۔ صاحب سروری
گوید کہ ظاہرا مخفف پالانی باشد یعنی (۲) اسپ
لائق پالان و کندرو و صاحب رشیدی با (پالانی)
کہ گذشت ذکر این ہم کردہ و صاحب جامع ہم
این را بمعنی گمراہ و کندرو آوردہ۔ خان آرزو
در سراج بر لفظ (پالانی) ہمزبان رشیدی **مؤلف**
عرض کند کہ اتفاق محققین بالا غیر از برہان بمعنی دوم
است و یکی از معاصرین عجم با برہان اتفاق دارد
و گوید کہ بمعنی اول بالضم است کہ یای نسبت بر لفظ
پلان زیادہ کردہ اند کہ بمعنی زین و خوگیر گذشت معنی
لفظی این منسوب بہ زین و کنایہ از اسپ تندرو
کہ فارسیان استعمال زین برای اسپ تند می کنند
و بر اسپ غریب و مطیع بدون زین سوار شوند و
بمعنی دوم خبر نیست کہ مخفف پالانی گیریم کہ گذشت
ولیکن بقول معاصرین استعمال این بدین معنی بسیار کم
است (اردو) (۱) تند اور تیز گھوڑا۔ مذکر (۲) دیکھو پالانی

پلاؤ بقول انند و غیاث بالفتح بمعنی نعمت و طعام معروف نہ بالضم **مؤلف** عرض کند کہ
اسم جامد فارسی زبان بیش نیست و عادتاً با برنج و روغن و گوشت درست کردہ می شود و
خصوصاً پلاو ایرانی بہتر از پلاو ہند است کہ طباخان ایرانی در ہند ہم درست می کنند و
ما خوردہ ایم (اردو) پلاؤ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا کھانا جو گوشت
اور چاول ملا کر پکاتے ہیں جیسے یخنی پلاؤ۔ قورمہ پلاو وغیرہ۔

پلاهنگ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و رابع و سکون نون و کاف تازی بمعنی عنان و مہار و رسن **مؤلف** عرض کند که اگرچه دیگر ہمہ محققین ازین ساکت اند ولیکن معاصرین عجم تصدیق این می کنند و گویند که عنان و مہار ہم بشکل پلی است و آہنگ بمعنی ششمش که خمیدگی است و ازینکه عنان و مہار بشکل پل خمیدگی دارد فارسیان به تصرف در اعراب استعمال این مرکب برای آن کردند (اردو) عنان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ مؤنث۔ باگ۔ لجام۔ لگام۔ لغام۔ باگ ڈور (مہار) دیکھو مہار کے چوتھے معنے۔

پل بستن استعمال۔ بقول بہار و انند و آصفی معروف (ظہوری ؎) ز تارش پران نغمه پرورده رودها که پل بسته بر چشمه سار سرودها **مؤلف** عرض کند که قائم و درست کردن پل باشد بر رود و ناله ها بمعنی حقیقی است (اردو) پل باندھنا بقول آصفیہ دریا کا راستہ بنانا۔ ندی نالے کے اوپر کچھ پاٹکر یا عمارت کھڑی کر کے راستہ نکالنا۔ پار باندھنا

پلپل بقول برہان و سروری و ناصری و جامع و جہانگیری و رشیدی و سراج و مؤید بابای فارسی بر وزن و معنی فلفل است که ادویه گرم باشد و فلفل معرب ہمین (منوچہری ؎) نگار من چو حال من چنان دید ۔ ببارید از مژه باران وابل ۔ تو گفتی پلپل سوده بکف داشت ۔ پراگنده بکف اندر دیده پلپل ۔ صاحب محیط پلپل و پلپلی ہر دو را مرادف فلفل گوید و بر فلفل مینویسد که معرب پلپل فارسی است و بیونانی بابری و فاباری و ارتیغس و بسریانی پلپلی و بهودیه بترکی استراد و در انگریزی بلاک پیپر و بهندی گول مرچ۔ ثمر ہندی است که در بعض بلاد ہند و بنگاله و جزائر ملک دکن بہم می رسد بہترین آن تند طعم و

تیزبوی۔ نوع سیاه آن گرم وخشک درسوم وسفید آن گرم درسوم وخشک درچہارم و سفید درحرارت کمتر از سیاہ وقوت فلفل مسخن است وسفید قابض تر از سیاہ وسیاہ در حراقت شدیدتر از ان ولانوع تر وآن کاسرریاح وموافق سردمزاجان ومزیل آروغ ایشان ومید رق اغذیہ وقاطع جملہ طعام غلیظ وباید کہ ازان صاحبان جگر گرم وخشک قلیل الدم وقرحہ باطنی وورم یا الم درمجاری بول اجتناب نمایند ومنافع بی شمار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است (**اردو**) فلفل بقول آصفیہ معرب۔ اسم مؤنث۔ مرچ اس کے تین قسم ہین (۱) دراز جو رنگ مین سرخ یا زرد ہوتی ہے (۲) سیاہ جو گول ہوتی ہے (۳) سپید وہ بھی گول اور دکھنی مرچ کے نام سے بکتی ہے

پل چکنم اصطلاح۔ بقول بحر ومؤید نام پلی است در شیراز۔ گویند مردم باج گیر وراہدار سرپل نشستہ اند وہر رہگذری ومسافری کہ آنجا می رسد بی اختیار می گوید کہ (چکنم) یکی از معاصرین عجم گفت کہ ہریک راہ رو گوید کہ پول ندارم وباجگیر جوابش می دہد کہ چکنم آغا بدون باج ستانی نمی توانم کہ بہ پل اجازت گذشتن دہم ازہمین مکالمہ نام این پل (پل چکنم) شد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ صراحتہ

تکمیل بحث این بر (پل حکیم) می آید (**اردو**) (پل چکنم) شیراز مین ایک پل کا نام ہے۔ مذکر۔ افسوس ہے اس ندی کا نام معلوم نہ ہو سکا جس پر یہہ پل ہے۔

(۲ الف) **پلچی** بقول برہان وجہانگیری بضم اول وسکون ثانی وجیم فارسی بہ تحتانی کشیدہ خرمہرہ را گویند و

(ب) **پلچی فروش** خرمہرہ فروش (ابن یمین ۵) امن گرفتہ عطاردی بہ ہنر کو مہر را کسی

که پشتر لیست ؛ چون بنزدیک اہل عقل کنون ؛
مردپلچی فروش جوہر لیست ؛ صاحب سروری
ذکر (الف) کرده وسند (ب) آورده (دالہ)
بر سر بازار دانش چون نهد دکان که هست
رونق پلچی فروشان بیشتر از جوهری ؛ صاحبان
ناصری وجامع ذکر الف کرده اند وصاحب
رشیدی ذکر (ب) هم ـ خان آرزو در سراج
بذکر الف فرماید که ظاهر مرکب است از پل
وچی که کلمهٔ نسبت است در ترکی وچون از تدلّی
اختلاط فارسیان با اتراک شده این قسم الفاظ
ترکیب می گردد مؤلف عرض کند که پل مخفف
پول است که بجایش گذشت وچی لغت ترکی است
بمعنی صاحب ودارنده پس معنی پولچی مخفف
پلچی پول دارنده وصرّاف ومجازاً مهره را
گفتند ـ ازین که خرمهره هم پول دارد که رائج
است مثل پول یکی از معاصرین عجم گوید که اصل
پیشا پوچه مخفف پلچه بود چه در فارسی زبان

حرف تصغیر است از کثرت استعمال وبرای
سهولت تلفظ های هوز بدل شد به تحتانی چنانکه
(بدره وبدرری) ما می گوئیم که همین ماخذ بهتر از
اوّل است (اردو) الف کوڑی مؤنث
(ب) کوڑیان بیچنے والا ـ صاحب آصفیہ نے
کوڑی پر پلچی کا ذکر کیا ہے ـ

پل حکیم | اصطلاح ـ بہار بحوالۂ ملحقات ذکر
این بجای خطی سوم کرده گوید که جناب سراج المحققین
می فرماید که آنچه برفقیر محقق شده (پل چکنم) بجیم
فارسی ونون بین الکاف والمیم ـ نام پلی است
که تاجری مال خود را صرف می ومعشوق کرده بر
سر آن پل نشسته چکنم چکنم می گفت ازان بار
به (پل چکنم) شهرت گرفته مؤلف عرض کند
که آنچه درین باب رای صاحبان بحر ومؤید بود
بر (پل چکنم) نوشته شد وآنچه تحقیق بهار ومرشدش
خان آرزوست درینجا مذکور (فکر هرکس بقدر
همّت اوست) ما توجیهه معاصرین عجم را می پسندیم

که ذکرش بر (پل چکنم) گذشت	(اردو) دیکھو پل چکیم ـ

پلخ بقول برہان وجہانگیری و سروری وجامع وناصری ورشیدی ومؤید وسراج و انند بفتح اوّل وثانی وسکون خای نقطه دار حلق وگلو را گویند ـ (حکیم نزاری ؎) ازبس افغان وناله و فریاد ٭ مردمان را فرو گرفته پلخ ٭ **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است و (پلخ فرو گرفتن) بمعنی بند شدن گلو (اردو) حلق ـ بقول آصفیہ ـ عربی ۔ اسم مذکر ـ گلا ـ گلو ـ نا ے ـ ٹیٹوا ـ حلقوم ـ

(الف) **پلخم** بقول برہان بفتح اوّل وثانی وسکون ثالث ومیم فلاخن را گویند و آن کفه ایست که از پشم یا ابریشم بافند و بر دو طرف آن دو ریسمان بندند وشبانان وشاطران بدان سنگ اندازند وہم او حی فرماید که ـ

(ب) **پلخمان** بامیم بروزن فلک سان بمعنی فلاخن ـ (مؤید الدین الف ؎) گله بانان او نهند از قدر ٭ مہر ومه را چو سنگ در پلخم ٭ صاحبان جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع ذکر این کرده اند ـ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو می فرماید که اعراب بیان کردهٔ برہان غلط است که بفتح اوّل وفتح خا است چنانکه در سند با لاستعمل **مؤلف** عرض کند که الف اسم جامد فارسی زبانست و (ب) مزید علیه آن وصراحت ماخذ این بر پلخم کرده ایم که در موحّده گذشت (اردو) الف وب ـ گوپن دیکھو بلخم ـ

پلرز بقول سروری به لام ورای مہمله بوزن ومعنی فلرز که در رفامع الزامی آید یعنی خوردنی که در دستمال وغیره بسته باشند وفرماید که پلرزه باضافه ہا نیز آمده **مؤلف**

عرض کند که ظاهراً این مبدّلش معلوم می شود وصراحت ماخذش هم در اینجا کنیم که آن مخفف فلرنگ می نماید (اردو) وه ماکولات جو دستمال مین باندھ کر لیجاتے ہین۔ مذکر دیکھو فلرنگ اور فلرنگ

پل زدن | استعمال۔ بقول بہار وانند مرادف پل ساختن **مؤلف** عرض کند که ہمان (پل بستن) است که گذشت وازینکه فارسیان (پول زدن) بہمین معنی آورده اند که می آید این ہم درست باشد بمعنی (پل بستن) (اردو) دیکھو پل بستن۔

پل ساختن | استعمال۔ بقول بہار وانند مرادف پل زدن که گذشت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پل بستن موافق قیاس (صائب ع) خم چو گردد قد افراخته می باید رفت پل برین آب چو شد ساخته می باید رفت (اردو) دیکھو پل بستن و پل زدن۔

پلستک | بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و بہار وانند باول وثانی مکسور بسین زده وتای مثناة فوقانی مضموم بکاف زده بمعنی پرستک است وآن را پرستوک نیز خوانند خان آرزو در سراج می فرماید که مبدّل پرستک ومخفف پرستوک است بمعنی خطاف که جانور معروف **مؤلف** عرض کند که با صراحت ماخذ پرستک بجایش کرده ایم وپرستوک را هم بر جایش آن خیال کرده ایم وجا دارد که این را مبدّل پرستک دانیم چنانکه چپار وچپال ولیکن بهتر ازانست که این را مخفف (پل پرستک) خیال کنیم چنانکه (پرستک) را مخفف (خانه پرستک) خیال کرده ایم وخطاف چنانکه در [illegible] خانه [illegible] [illegible] (اردو) دیکھو پرستک۔

پل سه چشمه | اصطلاح۔ بقول [illegible] پلی که سه رواق دارد صاحب رہنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاچار هم ذکر این

کرده **مؤلف** عرض کند که بای هوز در آخر این زائد است مرکب اضافی است بمعنی پلی که سه چشم یعنی سه در یا سه رواق دارد

موافق قیاس است (اردو) تین خانے یا تین کمانون کا پل۔ مذکر یعنی وہ پل جس کے چار پائے ہون۔

پلشت بقول برہان بفتح اوّل و ثانی و سکون شین و تای قرشت (۱) پلید و مردار و چرکن و (۲) نکبتی۔ صاحب سروری برمعنی اوّل قانع (استاد کسائی ملہ) بادل پاک مرا جان ناپاک رواست ٭ مدبران را که دل و دیده پلید است و پلشت ٭ صاحبان ناصری و مؤید و جامع مهر بانش۔ خان آرزو در سراج ذکر معنی اوّل کرده می فرماید که معنی دوم مجاز آنست۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ہم این را بمعنی اوّل آورده **مؤلف** عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است و شک نیست که معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد (اردو) (۱) پلید۔ ناپاک۔ غلیظ (۲) نکبتی۔ وه شخص جو نکبت زده ہو۔ بدحال مفلس۔ ذلیل۔ خوار۔

پل شکستن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و جامع (۱) کنایه از محروم ماندن و (۲) بی طاقت شدن۔ صاحب بحر ذکر هر دو معنی بالای فرماید که (۳) محروم کردن (۴) غرق نمودن هم۔ بہار بر بی طاقت ولی بهم گردانیدن قانع (خاقانی ملہ) عاشق تخته شعر

بسی داری ٭ پل همه بر من گداشتنی ٭ دوله ملہ) فلک پل بر دلم خواهد شکستن ٭ کز آب عافیت بوئی ندارم (نظامی ملہ) ازین سیلگاه هم چنان در گذار ٭ که پل بشکند بر من این رود بار ٭ صاحب جهانگیری در تحقات برمعنی اوّل و دوم قانع و صاحب رشیدی

همزبانش حیف که هردو محققین اسناد بالا را
متعلق بمعنی اول و دوم می دانند و فرق
در لازم و متعدی نمی کنند خان آرزو البته
غور برین کرده فرماید که معنی سوم صحیح است
و سند خاقانی را هم متعلق بدین معنی داند **مؤلف**
عرض کند که مصدر شکستن لازم و متعدی هر دو
آمده معنی چهارم کنایهٔ حقیقی است و دیگر معانی
مجاز مجاز (اردو) (۱) محروم هونا (۲)
بے طاقت هونا (۳) محروم کرنا (۴) غرق کرنا

پلغده بقول برهان و رشیدی و جامع و آنند
بفتح اول و ثانی و دال بی نقطه و سکون ثالث
که غین نقطه دار باشد (۱) تخم مرغ و (۲) میوهٔ
که درون آن گندیده و ضائع شده باشد
(حکیم سوزنی ـ) دو خایه گنده پلغده لبشد
هم از ... وقت شکست و ریخت هم آنجا سپیدهٔ
... صاحبان سروری و ناصری بر معنی
اول قانع ـ خان آرزو در سراج بذکر هر دو
معنی گوید که به بای عربی هم گذشت و لیکن صحیح
و اقوی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند
که ظاهرا این مبدل بلغده که بموحده گذشت
بمعنی دوم مثل چنانکه اسپ و اسب و اصل
این همان بلغنده که در موحده مذکور شد ـ
بمعنی حقیقی هر چیز بسته و ضائع شده مثل خون
بسته پس این را مبدل و مخفف آن گوئیم و هر دو
معنی خاص این مجاز آن و اشارهٔ این همه را اینجا
کرده ایم عجب است از محققین که همین سند
را بر بلغده هم آورده اند (اردو) (۱) انڈا (۲) ...
بلغده کے دوسرے معنے (۲) سڑا ہوا میوہ ـ مذکر

پلغنده بقول مؤید مطبوعهٔ مطبع نولکشور بالضم
(۱) بمعنی فراهم آورده و بر بالای هم نهاده و
(۲) بفتح اول یک بسته و یک بار و یک پشتواره
و یک بقچه اسباب **مؤلف** عرض کند که اگرچه
در دیگر نسخ قلمی این لغت را نیافتیم و لیکن معاصرین
عجم گویند که بلغنده به موحده و پلغنده به بای

فارسی هردو یکی است وظاهراً این مبدل آن باشد چنانکه اسب واسپ وآنچه بموحده گذشت همان اصل است وتفرقهٔ که درمعنی می نماید کم التفاقی صاحب مؤید است این هم بهمان معنی صحیح باشد که بر بلغنده مذکور شد (اردو) دیکھو بلغنده۔

(الف) **پلغته** (ب) **پلغده** الف بقول برهان و جهانگیری ورشیدی بفتح اوّل وثانی وسکون فا وفتح فوقانی پارچه ها وگلوله های علف سوخته راگویند که چون آتش درخانهٔ علفی افتد زور آتش آنها را بر هوا برد۔ صاحب ناصری همین را به دال مهمله عوض فوقانی آورده صراحت خوشی کند که هرگاه آتش درخانهٔ کاه پوش افتد گلوله های کاه وعلف که هنوز آتش درمیانش باشد بهوا رود وهمین را بلغده گویند۔ صاحب جامع الف را بروزن نهفته آورده واشارهٔ ضمهٔ اوّل ودوم کند خان آرزو درسراج همزبان جامع مؤلف عرض کند که الف بقول صاحب عجم اصل است و(ب) مبدل آن چنانکه زرتشت وزردشت وهردو اسم جامد فارسی زبانست (اردو) الف و ب گھاس کا وہ پولا جو آگ لگنے کے بعد ہوا میں اڑے۔ مذکر

پلک بقول برهان وجامع بفتح اوّل وثانی بروزن فلک (۱) پلک چشم راگویند و (۲) بمعنی آویخته هم آمده وبفتح وکسر اوّل وسکون ثانی هم بمعنی اوّل است که آن را اطراف چشم نیز گویند وبعربی جفن۔ صاحب جهانگیری می فرماید که با اوّل وثانی مفتوح وبا اوّل مکسور بثانی زده هردو اعراب صحیح است بهردو معنی (امیرخسرو ره) تیرت سواد چشم عدو حک کند چنانکه ؎ نه آگهی به دیده ونه در پلک بود ؎ (وله ره) پلک همی زند ودل همی برد چشمت ز چوجادوئی که لب اندرفنون بجنباند ؎ صاحب سروری بکسر با ترجمهٔ جفن گفته (خواجه

سلمان ساؤجی) پلک کبود نرگس چشم پر آب من ٭ نیلوفریست کو نکند میل آفتاب ٭ و فرماید که بحرکت لام نیز آمده صاحب ناصری همزبان برهان صاحب رشیدی نسبت معنی اوّل معروف گوید و ذکر معنی دوم هم کند ـ صاحب مؤیّد معروف را معنی سوم قرار داده ذکر معنی اوّل و دوم هم کرده ـ خان آرزو در سراج می طرازد که بالفتح بام چشم اما مشهور بکسر اوّل و سکون دوم و ذکر اله قوسی گوید که بفتح اوّل و سکون ثانی لحاف چشم ٭ فرماید که آنانکه ترجمهٔ جفن عربی نوشته اند غلط کرده اند چراکه جفن مژگان را گویند و آن موئی است و این پوست و خیال خود ظاهر می کند پل و پلک بهندی نیز همین است و دور نباشد که در فارسی اصل نیز بهمین معنی آمده و پلک تصغیر پل و غایتش از کثرت استعمال تصغیر لفظ اصلی مهجور شده و درین تصغیر تحریفی هم برای تخفیف بعمل آمده و میر علیه الرحمه نظر بر لفظ اصلی پلک بفتحتین بسته (انتهی کلامه) زلّه بردارش بهار نوبهار بام چشم و لحاف چشم قانع (امیر خسرو ساؤجی) درین گفتن پلک بهم غنودش ٭ در آمد خواب مرگ و خوشش ربودش ٭ (وله ساؤجی) نهاد نرگس برخط سبز چشم حیران ٭ که پلک هم نتوان زدن که حیران است ٭ (ملا شانی تکلو ساؤجی) اگر زروی تو نظارگی به بندد چشم ٭ ز پلک دیده گشاید دریچه نظرش ٭ (واله هروی ساؤجی) واکرده زپلک چشم گریان ٭ دریا بسرای قرب مژدان ٭ (مهراب بیگ جویا ساؤجی) از پلک دو چشم تر بروبیم ٭ گویا که رباعی منتخبیست ٭ مؤلف عرض کند که صاحب غیاث این را (۳) بمعنی موی مژگان گفته پس تسامح خان آرزو است که بر محققینی که ترجمهٔ جفن عربی گفته اند ایراد می کند ٭ جفن را در عربی بمعنی موی مژگان تسلیم کند و مقصودش بجز این معلوم نمی شود که پلک بخیالش غلاف و بام چشم است نه موی

مژگان معاصرین عجم پلک را لفظ فارسی زبان تسلیم کنند و بمعنی موی مژگان صحیح دانند امّا در
محاورۂ حال مستعمل نیست و در کلام متاخرین بصراحت موی مژگان یافته می‌شود (خسرو ۳ع)
سوزن پلکها کدام سوزنی ؛ پنبه دهنا کدام روئی ؛ افتاده هزار یوسف دهر ؛ ای چه ذقنا
کدام کوئی ؛ بعض محققین از روکه این را لغت فارسی ندانسته اند سکندری خورده اند
و معنی دوم مجاز باشد و باعتبار محققین اهل زبان تسلیمش کنیم که مقصود از آویزش است
تد آویخته که آویزش در موی چشم هم باشد (اردو) ۱. پپوٹا۔ مذکر دیکھو بام چشم۔
(۲) آویزش۔ مونث (۳) پلک بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مونث۔ مژہ۔ آنکھ کے بال
مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ کا تسامح ہے کہ آپ نے اس کو ہندی خیال کیا۔

پلکان بقول بہار بالکسر و تشدید لام و
کاف تازی نردبان و زینۂ پایه (ارادت خان
واضح سه) از دیده ها هنوز اثر پلکان نجابت
پایک شام آن نگار سه طرف بام بود ؛ خان
آرزو در چراغ ہدایت صراحت مزید کند که
زینه چوبین پایه باشد (الطف ا سه) نهد چو
شمع بفصل بہار اطباق پان ؛ ز پلکان چنار
است نردبان بہار ؛ مؤلف عرض کند
که پلکه بفتح اوّل و ثانی مشدد و بمعنی نردبان گذشت
درجه و مرتبه و هر مرتبه و پایه از نردبان می آید
پس این ظاهر جمع آن است بقاعدۂ فارسی
که های هوز حذف کرده بجایش کاف فارسی
آورده اند قبل الف و نون جمع۔ عجب آنست
که محققین با نام و نشان این را بصورت اسم
جامد می آورند و غور بر حقیقت نکردند و
خصوصیت نردبان چوبین که قائم کردۂ خان
آرزو است بقول معاصرین عجم ضرورت ندارد
(اردو) سیڑھی کے ڈنڈے۔ مذکر۔ سیڑھیان۔ مونث

پل کردن استعمال ۔ بقول بہار و انند معروف (استاد فرخی ؎) بر آب جیحون پل کردن و گذاره شدن ٭ بزرگ معجزۂ باشد و قوی برہان ٭ **مؤلف** عرض کند که مرادف (پل بستن) است که گذشت ۔ (ظہوری ؎) ابر را نیست میسر که زدریا گذرد ٭ موج سیلاب سرشک من اگر پل نکند ٭ (اردو) دیکھو پل بستن ۔

پلک زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر اندک مدت که طرفة العین باشد **مؤلف** عرض کند که معنی حقیقی و مصدری این مژہ زدن و حرکت مژگان کردن است و بمعنی حاصل بالمصدر طرفة العین چنانکه فارسیان گویند ٭ درپلک زدن اینکار کرد دم ٭ یعنی در طرفة العین و بعجلت تمام تر (اردو) طرفة العین بقول آصفیه ۔ عربی ۔ پلک جھپکانے میں ۔ پلک مارنے میں ۔ دم کے دم یا آن کے آن میں ۔ ذراسی دیر میں ۔

پل کشیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف پل کردن و پل بستن است که گذشت (قاسمی گونابادی ؎) محیط از سپه دید لرزان کشیم ز ز پشت نہنگان بر و پل کشیم ٭ (اردو) دیکھو پل بستن ۔

پلکن صاحبان برہان و ناصری و سراج بذیل پلکیه ذکر این کرده اند تکمیل بحث این ہمانجا نمائیم (اردو) دیکھو پلکیه ۔

پل کندن استعمال ۔ بہار و انند ذکر این از معنی ساکت (ابوطالب کلیم ؎) بلا به چاره گران تند و تلخ بشیر است ٭ که زور سیل همه صرف کندن پل شد ٭ **مؤلف** عرض کند که پل را از پایه بر انداختن و خراب و ضائع کردن است (اردو) پل گرانا ۔ پل اکھیڑنا ۔

پلکوش بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بفتح اول و ضم ثالث نوعی از گل است **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر همه محققین ازین ساکت و صاحب محیط که

محقق مفردات طب است این را نیاوردہ حیف است کہ حقیقت مزید این معلوم نشد (اردو) پلکوش۔ فارسی مین ایک پھول کا نام ہے۔ افسوس ہے کہ اس کی تعریف مزید معلوم نہ ہو سکی۔ مذکر۔

پلکہ بقول برہان و ناصری بضم اول و ثانی و فتح کاف بمعنی طعنہ و سرزنش و سخنان درشت نافہمیدہ گفتن و سخنان کنایہ آمیز کہ استنباط معانی بد از ان توان کرد بکسی گفتن و فرماید کہ پلکن ہم بنظر آمدہ کہ بجای ہای ہوز نون باشد۔ صاحب جامع بر طعنہ و سرزنش قانع۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم پلکن را اسم جامد فارسی قدیم دانند و این را مبدلش چنانکہ کران و کراہ و چونان و چونا ہ حالا بر زبان فارسیان نیست (اردو) طعنہ۔ مذکر۔ سرزنش۔ مؤنث۔

پلم بقول برہان و جہانگیری و سروری و ناصری و رشیدی و جامع و سراج بفتح اول و سکون ثانی و میم۔ خاک را گویند و بعربی تراب خوانند (زردشت بہرام ص) کجا تور و کجا ایرج کجا سلم ٭ اجل پاشید بر رخسارشان پلم ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) خاک۔ مؤنث۔ مٹی۔

پل مالان اصطلاح۔ بقول بہار و انند بحوالۂ ملحقات بہ میم و نون آخر پلی و بندیست بہ نزدیک ہرات سکندر اول آن پل را ساخت و بعد از ان ہرات بنا کرد **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این بوضوح نہ پیوست۔ (اردو) پل مالان۔ ایک پل کا نام ہے جو ہرات کے قریب واقع ہے جس کا بانی سکندر اول ہے۔ مذکر۔

پلمرده اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وضمّ ثالث وفتح دال مہملہ بمعنی پژمردہ وافسردہ **مؤلف** عرض کند کہ تبدیل خلاف قیاس است کہ زای فارسی بہ لام بدل نمی‌شود بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم معاصرین عجم بر زبان ندارند **(اردو)** دیکھو پژمردہ۔

(الف) پلمس الف۔ بقول برہان وجامع بروزن کرکس بمعنی (۱) مضطرب شدن و دست وپا گم کردن و (۲) متّہم ساختن و دروغ گفتن وہم او

(ب) پلمسہ بر (ب) گوید کہ بروزن وسوسہ بمعنی **الف** است صاحب انند ہم بالش در ہر دو۔ صاحب ناصری بذکر (الف) ذکر (ب) ہم بذیل آن کردہ با برہان متّفق۔ صاحب جہانگیری بر (ب) قانع۔ صاحب سروری بذکر (ب) ہر دو معنی گوید کہ در مؤیّد الفضلا پلیہ بحذف سین آوردہ صاحب رشیدی ہم (ب) را آوردہ وخان آرزو در سراج ہم نقلش کردہ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) اصل است اسم جامد فارسی زبان بمعنی اضطراب واتّہام ودروغ گوئی و (الف) مخفّف آن واگر سند استعمال

(ج) پلمہ ہم بدین معنی حاصل شود آن را ہم مخفّف (ب) دانیم **(اردو)** (الف) و (ب) و (ج) (۱) اضطراب۔ مذکر (۲) اتہام۔ مذکر۔ دروغ گوئی۔ مؤنث۔

پلمہ (۱) بقول سروری بحوالۂ مؤیّد وبقول مؤیّد مرادف پلمسہ کہ گذشت واشارہ این معنی ہمہ را انجا مذکور۔ صاحب جہانگیری گوید کہ بای اوّل مفتوح بثانی زدہ ومیم مفتوح واخفای ہا (۲) تختہ ولوحی کہ ابجد وغیرہ بران نویسند تا اطفال وغیرہ بخوانند (خواجہ عمید لوبکی ؎) نخست چون پدرم پلیہ درکنار نہاد بہ ہجّہ علمہا کہ نخواندم ازان بغیر زبان ہا ونسبت معنی

اوّل بر تہمت قانع۔ صاحب سروری بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل دروغ وتہمت گوید۔ صاحب ناصری بر معنی دوم قانع۔ صاحب جامع این را مرادف پلمسہ ہم گفتہ وبمعنی دوم ہم آوردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی دوم می فرماید کہ بمعنی اوّل بدون سین گفتن خطاست مؤلف عرض کند کہ ماحقیقت این بہ معنی اوّل بر پلمسہ عرض کردہ ایم کہ این مخفف آنست وبمعنی دوم اسم جامد فارسی زبان دانیم وتصدیق معنی اوّل باعتبار محققین اہل زبان می کنیم (اردو) (۱) دیکھو پلمسہ (۲) مادہ تختی جو مبتدیان نوشتن وخواندن مشق کتابت کے لئے کام مین لاتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے تختی پر فرمایا ہے۔ اردو۔ اسم مؤنث۔ چھوٹا تختہ۔ لوح۔ پٹی۔ تختہٴ مشق۔

پلندی بقول رہنما بحوالہ سفرنامہٴ ناصرالدین شاہ قاچار بالضم کسی کہ باشندہٴ پولند باشد مؤلف عرض کند کہ پولینڈ بہ دال ہندی در انگلیسی زبان ملکی است در یورپ بمغرب روس فارسیان ہمان پولینڈ را بحذف وتبدیل مفرس کردند وپس ازان یای نسبت در آخرش زیادہ کردہ پلندی کردند چنانکہ یمنی وعربی (اردو) پولینڈ کا رہنے والا۔

پلندین اصطلاح۔ بقول انند ومؤید بفتح اوّل وثانی وسکون نون وکسر دال مہملہ وقیل بکسر اوّل بمعنی (۱) پیرامون و (۲) چوب بالائین درِ خانہ و (۳) بمعنی چہار چوب در خانہ را ہم گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ مبدل بلندین است چنانکہ اسب واسپ وبمعنی دوم کنایہٴ حقیقی و بہ معنی اوّل وسوم مجاز مجاز (اردو) (۱) اطراف (۲) دیکھو بلندین کے پہلے معنے۔ اسی کو دروازہ کا داسا کہتے ہین۔ صاحب آصفیہ نے داسا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر وہ لکڑی کا ٹکڑا یا لمبی سل جسے دیوار پر رکھ کر اوپر سے کڑیان ڈالتے ہین (۳) دیکھو بلندین کے دوسرے معنے

پلنگ بقول برہان بفتح اوّل بروزن خدنگ (۱) جانوریست معروف و (۲) نوعی از رنگ کبوتر و (۳) جانوری کہ دشمن شیر است و (۴) جانوری کہ آن را زرافہ گویند و (۵) ہر چیزکہ دران نقطہ ہا از رنگ دیگر باشد و (۶) چارپائی را نیز گویند و آن چہار چوبیست بہم وصل کردہ کہ میان آن را بانوار و امثال آن ببافند و بران بخوابند و این در ہندوستان بیشتر متعارف است و (۷) بکسر اوّل و ثانی از پیش آستانہ تا نہایت صحن دیوار را گویند یعنی میان در۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل و ششم و ہفتم قناعت کردہ صاحب سروری بذکر معنی اوّل و دوم و پنجم نسبت معنی ششم گوید کہ آن را کٹ ہم گویند۔ صاحب ناصری ذکر معنی اوّل و ششم و ہفتم کردہ (حکیم فرخی لہ) بزرگواری جنبشی است از فعال امیر ٭ چنانکہ ہمت نوعی است از خصال پلنگ ٭ و از سندش معنی پنجم ہم پیداست (ازرقی لہ) ز رشک زین پلنگش ز چرخ بدر منیر ٭ سیاہ و زرد نماید ہمی چو پشت پلنگ ٭ مخفی مبادکہ درینجا از پلنگ اسپ ابلق مراد است کہ داخل معنی پنجم است صاحب رشیدی ہمزبان ناصری در ہر سہ معنی صاحبان جامع و مؤیّد در ہر ہفت معنی متفق با برہان۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر معنی اوّل برای معنی ششم سندی آوردہ (اشرف لہ) پی خواب بہارش فرش گردید ٭ پلنگ بید باف از سایہ بید ٭ ہم او در سراج بذکر معنی دوم و سوم و چہارم و ششم و ہفتم گوید کہ بمعنی چہارم گرفتن خطاست و بدین معنی (اشترگاو پلنگ) است و ظاہرا دشمن شیر ہمان پلنگ بود کہ آن را بعربی نمر نام است و جانور دیگر نبود۔ زلہ بردارش بہار بر معنی اوّل و ششم قناعت کردہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار

(۸) بمعنی یوز آورده که بهندی چیتا گویند۔ صاحب محیط بر پلنگ گوید که بفتح بای فارسی اسم فارسی زبان نمر عربی است و بترکی فیلان و بهندی تیندوا و آن حیوانی است شبیه به یوز در شکل و رنگ و صورت آن شبیه به شیر الا آن کوچک تر از آنست در جثه و بزرگ تر از سگ و خبیث تر از شیر گرم و خشک بجمیع اجزای خود و برای بعضی امراض نافع (الخ)

مؤلف عرض کند که آنچه صاحب محیط تعریف کرد متعلق به معنی اول است که محققین بر جانور معروف قناعت کرده اند و همین است در هندی تیندوا۔ و معنی دوم داخل معنی پنجم است که کبوتری را در هندی چیت کوبرا خوانند فارسیان پلنگ گویند و اسپ ابلق را هم پلنگ گفته اند و این هر دو داخل همان تعمیم معنی پنجم باشد و از معنی سوم همان نمر مراد است که دشمن شیر است که ذکرش بر معنی اول گذشت که بهندی تیندوا نام دارد و بعض محققین به بی تحقیقی آن را جانوری ورای معنی اول دانسته اند نسبت بمعنی چهارم عرض می شود که خان آرزو درست گوید که زرافه را مجرد پلنگ گفتن درست نیست فارسیان آن را (اشترپلنگ) و (اشترگاو) و (اشترگاوپلنگ) نامند و ما صراحت این بر (اشترگاوپلنگ) کرده ایم و بحث مختصر بر (اشترپلنگ و اشترگاو) هم و بمعنی پنجم مجاز معنی اول که نمر رنگ زرد و سیاه مخلوط دارد همچون شیر از ینجاست که فارسیان مطلق هر چیز ابلق را پلنگ گفتند بر سبیل مجاز نسبت معنی ششم عرض کنیم که پلنگ بدین معنی لغت سنسکرت است و صاحب دلیل ساطع ذکرش کرده فارسیان تفریساً استعمال این کرده اند و بمعنی هفتم اسم جامد فارسی زبان و بمعنی هشتم محاورهٔ معاصرین عجم که یوز را پلنگ گفتند و این دلیل بی خبری شان است از حقیقت معانی پا جهل

صاحب رہنما کہ مصنفش گم نام است (اردو) (۱) تیندوا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک درندہ کا نام جس کو فارسی مین پلنگ کہتے ہین۔ ایک قسم کا چیتا۔ باگھہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ جو شیر قد مین چھوٹا اور چیتے سے بڑا ہوتا ہے وہی تیندوا ہے (۲) چتکبرا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ ابلق۔ سفید اور کالے رنگ کا۔ داغدار۔ چیتلا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن مین اُس کبوتر کو کہتے ہین جس مین زرد اور سیاہ پر ملے ہوے ہون جو رنگ مین شیر کا مشابہ ہو۔ مذکر (۳) دیکھو پہلے معنے یہہ تیندوے کے سوا کوئی دوسرا جانور نہین ہے۔ شکاریون کا قول ہے کہ تیندوا شیر سے زیادہ غصیلا ہوتا ہے اور جب بگڑتا ہے تو شیر کی پروا نہین کرتا اگرچہ اس سے مارا جاتا ہے لیکن مقابلہ ضرور کرتا ہے (۴) دیکھو اشتر پلنگ (۵) ابلق (۶) پلنگ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ مذکر۔ چارپائی۔ بڑے پاؤن کی اونچی چارپائی جو نواڑ سے بنی جاتی ہے۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ زبان سنسکرت کا لغت ہے (۷) دیوار کی ضخامت جس کو دکن مین مندم کہتے ہین۔ مؤنث۔ مندم غالبا تلنگی زبان کا لفظ ہے۔ (۸) چیتیا۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیکھو ارسے۔

پلنگ افگن اصطلاح۔ بقول بہار و انند کنایہ از مرد شجاع و دلاور از عالم شیر افگن و پیل افگن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است دیگر ہیچ (اردو) دلاور۔ شجیع۔ صفت۔

پلنگان گوزن افگن اصطلاح۔ بقول بحر و برہان و (جہانگیری در ملحقات) و رشیدی و سراج و جامع (۱) دلاوران و بہادران صاحب مؤید می فرماید کہ با ہر سہ متجانس فارسی یعنی (۲) مردان دین (کذافی الادات) و معنی

ترکیبی شیران آہوگیر وکنایہ از معنی اول مؤلف عرض کند کہ ہمین است تائید فضلا کہ تغلیط آست نمی دانیم کہ (از ہرسہ متجانس) مرادش چیست واگر بوجود سند این را ورای معنی اول بمعنی دوم ہم گیریم بہر دو معنی استعارہ است نہ کنایہ از ینرو کہ (گوزن افگن) صفت حقیقی پلنگ است پس کنایہ نباشد و در ترجمۂ این گوزن را بمعنی آہو آوردہ واین بی تحقیقی اوست گوزن چارپایہ ایست کلان تر از آہو و دوازدہ شاخ دارد قوائل (اردو) (۱) دلاور اور بہادر لوگ (۲) مردان دین۔ دیندار۔

پلنگر بقول برہان وجامع وسروری ومؤید وسراج و(جہانگیری در ملحقات) بکسر اول بر وزن ستمگر نام پادشاہ زادۂ زنگیان بود و در میدان بدست سکندر کشتہ شد صاحب برہان گوید کہ بفتح اول ہم گفتہ اند مؤلف عرض کند کہ صحیح بفتحتین است (نظامی ع)

پلنگر کہ او بود سالار زنگ ٭ بدانست کامد ز دریا نہنگ ٭ مرکب است از پلنگ بمعنی اولش وگر کہ افادۂ معنی قوت وتوانائی کند معنی لفظی این قوت پلنگ دارندہ وکنایہ از شاہزادۂ زنگیان وبخیال ما لقب باشد بنظر بہ توانائیش۔ یک کاف فارسی از دو کاف جمع شدہ حذف کردند (اردو) پلنگر۔ زنگیون کے شہزادے کا نام یا لقب۔ مذکر۔

پلنگ رنگ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ۔ اسپی کہ رنگ پلنگ داشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ ظاہر اسم فاعل ترکیبی است بہ معنی عام ولیکن تصرف محاورہ باشد کہ بمعنی خاص مستعمل شد معاصرین عجم تصدیق این می کنند وگویند کہ این قسم اسپان در اسپان ترکی اکثر یافتہ می شوند (اردو) وہ گھوڑا جس کا رنگ مثل تیندوے کے ہو۔ مذکر

پلنگ مشک اصطلاح۔ بقول برہان

وجامع (۱) مرادف فلنجمشک بفتح اوّل وکسر میم
نام داروئی و فرماید که گل این دارو به گلهای
(پشت پلنگ) و برنگ آن می نماید و بوی
مشک می دہد و (۲) بیدمشک را ہم گفته اند
صاحبان جہانگیری و مؤید و رشیدی ذکر این
کرده اند۔ صاحب سروری بذکر معنی اوّل
گوید که بعربی سخلاط گویند و فرنجمشک و فلنجمشک
معرّب آنست (حکیم خاقانی ے) عطر کنند از
پلنگ مشک به بغداد ٭ واہوی مشک آید
از فضای صفاہان ٭ خان آرزو در سراج
بذکر ہر دو معنی گوید که آنکه فوسی بمعنی دوم ہم
نوشته خطاست **مؤلف** عرض کند که ما صراحت
کامل بر (افرنجمشک) کرده ایم و اشارهٔ این ہم
ہمدر انجا (اردو) (۱) دیکھو افرنجمشک
(۲) دیکھو بیدمشک۔

پلنگینه اصطلاح۔ بقول انند و غیاث
بالفتح مشابه به پوست پلنگ و نوعی از جامه
که در نقوش مشابه بپوست پلنگ می باشد
مؤلف عرض کند که پلنگین بمعنی منسوب به پلنگ
و کنایه از پوست پلنگ می توان گرفت و
مجاز مجاز باشد نوع جامه۔ ہای ہوز آخر
زائد۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند و
دیگر ہمه محققین اہل زبان و زباندان ازین
ساکت (اردو) پلنگینه۔ فارسی زبان مین
اُس کپڑے کا نام ہے جس کا نقش تیندوے
کے پوست کا سا ہوتا ہے۔ مذکر۔

پلوار بحث این بذیل پلوان می آید چنانکه صاحب
ناصری ذکر کرده مرادف ہمان پلوان که می آید
بمعنی اوّلش **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذش
ہمین که بمعنی مثل پل است (اردو) دیکھو پلوان

پلواس بقول برہان و جامع با واو بروزن
الماس بمعنی (۱) چاپلوسی و (۲) فریب صاحب
ناصری بذکر این می فرماید که این را پلوس ہم
گویند **مؤلف** عرض کند که پلوس به موحده

بمعنی دوم گذشت و پلوس که می آید مبدل آن چنانکه تب و تپ واین مزید علیہش بزیادت الف بعد واو و معنی اوّل مجاز آن که چاپلوسی هم نوعی از فریب است صراحت ماخذش همه را انجا مذکور (اردو) (۱) چاپلوسی مؤنث (۲) فریب۔ مذکر۔

پلوان بقول برہان بضم اوّل بروزن نقصان (۱) بلندی اطراف زمینی را گویند که درمیان آن زراعت کرده باشند و مزارعان برbالای آن آمد و شد کنند تا زراعت پامال نشود و معنی ترکیبی این پل مانند چه وآن بمعنی شبیه و مانند هم آمده و (۲) پشتوارهٔ کاه را نیز گویند۔ صاحب جهانگیری ذکر معنی اوّل کرده گوید که پلوَن هم بهمین معنی می آید (امیر خسروؒ) عجب نبود گر انبار ار فرو ریزد بہ آب وگل ٭ که بختی لوک لغزد چون گذر باشد بہ پلوانش ٭ (ولہ ؒ) اگر بہ از شتر بهتر تواند رفت بر پلوان ٭ صاحب سروری معنی دوم را ذکر کرده گوید که بمعنی اوّل هم بنظر رسیده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که این درحقیقت پلوآر است (که بجایش مذکور شد) صاحبان رشیدی و جامع بر معنی اوّل قناعت کرده اند خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل گوید که بمعنی دوم هم قریب بمعنی اوّل است **مؤلف** عرض کند که معنی دوم اصل است و کنایہ۔ عادت است که جائی که روانی آب می باشد همچون نہر و ناله۔ مزارعین دو پشتارهٔ کاه در دو طرفش انداز ند و بالای آن از چوب ها رہگذری سازند که مثل پل عارضی قائم می شود در زمانهٔ باران و بعد از وقت معنی در دیگر فصل ها ضرورت آن نمی باشد و همین را پلوآر و پلوان گویند که وار و وآن نہر دو بمعنی مثل و مشابه آمده و وَن مخفف وآن است و معنی اوّل مجاز آن که دو پشتارهٔ خاکی هم که درمیان قطعات کشت برای آمد و شد قائم کنند جا نو

پلوانی مختصر قائم کنند تا آب از یک قطعہ بہ قطعۂ دیگر رسد و این مجاز مجاز است کہ مطلق آن پشتارۂ خاکی را ہم پلوان نام کردند (اردو) (۱) منڈیر۔ بقول آصفیہ۔ مؤنث۔ وہ بلند راستہ جو کیاریوں کے درمیان آمد و رفت کے لئے قائم کیا جاتا ہے جس میں پانی کے لئے راستہ بھی ہوتا ہے جس کو اوپر سے پاٹ دیتے ہیں (۲) وہ عارضی کچا پل جو کانٹوں گھانس کے دو گٹھوں پر لکڑیاں بچھا کر بنا لیتے ہیں تاکہ نہر یا نالیوں کا پانی ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں گزر جائے۔ مذکر۔

پلوانہ بقول مؤید بالام موقوف ہمان پرستو کہ گذشت (کذا فی الشرفنامہ) و در زفانگویا بمعنی فراشتک **مؤلف** عرض کند کہ غیر از نسخۂ مطبوعۂ مطبع نولکشور این را در دیگر نسخ قلمی نیافتیم و در نسخۂ مطبوعہ ہم بلحاظ ردیف حروف بجایش نیست معنی لفظی این مثل پل کہ بعد ترکیب پل با و آن ہای زائد است و معنی بالا را ہیچ مناسبت با ترکیب یافتہ نمی شود و بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم کہ لغت تحریفی یافتہ می شود عجبی نیست کہ (پلوایہ) را کہ بہ تحتانی عوض نون می آید بہ تحریف کاتب این صورت پیدا شد و گمان غالب ہمین است۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اگر سند استعمال این بدست آید این را مخفف پالوانہ توانیم گفت (اردو) دیکھو پرستو۔

پلوایہ بقول سروری بفتح باو یا ہمان پالوایہ کہ گذشت و فرماید کہ در فرہنگ بہ بای تازی آوردہ۔ صاحب رشیدی این را با پالوایہ نقل کردہ کہ بمعنی پرستوک گذشت **مؤلف** عرض کند کہ درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل بلوایہ است کہ بموحدہ گذشت چنانکہ اسب اسپ

وصراحت ماخذ این بر بالوانه کرده ایم که به نون عوض تحتانی بجایش مذکور شده (اردو) دیکھو بالوانہ۔

پلوس بقول برہان بر وزن فلوس مخفف چاپلوس که فریب دادن است بچرب زبانی صاحب سروری فرماید که چرب زبانی و فریب را گویند (شمس فخری) ع بچاپلوسی خود راهی کند برکارها که همیشه بود کار چاپلوس پلوس ۔ **مؤلف** عرض کند که بجا پلوس بموقعه گذشت وصراحت ماخذش همدرانجا کرده ایم دریجا همین قدر کافی است که این مبدل آن است چنانکه تب وتپ (اردو) دیکھو پلوس۔

پلوغ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتحتین بمعنی شیردوشی وشیرکشی دیگر همه محققین اهل زبان وزباندان ومعاصرین عجم ازین ساکت اند **مؤلف** عرض کند که بعض معاصرین عجم گویند که این لغت فارسی قدیم است ودر بعضی رسائل زردشتان یافته می شود وحالا بر زبان متروک ۔ ظاهرا وضع لغت ترکی است ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند مشتاق سندمی باشیم (اردو) شیر دوہنی ۔ مؤنث۔

پلوک بقول برہان بفتح اول وثانی بواو مجهول رسیده وبکاف زده (۱) غرفه ومنارچه و (۲) تالاری که بر بالاخانه سازند و (۳) اتیک وچکش آهنگران هم که بعربی مطراق نامند است صاحب جهانگیری بر معنی اول وسوم قانع صاحب سروری این را مرادف پکوک گفته که بکاف عربی عوض لام ودوم گذشت ۔ صاحب ناصری این را تصحیف بکوک نوشته که بموقعه گذشت **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ بر بکوک کرده ایم واین مبدل آنست چنانکه الماک والمالک (اردو) دیکھو بکوک کے تینون معنے

پلون بقول برہان وجهانگیری ورشیدی بضم

اوّل و فتح ثالث و سکون ثانی و نون بمعنی پلوان
است **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بر
پلوان بیان کرده ایم این مخفف آنست ۔
(اردو) دیکھو پلوان ۔

(الف) **پلوند** خان آرزو در سراج ذکر
(ب) **پلوندہ** (الف) کرده می فرماید که
بفتح بر وزن اروند لبتہ جامہ و قماش که
بتازی رزمہ خوانند و پروند و پرونده مبدل
آن یا برعکس آن ۔ صاحبان برہان و جہانگیری
نسبت (ب) ہم ہمین معنی نوشتہ اند (حکیم سوزنی
ے) راه باید برید و رنج کشید پ کیسہ باید
گشاد و پلونده پ صاحب ناصری گوید که این تبدیل
ہمان پرونده است و آن مبدل برونده که
در موحده مذکور **مؤلف** عرض کند که صراحت
ماخذ ہم بر (برونده) کرده ایم ۔ صاحب
ناصری بر (ب) ماخذی دیگر گوید که قرین قیاس
و بہتر از ماخذ مذکور می نماید ۔ می فرماید که اصل برونده
بر بنده باشد که موحده بدل شد بہ واو چنانکه
آب و آو و بر بنده مرادف بر بستہ یعنی لبتہ شده
از مصدر بندیدن که بجایش گذشت و
(الف) مخفف (ب) (اردو) (الف)
و (ب) دیکھو پرونده کے پہلے معنے ۔

پلہ بقول برہان بفتح اوّل و ثانی مخفف بر وزن و معنی فلہ (۱) شیر حیوان نو زائیده و
(۲) نام درختی است خودرو که برگش بہ پنجۂ آدمی ماند و گلش بناخن شیر می نماید و بیخ آن
گل سیاه و برگ آن نارنجی که در جنگل ہای ہندستان بسیار است و (۳) بمعنی بضاعت
قلیل و اندک ہم و (۴) موی اطراف سر و (۵) چوبکی که ریسمان بر کمر آن بندند و در کشاکش
آرند تا صدائی از ان ظاہر گردد و (۶) کفۂ ترازو ہم و بکسر اوّل و فتح ثانی مخفف بر وزن
صلہ (۷) ابریشم بود و آنچہ کرم ابریشم بر خود تنیده باشد و (۸) درخت بیدی که برگش پنجہ را

اند و بمعنی گویند درخت بید مشکی است که بید مشک آن پنجه دار است و (۹) چوبکی را نیز
گویند بمقدار یک قبضه و هر دو سر آن تیز می باشد و آن را بر زمین گذارند و چوب درازی
بمقدار سه وجب بر سر آن زنند تا از زمین بلند شود و در وقت فرود آمدن برکمر آن زنند
تا دور رود و آن بازی است مشهور که آن را (پله چوب) خوانند و بفتح اول و ثانی مشدد
بر وزن غلّه (۱۰) بمعنی درجه و مرتبه و (۱۱) هر مرتبه و پایه نردبان را نیز گویند و باین معنی
با ثانی مخفف هم درست است و فرماید که باین وزن و باین معنی بجای حرف اول تا هم درست
نیز بنظر آمده است والله اعلم صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بفای اول هم می آید و
این شیر پله چون گرم کنند بسته می شود مانند پنیر و لذیذ هم باشد و برای معنی دوم از امیر خسرو
سند می آرد (ش) پنجه کشاده گل لعل پله ٭ غرق بخون ناخن شیر پله ٭ و بر ذکر معنی ششم
و یازدهم قناعت کرده (حکیم شیرانی ؏) خسرو مملکت ستان بارگهش بر آسمان ٭ بام
ز رانه نردبان چرخ فروترین پله ٭ (حکیم سوزنی ؏) همه به پله نیکی من از سپندان کم ٭ به پله
بدی اند هزار چندانم ٭ صاحب جامع ذکر همه معانی کرده (باستثنای معنی دهم) صاحب
سروری ذکر این بمعنی سوم کرده معنی چهارم را سوی سرین گوید و نسبت هفتم می فرماید که مخفف
پیله است و ابریشم و کرم ابریشم هر دو را گویند و بجای دیگر با پایه مرادف قرار داده می طراز
کرد (۱۲) پلک چشم هم و بجای سوم این را بمعنی یکم و هشتم و یازدهم آورده. صاحب رشیدی
بر ذکر معنی اول و دوم و ششم و یازدهم قناعت کرده. بهار بر معنی ششم و یازدهم قانع و فرماید
که بدین معنی بعضی بکسر گفته اند و انصاف آن بسوی ترازو و میزان شائع و با لفظ گسستن

مستعمل خان آرزو بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که در فارسی بودن این محل تردد و ذکر معنی سوم وچهارم وپنجم وششم وهشتم ونهم ویازدهم بحوالهٔ برهان کرده صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدّین شاه قاچار گوید (۱۳) بمعنی مجرّد نزدبان هم وصاحب رهنمای شفیق باا و وصاحب بول چال بحوالهٔ معاصرین عجم ذکر معنی دهم وسیزدهم فرموده مؤلف عرض کند که اختلاف اعراب در معانی که درمیان محققین واقع است ناقابل لحاظ که تصرّف محاورهٔ مقامی است ازینجاکه مابحث این اختلاف راترک کرده ایم واین لغت به جملهٔ معانی اسم جامد فارسی زبانست وآنچه درمعنی چهارم اختلاف درمیان سروری ودیگر محققین راه یافته که او موی سرین گوید واینها موی اطراف سر ظاهراً غلطی کتابت می نماید حیف است که نسخهٔ دیگر سروری نداریم که تصفیهٔ آن کنیم معاصرین عجم باسروری اتّفاق ندارند ومعنی پنجم ونهم این رامزید علیه پَل دانیم که درانجا برمعنی پنجم وهفتمش همین معنی گذشت وجادارد که آن رامخفف این گوئیم ونسبت معنی هفتم عرض می شود که مخفف پیلیه یافته می شود که می آید ومعنی ابریشم مطلق مجازش ومعنی سیزدهم معنی نردبان عام است ومعنی یازدهم به تخصیص مجاز آن مخفی مباد که صاحب محیط اعظم برپَلَه گوید که پلاس است وهمین است حقیقت معنی دوم وبرپلاس می فرماید که اسم هندی است برگ آن گرم تر وباعفوصت بسیار لهذا مشتهی طعام ومبهی ومحلّل ریاح وبشور و ریاح شکم ومنافع بسیار دارد (الخ) ما می گوئیم که جادارد که پله مفرّس ازهمین پلاس باشد به تخفیف وتبدیل ازینکه این راشجر هندی گفته اند وآنچه نسبت بسیار مشک خیال صاحب محیط است برمعنی ششم باآن ذکرش گذشت وآن متعلق به معنی هشتم

می نماید واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) چیک کا دودہ۔ دکن مین گاے اور بھینس کے اُس دودہ کو کہتے ہین جو جننے کے بعد پہلے ہفتہ مین حاصل ہوتا ہے جو گرم کرنے سے جم جاتا ہے اور شکر کے ساتھہ نہایت ذائقہ دار ہوتا ہے۔ مذکر (۲) پیلاس بقول ساطع ایک درخت کا نام ہے جو گرم۔ تلین مشتہی اور محلل ہے۔ مذکر (۳) تھوڑی سی پونجی۔ بضاعت قلیل۔ مؤنث (۴) اطراف سر کے بال یا اطراف سرین کے بال۔ مذکر (۵) دیکھو پل کے پانچوین معنے (۶) ترازو کا پلڑا۔ مذکر (۷) ابریشم۔ مذکر۔ دیکھو پیلہ (۸) مشک۔ دیکھو بان کے چھٹے معنے (۹) دیکھو پل کے ساتوین معنے (۱۰) درجہ۔ مرتبہ۔ مذکر (۱۱) سیڑہی کا ڈنڈا۔ درجہ۔ مذکر۔ (۱۲) دیکھو پالک (۱۳) سیڑہی۔ مؤنث۔

پلہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر مضارع این کردہ می فرماید کہ بمعنی قائم شدن نردبان است صاحب روزنامہ ہم ذکر این کردہ لیکن تعریف خوشی نکردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیڑیان قائم ہونا۔ لگائی جانا۔ نصب ہونا۔

پلہ داشتن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مرتبہ داشتن وہم مرتبہ شدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ۵) نداشت پلۂ من کوہکن مکن سبکم ؛ بسنج عشق مرا بی ستون تش پاسنگ است ؛ (اردو) مرتبہ رکھنا۔ درجہ رکھنا۔ برابر ہونا۔

پل ہفت طاق اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و مؤید و انند و سراج (۱) کنایہ از ہفت فلک صاحب بحر ذکر معنی اول گوید کہ (۲) آفتاب ہم مؤلف عرض کند کہ معنی اول موافق قیاس و برای معنی دوم مشتاق سند استعمال

می باشیم که دیگر همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دا سماتا آسمان۔ مذکر (۲) دیکھو آفتاب۔

پلگستن | صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی سماکت مؤلف عرض کند که معنی برهم کردن پلک باشد و از سندش معنی برهم کردن پلک میژه (ن) پیداست وبجز دپلگستن هم بمعنی مذکور خلاف محاوره نیست (اردو) علم اترا لگانا ہی گرد آسمان کا لگ جانا اور پلک میراں رو گو (اردو) پلک سے اتر دینا۔

پلمیت | بقول بهار روانند تبدیل پلپید چنانکه زردشت و زرتشت مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال بدست آید قابل تسلیم است (اردو) دیکھو پلپید۔

پلیته | بقول برهان جهانگیری و سروری و ناصری و جامع بفتح اول و فوقانی بروزن شکفته پنبه و لته تاب داده را گویند و معرب آن فتیله خواه آن فتیله چراغ بوده باشد یا آنکه فتیله داغ یا امثال آن (ناصرخسرو) چون دل اندر چراغ خواهی افروخت باعلم و عمل باید پلیته و روغن خان آرزو در سراج گوید که فتیله عربی است ماخوذ است از فتیل بمعنی ریسمان تافته مؤلف عرض کند که ما صراحت ماخذ این بر فتیله کرده ایم که بموحده و فوقانی دوم گذشت و شک نیست که این قلب بعض است و مثالش چنانکه اسطرخ و اسطلخ و اسب و اسپ (اردو) دیکھو پتیله۔

پلید | بقول برهان بفتح اول و کسر ثانی تحتانی زده و دال ابجد بر وزن یزید (۱) بمعنی مردار و نجس و (۲) مخفف پالید هم که ماضی پالیدن است یعنی جستجو کرد و تفتیش نمود بهار گوید که بمعنی اول مبدل پلیت که گذشت مؤلف عرض کند که بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان

است و بمعنی دوم ماضی مطلق (پلیدن) کرمی آید
وصراحت ماخذش ہم در اینجا کنیم (اردو) (۱).
مردار نجس (۲) پلیدن کا ماضی مطلق دیکھیو
پلیدن ۔

پلیدن بقول برہان بفتح اوّل و دال ابجد
و کسر ثانی به تحتانی زده و نون بر وزن رسیدن
محقق پالیدن صاحب بحر ہم ذکر این کرده
مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این بر پالیدن
مذکور ۔ موافق قیاس است (اردو) دیکھو پالیدن

پلیدی بقول انند و ناصری (۱) بمعنی نجاست
و مردار (سعدی ؎) پلیدی کند گربه در جای
پاک ؏ چو زشتش نماید بپوشد بخاک ؏ صاحب
رشیدی گوید که (۲) نوعی از خربزه و فرماید که
در فرہنگ بعد از یای اوّل نون ساکن زیاده
کرده واللہ اعلم **مؤلف** عرض کند که بمعنی
اوّل بزیادت تحتانی بر لفظ پلید است که
گذشت و بمعنی دوم اگر سند استعمال
این بدون نون پیش شود توانیم گفت که مخفف
پلیندی که می آید (اردو) ناپاکی ۔ مؤنث
(۲) دیکھو پلیندی ۔

پلیله بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
با لفتح بمعنی بلیله که بموقعه گذشت **مؤلف**
عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود
توانیم عرض کرد که مبدّل آن است چنانکه
تب و تپ ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) دیکھو بلیله ۔

پلیندی بقول برہان و ناصری و جامع
و جہانگیری بر وزن فرزندی نام نوعی از
خربزه که عربان بطّیخ گویند ۔ خان آرزو
در سراج گوید که بعضی بفتح با و سکون لام
و فتح تحتانی و دال مکسور و یای معروف بدون
نون تصحیح نموده اند **مؤلف** عرض کند که اسم
جامد فارسی زبان است و اگر برای حذف
نون سند استعمال پیش شود مخففش دانیم (اردو)

خربزہ کی ایک قسم جس کو عرب بطّیخ کہتے ہین	صاحب منتخب نے بطّیخ بمعنی خربزہ لکھا ہے۔

بای فارسی با نون

پن بقول برہان وناصری وانند وجامع وسراج بفتح اوّل وسکون ثانی بمعنی امّا ولیکن **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است ولیکن بر زبان معاصرین عجم نیست (**اردو**) لیکن۔ بقول آصفیہ۔ حرف استثنا۔ پر۔ مگر۔ پرانتو۔ الّا۔ امّا۔ ولے۔ ولیکن۔

پناد بقول برہان وناصری وجامع وسراج بر وزن سواد بمعنی ہوا و آن کرہ ایست از عناصر اربعہ کہ احاطۂ آب و زمین کردہ۔ صاحب سفرنگ بشرح (لبت ویکمی فقرۂ نامۂ شت ساسان نخست) این را بمعنی کرۂ ہوا گفتہ۔ **مؤلف** عرض کند کہ فارسی قدیم است کہ زند و پازند باشد و حالا بر زبان معاصرین عجم نیست (**اردو**) ہوا۔ دیکھو باد کے پہلے معنے۔

پناغ بقول برہان وناصری وسروری وجامع بکسر اوّل بر وزن چراغ (۱) منشی و دبیر و نویسندہ را گویند و (۲) تار ابریشم و (۳) بیضہ مانندی کہ از ریسمان خام کہ در دوک پیچیدہ شود و (۴) ماشورہ را نیز گویند (منصور شیرازی ؏) ضمیر تو بود آن بلبلی کہ گاہ بیان ٭ بہ پیش او بود ابکم زبان تیز پناغ ٭ (شاعر ؏) تو سیمین قفی من چو زرین پناغ ٭ تو تابان مہی من چو سوزان چراغ ٭ خان آرزو در سراج بذکر ہر چہار معانی بالا گوید کہ این خطاست و بجمیع معانی بہ بای موحدہ است **مؤلف** عرض کند کہ حیف است کہ محققین غیر محقق ہمین سند منصور شیرازی را در موحدہ بر بناغ ہم آوردہ اند و جہی نباشد کہ این را باعتبار صاحبان

ناصری و سروری و جامع که هرسه از اهل زبانند مبدل بناغ بمعنی اوّل و سوّمش نگیریم چنانکه اسب و اسپ ـ خان آرزو دخل به معقولات کند و بلا وجه موجّه قول محققین را غلط داند و نداند که خطای خود اوست ـ بای حال بهر چهار معنی اسم جامد است (اردو) (۱) دیکھو بناغ کے دوسرے معنے (۲) دیکھو ابریشم (۳) دیکھو بناغ کے پہلے معنے (۴) وہ چھوٹی سی نلی جس پر جولاہے تار لپیٹتے ہین ـ دیکھو ماشورہ ـ

پناگاه استعمال ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ جای پناه و مامن را گویند مؤلّف عرض کند که مخفف پناه گاه است موافق قیاس (اردو) جای پناه ـ مؤنث ـ مامن ـ

پناگیر استعمال ـ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر کاف فارسی بمعنی بازار بیع و شرا مؤلّف عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان ازین ساکت و پناهیچ معنی ندارد ظاهرا این را مخفف (پناه گیر) توانیم گرفت که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن هیچ تعلق با بازار بیع و شرا ندارد بدون سند استعمال بر مجرد قول صاحب فرہنگ فرنگ این را تسلیم نکنیم که خلاف قیاس است و معاصرین عجم بدین معنی بر زبان ندارند (اردو) خرید و فروخت کا بازار ـ مذکر ـ

پنام بقول برهان و جامع بفتح اوّل بر وزن کلام (۱) تعویذی باشد که بجهته دفع چشم زخم نگاه دارند و اعمالی که بجهته دفع چشم زخم کنند (استاد شهید ؎) بتا نگار را از چشم بد بترس همی اگر چه را نخواهی با خویشتن تو چشم پنام ـ (۲) بمعنی پوشیده و پنهان و (۳) بلغت ژند و پاژند پارچه چهار گوشه که در دو گوشه آن دو بند دوزند و متابعان زردشت در وقت خواندن ژند و پاژند

واستادآنرا بر روی خود بندند۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل برای معنی دوم از کمال اسمعیل سند آورده (ﻄﻪ) به اکابر به مجلس خلوت ٭ گفتگوی پنام می خواهم ٭ وبرای معنی سوم از بہرام یزدی (ﺳﻪ) بشد برتخت زرار وای ویراف ٭ پنامی بر رخ وکستیش بر ناف ٭ وفرماید که از ینکه پارچۂ چہار گوشه روی رامی پوشد پنامش نامیده اند ہم او در ملحقات ذکر معنی سوم کرده صاحب رشیدی بر معنی دوم وسوم قانع وفرماید که بمعنی دوم مخفف پنہام است که می آید (صاحب سروری بمعنی اول وسوم) صاحب ناصری می فرماید که این مخفف پنہام وپنہام بمعنی پنہان وذکر معنی سوم ہم کرده نسبت معنی اوّل صراحت کند که (چشم پنام) است زیراکه از چشم بد پناه دہد۔ خان آرزو در سراج درست گوید که پنہام مبدل پنہان (چنانکه کجبین وکجیم) واین مخفف پنہام وفرماید که بمعنی اوّل (چشم پنام) است نه مجرّد پنام وذکر معنی سوم می فرماید که اوّل وسوم مجاز معنی دوم که تعویذ مذکور پردۂ چشم بداست و پرده راازان پنام گفتند که روی راپنہان کند مؤلّف عرض کند که ماخذ معنی اوّل بیان کردۂ خان آرزو خوش نباشد اگر پنام را مبدل پناه گیریم چنانکه باسره وباسرم بهتر ازین است وشک نیست که اصل این (چشم پنام) بمعنی (چشم پناه) اسم فاعل ترکیبی است ولیکن قول محقّقین اہل زبان اعتبار راشاید که مجرّد پنام ہم بمعنی چشم پنام مستعمل است وقول مجرّد شان سندی راماند (اردو) (۱) وه تعویذ یا وه عمل جو چشم زخم کے لئے باندھتے ہین یا کرتے ہین۔ مذکر (۲) مخفی۔ پوشیده (۳) وه چار گوشه کپڑا جو زردشت عبادت کے وقت منه پر باندھ لیتے ہین۔ مذکر۔

پنارنج صراحت این بر پناریج مذکور که عوض نون چهارم به یا وجیم فارسی در آخر می آید (اردو) دیکھو پناریچ ۔

پنانک بقول برہان و ناصری و رشیدی و جامع و سراج و انند بانون بر وزن تبارک صمغ درخت را گویند مؤلف عرض کند که ظاہر امرکب معلوم می شود از پنان و کاف تصغیر ولیکن معلوم می شود که اسم جامد فارسی زبان است ۔ یکی از معاصرین عجم گوید که این مفرس است و مرکب از بنان عربی که بمعنی انگشت آمده و باضافۂ کاف تصغیر در آخرش بمعنی انگشت کوچک که صمغ ہم بر تنۂ درخت انگشت کوچکی را ماند (واللہ اعلم بحقیقۃ الحال) (اردو) گوند ۔ نذکر ۔ دیکھو از دو ۔

پناور اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول بر وزن سراسر دنبل بزرگ را گویند و فرماید که این لفظ ببای ابجد ہم آمده مؤلف عرض کند که ما آن را اسم جامد فارسی زبان گفته ایم و این مبدلش باشد چنانکه اسب و اسپ و یکی از معاصرین عجم بما گوید که سکندری خورده ایم این اسم جامد واصل است و آن مبدل این ۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو بناور ۔ موحده کے ساتھ ۔

پناه بقول برہان و ناصری و جامع بفتح اول و ثانی بالف کشیده و بہای زده دا بمعنی حمایت باشد (حافظ ؎) ما بدین در نہ پی حشمت و جاه آمده ایم ٭ از بد حادثه اینجا به پناه آمده ایم ٭ و (۲) سایۂ دیوار ہم و (۳) امر باین معنی یعنی پناه ببر و پناه بگیر صاحب سروری بذکر معنی اول و سوم از حکیم فردوسی سند دہد (؎) ز ہر بد به زال و به رستم پناه

ذکر کہ پشت سپاہ ہند و زیبای گاہ ہا صاحب بحر بذیل مصدر پناہیدن ذکر معنی اوّل و دوم هم کرده. خان آرزو در سراج گوید که بمعنی اوّل اصل است و معنی دوم مجاز آن و نسبت معنی سوم می فرماید که اگرچه اسم جامد است و لیکن قدما اشتقاق افعال ازان نموده اند. بهار بذکر معنی اوّل و دوم می فرماید که بمعنی پناه گرفتن نیز آمده و این مجاز است و با لفظ آوردن و بردن و داشتن و کردن و گرفتن مستعمل **مؤلف** عرض کند که اصلاً بمعنی پناه گرفتن نیامده و جزین نیست که بمعنی اوّل اسم جامد است و اسم مصدر پناهیدن و حاصل بالمصدر هم یعنی پناه گیری و پناه دهی و بمعنی دوم مجاز معنی اوّل ازینکه غربا در سایهٔ دیوار پناه گیرند و ازهمین عادت بمعنی دوم مستعمل شد مخفی مباد که از اسم جامد اشتقاق افعال نمی شود چنانکه خان آرزو نوشته بلکه مصدر وضع می شود ازان و از مصدر اشتقاق پیدا می شود آنچه بهار این را بمصادر خاص مخصوص کرده تعریفش در ملحقات می آید و تخصیص بیان کرده اش باقی نماند و با دیگر مصادر هم مرکب می شود و بمعنی سوم امر حاضر مصدر پناهیدن است که لازم و متعدی هر دو آمده (**اردو**) پناه. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث (۱) پشتی. حمایت. سهارا (۲) دیوار کا سایه. ظل. سرن (۳) پناه دے. پناه لے. دیکھو پناهیدن یهه اس کا امر حاضر ہے۔

پناه آوردن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پناه جستن و به پناه کسی آمدن و حمایت کسی خواستن (اثر شیرازی سے ع ش) ازین از من نمی آید که آوردم پناه ہا از تف دوزخ بخاک آستان این جناب ہا (**اردو**)

پناہ مین آنا۔ پناہ لینا۔ دیکھو بہ زنہار آمدن ۔

پناہ بردن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حمایت گرفتن و پناہ جستن ۔ مرادف مصدر گذشتہ (حافظ شیرازی ـــ) بحسن عارض و قد تو بردہ اند پناہ ٭ بہشت و طوبی طوبی لہم و حسن مآب ٭ (اردو) پناہ لینا ۔ دیکھو مصدر گذشتہ

پناہ جستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حمایت خواستن و بہ پناہ آمدن است و راحت گرفتن و حاصل کردن (ظہیر فاریابی ـــ) خورشید زیر سایۂ حشمت پناہ جست ٭ گردون بگرد مرکز حکمت مدار کرد ٭ (اردو) دیکھو پناہ آوردن ۔

پناہ خواستن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از خان آرزو سند دہد (ـــ) از محتسب شہر نخواہان پناہی ٭ از سایۂ تاک است گرت افسر شاہی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ این مرادف پناہ جستن است و سند بالا برای خواہان پناہ بودن باشد نہ برای پناہ خواستن البتہ برای این سندی از ظہوری داریم (ـــ) جا ظہوری را نگوی عشق نکردیم در خطرہا پناہ می خواہد ٭ جا دارد کہ این سند را متعلق بمصدر (پناہ خواہیدن) گیریم (اردو) دیکھو پناہ جستن و خواہیدن

پناہد بقول برہان و سروری با ہا و دال ابجد بر وزن صباحت یعنی پناہ می آورد (حکیم اسدی ـــ) زگیتی بدین در پناہد ہمی ٭ ز جامت می لعل خواہد ہمی ٭ صاحب ناصری گوید کہ بمعنی پناہ می گیرد **مؤلف** عرض کند کہ این است تحقیق محققین کہ در اسم جامد و مشتق امتیازی ندارند ۔ مصدر پناہیدن می آید کہ لازم و متعدی ہر دو است یکی از اشتقاقش مضارع را می نویسد و دیگری ماضی را و بعضی اسم مفعول را و درینجا بر معنی لازم اکتفا کردن کمی قوت تلاش است کہ بمعنی پناہ دہد ہم باشد نظر بہ تعمیم مصدر کہ می آید (اردو) پناہ لیوے ۔ پناہ دیوے ۔

پناه دادن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که حمایت کردن است (ناظم هروی ؎) پناهم ده بزیر دامن من ٭ ز شر نفس یا خیر النبیین ٭ (اردو) پناه دینا۔ حمایت کرنا۔ اپنی حمایت مین لینا۔ حامی بننا۔

پناه داشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حمایت داشتن است و در پناه کسی بودن و حاصل بودن پناه (معزی نیشاپوری ؎) کسی کو ز جاهت ندارد پناه ٭ کسی کو ز عدلت ندارد سپر ٭ (اردو) پناه رکھنا۔ حمایت مین ہونا۔

پناه ساختن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پناه کردن و پناه خود قرار دادن و حامی گردانیدن (ازرقی هروی ؎) ساقی زعکس نورش گوئی سیاوش است ٭ آتش پناه ساخته از بهر امتحان ٭ (اردو) پناه کرنا۔ حامی بنالینا۔

پناه شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که حامی شدن و حمایت کردن (اثر شیرازی ؎) درین زمان که بزرگان پناه کس نشوند ٭ ندانم از چه بخود داده بود رخنهٔ عار ٭ (اردو) پشت و پناه ہونا۔ حامی بننا۔ حمایت کرنا۔

پناه کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی پناه گرفتن و در حمایت آمدن و پناه قرار دادن کسی را (انوری ؎) آسمان سرگشته کی ماندی اگر ٭ با ثبات دولتت کردی پناه ٭ (اردو) پناه لینا۔ حمایت مین آنا۔

پناه گاه استعمال۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی جای پناه و مأمن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است قلب اضافت

(گاه پناه) (اردو) مامن۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ جای امن۔ آرام کی جگہہ۔ ٹھکانا۔ پناہ گاہ۔

پناہ گرفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حمایت اختیار کردن و آمدن بحمایت (مفید بلخی ؎) چو رنگ راہ گریز از شکست جنگ نگیریم ٭ ز بیم تیغ چو آتش پناہ سنگ نگیریم ٭ (اردو) پناہ لینا۔ پناہ مین آنا۔

پناہ گزیدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ حمایت اختیار کردن و بہ پناہ و حمایت کسی آمدن و حمایت قبول کردن است (قاسمی گونابادی ؎) گزیدم پناہی و حصنی و پشتی ٭ مواصل بجاہی و عزمی و مالی ٭ (اردو) پناہ لینا۔ حمایت حاصل کرنا۔ پناہ مین آنا۔

پناہندہ استعمال۔ بقول برہان و سروری بر وزن پراگندہ بمعنی پناہ گیرندہ یعنی پناہ بکسی بردہ (نظامی ؎) درگذر از جرم کہ خواہندہ ایم ٭ چارۂ ما کن کہ پناہندہ ایم ٭ صاحب سروری صراحت مزید کند کہ بمعنی پناہ دہندہ ہم (ولہ ؎) پناہندہ را یاد کرد از نخست ٭ نیت کرد بر کامگار درست ٭ صاحب ناصری بذکر معنی پناہ آوردہ گوید کہ پناہیدن مصدر این لغات است **مؤلف** عرض کند کہ بابا قواعد زبان خود را فراموش کردہ چون میدانی کہ پناہیدن مصدری می آید کہ لازم و متعدی ہر دوست باز مشتقاتش را چرا اسم جامد دانستہ و چرا ذکر آن می کنی و وقت خود را ضائع می سازی و چرا نمی گوئی کہ این اسم فاعل ہمان مصدر است بقاعدۂ فارسی (اردو) پناہ لینے والا۔ پناہ دینے والا۔ پناہیدن کا اسم فاعل

پناہیدن بقول برہان و سروری بر وزن

دوانید یعنی بکسی پناه آورد (حکیم فردوسی) پدید از بد و نیک بازار او * به نیزد ان پناهید در کار او * مؤلف عرض کند که ماضی مطلق مصدر پناهیدن است که می آید و این محققین (قانون زبان فراموش کرده) می گویند که اسم جامد است ازینجاست که مشتقات را در کتب لغات جا داده اند و این شامل است بر لازم و متعدی هر دو یعنی پناه آورده و پناه داده (اردو) پناه چاها - پناه دیا - پناهیدن کا ماضی مطلق -

پناهیدن بقول بحر واننده بروزن دوانیدن بمعنی پناه آوردن و پناه گرفتن و پناه بردن بکسی و پناه دادن (کامل التصریف) و مضارع آن پناهد مؤلف عرض کند که مرکب از اسم مصدر (پناه) و علامت مصدر دن و در میان هر دو یای معروف بقاعدهٔ فارسی و این مصدر اصلی است که اسم مصدر این مال فارسی زبان است و پناه بمعنی پناه آوری و پناه دهی حاصل بالمصدر این محققین با نام و نشان این را ترک کرده اند و بعض مشتقات این را بطور اسم جامد جا داده اند و قواعد زبان خود را فراموش کرده اند - صاحب سفرنگ بشرح (اولین فقرهٔ دساتیر آسمانی بفرزابادوخشوران دخشور) ذکر این کرده گوید که بکسی پناه گرفتن و حمایت جستن - ازین معلوم می شود که در فارسی قدیم این مصدر برای معنی لازم وضع شد ولیکن محاورهٔ زبان این را بمعنی متعدی هم استعمال کرد (اردو) پناه لینا - پناه دینا -

پناهیده بقول برهان بروزن جفا پیشه بمعنی پناه گیرنده و پناه دهنده - صاحب سروری بر پناه گرفته قانع مؤلف عرض کند که با او اتفاق داریم صاحب برهان غور بر قواعد زبان و معنی لفظی این نکرد اصلا این بمعنی فاعلی پناه دهنده نیامده و حق آنست که هر دو محققین بالا این را

اسم جامد دانسته اند تصحیح شان است ازینجاست که مصدر این را ترک کرده اند که گذشت (اردو) پناہ لیا ہوا۔ پناہ دیا ہوا۔

پناپیچ بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بالفتح آن زن که شوهرش دو زن دارد یکی مر دیگری را پناپیچ است ترجمہ سوتن در ہند **مؤلف** عرض کند که در دیگر نسخ قلمی این را نیافتیم وعوض این پنانج بنون چهارم وجیم عربی بمعنی اتباغ مذکور است و در سوتجاره همین لغت بوحده ونون چهارم وجیم پنجم گذشت با صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و آن را اسم جامد فارسی زبان دانسته ایم پس چاره جز این نیست که پنانج را ببای فارسی ونون چهارم وجیم پنجم مبدلش دانیم چنانکه اسب واسپ واین را تحریف صاحبان مطبع گوئیم (اردو) دیکھو بنانج کے پہلے معنے۔

پنبه بقول بہار بالضم قطن وفرماید که اضافت آن بسوی قرابه ومینا وداغ وبالش وگوش شائع (صائب ؎) درمی روشن رگ تلخی شود رگہای خواب ؛ پنبه مینا اگر از پنبه گوشم کنند ؛ صاحب محیط ہرچه نسبت این نوشته ما نقلش برمعنی دوم برس کرده ایم وخصوصیت اضافت بالفاظ بالا نباشد که ذکرش بہار کرد واستعمال این در محاوره فرس بملحقات می آید (اردو) دیکھو برس کے دوسرے معنے۔

پنبه از سر مینا برداشتن مصدر اصطلاحی بقول بہار معروف (صائب ؎) از دلم عشق بجای غم دنیا برداشت ؛ نتوان پنبه چنین از سر مینا برداشت ؛ (قاسم مشہدی ؎) مغز سودا سوخت زان آتش که در سر داشتم ؛ از سر مینای عشق این پنبه را برداشتم ؛ **مؤلف** عرض کند که بمعنی شیشه را واکردن وکنایه از شراب خوردن (اردو) شراب پینا

(الف) پنبه از سر مینا گرفتن مصدر اصطلاحی
(ب) پنبه از شیشه گرفتن

بهار ذکر (الف) کرده بر معروف قانع وصاحب آصفی بذکر (ب) همزبان بهار مؤلف عرض کند که هر دو مرادف (پنبه از سر مینا برداشتن) که گذشت موافق قیاس است (کامل شیرازی سه) باز ازین کفن و دفن اندوه نسیم ٭ از شیشه گرفت پنبه خشت از سر خم ٭ (اردو) دیکھو پنبه از سر مینا برداشتن

(الف) پنبه از گوش برآوردن مصدر اصطلاحی
(ب) پنبه از گوش برداشتن
(ج) پنبه از گوش بیرون آوردن
(د) پنبه از گوش بیرون کردن

هر چهار مصدر کرده گوید که هوشیار کردن و ترک غفلت کردن. بهار گوید که مقابل (پنبه در گوش افگندن) است (زلالی خوانساری سه) که یعنی پنبه چیست از گوش بردار ٭ رگ گردن مباش و سر فرود آر ٭ (ملا طاهر غنی سه) ناله ام گوش نکردی تو و من داغم ازین ٭ پنبه از گوش برون آر و بداغم مگذار ٭ (صائب سه) پنبه از گوش برون کن که بنا گوش سفید ٭ دم صبح است که صبح دوم آن کفن است ٭ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است که آماده سماعت کردن و خبردار کردن است مخفی مباد که بیرون و برون هر دو یکی است (برداشتن پنبه از گوش) در موجوده گذشت (اردو) (الف تا د) دکن مین کہتے ہین ’’کان مین سے روئی نکالنا‘‘ صاحب آصفیہ نے (کان کھولنا) پر فرمایا ہے۔ آگاہ کرنا۔ خبردار کرنا۔ متنبہ کرنا (نصیر سه) دوش پر غنچہ نے تو رخت سفر باندھا ہے ٭ کان ہر گل کے تو اے باد صبا کھول کے چل ٭

پنبه از مینا برگرفتن مصدر اصطلاحی۔

بهار بر معروف قانع مؤلف عرض کند که مرادف همان (پنبه از سر مینا برداشتن) است (صائب

ص) که ساقی می شود صائب درین محفل نمی دانم
پا که جوش می زند دی پنبه بر می گیرد از مینا ہا ۔
(اردو) دیکھو پنبه از سر مینا بر داشتن ۔

پنبه اندر گوش افگندن مصدر اصطلاحی
بقول آصفی بمقابل پنبه از گوش برآوردن **مؤلف** عرض کند که (۱) بند کردن گوش و (۲) کنایه از غافل شدن است (ضیای نخشبی سله) پنبه اندر گوش خود باید فگند ہا تا خبر از ذکر تو دیگر نشنود ہا مخفی مباد که (افگندن پنبه در گوش) بجایش گذشت ۔ افگندن و مخفف آن فگندن هر دو یکی است (اردو) (۱) کانون کو بند کرنا ۔ (۲) غافل ہونا ۔ غفلت کرنا ۔ صاحب آصفیه نے (کان مین روئی دے کے ہو بیٹھنا) پر لکھا ہے (کان مین تیل ڈال لینا) دیکھو (افگندن پنبه در گوش)

پنبه بر اصطلاح ۔ بقول بہار بمعنی نداف حکیم نزاری قہستانی ص) پنبه بری فاش کرد یک نکت از سرّ عشق ہا در همه عالم فتاد شور از ان مسئله ہا **مؤلف** عرض کند که به ضم موحده می نماید اسم فاعل ترکیبی است یعنی آنکه پنبه را می بُرد ۔ کنایه از ندّاف (اردو) ندّاف دیکھو الباد ۔

پنبه بر بروت گذاشتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر کنایه از ظرافت کردن **مؤلف** عرض کند که چون کسی می خسپد پنبه بر بروت او می گذارند و چون بیدار شود او خبر ندارد و اہل مجلس بر او خنده می زنند از همین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تمسخر اور دل لگی کرنا ۔

پنبه بر پنبهٔ مینا زدن مصدر اصطلاحی ۔
بقول انند معروف **مؤلف** عرض کند که سند استعمالش پیش نکرد و معنی صریحی نه نوشت معنی لفظی این مصدر نباشد که مینا را بزور بند کردن تا جوش می آن را از خود باز نکند (اردو) شیشه کو مضبوطی سے بند کرنا تا جوش شراب سے

کھل نہ جاے ۔

پنبہ بر چشم گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت و این را مرادف (پنبہ بر چشم گرفتن) گوید کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ ما ہر دو را بمعنی علاج مرض چشم کردن گیریم (اردو) آنکھ پر مرہم رکھنا ۔

پنبہ بر چشم گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و صاحب آصفی این را مرادف (پنبہ بر چشم گذاشتن) گفتہ و ذکر معنی ہر دو نکردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ہمانجا صراحت معنی کردہ ایم و این مرادف آنست (طغرای مشہدی ؎) نگیرد چرا پنبہ بر چشم خویش ؛ کہ از کثرت گریہ گردید ریش ؛ (اردو) دیکھو پنبہ بر چشم گذاشتن ۔

(الف) **پنبہ بر ریش داشتن**
(ب) **پنبہ بر ریش گذاشتن**
(ج) **پنبہ بر ریش نہادن**
مصادر اصطلاحی بقول بحر الف و ج کنایہ باشد از ظرافت و تمسخر کردن۔ صاحب آصفی ذکر ج کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہمان (پنبہ بر بروت گذاشتن) کہ گذشت (اردو) تمسخر کرنا۔ ظرافت کرنا۔ دل لگی کرنا۔ ٹھٹول کرنا ۔

پنبہ بر سر مینا زدن مصدر اصطلاحی بقول بہار معروف **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بند کردن شیشہ۔ اگرچہ سند استعمال پیش نشد و لیکن موافق قیاس است (اردو) شیشہ بند کرنا ۔

پنبہ زن اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و ناصری و رشیدی و سراج بزای آخر مرادف پنبہ زن بمعنی نداف صاحب جہانگیری گوید کہ (پنبہ وز) ہم بہ ہمین معنی می آید صاحب ناصری ہمان سند نزاری را برای این آوردہ کہ بہار بر (پنبہ بر) نقلش کرد خیال ما این است کہ نقل کتابت بہار این را درانجا قائم کرد و صحیح بہ زای معجمہ است **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی

است مرکب از پنبہ و بز کہ امر حاضر بزیدن است بمعنی کسی کہ پنبہ بواسطۂ او بزید (اردو) نداف دیکھو پنبہ براورالباد۔

پنبہ بستہ اصطلاح۔ بقول بحر (۱) نرم ظاہر وسخت باطن و (۲) بمعنی مجروح نیز **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس است ولیکن بلحاظ سکوت معاصرین عجم و دیگر ہمہ محققین اہل زبان و زباندان مشتاق سند استعمال باشیم کہ صاحب بحر از اہل ہند است (اردو) (۱) جو ظاہر مین نرم اور باطن مین سخت ہو (۲) مجروح یعنی زخمی مرہم پٹی کیا ہوا شخص۔

پنبہ بگوش فرونہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند بمعنی (پنبہ در گوش کردن) و ہم او بر (پنبہ در گوش کردن) از معنی ساکت (عرفی ے) اگر بصحبت عرفی لبہو بنشینی؛ بگوش پنبہ فرونہ کہ سر بسر لافست ؛ **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ باشد از سماعت نکردن و گوش خود را بند کردن (اردو) کان مین انگلی رکھنا یا کان مین انگلی دینا۔ بقول آصفیہ جمع کے ساتھہ اکثر بولتے ہین (دیکھو پرساختن گوش بہ پنبہ)

پنبہ پای اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند کنایہ از پای افزار **مؤلف** عرض کند کہ این قسم کفش بسیار نرم باشد کہ زیر چرم پنبہ درست کنند (اردو) وہ جوتی جس کے تلے مین روئی رکھی جاتی ہے۔ نرم جوتی۔ اسی کو دکن مین آپاشائی کہتے ہین۔

پنبہ پشت اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند نقل بردارش۔ (امیر خسروے) این شدہ پشمین زگلیم درشت؛ او زپی شقہ شدہ پنبہ پشت؛ **مؤلف** عرض کند کہ لوطیان مفعول را پنبہ پشت گویند یعنی نرم پشت موافق قیاس است (اردو) وطیون کی اصطلاح مین مفعول۔

پنبہ جیسانیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار

وانند بر (پنبه چسپاندن) که محقق این است از
معنی ساکت (اشرف ؎) بعد چندین پوست
کردن این خوشامدهای تو ؎ همچو از استاد رگ
زن پنبه چسپانیدن است ؎ مؤلف عرض کند
که معالجۂ زخم کردن و بس که برای التیام مرہم
با پنبه می چسپانند (اردو) مرہم لگانا۔ زخم کا
علاج کرنا۔

پنبه دار | اصطلاح۔ بہار ذکر این از معنی
ساکت و صاحب انند این را مرادف پنبه زار
گفته می فرماید که ہر کدام معروف (طاہر وحید
؎) دل ز رشم از دیدن آن نگار ؎ ز داغ
نو و کہنه شد پنبه دار ؎ مؤلف عرض کند که
مرغزار عام است و درینجا از پنبه دار۔ پنبه
زار مراد باشد (اردو) پنبه زار۔ روئی
کا کھیت۔ مذکر۔

پنبه دانه | اصطلاح۔ بقول بہار و انند
حب القطن صاحب محیط می فرماید که لغت فارسی
و بعربی حب القطن و بہندی بنوله بہترین آن بزرگ
دانه پر مغز و تازه آن است۔ گرم و تر در دوم
و با رطوبت فضلیه۔ خوردن مغز مقشر آن لغایت
جید برای سینه و ریه و نافع سرفه و ملین سینه و
شکم و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض
کند که قلب اضافت دانۂ پنبه (اردو) بنولا
بقول آصفیه۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ روئی۔ یا
کپاس کا بیج۔ پنبه دانه۔

پنبه در گردن کردن | مصدر اصطلاحی
بقول انند مرادف (پنبه در گوش کردن)
یعنی (۱) سخن ناشنودن و (۲) کنایه از غفلت
داشتن مؤلف عرض کند که استعمال این بگوش
ما نخورد و معاصرین عجم بر زبان ندارند مجرد
قول انند بدون سند استعمال اعتبار را نشاید
که موافق قیاس نیست (اردو) دیکھو پنبه در
گوش کردن۔

پنبه در گوش | اصطلاح۔ بقول برہان

وبهار وبحر وانند وسراج وجامع (۱) کنایه از مردم غافل و (۲) سخن ناشنو مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که در گوش خود پنبه دارد سخن بگوش او نرسد و معنی اول کنایه باشد (اردو) پنبه در گوش بقاعدهٔ فارسی (۱) غافل اور (۲) اُس شخص کو کہہ سکتے ہین جو سماعت پر قادر نہ ہو۔

(الف) پنبه در گوش افگندن مصادر اصطلاحی
(ب) پنبه در گوش فگندن
(ج) پنبه در گوش کردن (الف) بقول برہان
(د) پنبه در گوش نهادن

وبحر وبهار وانند وجامع وسراج (۱) سخن ناشنیدن و (۲) غفلت کردن. صاحب جہانگیری در ملحقات (ب) را آورده که مخفف (الف) است وصاحبان برہان وبحر وبهار وسراج وجامع و (جہانگیری در ملحقات) (ج و د) را هم بہ ہمین معنی آورده اند وصاحب رشیدی بر (ج) قانع مؤلف عرض کند که موافق قیاس است ومرادف (پنبه اندر گوش افگندن) که بجایش گذشت معنی اول اصل است ومعنی دوم مجاز آن (اردو) دیکھو پنبه اندر گوش افگندن

پنبه دوز اصطلاح. بقول انند بمعنی کهنه دوز غلط است صحیح پنبه دوز است بمعنی کسی که پارچهٔ کهنه وخرقه وامثال آن دوزد. صاحب غیاث این را بحوالهٔ سراج آورده وما در سراج نیافتیم مؤلف عرض کند که کنایه از خیاطی است که پنبه داخل ملبوس کرده می دوزد واین قسم ملبوس در موسم زمستان می پوشند ومعنی بیان کردهٔ محققین بالا نه موافق قیاس است ونه استعمال آن در محاورهٔ فرس. معاصرین عجم باما اتفاق دارند اسم فاعل ترکیبی است۔ (اردو) وه درزی جو روئی دار لباس تیار کرتا ہے۔

پنبه دهان اصطلاح. بقول بهار وانند

(۱) کنایه از کم گوی (میر خسرو در تعریف چراغ
ع) پنبه دهانی به زبانی دراز ؛ با همه کس
گرم مهر و سوز ساز ؛ **مؤلف** عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی است یعنی کسی که گویا در دهان خود
پنبه دارد و (۲) کنایه از خاموش و مجازاً کم گوی
را هم گویند موافق قیاس و در سند میر خسرو بمعنی
دوم است آنانکه بمعنی اول خیال کرده اند
سکندری خورده اند (اردو) (۱) پنبه دہن
فارسی صفت کم سخن ـ کم گو ـ ان بولا (۲) خاموش

پنبه دهن | اصطلاح ـ بقول بحر (۱) بی زبان
و (۲) کم گو **مؤلف** عرض کند که مخفف همان
(پنبه دهان) بهر دو معنی که دهن مخفف دهان
است (اردو) دیکھو پنبه دہان ـ

پنبهٔ دیگری ریسمان می سازد | مثل
صاحبان بحر و بهار و وارسته می فرمایند که
یعنی حمالی کار دیگری می کند و برای خود انتفاعی
ندارد **مؤلف** عرض کند که صاحبان امثال
فارسی ذکر این مثل نکرده اند معاصرین عجم گویند
که فارسیان این مثل را بحق بیگاران می زنند
که عاملان بسخره گیرند موافق قیاس است
(اردو) دکن مین کہتے ہین ؛ بیگار کا ٹٹو
ہے ؛ یعنی مفت و مسلم محنت کرتا ہے اور
کوڑی کا نفع نہین ـ

(الف) پنبه رستن | استعمال ـ بقول
(ب) پنبه رشتن | بهار و انند هر کدام
(ج) پنبه روئیدن | معروف (ملا قاسم
مشهدی ع) هر پنبه که از زمین ما رست ؛
رشتندش و رشتهٔ کفن شد ؛ **مؤلف** عرض
کند که (الف و ج) مرادف یکدیگر است
یعنی پیدا شدن درخت پنبه از زمین و الف
بضم رای مهمله باشد و (ب) بمعنی ریسیدن
پنبه باشد و سند قاسم برای الف و ب هر دو
بکار می خورد (اردو) الف روئی کا درخت
اُگنا ـ زمین سے پیدا ہونا (ب) روئی کاتنا ـ

(ج) دیکھو الف ۔

پنبہ ریسی اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) آلہ کہ بدان پنبہ می ریسند ۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ مذکور می فرماید کہ (۲) ریسیدن پنبہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اصطلاح معاصرین عجم است کہ آلہ را کہ بدان پنبہ می ریسند بدین اسم موسوم کردند اصل این (پنبہ ریس) اسم فاعل ترکیبی است و معنی آن کسی کہ پنبہ را می ریسد و نسبت یائی نسبت بران نام آلہ مذکور و بمعنی دوم حاصل بالمصدر (پنبہ ریسیدن) (اردو) (۱) چرخہ ۔ مذکر ۔ دیکھو برخاج (۲) روئی کاتنا کا حاصل بالمصدر

پنبہ زار اصطلاح ۔ بقول بہار بہ زای تازی معروف **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل شالی زار است بمعنی حقیقی ۔ موافق قیاس (طالب آملی ع) نشگفت اگر یکی زدہ قین عدل تو ؛ سیرآب سازد از عرق شعلہ پنبہ زار ؛ (اردو) روئی کا کھیت ۔ مذکر ۔

پنبہ زدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر ندافی کردن (اثیر الدین اخسیکتی ع) ہر روز بہر پنبہ زدن بر دواج چرخ ؛ صبح از عمود رشتہ کند و ز افق کمان ؛ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لغوی این پنبہ را پاک و صاف کردن بذریعۂ آلۂ معلومہ کہ مخصوص برای این کار است و مراد از ندافی است (اردو) روئی دھنکنا ۔ ندافی کرنا ۔

پنبہ زن اصطلاح ۔ بقول برہان و جہانگیری و بحر و بہار و سراج و رشیدی بر وزن کرگدن حلاج و نداف را گویند (حکیم سنائی ع) آن شنیدی کہ بود پنبہ زنی ؛ مفلس قلتبان و خانہ زنی ؛ صاحب ناصری این را مرادف پنبہ بزن نوشتہ و با او نقل کردہ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است از ہمان مصدر (پنبہ زدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو پنبہ بز ۔

پنبه ساختن مصدر اصطلاحی۔ بقول آصفی پریشان کردن و بہ تحقیق ما پارہ پارہ و ریزہ ریزہ کردن چنانکہ پنبہ (صائب ؎)
پنبہ سازم از طپیدن رشتہ ہای دام را ٭ کوہ و صحرا رم کند از سایۂ نخچیر من ٭ (اردو) ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ ریزہ ریزہ کرنا۔

پنبہ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر (۱) بمعنی نرم و صاف و سفید شدن و (۲) کنایہ از گریختن و (۳) متفرق و پریشان گردیدن و (۴) از کسی بے موجب بریدن۔ بہار بذکر ہر معنی اوّل الذّکر از معنی چہارم ساکت صاحب رشیدی بر معنی اوّل و سوم قناعت کردہ و صاحب جہانگیری در ملحقات ہمزبانش و صاحب جامع ذکر معنی اوّل و دوم و چہارم فرمودہ خان آرزو در سراج ہمزبان رشیدی صاحب مؤیّد معنی سوم را ترک کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر چہار معانی موافق قیاس و ہمہ کنایہ باشد

(اردو) (۱) نرم اور صاف اور سفید ہونا (۲) بھاگنا (۳) متفرق اور پریشان ہونا۔ (۴) کسی سے بے وجہ ترک تعلق کرنا۔

پنبہ کاری اصطلاح۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت صاحب انند اتباعش کند (ظہوری ؎) گو رنج بہر دگر کہ راحت ٭ از داغ تو پنبہ کاری ما ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہر دو بیچارگان معنی شعر نفہمیدند تا بہ تعریف لفظ چہ رسند۔ فارسیان مرہم زنی را پنبہ کاری گویند کہ موافق قیاس است شاعر گوید کہ پنبہ کاری یعنی مرہم زنی ما از داغ تو راحتی یافت حالا گو او را کہ رنجی کشد کہ بعد راحت رنج است و بعد رنج راحت

(اردو) فارسیون نے علاج زخم کو پنبہ کاری کہا ہے۔ مؤنث۔ اس لئے کہ جرّاح التیام زخم کے لئے اُسپر مرہم لگاتے اور روئی کا پھاہا رکھتے ہین۔

پنبہ کاشتن استعمال۔ بقول بہار و انند

معروف. مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی کاشت
پنبه کردن (نثر سعدی) پنبه کاشته بودیم بر
کنارهٔ نیل (اردو) کپاس بونا. کپاس کی
کاشت کرنا۔

پنبه کردن مصدر اصطلاحی - (۱) کنایه از
گریختن و گریزانیدن و (۲) پریشان و پراگنده
ساختن و متفرق گردانیدن و (۳) خاموش کردن
و (۴) دفع و محو نمودن و (۵) منکر شدن و (۶)
عاجز گردیدن صاحب جامع بذکر همه معانی متفق
با برهان و لیکن معنی ششم را حاضر گردیدن گوید ما
می گوئیم که در معنی ششم غلطی کتابت راه یافته باشد
در جامع که عاجز را کاتب کم سواد و نقل نویس کم عقل
حاضر نوشت. صاحب جهانگیری در ملحقات بر معنی
دوم و سوم قانع و با معنی سوم تسلی دادن هم گفته
(اثیر الدین اخسیکتی ؏) رای تو پنبه کرد سر بو الفضول
را ٭ کاگنده بود گوش قبول از ندای ملک ٭
(مولوی معنوی ؏) چون بیامد مرد را پنبه کنید ٭

صفحهٔ مهمان باغ من شوید ٭ صاحب رشیدی
همزبان جهانگیری. وارسته بر معنی دوم قناعت
کرده سندی که از صائب پیش می کند متعلق به
پنبه ساختن است که بجایش گذشت بهار بذکر
معنی دوم می فرماید که نرم و هموار کردن
هم و اسناد متفرق که بر طریق حاطب اللیلی پیش
کرده از آن این معنی پیدا نیست بلکه متعلق است
با معانی بالا. صاحب بحر ذکر هر هفت معنی فرموده
. خان آرزو بذکر معنی پریشان کردن و نرم ساختن
و گریزانیدن و دفع و محو نمودن گوید که آنچه در برهان بمعنی
منکر شدن و عاجز گردیدن نوشته وجه آن ظاهر نیست
مؤلف عرض کند که از معنی اول معنی گریختن را درست ندانیم
که لازم است و گریزانیدن را کنایه و معنی دوم را هم کنایه
پنداریم و معنی سوم و چهارم را طالب سند
می باشیم که خلاف قیاس است و معنی پنجم و ششم
را غلط پنداریم که لازم است و معنی هفتم هم
کنایه باشد. آنانکه برین مصدر متعدی معانی لازم

را آوردہ اند سکندری خوردہ اند (اردو) (۱) بھاگنا۔ بھگوانا (۲) پریشان پراگندہ اور متفرق کرنا۔ (۳) خاموش کرنا (۴) دفع اور محو کرنا (۵) منکر ہونا (۶) عاجز ہونا (۷) نرم اور ہموار کرنا۔

پنبہ کن استعمال۔ بقول برہان بضم کاف امر است یعنی محو کن و منکر شو و خاموش باش و بگریز۔ صاحب مؤید باتفاقش گوید کہ قبیل پراگندہ ساز و صاحب انند نقل بر دارش **مؤلف** عرض کند کہ این امر حاضر (پنبہ کردن) است کہ گذشت و شامل باشد بر ہر ہفت معانی آن فضولی محققین است کہ بعد از انکہ بیان مصدر کنند از بعض مشتقات آن ہم بحث می سازند۔ (اردو) دیکھو (پنبہ کردن) یہ اُس کا امر حاضر اور تمام معنوں پر شامل ہے جن کا بیان مصدر مذکور پر گزرا۔

(الف) پنبہ نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول برہان و بحر (۱) کنایہ از فریب دادن۔ و (۲) راضی ساختن کسی را در امری و (۳) بجائی روانہ کردن ہم صاحب جامع بر معنی اوّل و دوم قانع۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر معنی اوّل اکتفا کردہ (مولوی معنوی ۵) عقل جولانیست زو دش پنبہ نہ منصور وار ٭ تا چہ خواہی کرد این اشتر دل جولاہ را ٭ صاحب رشیدی متفق با جہانگیری۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بقول بعض معنی دوم را ہم نقل کردہ و نزلہ بردارش بہار بذکر ہر سہ معانی نسبت معنی سوم گوید کہ درین تامل است و سندی کہ از ظہوری آوردہ ازان ــــــــــ

(ب) پنبہ نہادن در دہان پیداست کہ بمعنی خاموش کردن باشد (۵) بجذب امر کشی حرف از زبان سکوت ٭ بدست امر نہی پنبہ در دہان صدا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ الف بمعنی اوّل موافق قیاس می نماید کہ بر چیزی پنبہ

نہادن وحقیقتش را مخفی کردن گویا فریب دادن است واز ہمین این مصدر اصطلاحی قائم شد ومعنی دوم الف خلاف قیاس می نماید ولیکن باعتبار صاحب جامع کہ محقق زبان خود است تسلیم کنیم ومعنی سوم را بدون سند استعمال معتبر ندانیم۔ صاحب بحر پیروی برہان کردہ است و ب، موافق قیاس است (اردو) الف (۱) فریب دینا (۲) کسی کو کسی بارے مین راضی کرنا (۳) کسی کو کسی جگہ روانہ کرنا (ب) خاموش کرنا۔ ساکت کرنا۔ منہ بند کرنا۔

پنبہ وزن اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری و رشیدی وبحر وبہار وجامع وسراج۔ مرادف (پنبہ بز) کہ گذشت و مبدلش (حکیم نزاری قہستانی ۔۵) سرّ انا الحق نبود در سر ہر پنبہ وزنی ؛ لائق حلاج بود مرتبۂ دار عشق ؛ مؤلف عرض کند کہ موحدہ بواو بدل می شود چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو پنبہ بز۔ پنبہ زن۔

پنج بقول برہان بفتح اول بروزن رنج (۱) عددی است معروف و (۲) اشارہ بحواس خمسہ ہم کہ سامعہ و باصرہ و ذائقہ و لامسہ و شامہ باشد و بکسر اول (۳) گرفتن عضوی باشد باسر دو ناخن چنانکہ بدرد آید صاحب ناصری بر معنی اول قانع (منہ ۔۵) با پنج برادری کہ از یک پشتیم ؛ بر ساعد اقتدار پنج انگشتیم ؛ صاحب جامع ذکر معنی اول و سوم کردہ خان آرزو در سراج بذکر ہر سہ معانی بالا می فرماید کہ معنی دوم مجاز است و در معنی سوم قید ناخن بیجاست کہ گرفتن اعضاست مطلقاً و این مبدل پنگ است کہ می آید۔ **مؤلف** عرض کند کہ این تبدیل مخصوص است در معنی سوم و تخصیص در معنی سوم درست نیست معاصرین عجم ہم باخان آرزو مؤید تعمیم اند بلکہ تعریف حقیقی این گرفتن بہ پنج انگشت

باشد اشارۂ این بمعنی اوّل بر (اسم عدد) گذشت وبمعنی دوم استعاره باشد وبس (اردو) (۱) پانچ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ ترجمۂ پنج (۲) حواس خمسہ۔ مذکّر۔ صاحب آصفیہ نے حواس پر فرمایا ہے۔ عربی۔ حاسّہ کی جمع۔ اندر کی قوّت (۳) اعضا کی گرفت جس سے درد پیدا ہو۔ مؤنّث۔ خواہ بذریعۂ ناخن یا انگلیاں یا پنجہ گرفت کریں۔

پنجاب اصطلاح۔ بقول برہان ومؤیدو جامع وسراج بروزن کنجاب ولایتی است از ہندوستان کہ لاہور وتوابع آن باشد۔ صاحب ناصری می فرماید کہ نام ولایتی است از سند کہ پنج رود از اطراف آن می گذرد ویکی می شود وآن پنجاب کہ این صوبہ درمیان آنہا واقع است اٹک وجہلم وبیاہ وراوی وستلج است وپنجاب محدود است از طرف مشرق بہ کوہستان وجبل کشمیر بہ سندہ واز جنوب بہ دہلی واز شمال بہ کابل وکشمیر درنہایت آبادی است (منہ ۵) چند از مدح کشور پنجاب ؎ چند از وصف شکر لاہور ؎ صاحب جہانگیری در ملحقات گوید کہ در قدیم الایّام دار الملک آن دیبالپور بودہ (جمال الدین عبد الرزاق ۵) چشم با روی تو اندر خطۂ ہندوستان ؎ دیر گشت از آب چشم چو پنجاب روی ؎ مؤلف عرض کند کہ مرکّب فارسی زبان است وحالا مستقر این صوبہ لاہور (اردو) پنجاب۔ مذکّر۔ اُس صوبہ کا نام ہے جس کا مستقر لاہور ہے۔

پنج ارکان اصطلاح۔ بقول بحر ومؤیدو انند وغیاث عبارت از توحید ونماز وروزہ وحج وزکوۃ است **مؤلف** عرض کند کہ بمجاز باشد (اردو) پنج ارکان اسلام سے (۱) توحید (۲) نماز (۳) روزہ (۴) حج (۵) زکوۃ مراد ہے اردو میں بھی ترکیب فارسی مستعمل ہے۔

پنج ارکان حج | اصطلاح - بقول انند و غیاث نزد شافعی (۱) احرام بستن (۲) سعی کردن میان صفا و مروه (۳) وقوف عرفات و (۴) مزدلفه (۵) طواف کعبه مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است (اردو) حج کے پانچ ارکان بمذہب شافعی ہین - احرام باندھنا سعی صفا مروہ - عرفات اور مزدلفہ مین قیام اور طواف کعبہ ہین -

پنج انگشت | اصطلاح - بقول برہان و بحر (۱) معروف و (۲) نام نباتی هم که آن را دلاشوب نامند و بوته درخت آن در کنار رودخانه ها روید و برگ آن مانند برگ شاهدانه باشد و آن را بعربی (ذوخمسه اصابع) خوانند و تخم آن را (حب الفقد) گویند و در علت استسقا بکار برند و (۳) اشنان را نیز گفته اند و (۴) نام موضعی هم نزدیک به مراغه تبریز و بحذف همزه هم بنظر آمده که پنجنگشت باشد و معرب آن فنجنگشت اگر شهوت بر زنان غلبه کند قدری از آن در زیر ایشان دود کنند در حال بنشاند صاحب ناصری بر ذکر معنی دوم قناعت کرده صاحب رشیدی معنی سوم و چهارم را آورده (عطار ۵) هست از شهوت اگر داری گزند * بوی پنج انگشت جوعت سودمند * صاحب مؤید ذکر معنی اول و دوم کرده - خان آرزو در سراج همزبان رشیدی مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است یعنی هر پنج انگشتان دست و پا و معنی دوم همان اثلق و ارتد که ذکرش در مقصوره گذشت و صراحت معنی سوم بلغت (اشنان دارو) مذکور و معنی چهارم وجه تسمیه این متحقق نشد (اردو) (۱) پانچ انگلیان - مؤنث (۲) دیکھو اثلق (۳) دیکھو اشنان دارو (۴) پنج انگشت ایک موضع کا نام ہے جو مراغہ تبریز مین واقع ہے - مذکر -

پنج انگشت برابر نیست | مثل بیاجبان

خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند که فارسیان چون خواهند که ترجیح کسی را بمقابلۂ دیگران ظاهر کنند این مثل را زنند و نیز بر موقع اظهار اختلاف طبائع انسان هم استعمال این مثل می کنند (اردو) پانچون انگلیان برابر نهین۔ بقول آصفیہ۔ ہندی مثل ہے۔ سب آدمی یکسان نہین۔ انسان مختلف الطبائع ہین۔ دکن مین اسی کہاوت کو کسی خاص شخص کے تفوّق اور ترجیح کے اظہار مین بھی استعمال کرتے ہین۔

پنجاه بقول انند و مؤید بالفتح نہ بالکسر (۱) نام عدد معروف و (۲) اعتکاف زہّاد و ترسایان که آن پنجاه روز است چنانکه اہل سنّت و جماعت را چہل روز که چلّہ نام دارد **مؤلّف** عرض کند که بمعنی اوّل مرکّب می نماید از پنج و الف زائد و ہای نسبت منسوب به پنج در عشرات یکی از معانی عجم گوید که اصل این پنجده بود دال را بدل کردند به الف از برای سہولت تلفّظ چنانکه ہمین یک مثال اوست و بآن و بدآن بر عکس این و ہمین ماخذ آخر الذکر بہتر از اوّل است و معنی دوم بر سبیل مجازی نماید ولیکن درین تسامح انند و مؤید باشد که درینجا معنی دوم را قائم کرده اند۔ و بمعنی دوم پنجاہہ بدو ہای آخری آید اگر سند استعمال این پیش شود این را مخفف آن توان گرفت (اردو) (۱) پچاس (۲) دیکھو پنجاہہ۔

پنجاہہ بقول برہان و جہانگیری و رشیدی و سروری و ناصری و جامع بر وزن یک ماہہ۔ مدّت اعتکاف نصاری است و آن پنجاه روز می باشد چنانکه چلّہ اہل اسلام چہل روز است (حکیم خاقانی ؎) پس از چندین چلہ در عہد سی سال ٭ شوم پنجاہہ گیرم آشکارا ٭ خان آرزو در سراج قول بالا را غلط پندارد و می گوید که پنجاہہ روزہ ترسایان است و آن را بعربی خمسین گویند چنانکه قوسی تصریح نمودہ

وازاہل فرنگ ہم بہ تحقیق پیوستہ **مؤلف** عرض
کند کہ درین شک نیست کہ ہای نسبت بر لفظ
پنجاہ زیادہ کردہ اند کہ منسوب بہ پنجاہ است
چنانکہ چلّہ منسوب بہ چل کہ مخفّف چہل است بمعنی
این را بہ تخفیف ہای دوم پنجاہ ہم گفتہ اند کہ گذشت
و ما اشارۂ این ہم در آنجا کردہ ایم۔ فارسیان
بہ ترجمۂ خمسین استعمال این کردہ اند۔ اسم جامد
دانیم **(اردو)** پنجاہہ۔ ترسایوں کی عبادت
کی مدت پنجاہ روزہ جیسا کہ اسلام میں چلّہ ہے۔ مذکّر۔

پنج بیچارہ اصطلاح۔ بقول برہان وجامع
خمسۂ متحیّرہ را گویند یعنی زحل و مشتری و مرّیخ
و زہرہ و عطارد صاحب ناصری صراحت فرماید
کند کہ نام فارسی ایشان کیوان و زاوش
و بہرام و ناہید و تیر است۔ صاحب رشیدی با
بذکر این می فرماید کہ ہمین را پنجۂ بیچارہ ہم خوانند
خان آرزو در سراج گوید کہ سبعہ سیارہ با استثنای
ماہ و آفتاب **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است
و کنایہ و تکمیل بحث بر (پنجۂ بیچارہ) می آید۔
(اردو) سبعہ سیارہ میں سے سوا چاند اور آفتاب
کے پانچ ستارے۔ مذکّر۔

(الف) پنچپا
(ب) پنچپایک
(ج) پنچپایہ
بقول سراج ہر سہ بابای
فارسی بالف کشیدہ (۱)
خرچنگ را گویند و آن
جانوریست کہ در آب و خشکی ہر دو می باشد
و بعربی سرطان و (۲) برج چہارم از دوازدہ
بروج فلکی۔ صاحبان بحر و رشیدی و جامع
ذکر این کردہ اند۔ صاحب مؤید الف را بہمین
دو معنی گفتہ و ب و ج را بمعنی اوّل و صاحب
برہان الف و ج را بہر دو معنی آوردہ صاحب
ناصری (ب) را بمعنی اوّل گفتہ و از الف
و ج ساکت صاحب سروری نسبت الف و
ب بمعنی اوّل قانع (خاقانی ص) جوقی لئیم
و یکدو سہ کژ سیر و کوژ سارہ چون پنج پای آبی و
چون چار پای خاکی۔ صاحب جہانگیری نسبت

(ب و ج) ذکر ہر دو معنی فرمودہ (دقائق فیروزشاہی
ہ) ولی باشد زعقل باکفایہ ؎ بسمت سرمدار
پنج پایہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول ہر سہ
کنایہ باشد کہ سرطان پنج پای دارد و معنی دوم
مجاز آن کہ برج چہارم راہم سرطان نام است
و کاف در (ب) برای تصغیر یعنی پنج پای کوچک
دارندہ و ہر سہ اسم فاعل ترکیبی۔ صاحب محیط
بر سرطان گوید کہ عربی است و این را عقرب الما
گویند و کنیت آن ابو البحر و بیونانی فاقیشرو بہ
رومی قلیادون و باعورس و بفارسی خرچنگ
و کل چنگ و کبکاس و بہندی کہیکڑا و کاکیڑا
و گینکچہ گویند حیوانی است آبی سرد و تر تا آخر
دوم و گویند گرم و تر در اول و در ان قوت
جاذبہ و محللہ است و ضماد گوشت آن ستان و
خار را از عمق بدن برارد و تحلیل اورام حارہ
کند و منافع بسیار دارد (الخ) ما می گوئیم کہ صاحب
محیط و بعض دیگر محققین حیوانات گویند کہ سرطان
را ہشت پای بود و لیکن فارسیان آن را پنجپایک
ازین نام کردند کہ درین ہشت پای۔ پنج پایش
کوچک می باشد کہ دائما زیر شکم مخفی دارد و اندرین
صورت (ب) اصل باشد و الف مخفف آن
و ج مزید علیہش واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **(اردو)**
سرطان۔ بقول آصفیہ (۱) کہینکڑا۔ مذکر۔ خرچنگ
۔ عقرب آبی۔ پنج پایہ۔ (۲) آسمان کے چوتھے برج
کا نام۔ دیکھو برج ہلال۔

پنجپوشیدہ اصطلاح۔ بقول ناصری و انند۔
پارسی خمسہ محتجبہ است و آن پنج علم باشد اول
کیمیا دوم لیمیا سوم سیمیا چہارم ریمیا پنجم ہیمیا
و تحقیق ہر یک بجای خودش می آید **مؤلف** عرض
کند کہ موافق قیاس این جملہ عام مخصوص شد بر
سبیل مجاز **(اردو)** (پنج پوشیدہ) فارسیون
نے خمسہ محتجبہ کو کہا ہے جس سے علم کیمیا۔ لیمیا۔
سیمیا۔ ریمیا۔ اور ہیمیا مراد ہے۔

(الف) **پنجتن** اصطلاح۔ صاحب انند بحوالہ

(ب) **پنجتن پاک** | فرہنگ فرنگ بر (ب) می فرماید کہ مراد از نبی صلی اللہ علیہ وسلم و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا و علی کرم اللہ وجہہ و حسنین رضی اللہ عنہما باشد **مؤلف** عرض کند کہ در فارسی زبان (الف) استعارہ باشد از پنج نفوس قدسیہ بالا و (ب) نیز یادست صفت پاک با او (اردو) الف پنجتن۔ بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مذکر (۱) رسول مقبول (۲) علی مرتضی (۳) فاطمہ زہرا (۴ و ۵) حسنین علیہم الصلوٰۃ و السلام و (ب) پنجتن پاک سے بھی یہی پانچون حضرات مراد ہین مذکر۔

پنج توسنِ سلامت | اصطلاح۔ بقول بحر حواس خمسۂ باطنی۔ **مؤلف** عرض کند کہ سلامت در ینجا بمعنی سلامتی است و این مرکب اضافی است و کنایہ باشد از حواس خمسۂ باطنی یعنی حس مشترک۔ خیال۔ وہم۔ حافظہ و متصرفہ (اردو) حواس خمسۂ باطنی۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے حواس پر فرمایا ہے کہ پانچ باطنی ہین حس مشترک۔ خیال۔ وہم۔ حافظہ۔ متصرفہ۔ دیکھو (این پنج گنج) جس پر حواس خمسہ کا ذکر ہے۔

پنج چوبہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نوعی از خیمہ است۔ **مؤلف** عرض کند کہ خیمہ ایست وسیع و مستطیل کہ پنج ستون داخل آن قائم می شود موافق قیاس است معاصرین عجم تصدیق این می کنند و ما ہم مشاہدہ کردہ ایم در سلطنت آصفیہ (اردو) پنج چوبہ ایک بڑے خیمہ کو کہتے ہین جس مین پانچ تھم ہون۔ وسیع۔ طویل۔ مذکر۔

پنج حس | اصطلاح۔ بقول انند و غیاث پنج قوت ہای دریافت و آن سمع و بصر و شم و ذوق و لمس است **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس باشد (اردو) حواس خمسہ۔ پنج حس مذکر۔ بقاعدۂ فارسی سماعت۔ بصارت شم۔ ذوق۔ لمس کو کہتے ہین۔

پنج دعا اصطلاح۔ بقول بحر و مؤید و انند
وغیاث۔ پنج نماز **مؤلف** عرض کند کہ کنایہ
باشد۔ موافق قیاس مراد از نماز پنجگانہ (اردو)
پنجوقتہ نماز۔ مؤنث۔

پنجدہ اصطلاح۔ بقول انند بالفتح وسکون
ثانی وکسر دال۔ موضعی است برکنارۂ مرغاب
از ولایت مرو۔ منسوب بہ آن پنج دہی **مؤلف**
عرض کند کہ حیف است کہ تعریف مزید این موضع
معلوم نشد وظاہر او جہ تسمیہ جز این نباشد کہ
قصبۂ معروف و وسیع بر پنج دہ شامل باشد
(اردو) پنجدہ ایک قصبہ کا نام ہے ولایت
مرو سے جو کنارۂ مرغاب پر واقع اور پانچ
دہات پر شامل ہے۔ مذکر۔

پنجر بقول برہان بروزن سنجر (۱) مخفف
پنجرہ است و (۲) ہر چیزی کہ مشبک باشد
و (۳) بمعنی قفس ہم۔ صاحب سروری بر معنی
سوم قانع۔ صاحب مؤید ذکر معنی دوم و
سوم فرمودہ خان آرزو در سراج بذکر معنی
دوم می فرماید کہ اغلب کہ مخفف پنجرہ نباشد
بلکہ پنجرہ مزید علیہ پنجر بود **مؤلف** عرض کند کہ
ہمین است فضولی کہ وجہ این اختلاف ماخذ
نہ نوشت (پنجرہ) بمعنی اول حقیقی است یعنی
مکانی کہ پنج در دارد و معنی دوم بر سبیل
مجاز و معنی سوم مجاز مجاز وظاہر است کہ
این مخفف آنست بحذف ہای ہوز پس فرقی
ندارد کہ برعکس این خیال کنیم و پنجرہ را مزید علیہ
پنجر دانیم (اردو) (۱) پانچ دروازے کا
مکان۔ مذکر (۲) ہر چیز مشبکہ دار۔ مؤنث۔
(۳) پنجرہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔
پرندون کے رکھنے کا تیلیون کا گھر۔

(الف) **پنج روز** اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **پنج روزہ** برہان کنایہ از مدت
اندک چنانکہ گویند دنیا پنج روز است و تفسیر
پنج روز آنست کہ آدمی یک روز از ایام

هفته به دنیا می آید و در یک روز از پنجای رود
دنیا قوی پنجروز است که ایام تعیش اوست. صاحب
بحر به مدت اندک قانع. صاحب مؤید متفق
با برہان. صاحب جہانگیری در لغات الف آورده
(خواجه حافظ شیراز س) دور مجنون گذشت
و نوبت ماست ۞ هر کرا پنجروز نوبت اوست
۞ خان آرزو در سراج ہم ذکر الف کرده
صاحب رشیدی نسبت (ب) گوید که مدت اندک
را گوید **مؤلف** عرض کند که سکندری خورد
الف استعاره مدت اندک است الاریب
و (ب) نیز یادش های نسبت کنایه از دنیا. یکی
از معاصرین عجم که قلندر طباع است می فرماید که
در دنیا ہر کسی را پنج روز است یکی روز ولادت
و دومی زمانه طفلی و سومی زمانه شباب و چهارمی
زمانه پیری پنجمی روز مرگ است و ازین هر سه
ازمنه هر یک روزی را ماند و مجموعه همین پنجروزه
را دنیا نام است (تو جهیش رامی پسندیم) (سعدی
ع) اگر این پنجروزه دریابی ۞ **(اردو) ا الف**
بہت تھوڑی مدت۔ مؤنث۔ (ب) دنیا۔ مؤنث
جیسے دنیا پنجروزہ ہے۔

پنجره بقول سروری (۱) شبکه بود که به روزن
وغیره گذارند از آهن و چوب وغیره (مولانا
سحابی س) هر یک قشافت تا فنایش گوئی ۞ شمعی
بگذشت از پس پنجره ۞ صاحب مؤید گوید که بالکسر
(۲) چیزی که در و مرغ دارند نیز سوراخی یا دری
که از خانه و کاخ جانب بازار و کوی دارندش
و در شرح مخزن است بمعنی قفس و موضع دیدبان
هر کشتی و جهاز. صاحب روزنامه بحواله سفرنامه
ناصرالدین شاه قاچار این را بمعنی (۳) غرفه و
دریچه گوید و صاحب رہنما ہم متفق با او **مؤلف**
عرض کند که ما صراحت کافی به پنجره کرده ایم که مخفف
همین است و اصل این بالفتح بمعنی پنج دریا پنج
شبکه دارنده و استعمال این بکسر باشد و کنایه بود
از معنی دوم و سوم و معنی اول هیچ **(اردو) ا**

شبکه - مذکر (۲) پنجره - مذکر (۳) دریچه - مذکر - دیکھو پنجر -

پنجرۀ لاجوردی اصطلاح - بقول برهان و بحر و آنند و جامع و سراج کنایه از آسمان **مؤلف** عرض کند که آسمان شبکه‌ها ندارد ولیکن نظر به شباهت ستاره‌های روشن که شبکه را مانند این را کنایةً بدین اسم مرکب موسوم کرده‌اند و مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آسمان -

پنجش بقول برهان و جامع و سراج بکسر اوّل بر وزن دلکش گاله پنبه حلاجی کرده را گویند صاحب رشیدی گوید که پنجک و پندش و پنده و پند همه مرادف این است - صاحب ناصری بذیل پند ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که اصل این بندش بموحده باشد که صراحت ماخذ همدر انجا کرده ایم و این مبدّل آن چنانکه تب و تپ و زرکند و زرکنج و صراحت ماخذ این بر بندک هم در موحده کرده ایم (اردو) دیکھو پنجش -

(الف) **پنج شاخ درخت** اصطلاح بقول
(ب) **پنج شاخ دست** بحر هر دو بمعنی (۱) پنج انگشت دست صاحب مؤید متفق با بحر و نسبت الف گوید که (۲) نام نباتی هم که آن را دل آشوب نامند و بوتهٔ درخت آن در کنار رودخانه روید **مؤلف** عرض کند که معنی دوم الف در دیگر نسخ قلمی مؤید غیر از نسخهٔ مطبوعه مطبع نول کشور یافته نمی‌شود و آن در حقیقت متعلق بمعنی (پنج انگشت) است که بمعنی دوم‌ش گذشت صاحب انند هم به پیروی مؤید مطبوعه سکندری خورده است پس الف و ب هر دو بمعنی اوّل موافق قیاس یعنی الف را استعاره دانیم و ب را کنایه ولیکن برای الف مشتاق سند استعمال می‌باشیم که دیگر محققین اهل زبان و زبان دان ازان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) الف و ب ہاتھ کی پانچ انگلیاں - مؤنث -

پنج شعبہ اصطلاح - بقول برہان و مؤید و جامع و بحر کنایہ از حواس خمسۂ ظاہر کہ آن سامعہ و باصرہ و لامسہ و ذائقہ و شامّہ باشد - صاحب جہانگیری در ملحقات این را آوردہ (خاقانی ع) یک دو سہ شد زحرفش چار اصل پنج شعبہ ٭ شش روز و ہفت کشور نہ قصر و ہفت منظر ٭ صاحبان رشیدی و سراج بر مطلق حواس خمسہ قانع مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس باشد (اردو) حواس خمسۂ ظاہری -

پنجشکزوان اصطلاح - صاحب محیط گوید کہ لسان العصافیر را گویند مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت در موحّدہ گذشت و این مبدّل آنست چنانکہ اسب و اسپ و صراحت ماخذ و تعریف صریح ہم در انجا گذشت دیگر ہیچ مخفی مباد کہ حرف ہفتم واو است (اردو) دیکھو پنجشک زوان -

پنجشنبہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بعربی یوم الخمیس مؤلف عرض کند کہ بعد شنبہ از یکشنبہ روز پنجم است موافق قیاس (اردو) جمعرات - بقول آصفیہ - اردو - اسم مؤنث - شب جمعہ کے معنون مین پنجشنبہ - یوم الخمیس - بر سبت - پانچوان دن اتوار سے - مذکر -

پنجشیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و سکون ثانی (۱) بمعنی افشردن و گرفتن عضوی باشد با سر دو ناخن چنانکہ بدرد آید و (۲) بمعنی متفرق و پریشان کردن مؤلف عرض کند کہ پنج بمعنی سوشش کہ گذشت اسم مصدر این باشد و اصل این پنجیدن بدون شین معجمہ موافق قیاس است اگرچہ شین زائد ہم می آید چنانکہ آبخور و آبشخور ولیکن نظر برین کہ ہمہ محققین مصادر این را ترک کردہ اند طالب سند استعمال می باشیم یکی از معاصرین عجم کہ قلندر ایران نژاد است این را درست می گوید واللہ اعلم بحقیقۃ الحال معنی دوم مجاز معنی اوّل می نماید مخفی مباد کہ تعریف صحیح این گرفتن جسم مردم بہ پنج انگشت باید نہ با سر دو ناخن (اردو) (۱) چٹکی لینا (۲) نوچنا

پنج عیب شرعی | اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ مراد از سرقہ و زنا و میسر و شرابخواری و دروغ گوئی ۔ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) پنج عیب شرعی ۔ بقول آصفیہ وہ شخص جس مین یہ پانچون عیب ہون جو شریعت کی رو سے نہایت بدہین جیسے چوری ۔ زناکاری ۔ قماربازی ۔ شرابخواری ۔ دروغگوئی ۔ **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ اگرچہ اردو محاورہ مین خلاف قیاس استعمال ہے لیکن بترکیب فارسی اس کو ان پانچ عیب کے لئے بھی استعمال کرسکتے ہین

پنجک | بقول برہان و جامع بروزن ادرک (۱) ہمان گلولۂ پنبۂ حلاجی کردہ و (۲) بفتح اول گیاہیست و آن پنج شاخ می باشد و تاک عشقہ بر درخت می پیچد ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اول قانع و گوید کہ مرادف این پندک است کہ می آید (حکیم روحانی ؒ) یکی از نشان پنجک ستان و پنبہ فروش ؎ کہ ریش کاوی نامہ است نام او عنوان ؎ صاحبان سروری و رشیدی و سراج ہمزبانش ۔ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ موحدۂ اول گذشت و صراحت ماخذ بر بندک کردہ ایم کہ بموحدہ اول و دال مہملہ عوض جیم بجایش مذکور شد نسبت معنی دوم عرض می شود کہ صاحب محیط ذکر این نکرد خیال ما این است کہ ہمین است ارتند و اتلق کہ بجایش گذشت عجب است از محققین کہ ہمین سند حکیم روحانی را بر (پنجک) ہم نقل کردہ اند (اردو) (۱) دیکھو بنجک (۲) دیکھو ارتند و اتلق

پنج کرور | اصطلاح ۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار بمعنی بست و پنج لک کہ در ایران پنج لک را کرور نامند برخلاف ہند **مؤلف** عرض کند کہ اصطلاح خاص معاصرین عجم است (اردو) پچیس لاکہ کو اہل عجم پنج کرور کہتے ہین ۔ مذکر ۔

پنجکوہہ اصطلاح۔ بقول ناصری و آنند
سپاہی کہ پنج فوج داشتہ باشد کہ بعربی آن را
خمیس گویند اول مقدمہ و بعد قلب و میمنہ
و میسرہ و ساقہ و فرماید کہ بہمین ترکیب در
ترکی نام دارند یعنی مقدمہ را ہراول و قلب
را قول و میمنہ را جرانغار و میسرہ را برانغار
و ساقہ را چنداول خوانند و کوہہ بمعنی کوہ و
حملہ و موج بزرگ و سیلاب آمدہ و ہمہ مناسبت اند
مؤلف عرض کند کہ بمعنی ترکیبی پنج کوہ دارند
و کنایہ باشد از مجموعہ جمعیتی و فوجی کہ پنج تقسیم
بالا دارد (اردو) فارسیون نے پنجکوہہ اس
مجموعہ فوج کو کہا ہے جس مین مقدمہ۔ قلب
میمنہ۔ میسرہ اور ساقہ ہو۔ مذکر

پنجگاہ اصطلاح۔ بقول بحر و آنند و غیاث
(۱) اوقات نماز پنجگانہ و (۲) نام پردۂ موسیقی
و (۳) حواس خمسہ **مؤلف** عرض کند کہ معنی
لفظی این پنج وقت است و مجازاً بمعنی اول
مستعمل و معنی دوم ہم کنایہ کہ پردۂ موسیقی
مخصوص در پنج وقت نواختہ می شود حالانکہ
دیگر پردہ ہا مخصوص ہریک وقت است و
معنی سوم ہم مجاز و استعارہ (اردو) (۱)
پنجوقتہ نماز کے اوقات۔ مذکر (۲) ایک خاص
راگ کا نام جو پانچ وقتون مین بجایا اور گایا جاتا
ہے۔ مذکر (۳) حواس خمسہ۔ مذکر۔

پنج گشت اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ
غیاث بفتح اول و ضم کاف فارسی نباتیست
کہ بہندی سبھالو گویند صاحب غیاث این
را بحوالۂ برہان نوشت و صاحب برہان ذکر
(پنج انگشت) کردہ و مخفف این (پنجنگشت)
بحذف الف ہم آمدہ و لیکن بحذف نون دوم
لغتی نہ نوشت **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست
کہ ہمان (پنجنگشت) را کاتبین بدین صورت
آوردہ باشند کہ صاحب محیط ہم بر (پنجنگشت)
ترجمۂ ہندی آن سنبھالو گفتہ و ما صراحت کافی

برارتند و اثلق کردہ ایم (اردو) سنبھالو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ مذکر۔ ایک درخت کا نام جس کے پتے آدمی کے پنجے سے مشابہ ہوتے ہین (دیکھو ارتند و اثلق)

پنج گنج اصطلاح۔ بقول برہان با کاف فارسی بروزن (پنج پنج) (۱) کنایہ از حواس خمسہ کہ سامعہ و باصرہ و ذائقہ و لامسہ و شامہ باشد و (۲) صلوۃ خمس را نیز گویند کہ نماز پنجوقت است صاحبان بحر و رشیدی و جامع و (جہانگیری در ملحقات) ذکر این کردہ اند و بہار بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ (۳) کتابی معروف در علم صرف و (۴) کنایہ از خمسۂ نظامی۔ خان آرزو در سراج ورای ہر دو معنی اوّل الذکر ذکر معنی چہارم ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہر چہار معنی موافق قیاس (اردو) (۱) حواس خمسہ۔ مذکر (۲) پنجوقتہ نماز۔ مؤنث (۳) ایک کتاب صرف مین پنج گنج کے نام سے مشہور ہے مؤنث اور نیز (۴) خمسۂ نظامی کا عرف بھی یہی ہے۔ مذکر۔

پنجم بقول بہار و انند بضم جیم۔ معدود پنج (خواجہ نظامی ۵) دہم چار چیزش کہ بی پنجم اند ؎ بنوباوگی نغز ہفت انجم اند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ میم تخصیص بر پنج زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ۔ (اردو) پانچوان۔ پنجم بھی اردو مین مستعمل ہے

پنجم رواق اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و جامع و مؤید و رشیدی و (جہانگیری در ملحقات) و سراج کنایہ از آسمان پنجم کہ فلک مریخ باشد **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) پانچوان آسمان جس پر مریخ ہے۔ مذکر

پنجگشت مخفف ہمان پنج انگشت کہ گذشت بحذف الف (اردو) دیکھو پنج انگشت۔

پنج نوبت اصطلاح۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) (۱) معروف یعنی آنچہ در پنج وقت ہر شب و روز بر در ملوک و سلاطین زنند۔ (نظامی ۵) زدہ در موکب سلطان سوارش

بنوبت پنجنوبت چار یارش ۶ و (۲) کنایہ است از دہل و دمامہ وطبل وکوس وکرنا ہم کہ در ہنگام جنگ وشادی بر در سلاطین زنند (ولہ ۵) در آورند مرغان دہل سان بسحر گہ پنج نوبت را بہ آواز ۶ بہار ندکر معنی اول گوید کہ این از عہد سلطان سنجر مقرر شد وپیش ازین سہ نوبت می زدند وبدین معنی حقیقت است ونیز عبارت ازان چیز کہ سبب اعلام است در شادی چون دہل ودمامہ وطنبک ونای وطاس **مؤلف** عرض کند کہ معنی اول ہمان نوبت پنجوقتہ ومعنی دوم ہمان ساز ونوای پنجگانہ حقیقۃً ہر دو یکی است (اردو) (۱) پانچ وقت کی نوبت جو بادشاہون اور امیرون کی ڈیوڑھی پر بجائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ (۲) پنجنوبت جو پانچ سازون پر شامل ہے۔ خوشی اور جنگ کے وقت بھی بطور خاص بجاتے ہین۔ مؤنث۔

پنج نوبت پناہ صراحت کامل بر پنج نوبت شاہ می آید وصحیح ہمین است وآن تصحیف مطبع بمعنی پناہ گیرندہ بصلوۃ خمسہ۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) دیکھو پنج نوبت شاہ۔

پنج نوبت زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند وغیاث اظہار جاہ وسلطنت کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و کنایہ (اردو) جاہ وسلطنت کا اظہار کرنا۔

پنج نوبت شاہ اصطلاح۔ بقول مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور بحوالہ قنیہ ای پناہ گیرندہ بصلوۃ خمسہ ودر دیگر نسخ قلمی مؤید (پنج نوبت پناہ) نوشتہ کہ بجایش مذکور شد وشک نیست کہ این تصحیف مطبع باشد ذکر این پسندیدیم تاکہ تحقیق جویان در غلط نیفتند اسم فاعل ترکیبی است **مؤلف** عرض کند کہ (پنج نوبت) بمعنی نماز پنجوقتہ گذشت (اردو) پنجوقتہ نماز سے پناہ لینے والا۔

پنج نوش اصطلاح۔ بقول برہان وجامع بروزن

پنج نوش (۱) معجونی باشد مرکب از پنج چیز که بجہتہ تقویت دل خورند و معرب آن فنجنوش است۔ صاحب بحر می فرماید که (۲) بمعنی حواس خمسۂ ظاہری و باطنی ہم۔ صاحب جہانگیری برذکر معنی اوّل قانع (خاقانی ۵) در چار سوی فقر درآثار راہ ذوق ۔ دل را بہ پنج نوش سلامت کنی دوا ۔ مخفی مباد که (پنجنوش سلامت) می آید ولیکن صاحب جہانگیری۔ سلامت را داخل اصطلاح نشمردہ و صاحب سروری ہم خیالش وخان آرزو در سراج ہم این را آوردہ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس باشد و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم و محققین دیگر ازین ساکت اند (اردو) (۱) پنجنوش ایک معجون کا نام ہے جو تقویت دل کے لئے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث (۲) حواس خمسہ مذکر

پنج نوش سلامت اصطلاح۔ بقول مؤید و (جہانگیری در ملحقات) (۱) حواس خمسۂ باطنی صاحب بحر ذکر معنی بالا کردہ گوید که (۲) بمعنی پنجنوش ہم که گذشت **مؤلف** عرض کند که سند این از خاقانی بر پنجنوش گذشت و ما آن را متعلق بہ معنی اوّل این دانیم و معنی دوم را بدون سند تسلیم نکنیم که دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت و قیاس ہم می خواہد که اضافت سلامت متقاضی معنی اوّل است و کنایہ ایست لطیف (اردو) (۱) حواس خمسہ باطنی۔ مذکر (۲) دیکھو پنجنوش۔

پنج و چہار اصطلاح۔ بقول اند بحوالۂ غیاث (۱) کنایہ از فلک و (۲) پنج حواس و چہار طبع **مؤلف** عرض کند که ما این را در غیاث نیافتیم و معنی اوّل را اشارہ دانیم که مجموعۂ ہر دو نہ باشد و افلاک را ہم نہ گفتہ اند (اردو) (۱) دیکھو آسمان۔ مذکر (۲) حواس خمسہ اور (طبائع اربعہ یعنی حرارت۔ برودت۔ رطوبت۔ یبوست۔

پنج و شش و ہفت و چہار اصطلاح بقول بحر و اند و مؤید پنج حس و شش جہت و

هفت کوکب و چهار طبع مؤلف عرض کند که چون
قیاس است و اشاره و سند استعمال این از نظر ما
نا نگذشت باعتبار صاحب بحر تسلیم کنیم که معتبر تر از
مؤید است (اردو) حواس خمسه. بذکر شش
جهت. مؤنث. سبعه سیاره. بذکر چهار طبع مؤنث

پنجه بقول برهان بفتح اول و خفای آخر بر وزن
گنجه (۱) معروف که پنج انگشت با کف دست
و پا باشد از انسان و حیوانات دیگر و (۲) قصبی
را نیز گویند که جمعی دست یکدیگر را گرفته با هم رقص
کنند و معرب آن فنزج و (۳) گلوله های سنگ
باشد که دیدبانان برای جنگ نگاه دارند و (۴)
سنگ منجنیق را نیز گویند و (۵) سنگی که از کشتی
به کشتی غنیم اندازند و (۶) گیاهی که بر درخت
بپیچد و آن را عشقه خوانند و بدین معنی بکسر اول
هم آمده و بفتح اول و ظهور آخر (۷) مخفف پنجاه
که عدد معلوم است و (۸) ماهی و (۹) دام
و قلاب و شست ماهی هم چه ماهی باعتبار نون
که حرفیست از حروف تهجی و شست ماهی باعتبار
پنجه که بحساب عدد و شصت است. صاحب جهانگیری
بر معنی دوم قانع. صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید
که (۱۰) بضم اول بر وزن غنچه بمعنی پیشانی است
و (پنجه بند) پیشانی بند است که بعربی عصابه نام دارد
صاحب جامع به ترک معنی سوم و دهم ذکر دیگر همه
معانی کند. صاحب رشیدی بر معنی دوم قناعت
فرموده می فرماید که این را پنجره هم خوانند. بهار
بذکر معنی اول گوید که تیغ آزما. خونین. سیمین. شیر
افگن. گیرا. مردافگن. نگارین از صفات اوست
خان آرزو در سراج بذکر همه معانی بالا نسبت معنی
سوم و چهارم و پنجم می فرماید که بمعنی سنگی که مطلق
بکار جنگ می آید و بمعنی عشق پیچه بیای مجهول است
و این مشتق از پیچیدن و نسبت معنی دهم گوید که
اغلب که بیای مجهول و جیم فارسی بود اما می تواند
که بدین معنی قریب بود بمعنی هندی مؤلف عرض
می دهد که بمعنی اول های نسبت بر لفظ پنج زیاده کرده

ومعنی دوم استعارہ کہ در رقص خاص دست
بدست وپنجہ بہ پنجہ می باشند ومعنی سوم وچہارم
وپنجم ہم استعارہ کہ مجاز آسنگ مقابلہ را پنجہ گفتند
کہ بر مقابل بوسیلہ پنجہ می اندازند ومعنی ششم ہم
استعارہ کہ عشق پیچہ درخت را می پیچد چنانکہ پنجہ
انسان دست دیگری را ومعنی ہفتم مخفف پنجاہ
بحذف الف ومعنی ہشتم ماہی را ازین پنجہ نام کردند
کہ با پرہای خودش بہیئت مجموعی پنجہ را ماند واین
ہم استعارہ ومعنی نہم ہم استعارہ کہ قلاب وشست
ماہی ہم در گرفتن ماہی کاری کند کہ پنجہ انسان
کند ومعنی دہم باعتبار صاحب ناصری کہ محقق
اہل زبان است مبدل پنجہ دانیم کہ بجیم فارسی
می آید چنانکہ کاچ وکاج اسناد در ملحقات می آید
(اردو) (۱) پنجہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم
مذکر۔ ہاتھہ یا پاؤن کی پانچون انگلیان ہتیلی سمیت
(۲) ایک قسم کا ناچ جو اہل ولایت دوسرے کے
ہاتھہ مین ہاتھہ دیکر ناچتے ہین۔ مذکر (۳) پتھر جو پھرنے والے
حفاظت اور مقابلے کے لئے جمع رکھتے ہین۔ مذکر
(۴) وہ پتھر جو گوپن کے ذریعہ سے پھینکتے ہین
مذکر (۵) وہ پتھر جو دشمن کی کشتی ڈبونے کے لئے
اپنی کشتی سے اوس مین ڈالدیتے ہین۔ مذکر (۶)
عشق پیچہ (دیکھو ارغج) (۷) پچاس۔ اسم عدد
مذکر (۸) مچھلی۔ مؤنث۔ (۹) مچھلی کی گل۔ مؤنث
یا جالا۔ مذکر۔ جس سے مچھلی پکڑی جاتی ہے
(۱۰) دیکھو پیشانی۔ مؤنث۔

پنجۂ آفتاب اصطلاح۔ بقول صاحب بحر
عجم (۱) خطوط شعاعی۔ بہار گوید کہ (۲) آفتاب
را بنا بر خطوط شعاعی کہ مانا بانگشت است
ومشابہت تمام بہ پنجہ دارد لہذا پنجۂ آفتاب گویند
صاحب انند نقل نگار بہار مؤلف عرض کند
کہ قوت تعریف ندارد کہ طرز بیانش معنی دوم
پیدا کرد واصلا فارسیان آفتاب را پنجۂ آفتاب
نمی گویند بلکہ پنجۂ آفتاب خطوط شعاعی آفتاب را
نام است بر سبیل کنایہ کہ خطوط شعاعی انگشتان